

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدُ للہ علی افضالہ ثم الصلوٰۃ علی النبی والہٖ
وصحبہ الذین صاروا خلفا من بعدہ لدونالواشرفا

حمد وثنا کے لائق وہی ارحم الراحمین ہے جسنے بمقتضاے رحمت عامہ ورافت خاصہ
آدم ابو البشر کو اپنے اسماے حسنے وصفات علیا کا مظہر بنایا لم یکن شیئا مذکورا
کی حضیض سے اٹھا کر فجعلناہ سمیعا بصیرا کے اوج پر پہونچایا نفخت فیہ من
روحی کا طغراے امتیاز بخشا وعلم آدم الاسماء کلہا کا تاج سر پر رکہا ثم عرضہم
علی الملائکۃ کی مجلس مین فضیلت علم کا اظہار فرمایا انی اعلم ما لا تعلمون کے
اجمال کا فی الجملہ پتا دیا انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے مسند پر متمکن کیا اسکن
انت وزوجک الجنۃ کا محل رہنے بسنے کو دیا فکلا منہا رغدا حیث شئتما
کا اذن عام عطا فرمایا اس امر عام کو ولا تقربا ہذہ الشجرۃ کے نہی خاص
سے مقید کیا پہر بمقتضاے حکمتہاے گوناگون وشیونات بوقلمون فاکلا منہا
کا ظہور ہوا پہر اہبطا منہا کے خطاب سے انکو مشرف فرما کے سرزمین ہند کو

اُسکے قدوم فیض لزوم سے شرف بخشا خلافت و نبوت کا منصب عطا فرمایا اور
حسب ضرورت و حکمت وقتاً فوقتاً اُنکے اولاد امجاد سے انبیاء و رسل کو پیدا کیا
اور سلسلۂ ارسالِ رسل کو جاری ساری رکہا تاکہ بندے پستی جہل و نادانی
حیوانی سے نکلکر بلندی علم و دانائی و کمال انسانی پر پہونچین تحصیل معاش و
معاد کے اسباب کا ملکہ باحسن اسلوب وطرزِ مرغوب حاصل کرین پہر اس سلسلے کو
سید الانبیاء و المرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین حضور پر نور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ پر ختم فرمایا سارے کمالات انبیاے سابقین کے آپ کی
ذات تقدس آیات مین رکہی اور اُنکے سوا اور بہت کمال آپ کو عطا کئے ؎
حسن یوسف دمِ عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛
شریعت سمحہ سہلہ بیضا آپکو عطا کی اگلی امتو نپر جو سختیان تہین اُنکو آپکی امت
مرحومہ سے دور کردیا اسلئے آپکو ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا خطاب
عنایت فرمایا آپ کے دین قویم سے سارے ملل و نحل کو منسوخ ٹہیرایا اب قیامت
تک نہ آپکے سوا کوئی نبی ہے نہ اسلام کے سوا کوئی دین ہے ماکان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور کریمہ ومن یتبع غیر الاسلام
دینا فلن یقبل منہ اسکی دلیل ہے پہر آپکے بعد خلفاے راشدین و ائمہ مہدیین
رضی اللہ عنہم اجمعین کے واسطے سے شجر اسلام کو اطراف واکناف عالم مین برگ
وبار بخشا آفتاب توحید و ماہتاب سنت کو چمکایا شرک و بدعت کے ظلمت کو صفحۂ عالم

خیر القرون سے ستایا انہین مساعی جمیلا اور صحبت نبوی کی برکت سے قرن صحابہ کرام نے
قرنی کا لقب پایا پھر جن لوگون نے انکی پیروی اختیار کی انکی چال پر چلے اونکو
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم کا تمغا ملا تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین کے عہد سعادت مہد
مین احادیث شریفہ و آثار منیفہ کی تدوین شروع ہوئی عقائد حقہ عقائد باطلہ سے
جدا کیئے گئے ضعف و قوت احادیث پر بحث وقوع مین آئی قواعد وضوابط شریعت
نو از محکم کیئے گئے اخلاص و احسان کے طریقے ضبط ہوئے ریاضت و ادب
نفس کی راہین ٹھیرائی گئین تاکہ بندگان خدا ظاہر و باطن شریعت سے بہرہ یاب
ہوکر رب الارباب کا قرب حاصل کرین اور مکائد نفس و شیطان سے رہائی
پائین پس جن حضرات نے اس قسم کی سعی و کوشش کی وہ علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل کے پورے مصداق ٹھیرے اور جن لوگون نے
اللہ پاک کے واسطے گفتار و کردار و رفتار مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی پیروی ظاہر او باطنا اختیار کی تو انکو لنھدینھم سبلنا کا وعدہ حتمی ملا ایسے
حضرات بابرکات ہر قرن مین امت مرحومہ سے عموما اور اہلبیت رسالت سے
خصوصا ہوتے چلے آئے کوئی مومن صالح ہوا کوئی ولی اللہ کوئی ابدال کوئی قطب وقت کوئی
کوئی غوث کوئی قطب اقطاب قطب عالم غرضکہ زمین ایسے لوگونکے وجود باجود سے کبھی
خالی نہین رہتی ہے یہ خاص رحمۃ للعالمین کا فیضان رحمت ہے کہ رب العالمین
ارحم الراحمین بسبب برکت بندگان امت مرحومہ کے زمین والونپر رحم فرماتا ہے

بلا کو ٹالتا ہے پانی برساتا ہے چنانچہ اثنائے سنہ ہجری مین اللہ پاک نے سید السادات منبع البرکات حضرت سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیان جہاں گشت کو قطب العالمی کا منصب عطا فرمایا تہا آپ کی ولادت باسعادت شب برات سنہ ہجری مین ہوئی شیخ احمد بن محمود اکبر آبادی رحمہ اللہ تعالے نے کتاب تذکرۃ السادات مین لکہا ہے کہ سلسلہ انساب پدری سید عالی جناب مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا امام ہمام زکی حضرت علی نقی علیہ السلام تک اس طور پر پہونچتا ہے کہ مخدوم سید جہانیان جلال الحق والدین ابوعبداللہ الحسین بن کبیر الدین احمد بن سید جلال الملۃ والدین سرخ بخاری بن ابی المؤید علی بن جعفر بن محمد بن محمود بن احمد بن عبداللہ بن علے الاشعر بن ابو عبداللہ جعفر الکذاب بن امام علی نقی علیہ السلام کما فی خزانۃ الجلالی اکثر ملفوظات مین ایسا ذکر کیا ہے کہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال بخاری چہاردہ خانوادون کے پیرون کے خلیفہ ہین آپ کے دادا سید جلال الدین سرخ بخاری ہین انکا سلسلہ نسب جعفر کذاب بن امام علی نقی علیہ السلام کی طرف پہونچتا ہے سید جلال سرخ خلیفہ تھے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ کے انھون نے خطہ اوچہ مین سکونت اختیار کی اور متاہل ہوئے انکے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک تو سید احمد کبیر دوسرے سید بہاء الدین تیسرے سید محمد ان سب مین سے سید احمد کبیر کے دو فرزند بے نظیر پیدا ہوئے

ایک تو سید جلال الدین معروف بمخدوم جہانیان جہان گشت دوسرے سید
صدر الدین مشہور شیخ راجو قتال جو کہ اپنے بڑے بہائی مخدوم مرقوم کے خلیفہ
ہوے حضرت مخدوم جہانیان نے اول خدمت مین شیخ رکن الدین نبیرۂ
شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہما کی تربیت پائی پیران سہروردکا
خرقہ پہنا بعد اسکے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہوے وہانکے اکثر مشائخ کی صحبت
پائی جب مدینہ منورہ مین گئے تو واسطے زیارت کے روبروے روضۂ نبوی
کے حاضر ہوے وہان کے لوگون نے منع کیا کہ بیوقت ہے تم لوٹ جاؤ سید
جلال مین آکر کہڑے رہے اور کہا السلام علیک یا جدی لوگ مجہے آنے
نہین دیتے ہین روضۂ مبارک سے جواب آیا کہ علیک السلام یا ولدی
چہوڑ دو اور اسکو آنے دو اور مانع مت ہو کیونکہ میرا فرزند ہے مجاور لوگ اس
بات کے سننے سے بتعظیم پیش آئے مدینۂ منورہ کے بعض بزرگون نے حضرت مخدوم
کے صحبت مین تربیت پائی بعد معاودت کے مدینۂ مقدسہ سے حضرت علاء الحق
کے خدمت شریف مین بنگالہ کو تشریف لے گئے واسطے خاطرداری شیخ قطب عالم
کے چند روز وہان توقف فرمایا انسے نعمتین حاصل کین حضرت مخدوم کو یاحی
یا قیوم کا عمل یاد تہا آپکا مقبرۂ منورہ اچہ شریف مین ہے اولاد آپکی بہت ہوئی
سید شمس سید ماہ سید صدر الدین سید بدر الدین انکی قبرین سکر بہکر ملک سندہ
ہین سادات بخاری غزنہ وغور وکابل ولاہور وبنگالہ ودکن وقنوج واوچہ

درمیان دوآب و پنجاب و دہلی و آگرہ مین آباد ہین نقل محمد قطبی نے ملفوظ قطبیہ مین
ذکر کیا ہے کہ اقلیم ہندوستان کی سرکار و صوبجات سے کوئی سرکار و صوبہ سادات
بخاری سے خالی نہین ہے یہ لوگ مثل آفتاب کے ہین انتہی حضرت مخدوم قدس
سرہ کے فضائل و مناقب بیحد و بیشمار ہین علماء نے آپکے حالات و اوصاف مین
کتب مستقل تالیف کئے ہین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اخبار الاخیار مین آپکا ترجمہ خوب تحریر فرمایا ہے چونکہ جامع العلوم جسکا یہ ترجمہ
ہے خود آپ کے کمالات و علوم کا بیان و شرح ہے اسلئے یہان صرف بیان
نسب شریف پر اقتصار کیا گیا اما بعد خاکسار ذوالفقار احمد نقوی
عفا عنہ اللہ القوی عرض پرداز ہے کہ سید علاء الدین علی بن سعد
حسینی رحمۃ اللہ علیہ مؤلف جامع العلوم ۷۸۱ھ ہجری مین حضرت مخدوم قدس
سرہ کے مرید ہوئے جسوقت کہ دہلی شریف مین تشریف لائے پہر اوچہ شریف کو
واپس گئے سید موصوف کو خیال ہوا کہ مرید جب تک پیر کی صحبت مین ایک مدت
نہ رہے تب تک اسکی ارادت کامل نہین ہوتی ہے اسلئے قصد کیا کہ اوچہ شریف
کو جائین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت مین رہین فیض صحبت حاصل کرین اس قصد
مین تہے کہ حضرت مخدوم قدس سرہ ۷۸۱ھ ہجری مین رونق بخش دہلی شریف
ہوئے قریب دس مہینے کے اقامت کا اتفاق ہوا سید موصوف نے اس مدت
کو غنیمت بارِدہ سمجھا شب و روز اپنے پیر و مرشد کی خدمت مین رہے اچھی طرح

فیض صحبت حاصل کیا اور ملفوظات پیر کو لکہا چنانچہ اسکی تفصیل خود انہون نے دیباچہ کتاب مین کی ہے اب مین اُنکی حسب وصیت دیباچے کو بلفظہ نقل کرتا ہون تاکہ تحریر ملفوظ کی کیفیت پوری پوری معلوم ہو جاے اور حق اداے وصیت سے بہی عہدہ برائی ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی سلکنی بسلک ارادۃ المخدوم بارادتہ وقضائہ ورزقنی صحبۃ المخدوم وجعلنی من اصحابہ ورفقائہ وشرفنی تشریف جائزۃ بکمال لطائفہ واحسانہ والائہ ووفقنی تالیف الفاظہ علی من نطق اقوالہ واحوالہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید الثقلین والہ اما بعد فیقول العبد الفقیر المؤلف الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی ابو عبد اللہ علاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی من کلام شیخہ و استاذہ قطب العالم والعالمین واسوۃ السالکین والعارفین الا وھو السید الجید الکامل المکمل الواصل الموصل الی المغنی ابو عبد اللہ جلال الدین حسین بن احمد الحسینی البخاری ادام اللہ بقاءہ وزاد عمرہ وافاض علینا و علی العالمین فتحہ وفتوحاتہ ہر چہ باشد بعد حمد خداوند وصلوۃ مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ میگوید بندۂ ضعیف فقیر مؤلف مذکور از کلام شیخ خود مذکور بملازمۃ صحبتہ وفقہ اللہ تعالی ازان افتادہ این فقیر دیدہ بود در بعض رسالہ کہ من وصل الی الشیخ واقام عندہ اسبوعا او عشرۃ ایام متواترا یکون زائرا ولا یکون مریدا یعنی ہر کہ پیوند کند بشیخ و باشد او یک ہفتہ و یا دہ روز متواتر یعنی پیاپی زائر باشد مرید نباشد

بیچارہ کسی کہ این ہم حاصل نکرد او را دعوی دیگر حرام باشد بنا برین خواستم در اُچہ مبارک
روم و صحبت پیر بزرگوار خود حاصل کنم و در زمرۂ مریدان در آیم بکرم حق تعالی ہم درین
عزم بودم کہ قدم مبارک شان شہر دہلی را مشرف گردانید صد ہزار شکر مر حضرت حق را
و بادشاہ مطلق را بجا آوردم و شرف ملازمت صحبت بمراد حاصل کردم قولہ علیہ السلام
ان اللہ تعالی ملکا یسوق الاھل الی الاھل اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا یسوق
اھل الخیر الیہ او یسوقہ الی اھل الخیر فیرشداہ و بارہا از زبان گہر افشان سماع
دارم لا اعتبار لاخذ الخرقۃ و انما الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنے اعتبار نیست مر
گرفتن خرقہ را بلکہ اعتبار مر گرفتن صحبت پیر ست **ایضا** میفرمودند امام حسن
نوری نور اللہ مرقدہ میگوید ایاکم و العزلۃ فان العزلۃ مقارنۃ الشیطان و علیکم
بالصحبۃ فان الصحبۃ رضاء الرحمن قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ و
کونوا مع الصادقین ای صحبۃ الصالحین ھم قوم لا یشقی جلیسہم من اھتدی
بھم اھتدی و من انکرھم ضل و اعتدی و قولہ ایاکم ای احذروا یعنے حذر
کنید از گوشہ نشستن کہ گوشہ نشستن پیوستن بشیطان ست و قولہ و علیکم بالصحبۃ
ای الزموھا یعنے لازم گیرید صحبت پیر را کہ صحبت خوشنودی رحمن ست زیرا کہ خدای تعالی
در قرآن امر کرد کہ اے مومنان بترسید از خدا و باشید با صادقان ایشان گروہے
اند کہ بدبخت نشود ہمنشین ایشان قولہ فان الصحبۃ خیر من العزلۃ زیرا نچہ رسول
علیہ السلام فرمود المؤمن الذی یخالط الناس و یحمل اذاھم خیر من الذی لا

یخالط یعنے مومن کہ بیامیزد با مردمان و تحمل کند بر رنجانیدن ایشان بہتر ست از
مومنی کہ نیامیزد زیرا آنچہ ہر کہ با مردمان بیامیزد و امر بمعروف کند و نہی منکر کند بعضے
قبول کنند و بعضے ابا آرند پس اورا رنجے حاصل شود و تحمل کند او را دو ثواب باشد
یکے از امر معروف و نہی منکر دوم از تحمل و عزلت ذکر را زیادہ ماند و صحبت ذکر را
یاد ماند و عزلت پندار آرد و صحبت انکسار قولہ علیہ السلام الصحبۃ توثر یعنے صحبت
موثر ست ہر چونکہ باشد نیک یا بد لاسیما صحبۃ الشیخ خاصہ صحبت پیر خود کہ ہیچ صحبت
بدان نرسد و آزین صحبت نہ ہر صحبت مرادست بلکہ جلوس جلیس صالح مرادست
چنانکہ شیخ در عوارف گفتہ است وحدۃ المرء خیر من جلیس السوء عندہ
وجلوس الخیر خیر من قعودہ وحدہ یعنی تنہائی مردم را بہتر ست از نشستن
نزدیک یار بد و نشستن نزدیک یار نیک بہتر ست از نشستن جاے نیک بتنہائی
ولھذا الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین صحبوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واخذ وا فوائدہ ورووا روایتہ وسموا صحابۃ چون التزام صحبت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کردند و فوائد گرفتند و راوی روایت شدند بدین خطاب مشرف
گشتند قولہ علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم ای باقوالھم
وافعالھم قولہ تعالی وبالنجم ھم یھتدون یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمود یاران من بمانند ستارگان اند ہر کدام ازین صحابہ اقتدا کنید راہ
بیابید وبالنجم الف و لام جنس ست یعنے بستارگان روندگان قافلہ شب راہ

بیابند و گم نکنند از بهر این بمدت ده ماه از استقبال ست وعشرین و ششم ربیع الآخر روز یکشنبه
تا غایت هفدهم محرم روز سه شنبه سنه اثنین و ثمانین و سبعمائة بتشرف ملازمت
صحبت مخدوم جهانیان حاصل شد الحمد لله علی ذالک و دو اعتکاف اربعین بمجد مسجد
کرده آمد یکے اربعین ماه رمضان و دوم اربعین موسی علیه السلام چنانکه فوائد
آن در محل آن گفته آید ان شاء الله تعالی و جمع کردن ملفوظ مبارک بعد عنایت
حق جل و علا ازان افتاد که این فقیر دیده بود که بعضے مریدان ملفوظ پیران
خود جمع کرده و دیگر آنکه هر کسے از علما و فقها تصنیفے و تالیفے دارند پس خواستم
تصنیفے و تالیفے جمع کنم هیچ تالیفے بهتر از ملفوظ ندیدم و در جمع کردن آن جد و اجتهاد
سخت کردم چنانکه یاران نزدیک میدانند منتظر بودم تا از زبان مبارک
چه بیرون آید آنرا در قلم آرم چنانکه مرغ گرسنه منتظر طعمه مے باشد چونکه خدمت
قطب عالم در هر علم متبحر و متکلم بودند از هر علم جمع کردم برین فهرست علوم۔

علم قرات	علم تفسیر	علم احادیث	علم فقه	علم اصول فقه	علم فتاوی
علم احکام	علم کلام	علم معانی	علم خلاف ای عقائد	علم منطق	علم نحو
علم صرف	علم لغت	علم عروض	علم فضل	علم فرائض	علم حکمت
علم طب	علم نجوم مقدار یکه فریضه است برای شناختن اوقات نماز				علم مناظره
علم دراست	علم معیشت	علم سلوک	علم توحید	علم معرفت	علم استدلال
علم مشاهده	علم اصول	علم اخلاق	علم احسان	علم تحمل	علم صفت سالک

متعلق است بقوله الاخذ الصحبة ۱۱ سی شاید منه روز از ربیع الآخر تا ربیع الاول سی و دو ماه
۱۲

علم لباس	علم تعویذ	علم دعوات ادعیہ	علم اسمای اعظم و شرح آن		علم تربیت
علم ارشاد	علم ترکیہ	علم تصفیہ	علم مقامات	علم ترغیب	علم تحریض
علم اجتہاد	علم مذاہب	علم تخصیص	علم روایت	علم املا	علم مذاکرہ
علم اجازت	علم کنایت	علم تعلم	علم طالب بچارہ غیبت شیخ		علم قطع علائق
علم علوم	علم ماہیت علوم	علم تصنیفات	علم تالیفات	علم نفسانی	علم روحانی
علم ماہیت بشر	علم ماہیت جن	علم ماہیت حیوانات	علم وصال	علم فراق	علم موہبت
علم خاصیت	علم تاثیرات	علم اخبار	علم آثار	علم تاثیر صحبت	علم خلوت
علم اعتکاف	علم مجاہدہ	علم مکاشفہ	علم سر مکاشفہ	علم اشتغال	علم ضیافت
علم وعظ	علم نصیحت	علم وصیت	علم اوصاف	علم حقوق	علم استحقاق
علم قصص	علم حکایات مناسب	علم واقعات	علم معجزات	علم متابعت	علم سنت
علم تدارک ابد	علم تحصیل	علم صحو	علم محو	علم ارادہ	علم حل مشکلات
علم دیانت	علم افادہ	علم ادراک	علم افہام	علم ساعات مستجاب	علم مصادر
علم اسرار	علم استار	علم اظہار	علم فکر	علم ملکوت	علم جبروت
علم لاہوت	علم تواضع	علم تکبر	علم افتقار	علم اختیار	علم اضطرار
علم حالات	علم وجد	علم فکرت	علم تجربہ	علم مقصود	علم جزئیات
علم عشق	علم محبت	علم شوق	علم ذوق	علم ترقی	علم اعمال قبول
علم اعمال جوارح	علم ایمان و اسلام	علم ماہیت ایمان و اسلام	علم ماہیت فرائض و نوافل		

علم ماهیت صوم	علم ماهیت تلاوت	علم ماهیت امر و نهی	علم ماهیت صلوات	علم ماهیت زکوات	علم ماهیت حج
علم تسبیحات	علم خوف	علم رجا	علم سفر	علم حضر	علم اراده
علم هیبت	علم ولایت	علم تصرف	علم قطبیت	علم محبوبیت	علم توکل
علم تاکل	علم تشرب	علم صبر	علم شکر	علم نورانی	علم ظلمانی
علم احیاء	علم اماتت	علم رؤیت	علم من لدنی	علم سر قدر	علم قربت
علم بعدیت	علم تربیت	علم اربعینات	علم امانت	علم خلاف	علم اجماع
علم اتفاق	علم مانع وصول	علم شریعت	علم طریقت	علم حقیقت	علم مجاز
علم اوراد	علم اذکار	علم مجالست	علم ادب	علم محاسبه	علم کرامت
علم استقامت	علم مکاسب	علم مواهب	علم علوی	علم سفلی	علم معرفت
علم ابتداء	علم انتهاء	علم انابت	جمله علوم ۱۸۸ علم		

حاصل این چند علم داخل ست در علم سلوک و سبب اظهار این ست که این علم
همه درین ملفوظ ظاهر نه از این علوم چون در ذات آن صاحب علوم بود آن همه
جمع آوردم چنانکه در محل تاریخ هر یکے ازین گفته آید هر کرا ازین علوم مذکوره بهره
خواهد بود و هم فهم خواهد کرد حق تعالی همه را فهم و ادراک بخشد آمین رب العالمین و لفظ
ایضا را فرق نهادم بین الکلامین و تواریخ و اوقات بنا نهادم و ماه و هفته و
روز زینه چون تهجد و بعد اشراق و بعد چاشت و بعد ظهر و بعد عشا مشقت کلی کردم
و حلاوت طعام و خواب از خود برگرفتم زحمت بسیار دیدم اکنون امیدوار رحمت

پروردگار ہستم کہ بجست بدل گرداند کہ نقش رحمت وجمت یکے ست میجعل اللہ بعد عسر یسرا لفظ سین برائے تاکید ست سرانجام بگرداند خدا یتعالی بعد دشواری آسانی را چنانکہ صاحب جامع صغیر گوید ـــہ تروح فانی قد تجبت بنظمہ ؛ وبت کمابات السلیم مسہلا ؛ ـــہ نابردہ رنج گنج میسر نمیشود ؛ مزد آن برد جان برادر کہ کار کرد ؛ قولہ تعالی وما اسالکم من اجران اجری الا علی رب العالمین قولہ تعالی ان اللہ لایضیع اجر المحسنین وقولہ تعالی ان اللہ لایضیع اجر من احسن عملا وقولہ تعالی وھل جزاء الاحسان الا الاحسان وقولہ تعالی ومن جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا قولہ علیہ السلام من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بھا الی یوم القیامۃ قولہ علیہ السلام اجرک علی قدر تعبک وچہار کتب قرارت کردم یکے در علم فقہ شریعت ویکے در علم احادیث نبوی ردو ودر علم سلوک وطریقت حقوق پیرے بود وحقوق استاذی نیز واجب شد حقین واجبین وچند کتب سماع کردم اول کلام اللہ تعالی کتاب باریتعالی کہ نبیرۂ مخدوم اسمہ حامد میگزشت در علم احادیث مشارق ومصابیح واوراد یا اربعین صوفیہ کہ مخدوم در ملکۂ مبارک جمع کردہ بودند در علم فقہ منتفق ومجمع البحرین وچیزے قدوری وچیزے ھدایہ ودر علم اصول فقہ چیزے حسامی وچیزے بزدوی ودر علم کلام چون عقیدۂ نسفی وقصیدۂ لامیہ با شرح ودر علم تفسیر چون

اصل میں ہی ... [illegible]

مدارک و در علم سلوک چون عوارف و تعرف و رسالۂ مکیہ و رسائل دیگر و شرح جہل و یک اسمائے اعظم و شرح نود و نہ نام ہر دو شرح ہم شرح کبیر و ہم شرح صغیر و در علم اورادیہ اوراد شیخ الشیوخ و اوراد شیخ کبیر و اوراد خواجگان چشت و اوراد مخدوم فوائد کتب ہمہ جمع آوردم مجمل تواریخ گفتہ آید و آین ملفوظ مبارک را بخلاصۃ الالفاظ جامع العلوم نام کردم و باللہ التوفیق و چیزیکہ این فقیر بملازمت صحبت آن پیر برگزیدہ برگرفت ہرگز در ہزار سفر حاصل نشود اگرچہ سالہار وود آنچہ یافتم ہم در ملفوظ جمع آوردم بر خود برداشتم و تقصیر نکردم کہ اخیر الخیر المتعدی یعنے بہترین خیر آنست کہ بدیگرے رسانند و چون مخدوم عالمیان از اعلوم گشت و بضمیر منیر خویش دانستند کہ این فقیر ملفوظ جمع می آرد چون فوائد و احادیث صحاح و مسائل غریب و یا اشعار عربی یا فارسی و آنچہ بدین مانند بودے روے مبارک بفقیر مے آوردندے و میفرمودند کہ فرزند من بنویس بارہا در مجلس مے نبشتم و یا آنکہ چون در حجرہ می آمدم می نبشتم و چند وصایا نبشتم کہ آنرا رعایت کنند **وصیت اول** آنکہ ہرکہ را ازین ملفوظ چیزے مشکل افتد و حل آن نماند باید کہ بر کلبۂ این فقیر جوار مسجد جامع دہلی قدیم ست از نشان مسجد مذکور بپرسد ایشان در حال خواہند نمود تا آن مشکل ازین فقیر حل شود حیات باقی باشد و الا خدا تعالی آن مشکل را حل کند بفضلہ و کمال کرمہ **وصیت دوم** آنکہ

ہر کرا این ملفوظ را مطالعہ کند باید کہ با طہارت باشد و تدبر و تفکر و حضوری دل لازم شمرد تا از کلمہ ازین کلمات ینابیع و فوائد کثیرہ پدید آید و ذوق آن معانی دریابد پس چنان باشد کہ صحبت صاحب ملفوظ مخدوم دامت برکاتہ بودہ باشد **وصیت سوم** آنکہ در شب و روز مطالعہ کند و خاندان خود را و آیندگان را ازین نصیحت بکند و بیاگاہاند و اگر سالک نباشد باید کہ پیش سالک بخواند و ہر عابد و متعبد را سالک نشمرد کہ مرتبۂ اول سالک قطع علائق ست ہر تعلقے کہ باشد چون ختم مقابر و درس مدارس و امامت مسجد و کتابت مکاتب و کسب مکاسب و تعلیم صبیان و عہدۂ دیوان چون قضا و احتساب و حجابت یعنی دربانی و تجارت و اجارہ و انچہ بدین ماند کہ ہمہ را تعلق گویند موانع سلوک اند چنانکہ بعضے مشائخ گفتہ اند کہ السالک ھو المتوکل علی اللہ والمستغرق بہ بصفۃ اصحاب الصفۃ قولہ تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ای ذاتہ زہے عالی ہمت کہ او را برائے ذات او طاعت کنند نہ طمع بہشت و نہ خوف دوزخ قولہ تعالی ویخشونہ ولا یخشون احدا الا اللہ ؎ چون گلشن بہشت نیاید بچشم شان ہرگز سر درون گلخن دنیا در آورند قولہ علیہ السلام فی صفۃ اصحاب الصفۃ لا الی ضرع ولا الی زرع یعنے این اصحاب صفہ شیردار نبودندے یعنے گاؤ و گوسفند و نہ کشت و زراعت کردندے ہمہ وقت مستغرق بودندے **وصیت چہارم** آنکہ در شبا روزے مطالعہ کند و با خود دارد و یا یک وقت کند در شبا روزی کہ دران

وقت این را مطالعہ کند خاصہ مرکسے را کہ فرزند مخدوم باشد و باید کہ خانہ بخانہ و محلت بمحلت و ہر کہ بطلبد برائے نسخ یعنے نوشتن بدہد و تقصیر نکند کہ غرائب و عجائب بسیار ست تا ایشان را نیز فوائد حاصل آید کہ اخیر الخیر الخیر المتعدی کہ بہترین خیر متعدی ست کہ بدیگرے برساند و اگر کسے برین فقیر بگزراند خوب باشد زیرا انچہ این فقیر نیکو میداند کہ جمع آوردہ ست فوائد آن مناسب تقریر کردہ شود **وصیت پنجم** آنکہ ازین دیباچہ کم و بیش نکند تا بر صواب افتد و این فقیر را بدعائے ثبات ایمان و عاقبت خیر کرم کند خدا یتعالے ختم کار این فقیر با جمیع مسلمانان بر مسلمانی گرداند بمنہ و کمال کرمہ آمین رب العالمین

بیت بماند سالہا این نظم و ترتیب ؛ زما ہر ذرّہ خاک افتد بجائے ؛
غرض نقشے ست کز ما یاد ماند ؛ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ؛ مگر صاحبدلے
روزے برحمت ؛ کند در حق این مسکین دعائے ؛ وما توفیقی الا باللہ
علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون تمام ہوا دیباچہ اصل کتاب کا۔

سبب تحریر ترجمہ جامع العلوم

بعض بزرگان دین نے ایک قلمی نسخہ جامع العلوم کا مہر ور زکرم گستر جان علم کان فضل امیر کبیر حضرت سیدنا **نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب** مرحوم و مغفور کی خدمت شریف مین ہدیۃً بھیجا خاکسار نے جسوقت اُسکو دیکہا تو بنہایت پسند آیا ہر علم و فن

کی تحقیقات سے اسکو مملو پایا خصوصاً علم سلوک کے عجائب و غرائب
امور اسمین ایسے دیکھے کہ دوسرے کتب مین نہین دیکھے خاکسار
نے جناب نوابصاحب مرحوم سے عرض کیا کہ یہ کتاب مستطاب آپکے
جد امجد حضرت مخدوم قدس سرہ کی ملفوظات کی ہے اور ابھی تک
چھپی نہین ہے آپ پر حق ہے کہ چھپوا دی جائے تاکہ خاص و عام اسکے
فیض سے مستفیض ہون اور مین جو عرض کرتا ہون سو مجھپر بھی ایک نوع
کا حق ہے کیونکہ آپکا سلسلۂ پدری حضرت مخدوم تک پہونچتا ہے اور میرے
دادا کی والدہ بھی اسی خاندان عالی کی ہین آپ اگر اصل ہین تو مین
فرع ہون آپ گل ہین تو مین خار ہون ~ جس گلستان
کے ہو تم گل تر ؎ خار اُس بوستاں کے ہم بھی ہین ؎ وجہ
بیگانگی نہین معلوم ؎ جہان کے تم ہو وہان کے ہم بھی ہین ؎ آپ نے
فرمایا کہ اسکی تلخیص کیجائے اسکو ہم طبع کرا دینگے مین نے عرض کیا
کہ یہ کتاب قابل تلخیص کے نہین ہے یہ تو دس مہینے کے شب و روز
کا روزنامچہ ہے ہر وقت جو امر پیش آیا وہی قلم بند کیا گیا ہے اہین سے
جسقدر کم ہوگا اسی قدر اصل مطلب جاتا رہیگا خوبی اسکی یہی ہے

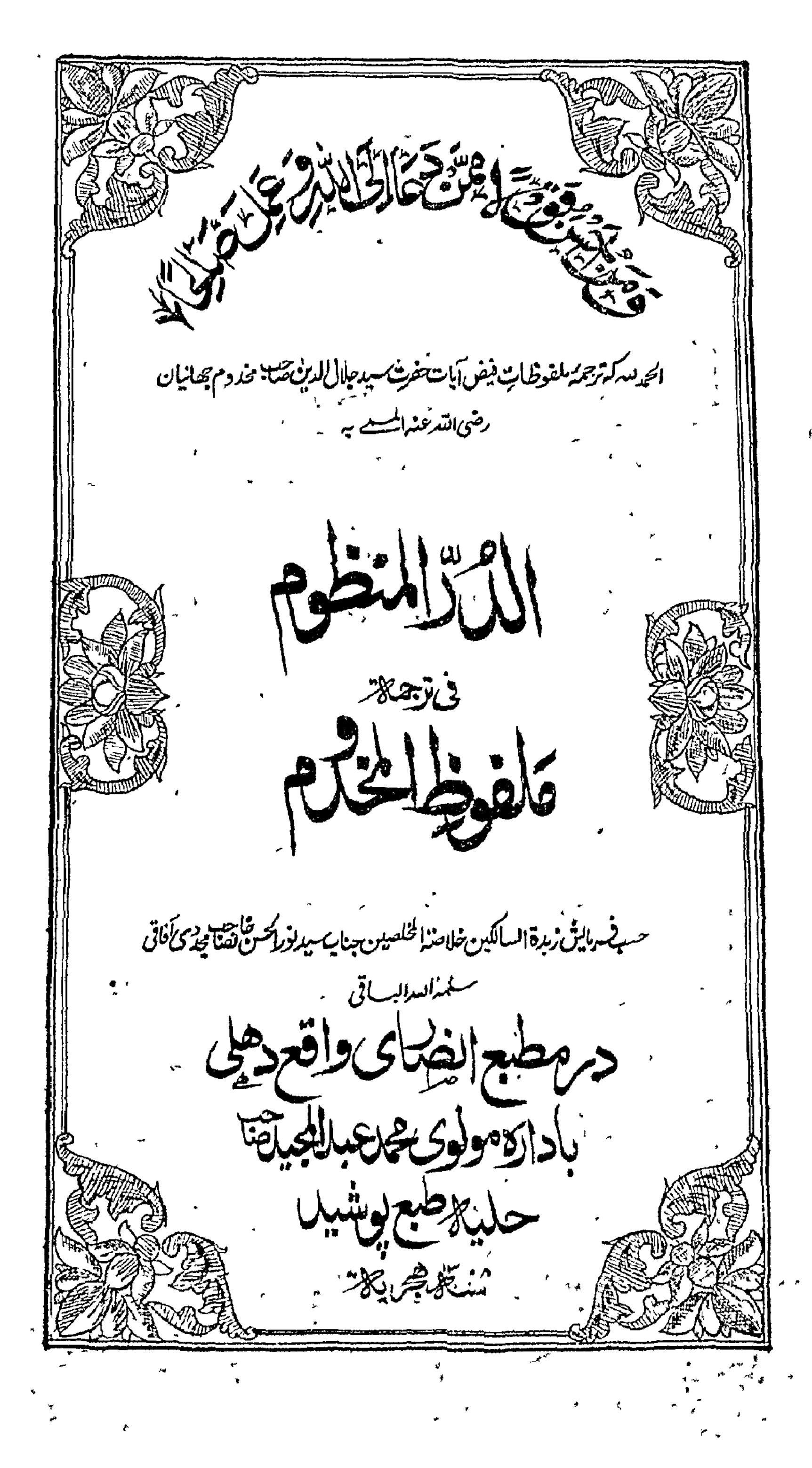
کہ پوری کتاب طبع ہوجاے غرضکہ اتنی بات ہو کر رہگئی پہر اُنکی وفات کا حادثۂ
جانگزا پیش آیا غفر اللہ لہ مغفرۃً ظاہرۃً و باطنۃً لا تغادر ذنبا بعد چند ماہ کے
ایک دن حضرت نوابصاحب مرحوم کے فرزند اکبر اخی مکرمی **سیّد**
نور الحسن خانصاحب طال عمرہ وزاد قدرہ سے ملاقات ہوئی
باتون باتون مین ملفوظ کا ذکر نکلا تو اُنہون نے فرمایا کہ ہمنے مطبع انصاری مین ملفوظ
کا چہپوانا شروع کرایا تہا دو تین جزو اُسکے چہپے مگر ہمکو پسند نہ آئے اسلئے
اُسکا چہپوانا موقوف کردیا مین نے کہا میان آپنے مجہسے فرمایا ہوتا تو مین اپنے
ہاتہہ سے ایک نسخہ اُسکا لکہتا اور مہا امکن تصحیح و درستی کرتا پہر آپ اُسکو چہپواتے
تو بہتر ہوتا اسپر میان صاحب موصوف نے فرمایا کہ اسکی فارسی بطرز قدیم ہے
اگر اردو زبان مین اُسکا ترجمہ ہوجاے تو ہم اُسکو چہپوائین چنانچہ یہ کام خاکسار
کے حوالے ہوا ہرچند اس کتاب کے اور نسخے تلاش کئے مگر میسر نہ آئے ناچار
نسخہ موجودہ پر قناعت کی گئی اگرچہ عدم تیسر نسخ دیگر اور قلت بضاعت وعدم لیاقت
اس کام سے روکتی تہی مگر اس کتاب نایاب کے اشاعت کا شوق و ذوق اُبہارتا تہا
پس بلحاظ الامر فوق الادب اور بحکم ما لایدرک کلہ لا یترک کلہ اوائل ماہ شوال سنہ ۱۳۱۰ ہجری
سے ترجمہ کرنا شروع کیا حسب امکان تصحیح و تہذیب کی ہر بات کا عنوان بخط جلی لکہا
تاکہ وہ بات جلد ملجاے دیکہنے مین خوشنما معلوم ہو جسجگہہ سمجہہ مین نہ آیا وہان بعینہ عبارت
فارسی رہنے دی یا اصل کتاب کے موافق ترجمہ کردیا تاکہ سمجہنے والا سمجہہ لے یا کوئی اور نسخہ

ملجاے تو اسکو درست کرلے کیونکہ فہم و ادراک کا تفاوت ضروری ہوتا ہے اور استیلا النقص
علی الکمال کا مشاہدہ ہر دم رہتا ہے غرضکہ اواخر ماہ صفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری تک تحریر جاری
رہی پھر بسبب بعض امراض و نیز امور دیگر لکھنا ملتوی رہا بدر الشریعہ شمس الطریقہ برہان
الحقیقہ معدن کرامات مظہر کشفیات مرجع خلائق ہادی طرائق کامل و مکمل واصل و موصل
حجۃ الدنیا والدین متبع سنن سید المرسلین عالم ربانی عارف صمدانی سیدنا و شیخنا حضرت
پیر و مرشد مولانا فضل رحمن صاحب متع اللہ المسلمین بطول بقائہ وافاض علینا
سحائب فضلہ و عطائہ کی خدمت شریف مین اس کتاب کی اتمام و قبول کے دعا کے
واسطے عرض کیا گیا تو آپنے دونون باتون کی دعا فرمائی چنانچہ حضرت صاحب قبلہ
کی دعاے برکت اثر سے یہ ترجمہ بستم ماہ صفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری کو تمام ہوا اور اسکا نام
الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم رکھا گیا اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے
اور مومنین و مومنات کو اس سے نفع دے اور جو سہو و خطا مجھسے اسمین ہوا ہو اس سے
درگزر فرماے اور عاقبت دارین و حسن خاتمہ روزی کرے ختم اللہ لنا بالحسنی واذاقنا
حلاوۃ رضوانہ لاسے آمین یا رب العالمین

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم
تا محو شود خیال باطل ز دلم
ہر کس بکسی حضرتے می نازد
دشوار جہان بر دلم آسان مکن

در فعل بد خوی بد خود خجلم
اے اسد بفریاد من بیکس رس
جز حضرت تو ندارد این بیکس کس
امروز خوشم بدار و فردا با من

فیضے بدلم ز عالم قدس رسان
لطف و کرمت یار من بیکس بس
افعال بدم ز خلق پنہان مکن
آنچہ از کرم تو می سزد آن مکن



ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً

الحمد للہ کہ ترجمہ ملفوظاتِ فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیان رضی اللہ عنہ المسمے بہ

الدُّرُّ المنظوم

فی ترجمۃ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۃ السالکین خلاصۃ المخلصین جناب سید نور الحسن صاحب نقشبندی مجددی آفاقی سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دہلی
باہتمام مولوی محمد عبد المجید صاحب
حلیۂ طبع پوشید
سنہ [illegible] ہجریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رب یسر و تمم بالخیر و صل علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و سلم

سید ابو عبد اللہ علاء الدین علی حسینی رحمہ اللہ تعالی مؤلف جامع العلوم ملفوظ حضرت مخدوم رضی اللہ
عنہ فرماتے ہین کہ سید السادات مخدوم جہانیان سلمہ اللہ تعالی بکرم جل و علا شہر معظم دہلی مین
اُچہ مبارک سے اول بار ۷۷۳ھ ہجری مین تشریف لائے حق تعالے کی باعثۂ ازلی سے اس
فقیر کے دل مین واقع ہوا اور سلسلہ و اسطہ کا جنبش مین آیا سال مذکور مین بروز عاشورا ابتدائے
نماز ظہر یہ فقیر اور مولانا بدر الدین سلک بندگان مخدوم مین منسلک ہوئے اُس وقت
ایک عزیز خدمت مخدوم مین مشارق کا سبق پڑہتا تہا حدیث شریف
یہہ تہی قال علیہ السلام مَنْ قال لا الٰہ الا اللہ و مدّ ہا ھدمت
لہ اربعۃُ آلاف ذنب من الکبائر یعنے جو شخص کلمہ طیب کہے اور لائے
نفی مین مد کرے تو چار ہزار گناہ کبیرہ اُسکے دفتر سے دور کرین ورنہ تو ایک بار کہنا ہی باقی کا
اسی پر قیاس ہے بعد اسکے فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ اگر کسیکے اُسقدر گناہ نہون فلاھل
بیتہ وان لم یکن فلاقربائہ وان لم یکن فلاحبابہ وان لم یکن فلجیرانہ وان لم یکن فلاہلہا

محلته وان لم یکن فلاهل بلدة وان لم یکن فلاهل دینه وان لم یکن رفع له درجاتٌ
بمقامها یعنے جس کسیکے چار ہزار گناہ کبیرہ نہون تو اُسکے گہر والون سے دور کرین اور اگر گہر والون
کی بہی نہون تو اُسکے اقربا سے دور کرین اور اگر انکی بہی نہون تو اُسکے دوستون یارون سے دور
کرین اور جو انکی بہی نہون تو اُسکے پڑوسیونسے دور کرین اور جو انکی بہی نہون تو اُسکے محلے والونسے
دور کرین اور اگر انکی بہی نہون تو اُسکے شہر والونسے دور کرین اور جو انکی بہی نہون تو اُسکے اہل دین سے
دور کرین اور اگر انکی بہی نہون تو اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرین بمقدار اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ
اگر کوئی مخلوق دیکہتا ہو تو اُسکی شرم سے ہرگز گناہ نکرے اور خدا تعالی کہ خالق ہے اور ناظر ہے
کیونکر گناہ یاد آئے تب اسکے فرمایا کہ مینے ایک دیوانے سے یہ دو بیتین سنی ہین
شرم نداری کہ گنہ میکنی ٭ نام خود را چہ سیہ میکنی ٭ سگ نکند با سگ بیگانگان ٭ انچہ تو با حضرت
حق میکنی ٭ اور حاضرین سے فرمایا کہ لکہو اور یاد کرو اس بات کی چند بار تکرار کی شاہزادہ ظفر خان
خدمت مین حاضر تہا اُسنے بہی لکہا اور اس فقیر نے دل مین لکہا بعد اسکے بندے کی طرف متوجہ
ہوئے پوچہا کہ میرے فرزند تو کچہہ پڑہتا ہے اور کون علم پڑہتا ہے مینے عرض کیا اُن دنون
یہ فقیر علم صرف و نحو کا شغل رکہتا تہا وہی عرض کیا خوش ہوئے اور فرمایا فقہ بہی پڑہتا ہے
مین پڑہتا تہا اور ترتیب یہ تہی کہ سونیکے وقت دو آیتین آخر سورۂ بقر کی یعنی امن الرسول
بعد اُسکے تین بار استغفار اسطرح پڑہے استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی
القیوم واتوب الیه کہ حدیث صحاح سے قال علیه السلام من قرأ قبل ان ینام
ایتین من اخر سورة البقرة وثلث مرات استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم

ذات الله

سونیکے وقت کی دعائین

واتوب الیہ حفظ من الآفات والبلیات یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص پڑہے
پہلے اس سے کہ سوئے دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کے اور تین بار استغفر اللہ الخ تو وہ آفتون بلاؤن سے محفوظ
رہیگا اور پچہلی رات کو زندہ رکہو اور تہجد ادا کرو اسلئے کہ بارہ رکعتین سنت ہین اور رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر فرض تہین قولہ تعالی فتہجد بہ نافلۃ لک ای ائدۃ لک علی خمس صلوات یعنی اللہ سبحانہ
نے آپکو خطاب فرمایا کہ اے محمد تو تہجد ادا کر اور معنی تہجد کے قیام بعد المنام ہین یعنے بعد سونیکے
اٹہنا اسلئے کہ اللہ پاک نے تہجد گزارون کے وصف مین یون فرمایا ہے تتجافی جنوبھم
عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا ای یتہجدون معنی تہجد کے یہ ہین کہ اٹہنا بعد سونے
کے کہ یہ زیادہ ہے پانچ نمازون پر بعد اسکے اس فقیر نے قدمبوسی کی اور میرے برادر مولانا بدر الدین نے
بہی قدمبوسی کی اسدن پانی بہت برسا تہا اور ہمارے پاس کچہہ وجہ نتہی ہم گہر کی طرف روانہ ہوئے
اور نوبت نماز دیگر کی بجا رہی تہی ہمنے نماز دیگر بند چندن دریا مین ادا کی وہانسے روانہ ہوئے
بے وقت ہوگیا تہا ہم ڈرتے تہے کہ مبادا شہر کا دروازہ بند کردین دل مین اس فقیر کے ایک بات عبث
ہوا کہ مین کہتا تہا کہ ولایت مخدوم رحمت برکاتہ سے زمین ہمپر کوتاہ ہوجاے تاکہ ہم جلدتر دروازے پر
پہونچ جائین الغرض واقعہ حال یہی تہا کہ حق جل وعلا کے فضل اور مخدوم کی برکت سے مغرب کے وقت دروازے
پر پہونچ گئے بیوقت ہوگیا تہا آخر وقت مین مغرب کی نماز ہمنے ادا کی برادرم مولانا بدر الدین نے کہا کہ اب ہم
چاہین اب تو ہم شہر مین پہونچ گئے ہین چنانچہ وقت بجنے نوبت سونے کے ہم گہر کو پہونچ گئے اور یہ جو کچہہ
کہ مخدوم نے فرمایا تہا ہم اسکے ملازمت کرتے تہے یعنے وصیت مذکور کی اور اس فقیر نے علم مین
شروع کیا مخدوم کے نفس مبارک کی برکت سے یہ فقیر عالم ہوگیا الحمد للہ علی ذلک بعد ارادت

ذکر شیخ خضر علیہ الرحمۃ

بندگی مخدوم دامت برکاتہ کے بماہ صفر سال مذکور خدمت مین شیخ بزرگوار شیخ خضر کے شب جمعہ کو
گیا نماز تسبیح بجماعت ادا کی اور حلقی مین ہمراہ یارون کے ذکر بلند کہا بحکم اس آیت شریفہ کے
قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین دوسرے یہ بات ہے کہ مین نے
سنا کہ مخدوم جسجگہہ سنتے کہ فقر مین کوئی درویش ہے تو اسکا قصد کرتے اور اس سے ملتے بلکہ خرقہ پہناتے
اور لوکالت خرقہ پہنانے کے اجازت دیتے تہے بعد اسکے شیخ خضر نے اس فقیر سے پوچھا کہ مخدوم زادے
تمنے پیوند ارادت کا کہان کیا ہے یعنی تم کسکے مرید ہوئے ہو مین نے کہا کہ خدمت مین مخدوم جہانیان
شیخ قطب العالم سید السادات جلال الحق والشرع والدین کے فرمایا کہ وہ اور ہم ایک ہین تمکو چاہیئے
کہ شب جمعہ وغیرہ مین ملازمت کرو تمہارے پیرون کا طریقہ ہے اس سبب سے پہر مین جمعے کی
راتونمین ادر پہیرکی - اور اور دنونمین پیرونکے جیسے دوشنبہ و چہارشنبہ اخراب مدت پانچ برس
تک جاتا تہا چنانچہ انکے ساتہہ محبت زیادہ ہوگئی چنانکہ ہر بار تا غایت در خانہ این فقیر می آیند
و در حق من لبس انفاس بسیار و لبس بزرگ گفتند یہ فقیر ماہ رمضان کے عشرۂ آخر مین مسجد مین
معتکف تہا ایک رات جمعے کی فوت ہوگئی جانا نہوا خادم سے فقیر کا حال پوچھا کہ وہ تو کوئی وقت
فوت نہین کرتا تہا خادم نے کہا کہ وہ معتکف ہے بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ وہ شیخ کا چراغ روشن
کریگا خادم آیا اور میرا ہاتہہ چوما اور کہا کہ تجہکو آج شیخ نے نفس کہا یعنے وہ بات مذکور مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین کس لائق ہون اور ایک دن شیخ نے یہہ بہی کہا کہ اتنے آدمی نزدیک انکے
واسطے نماز و تسبیح و ذکر کے آئینگے چنانچہ وہ ہمیشہ آتے ہین نزدیک میرے بے ناغہ انشاء اللہ تعالی
اسیطرح ہووینگے اور ایک جمعے کے دن شیخ نے اس فقیر کو پوچھا کہ مین تمکو نمکدان دیتا ہون انشاء اللہ

تعالے مائدہ یعنی خوان بہی ہوگا و نیز شیخ خضر کے مریدون سے ایک مرید تہا اُسنے کچہ خطا
کی تہی اس فقیر کو شفیع لایا مین نے شفاعت کی فرمایا مین نے قبول کی تم کل قیامت کو اتنے آدمیونکی
شفاعت کردگے اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی ع وَمُرْتَجٍ شَفَاعَۃُ اَهْلِ خَیْرٍ
لاصحاب الکبائر کالجبال ؎ یعنے نیک لوگونکی شفاعت امید رکہی گئی ہے واسطے کبیر گناہ والونکے
جنکے گناہ مثل پہاڑونکے ہونگے ایک دن شیخ نے اس فقیر سے یہ بہی کہا کہ اللہ تعالی تمکو سید السادات
سید جلال الدین کا خلیفہ کریگا واقعہ مذکور اسطرح تہا الحمد للہ علی ذلک بعد اسکے ایک سات جمعے کی
راتون سے بندہ برسم قدیم گیا تہا حضرت شیخ جیسا کہ ذکر کرتے اور مشغول ہوتے تہے بندے کو اُسوقت
مین دخل تہا کسی اَور کو کمتر اُسی جگہہ حضرت شیخ نے پوچہا کہ تمہارا خاندان بہی صحت و سلامت سے
ہے عادت تہی کہ ہر بار پوچہتے تہے بعد اسکے فرمایا مخدوم زادے مین نے سنا ہے کہ سید السادات شیخ
جلال الدین آتے ہین مین نے پوچہا کہ آپنے کس سے سنا فرمایا میرے فرزند محمد نے کہا کہ وہ تو نزدیک
پہونچے ہین مین نے اللہ تعالی کا شکر کیا بعد اسکے اتوار کے دن بعد اشراق کے اٹہائیسوین ماہ ربیع الآخر
سنہ [illegible] کو مین نے استقبال کیا اس فقیر نے اور اس فقیر کے بہائیون نے مولانا کبیر الدین و مولانا
شمس الدین دو برادرم اسمعیل و سید [illegible] و شیر [illegible] غرضکہ ہم سات یار بارادۂ استقبال روانہ ہوئے اثناے
راہ مین ہمنے سنا کہ حضرت مخدوم دامت برکاتہ گانون [illegible] پہونچ گئے اور چند آدمی آتے اور کہتے تہے
کہ ہم ایک جگہہ آئے مین ہم بیشتر روانہ ہوئے اور اُنہون نے گانون مذکور مین منزل کی تہی ہم سے سولہ
کوس تہے ہم خوش خوش روانہ ہوئے دشواری راہ کی آسان ہوگئی ہمنے غایت خوشی سے بعد آدہا
پیشین کے اُسی دن شرف پابوسی کا حاصل کیا اور اس فقیر کا بہائی بسالک بندگان مخدوم

ہو گیا خاندان شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی مین خرقہ پایا اور وصیت مذکور کی بعد اسکے فرمایا مین نے
سنا ہے کہ خلق بارش مانگتی ہے اور ڈیڑہ مہینا برسات کا گزر چکا ہے اسطرح پر دعا فرمائی اللھم
انزل علی اہل ہذہ البلدۃ وبلاد المسلمین غیثا نافعا اور اول آخر مین درود شریف پڑہا
یعنے اے اللہ تو اتار اس شہر والون پر اور مسلمانون کے شہرون پر ایسا پانی کہ سودمند ہے اور فرمایا کہ کتاب
مین لکہا ہوا ہے شرط استجابۃ الدعاء ان یرفع الداعی یدیہ حتی یبدی ابطیہ یعنے
قبولیت دعا کی یہ شرط ہے کہ دعا کرنیوالا اپنے دونو ہاتہہ اٹہائے یہانتک کہ کشادہ کرے اپنے دونو
بغلونکو بعض لوگون نے کہا کہ اگر مخدوم دامت برکاتہ کے قدم مبارک آنے سے بارش برسی تو ہم کرامت
جانین انکی برکت ولایت سے اسی دن پانی برسا حوض اور بند آب یعنے تالاب پر ہو گئے اور خلق خوش
ہوئی اور غلے کی گرانی اتری بعد اسکے دیہہ مذکور سے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے گانون
مین ایک دوست تہا وہین منزل کی پیر کی رات کو بہت سے یار دوست وہان پہونچ گئے تہے اور اور
خلائق مسلمان اور مرید ہوتے تہے بعد تہجد کے وہانسے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے حظیرہ فیروز خان
مین نزول فرمایا اور اقامت کی نیت کی پیر کے دن چاشت کے وقت دسوین تاریخ ماہ مذکور کو مقیم ہو گئے
جمعے کے دن نماز ظہر جامع مسجد کو شکست کار مین ادا کی پہر لوٹ آئے فرمایا جو شخص کہ جمعے کے دن
بعد ادائے نماز عصر کے کسی سے بات نکرے اور جو ورد کہ آیا ہے اسکو تمام پڑہے اور بعد فارغ
ہونے کے ورد کے یا اللہ یا رحمن یا رحیم سورج ڈوبنے تک کہے جسوقت ڈوبجائے سجدہ مین
چلا جائے تو اسکی حاجت پوری ہو جائیگی کتاب مین اسیطرح روایت ہے ایک آدمی نے جیسا
فرمایا تہا ویسا ہی کیا اور اس فقیر نے بہی کیا اس سے پہلے مین نے سنا تہا کہ مخدوم اسیطرح کرتے ہین

تو یہ فقیر بہی بلا ناغہ کیا کرتا تہا الحمد للہ کہ زبان مبارک سے بہی سن لیا سنیچر کی رات چودہوین
تاریخ ماہ ربیع الآخر کو یہ فقیر خدمت مین اُس پیر کے حاضر تہا بعد ادائے نماز عشا کے فرمایا کہ مین نے
چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے بعضے دس بارہ کم وبیش واسطون سے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
پہونچتے ہین ولیکن مین نے ایک ایسا خرقہ پہنا ہے کہ درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے ایک واسطہ ہے وہ خرقہ مہتر خضر علیہ السلام کا ہے انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے پہنا ہے انشاء اللہ تعالی مین بعض یارون کو پہناؤنگا آپ نے اُس دن ایام بیض کا روزہ رکہا تہا
بعد ادائے نماز خفتن طعام سے افطار کیا اور بعد فراغ کے فرمایا کہ اس بار بسبب سید شمس الدین
مسعود کے شہر مین آنا ہوا اور اُنکے طرف اشارہ کیا کہ مزاحم ہو کے لائے اور جو فتوح کہ پہونچتی ہے اُنکا
حصہ بہی کرتا ہون اور باقی واسطے وظیفے قرابت والون اور دوستون کے پہونچتی ہے بعض یارون
نے کہا سعادت یہ تہی کہ قدم مبارک اس شہر مین پہونچا کیونکہ اطراف کی خلق اور اس شہر کے
ہزار ہا گناہگار شرف بیعت سے مشرف ہوتے ہین اور واسطے ملاقات کے اوچہ مبارک کا ارادہ
رکہتے تہے سید نے کہا سچ ہے اسیطرح ہے بعد اسکے چاشت کے وقت فرمایا کہ دعاگو کی ہیر مین
کہا ہے کہ یہان تیرا آنا زیارت کعبہ سے بہتر ہے کیونکہ اتنے درماندون کی دینی دنیاوی حاجت
برآئیگی اور اتنے گناہگار توبہ کرینگے بعد اسکے فرمایا کہ مدینہ مبارک کے بعد ہند کی زمین عظمت والی
ہے جیسا کہ کتاب مین ہے اول ارض مسہا قدم لابی آدم ہی الہند وادراک الخضر
علیہ السلام فی الہند کثیر وکثیر الابدال فی الہند والحجر الاسود محاذی الہند وہو
افضل ارکان الکعبۃ یعنے جبکہ آدم علیہ السلام بہشت سے اترے تو اول قدم اُنکا ہند پر

کو وہ سراندیپ پر پہونچا دوسرے خضر علیہ السلام کو ہند مین بہت پاتے ہین تیسرے ابدال ہند مین بشر آتے ہین
اور ان بتخانو مین مشغول ہوتے ہین ہند مین بائے ہین کہ کوئی انکے وقت کا مزاحم نہین ہوتا ہے چوتھے
حجراسود مقابل ہند کے ہے اور یہ کعبے کے رکنو مین بہترین رکن ہے یعنے تینون رکنو نسے رکن ہند ایک
معظم جگہ ہے **بیسوین تاریخ** ماہ مذکور کو جمعے کے دن نماز جمعہ برابر رکاب سعادت کے کوشک کار
مین ادا کی گئی بعد ادائے نماز خطیب و واعظ نے پائے بوسی کی —

ذکر اُن باتون کا جنسے تقرب حاصل ہوتا ہے

آخر شب جمعہ مین فرمایا کہ ان چند چیزونکے چھوڑنے سے مقرب ہوتے ہین بترک الماکولات والمشروبات
والملبوسات والمناکوحات والمنظورات والمباحات التی لیس فیہا حاجۃ یعنے چھوڑنا بہت کہانے کا
اور بہت پینے کا اور اچھے پہنے کا اور چھوڑنا عورتون کی محبت کا اور ترک کرنا اُن مباح چیزونکا جنکے طرف کوئی حاجت
نہین ہے کتاب سلوک مین ذکر کیا ہے ترک الحرام فریضۃ وترک المباح فضیلۃ وترک الحلال قربۃ
یعنے حرام کا چھوڑنا فرض ہے —

بیان جماعت نماز

اور مباح کا چھوڑنا فضیلت ہے اور حلال کا چھوڑنا قربت ہے اکیسوین ماہ مذکور سنیچر کے دن چاشت کے وقت خدمت
مین حاضر تہا فرمایا کہ مین سفر مین کبھی مع مصاحب ہوتا اور کبھی تنہا جاتا تہا جب وقت نماز کا آتا تو بسبب جماعت کے
حیران ہوجاتا تہا کیونکہ جماعت مین چار روایتین ہین اور یہ نظم متفق پڑہی **بیت** وبالجماعۃ الصلوۃ
جیدۃ او واجبۃ او سنۃ مؤکدۃ او فرض عین او کفایۃ علی ما حسب خلاف قاورد ما فاعقلا
والاصح انہ سنۃ یعنے کہتے ہین کہ جماعت فرض ہے حاضرین مجلس سے ایک شخص دانشمند تہا اُسنے کہا کہ نزدیک

امام داؤد طائی رحمہ اللہ کے فرض عین ہے فرمایا ہاں اور بعض کہتے ہیں کہ جماعت واجب ہے اور بعض نے کہا کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اور یہی قول صحیح تر ہے جبکہ واقع اسطرح پر ہے تو مین جس حدیث پر عمل کرتا تہا کہ ثواب جماعت کا حاصل ہوجائے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الاثنان فما فوقہما جماعۃ قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ اثنان سوی الامام وقال الآخرون اثنان مع الامام یعنے دو نفر اور جو اُنسے زیادہ ہے جماعت ہے امام اعظم رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ دو نفر سوا امام کے اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ دو نفر مع امام کے اور اسلئے کہتے ہیں کہ دو نفر جمع ہوگئے جماعت ہوگئی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم من صلے باذان واقامۃ صلت معہ الملائکۃ یعنے جو شخص کہ اذان و اقامت سے نماز پڑہے تو اسکے ساتہ فرشتے نماز پڑہتے ہیں پس مین نماز کی اذان کہتا اور اقامت کرتا تہا مین تکبیر کہتا دیکہتا تہا کہ ایک جماعت ابدال کی میرے ساتہ اقتدا کرتی ہے جسوقت مین نماز سے فارغ ہوتا تو وہ سب ابدال مجہسے مصافحہ کرتے تہے اس فقیر نے اپنے جی سے دلیل کی کہ حضرت مخدوم قطب عالم ہین اس دلیل سے کہ ابدال قطب کا اقتدا کرتے ہین ~~ شرف ذات او ہمین بس است اکو رسول خدا رانسبت است

ذکر ختم

اور یہی فرمایا کہ ختم کو لازم کرو سورۂ لم یکن سے آخر تک اور ہر سورت کے تمام پر اللہ اکبر کہنا چاہیے جیسے ابتدا بسم اللہ سے ہونی چاہیے اور روایت ابن کثیر کے قول پر سورۂ والضحیٰ سے آخر تک تاکہ قرات باتفاق ہوجائے اور درمیان عشائین یعنے مغرب و عشا کے تین نفر سورۂ یٰس پڑہین اور اسطرف ایک جماعت پڑہتی ہے تین نفر بہی جماعت ہے قول صحیح یہی ہے قال رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم الاثنان فما فوقہما جماعۃ یعنے دو اور جو اس سے زیادہ ہے جماعت ہے جسوقت تمام کرین تو سو بار یا وکیل کہین اس شہر کے ساری آفتون بلاؤن سے محفوظ ہین اور یہ حضرت مخدوم کا معمول ہے۔

بدرقۂ ایمان

یہ بھی فرمایا کہ بدرقۂ ایمانی یہ ہے پانچ نمازین اور ۳۳ آیتین ہین ہر صبح و شام انکی مداومت کرے کیونکہ اوراد مین لکہی ہوئی ہین

صلوة التوبہ

یہ بھی فرمایا کہ ہر رات بعد عشا کے دو رکعت صلوة التوبہ کی ادا کرے اور واسطے ثبوت توبہ کے ہر رکعت مین پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہے بعد اسکے فرمایا کہ ہر نماز حاجت کے کہ جسکی قرات معین نہو اگر رات ہے تو پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہے اور جو دن ہو تو سورۂ اخلاص تین بار پڑہے اور بعد فارغ ہونے کے دو رکعتون سے یہ دعا پڑہے جو کہ حدیث مین مروی ہے فضیلت اس نماز و دعا کی بہی حدیث شریف مین ہے

قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم لما اراد الله تعالی ان یتوب علی ادم طاف بالبیت سبعا والبیت یومئذ ربوة حمراء فلما صلی رکعتین قام و استقبل البیت قال اللهم انک تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤلی و تعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللهم انی اسالک ایمانا دائما یباشر قلبی و یقینا صادقا حتی اعلم انه لن یصیبنی الا ما کتبت لی و رضاء بما قسمت لی فاوحی الله تعالی الی ادم انی قد غفرت ذنبک و لم یاتنی احد من ذریتک یدعونی بمثل ما دعوتنی الا کشفت همومه و غمومه و نزعت الفقر من بین عینیہ واتجرت له وراء کل تاجر و جاءته الدنیا وهی راغمة وان کان لا یریدها یعنے اللہ تعالی نے جسوقت چاہا کہ آدم صفی علیہ السلام کی توبہ قبول کرے تو انہون نے سات بار کعبہ شریف کا طواف کیا اور کعبہ اسوقت ایک سرخ ٹیلہ تہا پس جب انہون نے دو رکعت نماز پڑہی تو کہڑے ہوئے اور بیت اللہ کی طرف مونہ کیا اور کہا الٰہی بیشک تو جانتا ہے میرے چہپے اور کہلے کو سو تو میرا عذر قبول کر اور تو جانتا ہے میری حاجت کو

سو تو مجھے میرا سوال دے اور تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے سو تو بخشدے میرے لئیے میرے گناہ الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون ایمان ہمیشہ رہنے والا کہ میرے دل مین لا ملا رہے اور یقین سچا یہانتک کہ مین جان لون اس بات کو کہ ہرگز نہ ہو ویگی مجھے مگر وہی چیز جو تو نے لکہہ رکھی ہے اور مانگتا ہون تجھسے رضا ساتہ اس چیز کے جسکو تو میرے واسطے بانٹ چکا ہے پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف آدم علیہ السلام کے کہ بیشک بخشدیا مین نے تیرے گناہ کو اور نہ آویگا میرے پاس تیری اولاد سے کوئی ایک کہ پکاریگا مجھکو جیسا کہ تو نے مجھے پکارا یعنے یہ نماز و دعا مگر دور کرونگا مین اُسکے ہموم و غموم کو اور رکہینچ لونگا محتاجی کو درمیان سے اُسکی دونو آنکھون کے اور تجارت کرونگا مین واسطے اُسکے دراہر تاجر کے اور آئیگی اُسکے پاس دنیا اس حال مین کہ رغبت کرنیوالی ہوگی اگرچہ وہ اُسکو نہ چاہیگا یعنے یہ چارون چیزین اُسکو عنایت ہونگی یہ بہی حضرت مخدوم کا معمول ہے

ہر رات سو بار یا باقی کہے

یہ بہی فرمایا کہ ہر رات سو بار یا باقی کہے اور اسطرح توسل کرے الٰہنا توسلنا بھذا الاسم الاعظم ان تجعل اعمالنا مقبولۃ یعنے اے ہمارے رب ہمنے توسل کیا ہے ساتہ اس نام بڑے عظمت والے کے کہ تو ہمارے عملونکو مقبول کر اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے اُسکے سارے اعمال اُس رات دن کے قبول ہونگے یہ بہی حضرت مخدوم کا معمول ہے اور اکثر وقت بعد عشاء کے کہا کرتے تہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

آپ ٹوپی سے نماز پڑہتے تہے ایک عزیز نے حاضرین مین سے پوچھا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ یعنے ٹوپی پگڑی نہین ہے فرمایا کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی قدس اللہ روحہ سب وقت ٹوپی پہنتے تہے اور نماز ٹوپی سے پڑہتے اُنسے پوچھا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ قال العمامۃ المرجال و لست برجل

یعنے اُنہون نے فرمایا کہ پگڑی خاصہ مردونکا ہے اور مین مرد نہین ہون ایک شخص نے حاضرین
مین سے پوچھا کہ وہ تو واصلین مین سے تھے یہ کیا بات ہے فرمایا وہ تواضع وانکسار کرتے تھے یعنے
مین کون ہون کہ مردون سے ہون دوسری یہ بات ہے کہ وصال کی کوئی حد ونہایت نہین
ہے ہر چند کہ جاتا ہے وہ آگے ہے پس بضرورت ایسا کہا یہ شعر عربی فرمائی ؎ لا شیٔ
عندی کل من طلب الدنیا ؛ والقاہرون نفوسہم ابطال ؛ للطالبین تشابہ برجالہم
والواصلون الی الحبیب جال ؛ یعنے قائل کہتا ہے کہ جس کسی نے دنیا طلب کی وہ میرے نزدیک
کچھہ چیز نہین ہے شیر مرد وہی ہین جنہون نے اپنے نفوس کو توڑا ابطال جمع ہے بطل کی یعنی شجاع
اور طالبین حضرت قدس کو ایک مشابہت ہے ساتہ مردون کے اور جو لوگ طرف دوست کے
پہونچے ہوئے ہین مرد وہی ہین ؎ طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ؛ عاقل آنست کہ
اندیشہ کند پایان را ؛ **ستائیسوین ماہ** مذکور روز جمعہ کو خان جہان نے قدمبوسی کی اُس سے فرمایا
کہ کامون کو موافق شریعت کے عدل و احسان پر کرے نہ برعکس اسکے کیونکہ یہ وبال ہے وہ چلا گیا
بات مشغولی کے بیان مین تہی فرمایا کہ سالک کو چاہیے ایسا مشغول ہو کہ وظیفہ اسکا کسی طرح
ترک نہوئے خلا و ملا و جمع و تنہائی مین یعنے صحبت و خلوت دونو مین اپنے وظیفے کو ترک نکرے
خلق کو مثل جماد کے جانے جیسا کہ جماد کو کوئی ارادہ نہین ہے انکو بہی نہین ہے وہ نفع و ضرر نہین پہنچا سکتے
مگر حقتعالے کے ارادے سے بعد اسکے فرمایا کہ خلق کی جہت سے عمل و وظیفے کو ترک کرنا نہ چاہیے قال
بعض المشائخ الصوفیۃ رحمہم اللہ تعالی ترک العمل لاجل الناس ریاء یعنے لوگون کے واسطے عمل کا
چہوڑنا ریا ہے اسلئے کہ وہ انکو درمیان مین دیکہتے ہین اور یہ شرک خفی ہے بعض پہلے والے پڑہہ

نہین جانتے ہین غلط کرتے ہین اور خلق کی جہت سے عمل چہوڑ دیتے ہین سالک کو تو چاہیئے کہ ایسا مشغول
ہووے کہ غیر حق دل مین نگزرے اور یہ منتہیونکا مجاہدہ ہے اسلیئے کہ قلب المؤمن حرم اللہ تعالی
فحرام علی حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ تعالے یعنے مومن کا دل محرم ہے اسرار الٰہی کا سوا اللہ تعالے کے حرم
پر حرام ہے کہ اُس حرم خدا مین غیر خدا سے عزوجل گہسے ع یا خانہ جائے رخت بود یا خیال دوست
یعنے یا تو گہر سامان و اسباب کی جگہ ہو یا دوست کی خیال کی بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ کب حاصل ہووے
جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے کہا ہے الطہارۃ فصل ثم الصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الطہارۃ عن الکونین
لم یصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین یعنے وضو کرنا جدا ہونا حدث و نجاست سے اور نماز ملنا ہے حضرت صمدیت سے
پس جو کوئی وضو کر کے نہین دنیا و آخرت سے جدا ہوا یعنے اُسکی خاطر مین گذر رگیا تو وہ نماز کے وقت مین صاحب
دنیا و آخرت کے طرف نہ پہونچیگا یعنے اُسکو اللہ عزوجل کے ساتھ کچھ حضور نہوگا اس باب مین ایک
حدیث شریف ہے قال علیہ السلام لا صلوۃ الا بحضور القلب یعنے آپنے فرمایا کہ نماز نہین ہے
مگر ساتھ حضور دل کے اور جو کوئی چاہے کہ وہ اسمین ہو جائے تو وہ اس صیت کو نگاہ رکہے اور ہمیشہ
اللہ تعالے کو خود پر مطلع جانے اور یہ مجاہدہ منتہیونکا ہے بعد اسکے فرمایا کل عمل لا ثمرۃ له فی الدنیا فلا حظ
له فی الاخرۃ یعنے کوئی عمل ہو جبکہ دنیا مین پہل نہ دے تو عقبے مین کچہ حصہ یعنے ثواب اُسکا نہوگا اور پہل
یہ ہے کہ اُسکا حظ ہو اور یہ آیت شریفہ پڑہی قوله تعالے ان الصلوۃ تنہے عن الفحشاء والمنکر والبغی یعنے
بیشک نماز باز رکہتی ہے حرام و مکروہ و نافرمانی سے۔

واسطے قبولیت عمل کے تقوی شرط ہے

بعد اسکے فرمایا کہ مین نے فتاوی مین اس عبارت سے دیکہا ہے مین کہتا ہون ہر عمل کہ ہے ساقط

ستے کرنے سے یہ نہین کہتا ہون کہ قبول ہوگیا کیونکہ واسطے قبولیت کے تقوی شرط ہے وشرائط
التقوی عظیمۃ یعنے تقوی کی شرطین بڑی ہین اور یہ آیت شریفہ پڑہی قولہ تعالی انما یتقبل اللہ
من المتقین یہ حصر ہے ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقی
لوگون سے تن فی رود نماز دل بیرون گشتہ بہ بیہودہ میمانی با چنین حالت پریشان زار
شرمم ناید نماز میخوانی بعد اسکے بندے نے التماس کیا کہ یہ چار عورتین حضرت مخدوم سے خاندان
شیخ کبیر مین تعلق کرنے ہین یعنے مرید ہوا چاہتے ہین فرمایا کون کون بندے نے کہا والدہ اور دو بہنین
اور بہابی فرمایا کہ تمہاری والدہ کو مین نے ساتہہ بہائی کے قبول کیا اور یہ تینون کہ چہوٹی ہین
انکو ساتہہ دختری کے قبول کیا یعنے تمہارے ماں بمنزلہ بہن کے اور یہ تینون بمنزلہ بیٹیون کے ہوئین حسن
خادم سے فرمایا کہ چار دہنی چارگز کی لا خادم لایا آپنے مونڈ ہے مبارک پر انکو ڈالا استعمال کیا
تہوڑی دیر کے بعد بندے کو دیدین اور فرمایا کہ مینے اپنی طرف سے تجہکو وکیل کیا تین بار استغفار
تلقین کر اور دامنیون کو پہنا دی مین نے قبول کیا۔

چوتہی تاریخ ماہ جمادی الاولے

کو جمعے کے دن ہمراہ رکاب سعادت کے جمعے کی نماز کوشک شکار مین ادا کی گئی اور یہ فقیر حضرت
مخدوم کے عقب مین تہا بعد فراغ کے واعظ منبر پر چڑہا اور وعظ کہنے لگا مقری نے یہ آیت شریف
پڑہی وانزلنا من السماء ماء واعظ نے کہا کہ پانی تو ابر سے ہے آسمان کے ساتہہ مقید کرنا کیون ہے
کہا کہ عرب مین جو چیز بلند ہوتی ہے اسکو سماء کہتے ہین آپنے فرمایا اور اپنا مبارک چہرہ اس فقیر کی
طرف کیا کہ یہ لغت مستخلص ہین ہے السماء آسمان یہ واعظ منبر سے اوترآیا اور قدمبوسی کی آپ ہان سے

لوٹے اور بندہ بہی ہمراہ رکاب کے لوٹا آخر شب جمعہ مین بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک
عزیز مولانا ضیاء الدین صنامی رحمہ اللہ کی رشتہ دارون مین سے التماس تعلق کا خاندان مین شیخ
نجم الدین صنعانی کے کرتا تہا اس فقیر نے تعریف کی کہ مولانا ضیاء الدین کی قرابت و الون مین سے ہے
فرمایا کہ مین نے اُنسے بہی خرقہ پہنا ہے اور اجازت پہنانے کی رکہتا ہون یعنی شیخ نجم الدین سے اُسکو خرقہ
دیا بعد اسکے اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ شمار کرو مین نے چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے
ہم شمار کرتے وہ فرماتے تہے اول خرقہ سیادت پناہی کا مخدوم والد سید کبیر رضی اللہ عنہ سے
ساتہہ جملہ آباء و اجداد کے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تک اور اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پہنا دوسرا خرقہ شیخ بہاء الدین کا والد سے پہنا تیسرا خرقہ شیخ رکن الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے
خواب مین پہنایا اور مین نے بعینہ وہی ٹوپی بیداری مین اپنے سر پر پائی مین نے اُسکو بحفاظت رکہا لڑکون کی
مان کے پاس سے چوتہا خرقہ شیخ نظام الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے بہی خواب مین پہنایا لیکن بیداری مین
سر پر نہ پایا پانچوان خرقہ شیخ قولم الدین خلیفہ شیخ رکن الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے اجازت نامہ اپنے
خط سے لکہکر دیا چہٹا خرقہ شیخ قطب الدین منور رحمہ اللہ کا اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکہکر دیا
ساتوان خرقہ شیخ نصیر الدین رحمہ اللہ سے آٹہوان شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ سے نوان خرقہ
شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ سے دسوان خرقہ شیخ قطب عدن فقیہ بقال رحمہ اللہ تعالے سے
گیارہوان خرقہ شیخ مرشد ابو اسحٰق گازرونی رحمہ اللہ تعالے سے بارہوان خرقہ شیخ امام الدین
برادر شیخ امین الدین علیہما الرحمۃ سے کہ اُنہون نے واسطے دعا گو کے خرقہ و عصا و مقراض و سجادہ رکہا تہا
تیرہوان خرقہ سید جہاں حمید حسینی رحمہ اللہ سے چودہوان خرقہ شیخ سمر شرف الدین محمود شاہ تستری

رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ خلیفہ تھے شیخ شیوخ کی بھی ایک واسطہ ہیں درمیان میرے اور شیخ شیوخ کے یہ شیخ یار تھے شیخ کبیر کے جسد میں میں نے انکو پایا تو وہ ایک سو تیس برس کی عمر کی تھی پندرہوان خرقہ سید ی احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بعد اسکے فرمایا کہ وہ صوفی تھے مُولّہ نہ تھی لیکن ایک پوتا انکے پوتوں سے مجذوب ہوگیا تھا مُولّہ وہ تھا دیوانہ وہ لوگ اتباع اسکا کرتے ہیں اسکا نام بھی دادا کا نام سید احمد تھا بعد اسکے فرمایا کہ مولّہ بکسر لام خطای محض ہے نہ کہنا چاہیے کیونکہ یہ صفت ہے حق کی اسم فاعل ہے معنی اسکے ولہ کرنیوالا ہیں اور مولّہ بفتح لام اسم مفعول یعنی ولہ کردہ شدہ کے ہے اور یہ صفت ہے مخلوق کی یہ کہنا چاہیے سولہوان خرقہ شیخ نجم الدین صنعانی رحمہ اللہ تعالے سے سترہوان خرقہ شیخ نجم الدین کبری رحمہ اللہ تعالیٰ سے اٹھارہوان خرقہ مہتر خضر علیہ السلام سے کہ درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی واسطہ ہیں انیسوان خرقہ علم اوحد الدین حسینی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیسوان خرقہ شیخ نورالدین رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ جزیرہ دریا میں تھے یہ سب بیس شیخ ہیں قدس اللہ روحہم کہ میں نے سب سے خرقہ پہنا ہے اور بجہت وکالت اجازت پہنانے کی کہتا ہوں

اصفہانی

پانچوین تاریخ ماہ مذکور

کو سنیچر کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت میں حاضر تھا عقیدۂ نسفی کا سبق فرماتے تھے اسکو صاحب منظومہ نے علم کلام میں تصنیف کیا ہے بات کرامت میں تھی الکرامۃ حق فتظہر الکرامۃ علی نقض خارق العادات فصاحب الکرامۃ یطیر فی الھواء ویمشی علی الماء ویطوی الارض لہ والسماء وینظر الی العرش والکرسی واللوح والقلم وغیر ذالک من الاشیاء وینطق لہ الجمادات ویجیٔ لہ طعام الجنان والاثواب فی زمان قلیل یطوف بالمشرق والمغرب ویرجع ویزور الکعبۃ فی مدۃ یسیرۃ

[illegible]

وید دالبلاء بدعائہ فہذا کلہ کرامات لواحد من امۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ولا یکون ولیا
مالم یکن متبعا لنبیہ قولا وفعلا وحالا یعنے کرامت حق ہے سو کرامت ظاہر ہوتی ہے بعضی علاوتو
کے پس صاحب کرامت کا ہوا مین اوڑتا ہے پانی پر چلتا ہے جیسے صحرا پر اور زمین و آسمان کی رگین واسطے اسکے
کہینچ دیتے ہین اور ذرا سی مسافت کردیتے ہین یہانتک کہ زمین کعبی کی آسکے نظر مین مثل مسجد محلے کے
نزدیک ہو جاتی ہے چند قدم رکہتا ہے چلا جاتا ہے اور عرش و کرسی لوح و قلم وغیر اشیا کو دیکہتا ہے
آسمان کے طبقے مثل نردبان کے کردیتے ہین پانون رکہتا ہے و پر چلا جاتا ہے اور بہشت مین پہونچتا ہے
کہانا کہاتا ہے پہر لوٹ آتا ہے اور جمادات یعنی غیر حیوانات جیسے پہاڑ پتہر ڈہیلے درخت دیوار دریا مانند
اسکے اُس سے باتین کرتے ہین اسکے واسطے جنتون کا کہانا آتا ہے اور کپڑے آتے ہین اور زمانہ قلیل مین
مشرق و مغرب کا گشت کرلیتا ہے اور لوٹ آتا ہے اور ذرا سی مدت مین کعبے کی زیارت کر آتا ہے
اور اُسکے دعا سے بلائل جاتی ہے پس یہ ساری کرامتین واسطے ایک کے ہین امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور ولی نہین ہوتا ہے جب تک کے اپنے نبی کا پیرو نہو قول و فعل و حال مین بعد اسکے فرمایا حضرت کا ہین
کہ ایک مرد عزیز بہار آیا تہا جب اُسکو بہوک لگتی تو لکڑی کا پیالہ دیوار مین مارتا اُسیوقت کہانے سے بہر جاتا
اُسکو تناول کرتا تہا اور جسوقت کرامت والے کو حاجت ہوتی ہے تو بہشت کا کہانا پانی کپڑا اُسکو پہونچتا
ہے تاکہ وہ فارغ دل ہوئے اسی ضمن مین **حکایت** بیان فرمائی کہ بعضے یار دعاگو کے بہشت مین
پہونچتے ہین اور بہشت کی نعمتین تناول کرتے ہین ایک دن میرے واسطے لائے مین نے اُسکو کہایا اور
اُسمین سے بہی لایا تہا خرمہ و نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک
دادا دعاگو کے یعنی مخدوم سید جلال رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پیالہ لکڑی کا تہا جسوقت وہ اللہ حبرے کے ذکر مین

مشغول ہوتے تو وہ پیالہ بہی ذکر مین مشغول ہوتا تہا شیخ صدرالدین رحمۃ اللہ تعالی سے پوچہا کہ اندر حجرے کے
دوسرا سید کون ہے کیونکہ مین دوسرے کا ذکر بہی سنتا ہون شیخ نے کہا کہ انکے پاس ایک پیالہ ہے لکڑی کا وہ
ذکر کرتا ہے یہ ہے جماد کا بولنا اور زمانہ قلیل ہین مشرق و مغرب کا گشت کرتا ہے اور لوٹ آتا ہے
بعد ازان مناسب اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان فرمائی کہ ایک دن
علی کہدکہری درویش مرید شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ تعالے کا نزدیک انکے آیا اسنے خانقاہ مین کچہہ بی ادبی
کی وہ بے ادبی یہ تہی کہ اسنے کرامت کا اظہار کیا ایک روز شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ تعالے سو رہے تہے
اور وہ پنکہے سے شیخ پر ہوا کرتا تہا اسکے جی مین آیا کہ نماز نفل مین مشغول ہون اور اسنے پنکہے کی طرف
اشارہ کیا وہ پہرنے لگا جسوقت شیخ بیدار ہوے تو دیکہا کہ پنکہا پہر رہا ہے اور علی درویش نماز مین مشغول ہے
شیخ نے کہا یا غفور یا غفور یا غفور انبیا کو کرامت کا اظہار واجب ہے اور اولیا کو چہپانا واجب ہے
اسنے واجب کا ترک کیا شیخ اس سے ناخوش ہو گئے اسکو اسیوقت بہوک نے آلیا جو کچہہ کہاتا سیر نہوتا
تہا بہوک زیادہ ہوتی تہی اسکے دل مین یہ بات پڑی کہ نزدیک شیخ جلال الدین کے جاؤن اور اپنا احوال
کہون جسوقت گیا تو اپنا احوال بیان کیا شیخ جلال الدین نے فرمایا ذرا بیٹہہ جا وہ بیٹہہ گیا اور خود مراقب
ہو گئے پہر سر اٹہایا اسیوقت ہاتہ کہینچا اور کہا لے پس خوردہ شیخ بہاء الدین کا کہا لے اسنے کہا لیا
اسیوقت اچہا خاصا ہو گیا بہوک اس سے جاتی رہی یہ ہے قطع مسافت کا زمانہ قلیل مین کہ زمین کوتاہ
ہو جاتی ہے جیسے کہ یہ دونو یکجا ہو گئے یعنے شیخ جلال الدین اور شیخ بہاء الدین رحمہما اللہ تعالے اور
ہاتہہ ڈالا اور طعام پس خوردہ لے آئے اسوقت شیخ جلال الدین سنار گام مین تہے اور شیخ بہاء الدین
ملتان مین بعد اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین اوچہوی رحمۃ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ

ایک دن سبق دے رہے تہے اور ہمیشہ سبق دیتے تہے اور دعاگو حاضر تہا اثناے سبق مین مراقب ہوئے سر نیچا کر لیا ذرا دیر بعد سر اٹہایا جو شاگرد کہ سبق پڑہتا تہا اُسنے کہا کہ مین اُسوقت پڑہونگا کہ آپ مراقبے کا سبب بیان فرمائین شیخ نے فرمایا تو تو پڑہ تو کہان درویشون کے کامون مین پڑا ہے وہ نہین پڑہتا تہا بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ یہ متعلم لوگ عجب گروہ ہین شیخ نے فرمایا کہ اس درویش کے بعض معتقدون کا جہاز دریا مین غرق ہوتا تہا وہ لوگ اس درویش کو مدد لائے تو مین نے ہاتہہ ڈالا جہاز کو کہینچ لیا اور آستین بنائی وہ تر تہی یہ بہی قطع مسافت ہے کہ اپنی جگہہ مین بیٹہے رہے اور ہاتہ دریا مین لے گئے اور جہاز کو کہینچا بعض یارون نے تاریخ لکہہ لی بعد چند دنون کے اُس جہاز والے شیخ کی زیارت کو آئے اور قصہ بیان کیا تاریخ پوچہی تو واقعہ ویسا ہی تہا دوسری بات یہہ ہے کہ عرش و کرسی و لوح و قلم وغیرہ کی طرف اپنی جگہہ بیٹہے ہوئے نظر کرتے ہین بعد اسکے **حکایت** شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے بیان فرمائی کہ مین ایک دن اُنکی خدمت مین حاضر تہا ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور التماس بیعت کا کیا شیخ قبول نہین کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ تو کچہہ اور اپنا تزکیہ کر بعد اُسکے بیعت کرنا اور وہ بہت الحاح کرتا تہا برادر شیخ بدر شیخ الاسلام مولانا عماد الدین اسمعیل نے کہا کہ مخدوم وہ الحاح و زاری کرتا ہے آپ قبول کرین شیخ نے فرمایا کہ مین کیونکر قبول کرون مین تو دیکہتا ہون عرش و لوح محفوظ مین لکہا ہے کہ وہ چند وقت اور گناہ کریگا اور یہ بات ایسی بلند فرمائی کہ سب مجلس والون نے سن لی بعد اسکے مخدوم رحمت برکاتہ رونے لگے اور اُنکے رونے سے بعض یار بہی رونے لگے کیا بندے ہین ایسی چیز و نیز اطلاع پاتے ہین عرش و کرسی و لوح و قلم اُنکے سر پر بمقدار ایک بالشت کے ہو جاتا ہے ۔

بیان معنی کرامت

بعد اسکے فرمایا کرامت وہ ہے کہ عقل کو اسمین دخل نہو اور یہی جو مین نے کہا اگر پیغمبر ہے تو معجزہ کہتے ہین اور اگر درویش ہے تو کرامت کہتے ہین لیکن بشرط پیروی قول و فعل و حال اپنے پیغمبر کے کہ یہ اُسکی امت کا ولی ہوتا ہے اور اگر اُسکے مخالف ہے تو ولی نہو گا اول اتباع و پیروی ظاہر کی چاہیے تا کہ اتباع ظاہر کی برکت سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے حاصل ہو جائے اگر اس مخالف مین کوئی چیز ظاہر ہووے تو دو حال سے خالی نہین ہے اگر وہ فاسق ہے تو اُسکو معونت کہتے ہین اور اگر وہ کافر ہے تو اُسکو استدراج کہتے ہین اور ایسا عالم مین بہت ہے۔

پندرہوین تاریخ ماہ جمادی الاولے

منگل کے دن بعد نماز پیشین کے بندہ خدمت مین حاضر تہا ذکر صبر کا نکلا فرمایا الصبر علی ثلثة انواع صبر العام و صبر الخاص و صبر اخص الخاص فاما صبر العام فحبس النفس علی ما تکرہ و صبر الخاص تجرع المرارة من غیر تعبیس و صبر اخص الخاص التلذذ بالبلاء یعنے صبر تین طرح پر ہے ایک تو صبر عام کا دوسرا صبر خاص کا تیسرا صبر اخص الخاص کا سو صبر عام کا بند کرنا روکنا نفس کا ہے اُس چیز پر جسکو وہ ناخوش رکہے اُسکو دشوار معلوم ہو اور صبر خاص کا پینا ہے کڑوی چیزون کا بغیر ترش روئی کے اور صبر اخص الخواص کا لذت لینا مزہ اُٹہانا ہے بلا سے جیسا کہ حقتعالے صبر سے حضرت ایوب علیہ السلام کی خبر دیتا ہے واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ

صابرا نعم العبد انہ اواب یعنے پائے ایوب کو ہاپر صابر پایا وہ بہت اچھا بندہ تھا کہ ایک دن کیڑا آنکے بدن مبارک سے گر پڑا اسکو پھر اپنے بدن مین رکھ لیا قولہ علیہ السلام ان اشد البلاء علی الانبیاء ثم علے الاولیاء ثم علی الامثل فالامثل یعنے سخت تر بلا نبیونپر ہوتی ہے پھر ولیونپر پھر امثل فامثل پر یعنے بعد ولیون کے پھر جو افضل و بہتر ہوتا ہے اسپر بلاکی سختی ہوتی ہے ؎ داری سر ما و گر نہ دور از بر ما ما دوست کشیم تو نداری سر ما ؕ پھر آپ اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا یہ تین وجہ صبر کی جو مین نے بیان کین انکو لکھ لے یہ غریب و نادر ہین۔

فائدہ اسم شریف الملکُ

ایک عزیز شرح نود و نہ نام کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا بات اسجگہہ تہی الملک فرمایا کہ جو کوئی ایک مجلس مین تین دن متواتر اس نام کو ہزار بار پڑہے وہ بادشاہ ہو جائے مین نے مغرب مین شرح عربی کا سماع کیا ہے بعد اسکے فرمایا اگر درویش صوفی ہو تو بادشاہی دنیا کی اسکو مطلوب نہو گی تو وہ اولیاء کا بادشاہ ہو جائیگا اور قطب ہو جائے گا بعد اسکے فرمایا کہ اس شرح کے مؤلف نے یہ معنی کیون بیان نہ کئے اسلئے کہ ہر آدمی بادشاہی کی طمع رکھتا ہے اسواسطے یہ معنی نہ کہے۔

فائدہ آب زمزم

ایک عزیز آب زمزم کا قمقمہ خدمت مین لایا فرمایا کہ آب زمزم جس حاجت کے واسطے پئین وہ حاجت برآئے قولہ علیہ السلام ماء زمزم تقضاء لما شرب لہ بعد اسکے فرمایا کہ اگر بہو کا پئے

تو سیر ہو جاے دعاگو مکہ مبارک مین جسوقت بہوکا ہوتا تو آب زمزم پی لیتا سیر ہو جاتا تہا
لیکن شرط یہ ہے کہ کہڑے ہو کر پئین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا میرے فرزند یہ فائدہ
املا کسا اور فائدہ آب زمزم کا مع حدیث صحاح کے جو مینے بیان کیا لکھہ لے غریب ہے۔

ذکر تولد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ پیدائش دعاگو کی شب برات مین ہے سنہ ۷۰۶ ہجری اور وہ دن سنہ ۷۸۱ کا تھا
کہ اس فقیر نے شمار کیا اور اُسوقت کہ آپنے یہ فرمایا آپ کی عمر ۷۵ برس کی تہی۔

ذکر اذان کے وقت بات کرنے کا

بعد تہجد کے بدہ کی رات سولہوین ماہ جمادی الاولی کو بندہ خدمت مین حاضر تہا اور موذن
نے اذان کہی فرمایا کہ اگر ایک شخص حاضر ہے تو اُسپر انصات یعنے خاموشی واجب نہین ہے اگر بات کری
تو روا ہے کیونکہ اُسنے فعل سے اجابت کی ہے کتاب مین مسئلہ ہے کہ اجابۃ الفعل اولی من القول
یعنے اجابت فعل کی اولی ہے اجابت قول سے **معنی مراقبہ** گفتگو مراقبے مین ہو رہی تہی
فرمایا کہ اصطلاح مشائخ کی ہے معنی مراقبے کے یہ ہین کہ المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ مطلع علیہ
یعنے مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کا جاننا کہ بیشک اللہ تعالے اُسپر مطلع ہے اُسکو دیکھتا ہے اور معنی
مراقبے کے لغۃ بایکدیگر چشم داشتن ہین مفاعلہ کا وزن ہے واسطے مشارکت کے بعد اسکے فرمایا
مراقبہ یہ نہین ہے کہ سر کو زانو پر رکہین اور بیٹہہ جائین بعضے گمان کرتے ہین اور نہین جانتے
ہین چاہیئے کہ کسی حال پر ہو اللہ تعالی کو خود پر ناظر جانے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوے
فرمایا فرزند من اس مسئلہ اجابت فعل اور فائدہ مراقبہ کو جو کہ مین نے بیان کیا ہے لکھہ لے۔

بیان نفس امّارہ و لوّامہ

فرمایا کہ جو کچھ نفس حکم کرے اسپر راضی ہوئے وہ تو خود امّارہ بالسوٓ ہے اور فتنہ وہی ہے امارہ فعّالہ ہے
امر سے واسطے مبالغہ کے یعنے بہت حکم کرنیوالا جیسے کہ لوّامہ لوم سے ہے یعنے بہت ملامت
کرنیوالا اور امارہ بالخیر بہی ہے بعد تزکیہ کے بلکہ مین نے سنا ہے کہ واسطے روح سے بہتر ہو جاتا ہے
فرمانبردار ہو جاتا ہے بلکہ حق کا اسیر یعنے قیدی ہو جاتا ہے ؎ اسیر العدا یفدی اهله
وما لاسیر الغانیات فداء ۔ یعنی دشمنونکے قیدی کا تو فدا ہے اور مرغوب عورتونکے قیدی کا فدا نہین ہے
عدا جمع ہی عدو کی جیسے رجال جمع ہے رجل کی اور غانیات مرغوب عورتونکو کہتے ہین ۔

تکبیر و تسمیع مین جزم چاہیے

فرمایا کہ اللہ اکبر مین حرف را کو جزم کرین اور سمع اللہ لمن حمدہ مین حرف ہا پر جزم کرین
اسلئے کہ حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام التکبیر جزم والتسمیع جزم خواجگان چشت رحمہم اللہ تعالیٰ
کا مختار یہی ہے لیکن شیخ کبیر قدس اللہ سرہ نے بضم حرف ہا اختیار کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین دو
طریقے سماع رکہتا ہون ایک یہ ہے کہ جزم حاصل ہو جاتا ہی اسلئے کہ آخر واو ہے اور وہ مجزوم ہے دوسرا یہ
ہے کہ بعدد ہر حرف کے ثواب ہے کہ مبارک مین ایک لاکھ مدینہ منورہ مین ایک ہزار جامع مسجد مین پانسو محلے کے مسجد مین
پچیس اور انکے سوا بعدد ہر حرف کے دس کا ثواب ہے بعد اسکے فرمایا کہ جزم بہی حاصل ہو جاتا ہی کیونکہ آخر حرف ہا کا
واو ہے اور مجزوم ہے اور حدیث پر بہی عمل ہو جاتا ہے مناسب اسکے ایک حکایت بیان فرمائی کہ مین
مکہ مبارک مین تہا ایک عزیز نے امامت کی اُسنے سورۂ فاتحہ مین ملک یوم الدین بغیر الف کے پڑہا قرأت ابو عمرو
پر جسوقت نماز سے فارغ ہوا تو شیخ مکہ حضرت عبد اللہ فہی رضی اللہ عنہ حاضر تھے اُس امام سے فرمایا بالقصد

قراءۃ مالک یوم الدین یعنے تو نے الف کو کیون حذف کر دیا کہ ثواب ایک حرف کا ایک لاکہہ ہوتا ہے اگر امام مالک یوم الدین الف کے ساتہہ پڑہتا تو مین ایک لاکہہ کا ثواب ایک حرف سے پاتا بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے مین نے لکہہ لیا

سولہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

بدہ کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا میری طرف سونہہ کیا فرمایا میری فرزند کچہہ سبق پڑہ مین نے عرض کیا کہ فقہ اکبر خدمت مین پیش کرون فرمایا مبارک بعد اسکے فرمایا وہ کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تصنیف کی ہے مین نے عرض کیا جی ہان پس مین نے شروع کیا ترتیب کلام کی آمین تہی کہ ہذا الکتاب فقہ الاکبر مما صنفہ سراج الامۃ وامام الملۃ ابو حنیفۃ نعمان بن ثابت الکوفی رضی اللہ عنہ قال لا تکفر احداً بذنب ولا تخرج احداً من الایمان وھذہ مسئلۃ مختلف فیھا قالت الخوارج اذا ارتکب المؤمن کبیرۃ من الکبائر فانہ یکفر یزول عنہ الایمان والخوارج قوم یقرون بابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنھم ولا یقرون بعلی رضی اللہ عنہ بل ینکرونہ وخلافتہ وقالت القدریۃ والمعتزلۃ یخرج بالذنب الکبیرۃ من الایمان ولا یدخل فی الکفر ویکون بین الکفر والایمان فاذا تاب تاب اللہ علیہ ای قبل توبتہ واذا رجع عنھا فانہ یدخل فی حیز الایمان واذا مات قبل ان یتوب دخل فی حیز الکفر ویخلد فی النار

والقدریۃ قوم یقولون الخیر من اللہ والشر من الشیطان وھؤلاء ینکرون القدر وزعموا بوجود الھین ویقولون احدھما یزدان والاٰخر اھرمن وھو باطل واحتجت الخوارج والقدریۃ والمعتزلۃ ان الایمان یرفع بالکبیرۃ بقولہ تعالیٰ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا آخبر اللہ تعالیٰ انہ یخلد فی النار والخلود المطلق انما ھو للکافر بعد اسکے فرمایا میرے فرزند تو ترجمہ جانتا ہے مین نے عرض کیا کہ مخدوم سے جواہر معانی کا التماس کرتا ہون فرمایا کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ہم کافر نہ کہین کسیکو گناہ کرنے سے اور نہ باہر نکالین کسیکو ایمان سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے خارجی کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور زائل ہوجاتا ہے اُس سے ایمان خوارج جمع ہے خارج کی جیسے کہ موانع جمع ہے مانع کی یعنے وہ سنت وجماعت سے باہر نکل گئے ہین اور قول اُس گروہ کا باطل ہے اور وہ ایک گروہ ہے کہ اُنہون نے حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کا اقرار کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اقرار نہین کرتے ہین بلکہ منکر ہین آنکے اور آنکی خلافت کے اور قدریہ ومعتزلہ کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گناہ کبیرہ کرے تو وہ ایمان سے باہر آجاتا ہے اور کفر مین داخل نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی درمیان کفر وایمان کے رہتا ہے اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اُسکی توبہ قبول کرتا ہے اور مکان ایمان مین آجاتا ہے اور اگر بے توبہ مرجائے تو کفر مین داخل ہوتا ہے اور ہمیشہ آتش دوزخ کے عذاب مین رہتا ہے قول اس گروہ کا بھی باطل ہے اور یہ قدریہ ایک گروہ ہے عرب مین یہ کہتے ہین کہ خیر خدا

سے ہے اور شر شیطان سے اور تقدیرات کے منکر ہین اور یہ گروہ گمان کرتی ہین کہ خدا
دو ہین ایک تو یزدان نام دوسرا اہرمن نام اور یہ زعم اس گروہ کا باطل ہے اس قول
سے اسم پاک کے انما الله اله واحد اور اس قول سے انما الحکم الله واحد یہ حصر ہے
ای لیس الحکم الا الله واحد یعنے نہین ہے معبود تمہارا مگر ایک معبود اور اس قول سے
الله تعالی کے لو کان فیہما الهة الا الله لفسدتا ای غیر الله یعنی اگر ہوتی زمین
و آسمان مین اور معبود سوائے الله کے تو وہ دونو بگڑ جاتے اور یہ تینون گروہ یعنی خوارج و قدریہ
و معتزلہ کہتے ہین کہ گناہ سے ایمان اُٹھالیا جاتا ہے اور اس آیت کریمہ سے حجت پکڑتے ہین
ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا الله تعالی نے خبر دی کہ وہ
ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور ہمیشہ دوزخ مین رہنا کافر ہی کے واسطے ہوتا ہے یہ گروہ اور
انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے اسی درمیان مین سید ابوبکر بد ولی نے کہانے کا خوان لڑکون
کے ہاتھ بہیجا خدمت مین حضرت مخدوم کے لائے فرمایا اذا جاء الطبق رُفع السَّبق
یعنے جس وقت کہانا آجائے تو سبق اُٹھالین اور فرمایا کہ السبق بفتح الباء کما ان الطبق
بفتح الباء یعنی لفظ سبق بفتح بائے موحدہ ہے جیسے کہ طبق بفتح با ہے اور بجزم با خطا
ہے پس بندیکو اور یاران دیگر کو کہانے مین اصرار فرماتے تہے جب فارغ ہوئے تو شیخ
جمال الدین اچہوی رحمہ الله تعالے کی **حکایت** کا ذکر نکلا کہ وہ عام سبق پڑہاتے
تہے اور اگر کوئی جگہہ مشکل ہوتی تو ذرا دیر سر جہکاتے اور مشکل کو حل کر دیتے تہے اُنسے
پوچہتے کہ آپ نقل کہین تو فرماتے لکہہ نقل من الله تعالی اور کسی کتاب مین نہ ہوتی عجب

علم تہا جو وہ کہتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ عام سبق پڑہاتے تہے
یہانتک کہ اگر کوئی نحو یا صرف پڑہتا تو پڑہاتے تصریف جدولی اُنکی تصنیف ہے اور شیخ
رکن الدین رضی اللہ عنہ سبق عوارف کا پڑہاتے اور شیخ بہاء الدین رضی اللہ عنہ اپنے خاندان
کو سبق پڑہاتے اور دادا دعاگو کی سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ دامت برکاتہ خلیفہ تہے
شیخ کبیر کے اور شیخ جمال الدین خلیفہ تہے شیخ عارف صدر الحق والدین کے قدس اللہ ارواحہم
اسی درمیان مین حکایت بیان فرمائی کہ شیخ نظام الدین رضی اللہ عنہ کے پاس جو کوئی
جاتا اُسکو کچہہ کہلاتے ایک شخص خراسانی دانشمند تہا شیخ کے پاس بارہا جاتا تہا ایکدن
اُسنے کہا کہ مین ہر بار کہ تمہارے پاس آتا ہون تم کچہہ کہلاتے ہو اور مین چند بار نزدیک
شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے گیا ہون اُنہون نے مجہے کوئی چیز نہین کہلائی شیخ نے فرمایا
کہ مین اس حدیث پر عمل کرتا ہون من زار حیا ولم یذق منہ شیئا فکانما زار میتا
یعنے جو شخص کہ زیارت کرے کسی زندے کی اور نہ چکہے اُس سے کوئی چیز تو گویا اُسنے
زیارت کی کسی مردے کی بعد اسکے خراسانی دانشمند نے کہا کہ یہ حدیث شیخ رکن الدین
کو نہین پہونچی ہے کہ وہ عمل کرین شیخ نظام الدین نے اُس سے کہا کہ شیخ رکن الدین
عمل معنوی کرتے ہین ذوق روحانی چکہاتے ہین اور ذوق دو طرح پر ہے ایک تو روحانی
اور دوسرا ذوق جسمانی ذوق روحانی وعظ و نصیحت ہے اور ذوق جسمانی اکل یعنے
کہانا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مکہ مبارک مین اس حدیث کا بیان مشائخ سے سُنا
ہے کہ ذوق کہا اکل نہ فرمایا اسلئے کہ ذوق عبارت ہے چکہنے سے خواہ ذوق معنوی یعنی

ذکر حضرت سلطان الاولیا قدس سرہ

ذکر ذوق

روحانی ہو خواہ ذوق نفسانی یعنے جسمانی رہا آگے سو اُس سے فی الجملہ کہا نامراد ہے پس شیخ
ایک دن خراسانی دانشمند نے شیخ رکن الدین سے کہا کہ مین نزدیک شیخ نظام الدین کے
تہا اُنہون نے کہا شیخ رکن الدین ذوق روحانی دیتے ہین اور مین ذوق جسمانی دیتا ہون
تو شیخ رکن الدین نے فرمایا کہ برادرم نظام نے تواضع کی ہے کیونکہ اُنمین یہ دونو معنی ہین
وہ ذوق روحانی بہی دیتے ہین اور ذوق جسمانی بہی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزند من یہ دونون وجہین ذوق کی جو مین نے بیان کین لکہہ لے۔

جو شخص ظہر ہمیشہ پڑہے وہ خضر علیہ السلام سے ملے

روز مذکور مین بعد ادائے نماز ظہر بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ ظہر یہ دس
رکعتین ہین تین سلام سے کیونکہ دن مین اولے یہ ہے کہ نفلی نماز چار رکعت پڑہین
جو کوئی ہمیشہ بے ناغہ ادا کرے وہ مہتر خضر علیہ السلام کو پائے وہ مکہ مبارک مین ہر روز
صبح کی نماز میزاب کے نیچے ادا کرتے ہین اُسقدر مصلی اُنکا نامزد ہوا ہے اس نماز کے
پڑہنے والے کو خدا اُسی جگہہ لیجائے تا کہ اُنکو پائے یا یہ ہے کہ وہ ہندوستان مین جسوقت کہ
اولیا کی زیارت کو آتے ہین تو اُنکو پائے اور چاہیئے کہ بیٹہکر نہ پڑہے کہڑے ہوکر پڑہے
تا کہ دس رکعتین ہون ورنہ پانچ ہونگی اور اُسکے نامہ اعمال مین اُسکا آدہا ثواب لکہینگے
قولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف صلوۃ القائم یعنے بیٹہے ہوئے کی نماز آدہی
ہے نماز کہڑے کی ایک عزیز نے پوچہا حدیث صحیح مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میری ملاقات کرتا جواب فرمایا کہ اس حدیث مین مین نے
دو طریق سُنے ہین ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ نے یہ حدیث ملاقات سے پہلے فرمائی ہے
دوسری وجہ یہ ہے کہ خضر نام ایک صحابی تہے انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ولایت اقطاع مین بہیجا تہا کچہہ زمانہ گزرا کہ وہ نہ آئے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
انکی شان مین فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میرے پاس آتا یہ دونو وجہ مین نے مکہ و مدینہ
مبارک کے طرف سے سنی ہین ہرگز ہندوستان مین نہ سُنی تہین پہر اس فقیر کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا **دعائے فراخی رزق**
یہ بہی فرمایا کہ جو کوئی بعد پانچون نمازون کے ان تین کلمونکو کہے روزی اُسکی فراخ
ہوجائے حدیث شریف مین آیا ہے من قال دُبُرَ کل صلوۃ حسبی الرّب
من المربوبین حسبی الخالق من المخلوقین حسبی الرازق من المرزوقین
حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم وسع رزقہ
بعد اسکے فرمایا کہ یہ کلمہ عیالداروں کو کہنا چاہئے مین بہی کہتا ہون اور میرا معمول ہے
پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند لکہہ لے کام آئیگا مین نے لکہہ لیا **ذکر دستار**
دستار لائے فرمایا کتنے گز ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ چہہ گز ہے فرمایا کہ دستار
طاق مسنون ہے **ذکر نام رکہنے کا** ایک عزیز آیا التماس کیا کہ بندے کے
گہر مین لڑکا پیدا ہوا ہے اُسکا نام رکہہ دیجئے فرمایا کہ حدیث مین ہے خیر الاسماء
ما حُمّد و عُبّد یعنے بہتر نام وہ ہین جنمین حمد و عبد کا ذکر ہو محمد یا محمود یا عبد یا حامد

یا احمد یا حماد ان ناموں مین سے رکہین یا عبد اللہ یا عبد الرحمن اور مثل اسکے نام رکہین کہ بہترین نام یہ ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مین نے جو کہا لکہہ لے مین نے لکہہ لیا۔

فقرا اغنیا سے پہلے جنت مین جائینگے

ذکر فقر و غنا کا نکلا فرمایا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقراءکم قبل اغنیائکم بنصف یوم ید خلون الجنة یعنے آپنے فرمایا کہ تمہارے درویش تمہارے توانگروں سے آدہی دن پہلے جنت مین داخل ہونگے وذلک الیوم خمسین الف سنة وکل یوم عند ربک کالف سنة مما تعدون اور وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اور ہر دن اسکا ہزار برس کا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر سوار راہ مین جاتے اگر کوئی فقیر ہوتا تو اسکے واسطے اتر پڑتے اور اسکو سلام کرتے عجب خلق ہے اگر سالک کسی راہ یا بازار مین گزر کرے تو جو فقیر گوشہ نشین ہو اسکے پاس اترے اسکی زیارت کرے تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہو جاے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے مین نے لکہہ لیا **ایضا** عبد السلام گجراتی مولی الاسلام یاد کرتا تہا حق مین اسکی دعا کی کہ تو مثل عبد اللہ کے ہو جائے انشاء اللہ تعالی تم جانتے ہو کہ عبد اللہ کون تہا مین نے کہا آپ فرمائین فرمایا کہ یہ عبد اللہ گجراتی زنار دار تہا وہ نزدیک دعا گو کے

اسلام لایا تہا تعلق بہی کیا تہا یعنے مرید بہی ہوا تہا دعا گو کی جماعت خانی مین پڑہنا تھا
کلام اللہ کا حافظ ہو گیا اور احکام شریعت کے سیکہے بعد چندی دعا گو سے کہا کہ آپ مجہکو
احکام حج کے سکہاؤ مین حج کو جاؤنگا مین نے سکہا دیئے حج کو گیا حج کرکے پہر لوٹا نزدیک
دعا گو کے آیا بعد چند دن کے دعا گو سے کہا کہ آپ مجہے اجازت دین تا کہ مین گجرات
کو جاؤن اپنے گہر والون اور قوم کو مسلمان کرون مین نے اجازت دیدی **ایضا**
ایک عزیز نے پوچہا کہ جس جگہہ تسبیح کے دعاؤن مین ذکر کثیر ہو تو کتنے بار پڑہے جواب
فرمایا کہ مین نے اسکو تین طرح سنا ہے کمتر تو ستر بار کہے اور اوسط بمقدار اعضا کے رگونکے
کہے یعنے تین سو ساٹہہ بار کیونکہ آدمی کے بدن مین تین سو ساٹہہ رگین ہین اور اسکے اکثر
کی کوئی حد نہین ہے مگر معمول دعا گو کا یہی ستر ہے پس اس فقیر پر متوجہ ہوسے فرمایا
لکہہ لے مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فقیر کی طرف متوجہ ہوسے فرمایا میرے فرزند سبق پڑہ
مین نے شروع کیا بات اسمین تہی کہ قالت الخوارج والقدریۃ والمعتزلۃ اذا
ارتکب المؤمن کبیرۃً فانہ یخرج من الایمان واحتجت بقولہ تعالی ومن
یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا اخبر اللہ تعالی انہ یخلد فی
جہنم والخلود المطلق للکافر الا انا نقول لہم انما احتججتم بہذہ الآیۃ
لمعاداتکم ومخالفتکم فلو ساعدتکم سعادۃ لما ابتدعتم وخالفتم الصحابۃ
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین لان الصحابۃ ومن بعدہم من اہل التفسیر اجمعوا
علی ان المراد من ہذہ الآیۃ الاستحلال بالقتل ہکذا اقول رئیس المفسرین عبد اللہ

ملفوظ

ابن عباس رضی اللہ عنہما وھو ترجمان القرآن علی انا لا نسلم ان الخلود یعبر بہ

عن الابد وانما یعبر بہ عن طول الزمان یقال خلّد الامیر فلانا فی السجن ای

اطال الحبس فیہ وقال اللہ تعالیٰ خبرا عن بلعم ولکنہ اخلد الی الارض ای

اطال فیہا ومال الیہا واطمانّ بہا یعنے خوارج و قدریہ و معتزلہ گروہ ہین عرب مین وہ

کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کرتا ہے تو بیشک ایمان اُس سے نکلجاتا ہے اور اس

آیت شریفہ سے حجت پکڑتے ہین یعنے جو شخص مار ڈالے کسی مومن کو عمداً یعنے قصداً نہ سہو

سے کیونکہ سہو مین دیت ہے عمدا کی قید لگائی تاکہ سہو نکلجائے پس جزا اُس مار ڈالنے

والے مومن کی عمداً دوزخ ہے ہمیشہ رہے دوزخ مین اللہ تعالیٰ نے اُسکی خلود کی خبر

دی اسلئے کہ اطلاق خلود کا خاص کافرون کے واسطے ہے اور مار ڈالنا مومن کا

گناہ کبیرہ ہے قول اس گروہ کا عقلا و نقلا باطل ہے ہم یعنے اہل سنت وجماعت

اُنکو جواب دیتے ہین کہ تمنے جو اس آیت شریفہ سے حجت پکڑی ہے سو صرف واسطے

عداوت سنت وجماعت کے اور واسطے مخالفت اصحاب کرام کے کیونکہ صحابہ و تابعین

اہل تفسیر نے اسپر اجماع کیا ہے کہ مراد اس آیت کریمہ سے حلال جاننا قتل مومن کا ہے

اور ایسا ہی ہے قول سردار مفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور وہ قرآن شریف

کے ترجمان ہین ترجمان بروزن فعلان بمعنی فاعل مشتق ہے ترجمہ سے اور ترجمہ بیان

کرنا ہے ایک زبان کا دوسری زبان سے یہ جواب تو نقلی تہا ہم عقلی جواب بہی دیتے

ہین وہ یہ ہے کہ ہم اس بات کو نہین مانتے ہین کہ خلود کی تعبیر ابد سے کیجاتی ہے اُسکی

فائدہ خلود

فائدہ ترجمان

تعبیر تو طول مدت سے کیجاتی ہے محاورہ میں کہتے بولتے ہین کہ قید کیا امیر نے فلان کو قید خانے مین یعنے قید کو اسمین طول دیا اور اللہ تعالی نے علم سے یون خبر دی کہ وہ دیر تک رہا دنیا مین یعنی چار سو برس اور دنیا کی طرف میل کیا اور اُس سے قرار وسکون وچین پکڑا تو وہ نکو بیہودہ لوگون سے ہو گیا جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ گر صوف شوق از پئے علم بردن کشند ۔ گہ جامۂ صفا بسگ پاسبان دہد ۔ یعنے کُتا اصحاب کہف کا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فارغ ہونے تک حق مین اس فقیر کے تہی

شب پنجشنبہ سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

کو تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا حسن خادم سے واسطے کہانے کے کوئی چیز مانگی غرضکہ قرص لائے اور ہمارے ساتہہ کہائے ایک عزیز نے اذان کہنے کی ہمارے طرف متوجہ ہوئے پوچہا صبح ہو گئی اذان کا وقت ہو گیا ہمنے جواب دیا کہ صبح نہین ہوئی ہے فرمایا کہ بے وقت نماز کے اذان کہنا درست نہین ہے اور اگر کہہ دین تو اعادہ کرین اور قاضی امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ وقت تہجد کے نماز کی اذان کہنا درست ہے تاکہ تہجد پڑہنے والے اُٹہین اور تہجد ادا کرین اسواسطے کہ خبر مین آیا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ تہجد کے وقت نماز کی اذان کہتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جہت سے اسلئے کہ آپ پر تہجد فرض تہا القولہ تعالی فتہجد بہ نافلۃ لک کہ الاذان للفرائض لا للنوافل یعنے اذان واسطے نماز فرض کے ہے نہ واسطے نفل کے اور مجتہدین عام کہتے ہین کہ اذان نماز کی کہنا وقت تہجد کے روا نہین ہے مگر واسطے

ذکر اذان بے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تہجد آپ پر فرض تہا اور امت پر سنت ہے اور اگر اذان
کہدی گئی تو پہر کہین کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ واسطے نماز صبح کے اور اذان کہتے تہے اسلئے
کہ ولا یجوز الاذان للصلوۃ قبل دخولہا ای قبل دخول وقتہا یعنے قبل دخول وقت کے
اذان درست نہین ہے کتاب نمین ہے الاذان فی الوقت لا فی غیرہ لان الاذان فی
الاوقات الخمس سنۃ وقیل واجبۃ والصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے اذان وقت مین
ہے نہ غیر وقت مین اور پانچ وقتون مین سنت ہے بعض علماء کہتے ہین کہ واجب ہے
صحیح قول یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے اور بعض علماء نے کہا ہے الصلوۃ بغیر الاذان
لا یجوز لمخالفۃ الفریضۃ والصحیح انہ یجوز ویکرہ لمخالفۃ السنۃ یعنے بعض کہتے
ہین کہ نماز بغیر اذان کے روا نہین ہے واسطے مخالفت فریضہ کے یہ قول صحیح نہین ہے
صحیح قول وہی ہے کہ نماز بے اذان کے مکروہ ہے قبول نہین ہوتی رد ہوتی ہے بسبب
مخالفت سنت کے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مکہ مبارک و مدینہ منورہ
مین صبح سے پہلے نماز کی اذان کہتے ہین جسوقت صبح نکل آتی ہے تو اعادہ کرتے ہین تاکہ
اس ثواب سے محروم نہ ہین حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی باذان
واقامۃ صلت معہ الملائکۃ یعنے جو شخص اذان و اقامت سے نماز پڑہتا ہے تو اسکے ساتھ
فرشتے نماز پڑہتے ہین اور یہ وقت مین شرط ہے واسطے فریضہ کے نہ غیر وقت مین اسی
محل مین ایک عزیز نے پوچہا کہ مؤذن عالم چاہیئے تاکہ وقت و غیر وقت کو پہچانے اور
اسکی حدون کو نگاہ رکہے جواب فرمایا کہ کتب فتاوی مین ہے ینبغی ان یکون المؤذن مفتیا

لیئے لائق یہ ہے کہ موذن مفتی ہووے ایک عزیز نے پوچھا کہ مراد مفتی سے کیا ہے جواب
فرمایا کہ موذن اعلم ہو یعنے خوب جانتا بوجھتا ہو یہ مراد ہے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے
فرمایا فرزند مین یہ فائدہ لکھ لے جو مین نے کہا غریب ہے مین نے لکھ لیا بعد اسکے فرمایا کہ
اسطرف یعنے مکہ و مدینے مین سارے موذن اہل علم و محدث و مشائخ ہین موذن مدینہ مبارک
کے شیخ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ تعالی تھے بعد اسکے انکے اوصاف بیان فرماتے کہ کسقدر
بزرگوار اور میرے استاذ تھے دعا گو نے عوارف تمام ایک سال نزدیک انکے پڑھی ہے
جبکہ مین مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک چلہ معتکف تھا تو وہ واسطے دعا گو
کے سحر کے وقت ایک ہاتھ مین کھانا اور دوسرے ہاتھ مین چراغ لاتے اور حجرے ہی مین
سبق پڑھاتے اسی محل مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ مدینہ کوئی لڑکا نہین رکھتے تھے کہ
خود طعام و چراغ لاتے تھے فرمایا واسطے تعظیم دعا گو کے اور بسبب شفقت کے کہ جو وہ کہتے
تھے گھر سے نزدیک میرے آئے تھے انہون نے روضۂ مقدسۂ نبوی مین آواز سنا تھا کہ جب
سید ہون تو کہتے کہ تو تو سید ہے جسوقت انہون نے سنا کہ میرے حق مین رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا ولدی لا تقوم بین یدی زواری یعنے اے میرے
لڑکے تو مت کھڑا ہوا آگے میرے زیارت کرنیوالونکے تو اس سے بھی زیادہ اعتقاد کیا اور
وہ اسدن تھا کہ دعا گو نے نزدیک دیوار روضۂ مقدسۂ نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سلام کیا اور اسی جگہہ مشغول ہو گیا زیارت کرنیوالے میرے عقب مین بتکلف گزر کرتے تھے
مین نے آواز جواب کا سنا کہ یا ولدی لا تقوم بین یدی زواری مین نے تحقیق کرلیا کہ آواز

موذن مدینہ منورہ شیخ عبد اللہ مطری کا ذکر مع اوصاف

آواز آنحضرت کی روضۂ مقدسہ سے بارے حضرت قدس سرہ

حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے یعنے تو کہڑا مت ہوا گئے میرے زیارت
کرنیوالونکے مین اس جگہہ سے پیچہے ہو گیا ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدینہ نے جسوقت یہ آواز
سنا تو وہ حاضر تہے جواب فرمایا کہ وہ حاضر نہ تہے یہ بات انہون نے مکاشفہ سے دریافت
کی تو وہ آئے اور میرا ہاتہہ پکڑا اور ایک جگہہ لے گئے کہ تو یہان مشغول ہوا اور سلام کر
شیخ قطب عالم رکن الحق والدین اس جگہہ سلام کرتے اور مشغول ہوتے اور ہر شب جمعہ مین
حاضر ہوتے اور شب دوشنبہ مین بہی آتے اور مقام شیخ نصیر الدین رضی اللہ عنہ کا بتایا بائین جانب شیخ
رکن الدین کے رحمہ اللہ تعالے دعا گو دونو شیخونکے مقام کے عقب مین مشغول ہوتا اور سلام کرتا ہہا

جس شخص کی ولایت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ و شب عیدین کو مکۂ مبارکہ و مدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے

ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ نصیر الدین بہی حاضر ہوتے تہے جواب فرمایا
کہ ہان ان راتون مین جاتے ہین کتاب قوت القلوب مین ہے کل من
صحت لہ الولایۃ یحضر فی لیلۃ الجمعۃ والعیدین بمکۃ المبارکۃ ومدینۃ
المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ مکۂ مبارکہ و مدینۂ مشرفہ مین حاضر
ہوتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت اوچہ مین ہے ہر شب جمعہ کو
خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ عورت زندہ ہے جواب فرمایا کہ
ہان بار ہا واسطے دعا گو کے تنکے کے قرص اور نبات مصری لاتی مین یارون کا حصہ
کرتا اور کہاتا تہا اور اس عورت نے نزدیک شالدہ لڑکون کے عوارف پڑہی ہے اور وہ

ملفوظات مخدوم جہانیان

عاملہ ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ اوچہ مین ایسا مرد بھی ہے جواب فرمایا کہ نادر ہے پھر پوچھا
کہ دہلی مین بھی ہے جواب فرمایا کہ نادر و کم ہوئے اور یہ شعر فرمایا ؎ آن زن
کہ بہ از ہزار مرد ست توئی ٭ وان مرد کہ از زنے خجل ماندہ منم ٭ بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ شیخ رکن الدین قطب سندہ ہین اور
شیخ نصیر الدین قطب ہند جسوقت اُن دونون نے وفات پائی تو شیخ نے کہا مابقی
الشیخ فی السند و الھند یعنے سندو ہند مین شیخ نہین رہا آسی درمیان مین ایک
عزیز نے پوچھا کہ شیخ نصیر الدین کی وفات مین مخدوم حاضر تھے جواب فرمایا کہ مین
چاہتا تھا کہ حاضر ہون لیکن مین معتکف تھا بسبب اعتکاف ماہ رمضان کے حاضر
نہ ہوسکا و لیکن شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمہ اللہ حاضر تھے اول دعاگو کو خبر دی کہ مابقے
الشیخ فی السند و الھند فاغلق الباب وصل من ھنا صلوۃ جنازۃ انت
معتکف یفسد الاعتکاف بالخروج فلا تخرج والا اذھب بک دعاگو نے وقت
اشراق کے اٹھارہوین ماہ رمضان کو مسجد مین ہمراہ یارون کے نماز جنازہ ادا کی
ایک عزیز نے پوچھا کہ نماز میت غائب کی درست ہے جواب فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ
تعالیٰ کے قول پر درست ہے حجت یہ ہے کہ جسوقت نجاشی بادشاہ حبش نے وفات
پائی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یارون سے فرمایا ان اخاکم قد مات فقوموا
وصلوا علیہ حدیث صحاح ہے یعنے بھائیو تمہارے بھائی نجاشی نے وفات پائی ہے
سو تم اُٹھو اور اُسکے جنازے پر نماز پڑھو لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

بیان نماز میت غائب

پردہ اُٹھا دیا تہا اور غائب مثل حاضر کے ہوگیا تہا اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ فی الجملہ
غائب تہا پس مین نے تاریخ وفات شیخ نصیر الدین کی لکہہ لی واقعہ ویسا ہی تہا **ایضا** فرمایا
کہ محمد تقی بیا بانی شیخ امین الدین گازرونی کا پوتا نہایت دانشمند مرد اور سخت فاضلتر
ہے اور اُوچہ مین وعظ بہی کہا ہے اور مقام ولایت مین پہونچا ہے سعادت اس شہر
کی ہے کہ وہ یہان پہونچا ہے ولیکن خلق سے بہاگتا ہے کوہ یا بیابان یا ویرانے مین
رہتا ہے اور عالم طیر بہی رکہتا ہے یہان میری زیارت کو آیا ہے اُوچہ گیا دعاگو کو
نہ پایا یہان آکر سنا کہ دعاگو اسجگہہ ہے ایک عزیز مجلس مین حاضر تہا عرض کیا کہ برکت
مخدوم کی ہے کہ وہ یہان آپ کے پاے بوسی کو آیا ہے **ایضا** فرمایا من اقال نادما
اقال اللہ عثرتہ یوم القیامۃ یعنے جو شخص اقالہ کرے درگزر فرماے کسی نادم سے
تو اللہ تعالی درگزر فرمائیگا اُسکی لغزش سے دن قیامت کو **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا
یا صریخ المستصرخین کے کیا معنی ہین جواب فرمایا کہ معنے اُسکے یا غیاث المستغیثین
ہین یعنے اے فریاد کے پہونچنے والے فریاد چاہنے والونکے الصریخ فعیل بمعنے مصرخ
یعنے صریخ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے یعنے فریادرس

سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

جمعرات کے دن شیخ نظام الدین قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لیگئے تہے جب بعد
ظہر کے لوٹے تو پہر متوجہ ہوے فرمایا یار و ہین آج شیخ نظام الدین کی زیارت کو گیا تہا
بعد زیارت کے ایک عزیز سے وعدہ تہا وہ آکر اپنے گہر لیگیا وہ ایک مہمان رکہتا تہا الغرض

سہ ۱۲۶۱ ہجری
۱۲۰ء ۱۲۶۱ ہجری

دہان ایک جمعیت تہی قوال گا رہے تہے بعض حاضرین شعر مجاز کی حقیقت سے تاویل
کرتے تہے جو کہ ممنوع ہے دعا گو نے قوالونکو بلایا اور کہا یہ چار بیتین کہو کہ بے تاویل
ہین مین نے تالفین کی وہ یہ ہین بیت ہمارے لقاے خود بمہجور ٭ مشتاق توام نہ
طالب حور ٭ من عاشق روے تو نہ فردوس ٭ من تشنۂ ساقیم نہ کافور ٭ شیدائے تو
ہرکجا کہ عاقل ٭ رسوامی تو ہرکجا کہ مستور ٭ گرمی گشی بکش بیکبار ٭ تا چند ز خویش وا رکیم
و دور ٭ اس فقیر نے آخر مصرع کو پوچہا اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی ونحن اقرب الیہ من
حبل الورید یعنے ہم قریب تر ہین طرف بندے کے جان کی رگ جان سے جواب فرمایا کہ
اقرب علما و قدرۃً یعنے بالعلم و قدرت نزدیک تر ہے اور اسجگہہ مراد طلب وصال ہے
جو کہ نہایت دور و دراز ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے یہ بیت عربی ہے بیت
وکلت الی الحبیب امری کلّہ ٭ ان شاء احیانی وان شاء اتلفا ٭ یعنے مین نے اپنا
سارا کام دوست کو سونپ دیا ہے وہ چاہے جلائے چاہے مارے **ایضا** فرمایا عن
علی کرم اللہ وجہہ انہ قال لا اعبد ربی ما لم ارہٗ ای اعنی بالقلب یعنے حضرت امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ مین نہین پوجتا ہون اپنے رب کو جبتک
کہ مین اسکو نہ دیکہون یعنے دل سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندان چار بیتونکو
جو مین نے کہین مع بیت عربی اور اس قول امیر المومنینؓ کے سبکو لکہلے واسطے حجت کے
اسلئے کہ غریب ہے **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو پس مین نے شروع کیا کلام ابن
تیمیا فان قیل روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من ترک الصلوۃ متعمدا

فقد کفر وقال فی خبر اٰخر الفرق بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ قلنا تاویل الخبر کتاویل الاٰیۃ علےٰ ما بینا ای من الاستحلال علیٰ ان الایمان لا یرتفع بالکبیرۃ بدلیل قولہ تعالیٰ ان جاءکم فاسق بنبأ ای بخبر فتبینوا امر من التبین فی نبأ الفاسق وعلےٰ قراءۃ فتثبتوا امر بالتثبت فلو صار کافرا او مرتدا لنھیٰ عن قبول شھادتہ وحادثۃ ماعز ایضا تدل علیہ لما اقر بالزنا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلو صار مرتدا لامر بقتلہ ولا یسترجعہ الیٰ حال الاسلام والمعنیٰ فیہ وھو ان الایمان محلہ القلب والمعاصی محلھا الاعضاء وھما فی محلین مختلفین فلا یتنافیان یعنی اگر کوئی سائل کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص متعمدا نماز کو ترک کرے وہ مقرر کافر ہو گیا اور دوسری حدیث مین یون فرمایا ہے کہ فرق درمیان کفر و ایمان کے ترک نماز ہے تو ہم اُس سائل کو جواب دینگے کہ اگر وہ ترک نماز کو حلال جانے یا فرض نہ جانے یا ساقط و غیر ساقط نہ پہچانے تو کافر ہو جائیگا ورنہ فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ہے رہے امام شافعی رحمہ اللہ سو اُنکے قول پر تارک نماز کافر ہے بسبب انہین حدیثون کے تم جان رکہو کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ایمان مومن سے مرفوع نہین ہوتا ہے بسبب گناہ کبیرہ کے اور اسپر آیت مذکورہ دلیل و تمسک کرتی ہین کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تبین کر دیا تثبت کرو بنا بر دوسری قرارت کے اور اگر فاسق مرتد یا کافر ہو جاتا تو آپ ضرور اُسکے

قبول خبر سے نہی فرماتے اور حادثہ ماعز کا بہی اس عدم کفر پر دلالت کرتا ہے ماعز
ایک شخص کا نام تہا جبکہ اُسنے روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زنا کا اقرار کیا
سو اگر وہ کافر یا مرتد ہو جاتا تو ہر آئینہ آپ اُسکے قتل کا حکم دیتے لیکن آپ نے زنا کی
حد کا حکم دیا جب وہ مرگیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اگر وہ مرتد یا
کافر ہو جاتا تو آپ ہرگز انا للہ وانا الیہ راجعون نہ فرماتے اور فی النار والسقر کہتے
معنی آمین یہ ہین کہ ایمان کا محل دل ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اولئک کتب
فی قلوبھم الایمان اور محل معاصی کا جوارح واعضا ہین پس یہ دونو باہم متنافی
نہونگے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

اٹھارہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی شب جمعہ

کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا **حکایت** بیان فرماتے تہے کہ خضر
نام میرا ایک دوست ہے سیوستان مین رہتا ہے اور دعاگو سے کچہہ قرابت بہی ہے
مجہسے تعلق پیوند رکہتا ہے یہ گروہ لانگاہ چاہتے تہے کہ عالم اباد مین بغاوت کرین اُس
ولایت کے لوگ دعاگو کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو آئے اور عالم اباد کے باہر بیٹھے
تو وہ جسوقت تجہے دیکہینگے تو بہاگ جائین گے اور خوف کرینگے ورنہ شبخون مارینگے
مین نے قبول کیا غرض کہ مین رات کو ہمراہ یارون کے باہر آیا حصار کے باہر اترا دہ نہا ئے
دعاگو واسطے تہجد کے اُٹہا تہجد پڑہ رہا تہا کہ اس اثنا مین ایک عزیز پیالہ شربت بہرا ہاتہ
مین لایا اور میرے ہاتہ مین دیا اُس سے خوشبو آتی تہی اور کہا کہ مین فرشتہ ہون اللہ تعالی کے

حکم سے آیا ہون اور یہ بہشتی شربت ہے خضر نام تیرا دوست بیہوش پڑا ہے اُسکو دے
تاکہ وہ ہوشیار ہو جائے اور مجھے اس حال سے خبر نہ تھی مین نے جی مین کہا اور تحقیق کر لیا
کہ یہ آدمی نہین ہے رات کو دروازے بند کر دیئے ہین مین نے یقین کر لیا کہ یہ آنیوالا فرشتہ
ہے اور یہ بہشتی شربت ہے اللہ تعالی نے واسطے معونت و مدد خضر کے بھیجا ہے مین نزدیک
خضر کے گیا تو دیکھا کہ وہ بیہوش پڑا ہوا ہے مین نے اُسکو اُٹھایا اور اُس شربت کی پیالے
سے اپنے ہاتھ سے پلایا وہ ہوشیار ہو گیا پھر مین پیالہ ہاتھ مین کھکر لایا مین نے دیکھا کہ وہ
آنیوالا ہنوز کھڑا ہے مین نے کہا اے عزیز خدا تو یہ پیالہ پھر لیجائے گا اُسنے کہا کچھ حکم
نہین ہے لیجاؤن یا چھوڑ جاؤن مین جاتا ہون مین نے کہا تو ابھی ایک چیز کر حضرت صمدیت
مین التماس کر کہ یہ حق مین خضر کے استدراج نہو وہ آگے سے غائب ہو گیا پھر اُسی وقت
آگیا مین نے پوچھا کیا جواب لایا کہا حکم ہوا ہے کہ ہنوز باقی رکھتا ہے یعنے ہنوز تہجد باقی
ہے استدراج نہین ہے بعد اسکے مین خضر کے پاس گیا تو دیکھا کہ اُسنی نیا وضو کیا ہے
اور جو تہجد کہ باقی رہا تھا وہ ادا کرتا ہے اثناے تہجد مین اُسکو کسی چیز کا مکاشفہ ہوا وہ
بیہوش ہو گیا وہ عالم تھا جانتا تھا کہ اغمار یعنی بیہوشی وضو کی توڑنیوالی ہے بعد اسکے
مین نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تو بیہوش ہو گیا تھا یہ شربت جو تو نے میرے ہاتھ سے
پیا تو جانتا ہے کیا تھا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے کہا کہ یہ شربت بہشت کا
تھا کہ تو نے پیا اور ہشیار ہو گیا اور خود مجھکو اس حال سے خبر نہ تھی فرشتہ بصورت
آدمی شربت لایا تھا اور کہا کہ خضر کو پلا جب یہ مین نے اُس سے کہا تو اُسپر گریہ و لرزہ ہو گیا

یعنے وہ رونے اور کانپنے لگا کہ مبادا استدراج ہو مین نے اُس سے یہ کہا کہ ہنوز باقی ہے
تا کہ ڈرتا رہے اور بیخوف نہو جائے مین نے نہ کہا کہ یہ ہوگا ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ زندہ
ہے جواب فرمایا کہ زندہ ہے اب تک ویسا ہی استقامت پر ہے اُسکا باپ کچھہ روٹی
رکھتا تہا جب اُسکے باپ نے انتقال کیا تو اُسنے وہ روٹی ترک کر دی اور کبھی مجھسے نکہا
کہ میرے واسطے کچھہ کر اب تک ویسا ہی متوکل ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ومن یتوکل
علی اللہ فہو حسبہ **ایضا** ایک عزیز پیوند کرتا تہا یعنے مرید ہوتا تہا اُسکو طاقیہ
یعنے ٹوپی پہناتے تہے اُسنے ہاتہ مارا فرمایا مت لے اس لیئے کہ اول پہنانا طاقیہ کا ہاتہ
سے پیر کے ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ اول اپنے ہاتہ سے پہناتے تہے
ایضا آخر شب جمعہ مذکور کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرچ مانگنے
کے بات اُس طرف کی ضیافت مین نکلی جو کہ ہوتی ہے فرمایا کہ ضیافت اس بلاد کی کچھہ
نہین ہے ضیافت اُس طرف کی جو ہوتی ہے تو کیا کیا الوان و اقسام کے کہانے اور ادواجات
آگے لاتے ہین کہ یہان ہرگز نہین ہونے جسوقت کہ دعا گو کو واسطے ضیافت کے بلاتے تو
میرے سارے دوستون کو صوف دیتے اور تکریم بہت کرتے تہے اُس طرف ایک دن
بیس دسترخوان کہانے کے واسطے دعا گو کے آتے برابر یار تہے کہاتے تہے اور کہانا فاضل
باقی رہتا تہا مین خلق خدا کو بلا نا دیتا اور مسکینوں کو کہلاتا تہا

اونیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

سنیچر کے دن بعد ادائے اشراق ایک عزیز آیا اور رقعہ واسطے خواست یعنے سوال کے طلب کیا

بحضور نواب ... دولت ... خان

حسن خادم نے کہا کہ مین سوال کے واسطے نہین دیتا ہون فرمایا کا ہون یعنی منشیون سے کہدو
وہ رقعہ لکھدین اور یہ حدیث فرمائی جو کہ صحاح ستہ سے ہے قال علیہ السلام من فتح
باب مسئلۃ فتح اللہ لہ سبعین بابًا من الفقر یعنے جو شخص کہولے ایک دروازہ واسطے
سوال اپنے کے یعنے واسطے تکدی گدا گری کے تو کہولتا ہے اللہ واسطے اُسکے ستر دروازے
محتاجی کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من اس حدیث کو لکھہ صحاح سے ہے
مین نے لکھہ لی بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑہو سنیچر کا دن ہے پس مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر واجب لقولہ تعالی یامرون بالمعروف
وینہون عن المنکر والخطاب بمعنی الامر وھذہ مسئلۃ مختلف فیہا بیننا و
بین الجبریۃ الا تری ان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر واجب واحتجت
بقولہ تعالی لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم قلنا الاٰیۃ فی نفس المضرۃ وبہ
نقول فان مضرۃ المعصیۃ لا تعد وغیر العاصی قولہ تعالی ولا تزر وازرۃ
وزر اخری فاما وجوب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فبالاٰیۃ الثانیۃ وھی
قولہ تعالی تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر الخطاب بمعنے الامر قال امر اللہ
تعالی یعنے امر بمعروف ونہی منکر یعنے نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے باز رکہنا واجب ہے
اسلئے کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین امر فرمایا ہے کہ تم نیکی کا حکم کرو اور بدی سے
باز رکہو اور اس مسئلے مین اختلاف ہے درمیان اہل سنت وجماعت کے اور درمیان
جبریہ گروہ کے کہ وہ امر بمعروف ونہی منکر کو واجب نہین جانتے ہین اور اس آیت شریفہ سے

بیعت سوال

ذکر امر بالمعروف ونہی منکر و اختلاف اہل سنت و جبریہ

۴۷

حجت کرتے ہین کہ لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم یعنے نقصان نہ پہونچاویگا تمکو وہ
شخص کہ گمراہ ہوا ہے جسوقت کہ تم راہ یاب ہو ہم اُنکو یون جواب دیتے ہین کہ یہ آیت
شریفہ نفی مین نفس مضرت کے ہے کہ مضرت معصیت کی غیر عاصی سے تجاوز نہین
کرتی ہے یعنے اُسکا ضرر عاصی ہی کو پہونچتا ہے غیر کو نہین پہونچتا اسلئے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے اور نہین اُٹھاتا ہے نفس گنہگار بوجھ دوسرے کا یعنے ایک کا گناہ دوسرے کو
نہین پہونچتا ہے رہا وجوب امر بمعروف و نہی منکر کا سو وہ دوسری آیت سے ہے
وہ آیت یہ ہے تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر یعنے تم نیکی کا حکم کرو اور بدی
سے باز رکھو یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ہی **ایضا**

دانا خ — اسی درمیان مین سید رفیع الدین و معین الدین سید ابو بکر بدولی کے بیٹے اور امام مخدوم
زادہ محمود نے التماس کیا کہ قدم مبارک ہمارے گھر مین لائین قبول کیا فرمایا کہ سلام کہین
اور چلین یا تمہارے گھر مین کہین اُنہون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار ہے جیسا کہ ہم
روز بعد چاشت کے کہتے ہین اور ہمکو فرمایا کہ تم اس طرح کہو السلام علیک یا رسول اللہ
السلام علیک یا صفوة اللہ السلام علیک یا خیرة اللہ
السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید المرسلین
السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک
یا شفیع المذنبین صلے اللہ علیک و علی جمیع اخوانک من النبیین و الصدیقین
و الشہداء و الصالحین و علے جمیع اصحابک الطاہرین و اهل بیتک الطیبین الطاہرین

[illegible]

وازواجك امهات المؤمنين واولياء امتك المقربين واشهد انك قد بلغت الرسالة

وادیت الامانة ونصحت لامتك وجاهدت عدوك وعبدت ربك حتے

اتاك اليقين جزاك الله عنا خيرا ما جزی نبيا عن امته بعد اسکے صحابہ رضوان

الله علیہم اجمعین پر اس طرح سلام کہے السلام علیك یا امیر المؤمنین ابابکر الصدیق

رضی الله عنك جزاك الله عنا خیرا ما جزی صاحب النبی عن امته السلام

علیك یا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله عنك جزاك الله خیرا

ما جزی صاحب النبی عن امته السلام علیك یا امیر المؤمنین عثمان بن عفان

رضی الله عنك جزاك الله عنا خیرا ما جزی صاحب النبی عن امته السلام

علیك یا امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنك جزاك الله عنا خیرا

ما جزی صاحب النبی و ابن عم النبی صلی الله علیه وعلی اٰله واصحابه الذین

رضیت عنهم ان تغفر لی وتقضی حاجتی بعد اسکے اس طریق سے توسل کرے

الهنا توسلنا بنبیك وحبیبك محمد صلی الله علیه وعلی جمیع اخوانه من النبیین

والصدیقین والشهداء والصالحین واصحابه وخلفائه واهل بیته وازواجه

واولیاء امته الذین رضیت عنهم ان تجعلنا من المقربین لدیك والواصلین

الیك بفضلك کرے یا مولانا وسیدنا اور کبھی کبھی اسپر زیادہ کرتے اور کہتے تھے وان

تختم امورنا بالایمان وان تجعل عاقبتنا بالخیر وان تقضی حوائجنا وحوائج

المسلمین المشروعة وان تعافینا وتعافی مرضانا ومرضی المسلمین بفضلك

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر مت یا مولانا و سیدنا بعد اسکے اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند
من لکھو اور یاد کرو اور ہر روز بعد اشراق یا چاشت کے قیلولی سے پہلے کہو بلا ناغہ
کیونکہ مین بھی بے ناغہ کہتا ہون مین نے قدمبوسی کی اور لکھا **ایضا** روز شنبہ مذکور
اُنیسوین ماہ جمادی الاولے کو بعد ادای ظہر یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تھا
فرمایا کہ اُسطرف گازرون و مکہ و مدینہ مبارکہ مین اور دوسری جگہون مین بھی چار
مدرسے چار مذہب کے بنا کرتے ہین کسی کو اَوْرَاد نہین دیتے ہین اور نہ بتاتے ہین جبتک
کہ اُسکو علم نہین ہوتا ہے اور اگر جاہل ہے تو آنے والے سے پوچھتے ہین کہ تو کون مذہب
رکھتا ہے وہان چار مذہبون سے جس مذہب کا کہتا ہو اُسکو اُسی مذہب کے مدرسے مین بھیجتے
ہین اور کہتے ہین کہ علم پڑھ جسوقت وہ فقیہ ہو گیا تو اُسکو اَوْرَاد یاد کرنے کا حکم دیتے ہین
اسلئے کہ اَوْرَاد بمنزلہ عمل کے ہے جبتک کہ علم نہو عمل کو کیا جانے اختلاف و اجماع
و اتفاق کو کیونکر پہچانیگا بعد اسکے فرمایا کتاب مین ہے کہ لا تکن من جہال الصوفیۃ
فانہم لصوص الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان گلیم پوشون سے
مت ہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین **ایضا** فرمایا کہ قال
سید الطائفۃ جنید البغدادی قدس اللہ روحہ لیس العبرۃ للخرقۃ وانما
العبرۃ للحرقۃ یعنے خرقہ پہنے کا اعتبار نہین ہے بلکہ اعتبار حرقہ وہیئہ کا مراد ہے پھر
یہ بیت فرمائی ~~ از دست دوست بیا دگار درد روے دارم ہزار کان درد بصد
ہزار درمان ندہم بدر ع درمان طلبان ز درد او محروم اند ع درد او با تو ساز

ذکر مدارس مذاہب اربعہ

قول حضرت جنید در باب الخرقہ

برادر درد را ؛ اسی اثنا مین ایک دانشمند واسطے زیارت کے آیا بات بارقت کہی السلام علیک

یا سید الدین و یا استاذ الثقلین جواب سلام کا دیا اور تعظیم و تکریم بہت کی وہ بیٹھ گیا

اور شروع کیا کہ مین بیچارہ ضائع رہا ہوا ہون آپ میری دستگیری کرو مین نے سارا علم

پڑہا ہے کچھہ نفع اُس سے نہین پایا ع علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست ؛ جواب فرمایا

کہ سالکان طریقت نے مقامات رکھے ہین اُنپر رہنا چاہیئے تا کہ دل روشن ہوجائے

اُس آدمی کو کہ یہ طلب درکار ہوئی البتہ وہ پہونچیگا مناسب اسکے یہ بیت عربی فرمائی

بیت لو لم تُرِد نیل ما ارجو فاطلبه ؛ من جهد کفیك ما علمتنی الطلبا ؛

یعنی اگر تو نہ چاہتا پانا اُسچیز کا جسکو مین طلب کرتا ہون تو تو ہرگز اُسکی طلب دل مین نہ ڈالتا

ذکر سلوک و سیر

بعد اسکے فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے سلوک جانا ہے اجساد یعنے جسم سے اور سیر جانا ہے

دل سے ان دونو مرتبو مین اور مرتبے بہی ہین ہرچند کہ بیشتر جاتا ہے مقصود کو پہونچتا ہے اور

اسکو وصال کہتے ہین پس ساتھہ دل غائب کے خلق حاضر سے بات سنتے ہین بیت غائب

زخود بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛ بعد اسکے فرمایا کہ جب ایسے ہوتے ہین

تو صاحب ولایت ہوجاتے ہین اُنکے واسطے سے خلق کی حاجت برآتی ہے جیسے کہ شیخ کبیر

سند کی ولایت رکھتے تہے اور شیخ قطب الدین بختیار رضی اللہ عنہما ولایت ہند کی

جسوقت کہ شیخ قطب عالم رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما نے وفات پائی تو

شیخ مدینہ عبد اللہ مطہری دامت برکاتہ نے دعاگو کو لکہا کہ ما بقی الشیخ فی السند و الهند

یعنے سندوہند مین شیخ نذر ہا پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد جو
مین نے کہے مع نظم عربی کے سبکو لکہہ مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے
شروع کیا بات آمین تہی کہ قوله علیه السلام واعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك
وما اخطأك لم یکن لیصیبك وهذه مسئلة مختلف فیما بیننا وبین المعتزلة
والقدریة فهم ینفیان ارادة الله ومشیئته عن فعل العبد اذا کان معصیة فی
یقولون معصیة العاصی فی کفر الکافر لیس بمشیئة الله تعالی وارادته لانه اذا
اراد معصیة العاصی فی کفر الکافر ثم عذبه علیهما کان ذلك جورا منه وحاشا
ان یوصف الله تعالی بالجور والظلم عن مثل اسمونا اهل الجور وسموا انفسهم
اهل العدل قلنا لهم هذا من عقلکم وجرأتکم علی الله تعالی حیث غلبتم
ارادة المخلوق علی ارادة الخالق بل ارادته غالبة ومشیئته نافذة ای جاریة
ولا یجوز ان لا تکون معصیة العاصی فی کفر الکافر بارادته لانه بین لهم طریق
الهدی والضلالة وبحث الاستطاعة ثم المذهب الصحیح هو مذهب اهل
السنة والجماعة قلنا افعال العباد علی وجهین منها ما هی طاعة ومنها ما هی معصیة
والطاعة بمشیئة الله تعالی وارادته وقضائه وحکمه ورضائه وامره
والمعصیة بهذا کله دون رضاه وامره فان قیل قوله تعالی ما اصابك من
حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك قلنا انا لا نضیف الشر
الی الله تعالی مراعاة للادب عند الانفراد ولکنا نضیف عند الجملة قوله تعالی

قبل کل من عند اللہ وان کان حصول ذلک من العبد بتخلیق اللہ ایاہ جب
سبق اس فقیر کا یہان پہونچا تو یہ بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی ع مرید الخیر و
الشر القبیح؛ ولکن لیس یرضی بالمحال؛ قبیح صفت شر کی ہے ای شرعا وسمی الشر المحال
شرعا لا طبعا اے بالشر اے بالکفر والقبائح والمعاصی وہو مرید لہا بانہ غیر مضطر فی ایجادہا
بل اوجدہا اختیارا الحکمۃ بلیغۃ تحتہا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
جان اور آگاہ ہو کہ جو کچھ تیرے نام پر لکہہ لیا ہے وہ تجھسے نہ چوکے گا تجھے پہونچیگا اور جو
تیرے نام پر نہین لکہا ہے وہ تجھسے چوکے گا تجھے نہ پہونچیگا جیسے رزق وفراخی وتنگی
وصحت ومرض اور جو اسکے مانند ہے بہلائی برائی سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان
ہمارے اور معتزلہ وقدریہ کے وہ کہتے ہین کہ ارادہ حقتعالے کا خیر مین ہے شر مین نہین ہے
اور کہتے ہین کہ اگر معصیت عاصی کی اور کفر کافر کا بارادۂ حق تعالی ہو پہر وہ عاصی وکافر
کو انپر عذاب کرے تو یہ اُس سے جور وستم ہو گا حالانکہ خدا تعالی جور وظلم سے منزہ وپاک
ہے اسی جہت سے وہ اہل سنت وجماعت کا نام اہل جور رکہتے ہین اور خود کو اہل عدل
کہتے ہین قول اس گروہ کا عقلا ونقلا باطل ہے ہم اس گروہ کو یون جواب دیتے ہین
کہ یہ جو تم کہتے ہو تمہاری کم عقلی وبے ادبی ودلیری سے ہے حق تعالی پر اسلئے کہ تمنے
غالب کر دیا ارادۂ مخلوق کو خالق کے ارادے پر حالانکہ حق تعالی اس سے منزہ وپاک ہے
کہ خالق کے ارادے پر مخلوق کا ارادہ غالب کیا جائے بلکہ اُسی کا ارادہ غالب ہے اور اُسی کی
خواست وچاہ نافذ وجاری وروان ہے اور یہ بات روا نہین ہے کہ معصیت عاصی کی

اور کفر کو فر کا اسکے ارادے سے نہو کیونکہ اسنے تو رستہ ہدایت وراستی وگمراہی وبے راہی
کا واسطے لوگونکے بیان کردیا ہے اور استطاعت کو پیدا کردیتا ہے پہر صحیح مذہب سنت و
جماعت کا یہی مذہب ہے اور دوسرا مذہب باطل سنت جماعت مذہب والے کہتے ہین کہ
افعال بندون کے دو طرح پر ہین یا تو طاعت معبود کی ہے یا معصیت ہے سو طاعت تو
اللہ تعالی کی چاہ وارادہ وقضا وحکم ورضا وخوشنودی وامر وفرمان سے ہے اور معصیت
اسکے چاہ وارادہ وقضا وحکم سے ہے مگر خوشنودی وامر وفرمان اسکا نہین ہے پہر اگر
کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس آیت کے ما اصابک من حسنة الخ کے کیا ہین تو ہم
جواب دینگے کہ نسبت شر کی طرف بارگاہ پاک اللہ تعالے کے نکرنی چاہئے واسطے رعایت
ادب کی نزدیک انفراد کے یعنے جبکہ شر تنہا ہو لیکن ہم نسبت کرتے ہین شر کی وقت جملے کہ
قول ہے اللہ تعالی کا قل کل من عند اللہ یعنے ہر چیز اللہ کے نزدیک سے ہے گو حصول شر کا
بندے سے بتخلیق الٰہی ہے بعد اسکے بیت مذکور قصیدۂ لامیہ کی پڑہی یعنی کفر ومعاصی و
برائیان حق تعالی کی خوشنودی سے نہین ہین لیکن ارادہ اسکا ہے باین معنی کہ وہ کفر و
معاصی کے پیدا کرنے مین مضطر نہین ہے بلکہ اسنے باختیار انکو موجود کیا ہے واسطے حکمت بلیغہ
کے جو کہ انکے نیچے ہے بعد اسکے فرمایا ایک حکمت یہ ہے کہ اسنے دوزخ پیدا کیا ہے اسکا بہرنا
چاہئے واسطے اسکے دوزخی پیدا فرمائے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن ان
فائدون کو جو مین نے کہے لکہ لے مین نے لکہ لئے یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

فائدہ صلوۃ حرز

فرمایا من صلی صلوۃ الحرز بعد الاوابین و بعد الاشراق وقرأ فی الرکعۃ الاولی
آیۃ الکرسی مرۃ و قل یاایھا الکافرون مرۃ و فی الرکعۃ الثانیۃ لوانزلنا الی آخر
سورۃ الحشر مرۃ و قل ھواللہ احد ایضا مرۃ فاذا فرغ یقرأ ھذا الدعاء ویصلی
علی النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اولا و آخرا اَللّٰھُمَّ اکسِر شَھوَتِی عَن کُلِّ مُحَرَّمٍ
وَازوِ حِرصِی عَن کُلِّ مَاْثَمٍ وَامنَعنِی عَن اَذٰی کُلِّ مُسلِمٍ حدیث مین اسی قدر ہے
وَمُسلِمَۃٍ دعاگو نے زیادہ کیا ہے حفظہ اللہ من الذنوب اللازمۃ والمتعدیۃ
یعنے جو شخص صلوۃ حرز پڑہے بعد فراغ اوابین کے اور بعد فراغ اشراق کے اور پڑہے پہلی
رکعت مین آیۃ الکرسی اور قل یاایھا الکافرون ایک ایک بار اور دوسری رکعت مین
لوانزلنا آخر سورہ حشر تک اور سورہ اخلاص ایک ایک بار جب نماز سے فارغ ہو تو یہ
دعائے مذکور پڑہے اور اول و آخر مین نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر درود بہیجے اللہ تعالی اُسکو
لازم و متعدی گناہون سے محفوظ رکہیگا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ لازمہ متعدیہ
کیا ہے فرمایا ذنوب لازمہ وہ ہین جو کہ درمیان اُسکے اور درمیان اللہ تعالی کے ہین یعنی
وہ معصیت جو کہ درمیان بندے اور خدا کے ہے اور متعدیہ وہ گناہ ہین کہ اُنسے لوگون
کی معصیت ہو یعنے کسیکو رنجیدہ کیجائے غیبت سے یا فساد سے اور مانند اسکے اللہ تعالی
اُنسے اُسکو محفوظ رکہیگا بعد اسکے فرمایا وازو امر کا صیغہ ہے زاویہ سے یعنے گوشہ و کونا
بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مین یہ فائدہ نماز حرز کا لکہہ لے غریب ہے

تجکو اور تیرے یاروں کو کام آئیگا مین نے لکہہ لیا بعد اسکے دعاؤن کا ذکر چلا۔

دعای علم

فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہ قدس اللہ سرہ نے روایت کیا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو بعد ہر فرض کے پڑہے تین بار وہ عالم ومجتہد ہو جائے مین جو عالم و مجتہد ہوا اسی دعا کے برکت ملازمت سے اور دعا کو بعد ہر فریضہ کے متصل پڑہتا ہے اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلیٰ طَاعَتِكَ بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بہی اسطی تقویت دین کے مروی ہے

دعاے تقویت دین

بعد ہر فریضہ کے تین بار پڑہے اور دعا کو بعد ہر فریضہ کے پڑہتا ہے اول و آخر مین درود پڑہے دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ قَوِّنِیْ فِیْ سَبِیْلِكَ یعنے اے اللہ تو مجہے قوی کر دے اپنی راہ مین

دعاے اداے قرض وغیرہ

بعد اسکے فرمایا کہ یہ دعا بہی واسطے ادائے قرض وغیرہ کے مروی ہے تین بار صبح و شام پڑہے اور بعد تہجد کے بہی اول و آخر مین درود پڑہے دعا کو نے اسپر مواظبت و ہمیشگی کی ہے دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ تو میری کفایت کر ساتہہ تیرے حلال کی تیرے حرام سے اور غنی و بے پرواکر دے مجکو اپنی ماسوا سے

دعاے غنا

بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بہی واسطے غنا کے مروی ہے بعد تہجد کے تین بار پڑہے اول و آخر درود شریف پڑہے اور دعا گو بہی پڑہتا ہے اَللّٰهُمَّ یَا فَارِجَ الْهَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ

وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي

رَحْمَةً تُغْنِينِي عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ یعنے اے اللہ اے کہولنے والے ہم کے اور اے

کہولنے والے غم کے اور اے قبول کرنیوالے بیقرارون کے دعا کی اے بڑے مہربان دنیا و

آخرت کے اور بڑے رحم کرنیوالے ان دونوکے توہی مجہپر رحم کریگا سو تو مجہپر رحم کر ایسا رحم کہ

وہ مجہے بے پرواکر دے تیرے ماسوا کی رحمت سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوسے فرمایا فرزند مین

تم بہی لکہہ لو اور یاد کر لو مین نے لکہہ لیا۔

صلوة الحاجۃ بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

شب یکشنبہ مین سونے کے وقت یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا فرمایا کہ بعد ہر

فریضہ عشاء اور دو رکعت سنت کے چار رکعت اور بہی سنت ہین لیکن اوراد شیخ کبیر مین

دوسرا طریق ہے لیکن دعاگو نے صحاح کی حدیث پائی ہے طریق یہ ہے من صلی اربعا

بعد فریضۃ العشاء و رکعتین بنوی السنۃ متابعا لرسول اللہ یقرأ فی الرکعۃ الاولے

آیۃ الکرسی ثلاث مرات و فی الثانیۃ الاخلاص ثلاث مرات و فی الثالثۃ الفلق

ثلاث مرات و فی الرابعۃ الناس ثلاث مرات و اذا فرغ یسجد و یقول فی سجدته

سُبْحَانَ الْقَدِيمِ الَّذِي لَمْ يَزَلْ سُبْحَانَ الْعَلِيمِ الَّذِي لَا يَجْهَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادِ الَّذِي

لَا يَبْخَلُ سُبْحَانَ الْحَلِيمِ الَّذِي لَا يَعْجَلُ سُبْحَانَ الْغَنِيِّ الَّذِي لَا يَفْتَقِرُ ثم یقول فے

سجدته یَا رَحِیمُ عشرین مرۃ قضیت حوائجہ فقالت الصحابۃ رضوان اللہ علیہم

واظبنا ھذہ الصلوۃ قضیت حوائجنا و سمی ذلک صلوۃ الحاجۃ یعنے جو شخص کہ

جول منی ولا قوۃ اللھم استعملنا فی طاعتک ولا تستعملنا فی معصیتک
خمرۃ لا کلیہ ولمن سعی فیہ وات لصاحب الطعام الخیر والبرکۃ فرمایا
یہ کیون کہتے ہین یعنے جسنے اس کہانے مین سعی و یاری و مدد کی ہے وہ بھی
ناسکے طشت و آفتابہ لائے ہاتہہ دہوتے تہے اور ہاتہہ دہلانیوالے کو یہ دعا دی
الک اللھم من الذنوب وبرأک من العیوب فرمایا کہ ہاتہہ دہلانے ولے کو یہ دعا دینی
ن تم اس نماز سنت حاجت کو ہمیشہ ہے بعد اسکے خواجہ حسن خادم سے کہا کہ کچھہ شیرینی لا اور سب یارون کو بانٹ
تہا اسکو اس شخص کو جو کہ شیخ کہت دے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام ملعون من اکل
ضرب عبدہ ومنع رفدہ ای عطاءہ الرفد العطاء یعنے ملعون ہے وہ
کھانے سے | ہا کہائے اور اپنے غلام کو مارے اور اپنے عطا کو باز رکہے یعنے بخل کرے
ر مولانا خضر مع فرزندان واسہانے پوچھا کہ جو شخص اپنے غلام کو مارے وہ ملعون کیون ہو فرمایا کہ غلام کا مانا
یا فرزند من لا کو کہان مین ہیں ہے مگر واسطے نماز یا اس کام کے جو خیر ہے وہ اسمین تقصیر کرے ایک
ق کرایا انکو خرقہ پہنایا ے بعد اسکے فرمایا جو شخص کہ تونگر ہے اوسکو وسعت ہے وہ عطا منع کری
ا مستحب ہے اور آنحضرت ... مرات دلی کمے پوچھا کہ جب وہ مسلمان ہے تو لعنت اسکے حق مین کیونکر ہوگی جواب
ف مین لیے ... سبحان القدیر الذی لا یعزیر ولیکن شارع کو چاہیئے والشارع ہو اللہ ورسولہ یعنے خدا
ر ما | یبخل سبحان الحلیم الذی لا یبخل ہے اور اس لعنت سے مراد لعنت محض نہین ہے
ا کے مرد ... بعد ... ن تہ یا رحیم عشرین مرۃ قضیت حوائجہ ت سے یہ ہے کہ اسکو رحمت عام سے نصیب
ا ... پڑہنا ہے اللھم ... لمنا ھذہ الصلوۃ قضیت حوائجنا سمی دہ طرد رحمت ہو۔

دوگانہ شکر طعام

بعد اسکے اُٹھے اور فرمایا کہ دوگانہ شکر طعام کا ادا کر و ن اور پہر متوجہ ہوئے فرمایا تم بہی ادا کرو کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من نام ولو یصل رکعتین شکر النعمۃ اللہ یقسو قلبہ یعنے جو شخص دوگانہ شکر طعام کا ادا نہین کرتا ہے اور سو رہتا ہے تو اسکا دل سخت و سیاہ ہوجاتا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئی فرمایا فرزند من یہ حدیث جو مین نے کہی اسکو لکہہ لے مین نے لکہہ لی پہر مخدوم اپنے وثاق بن اور یہہ فقیر او ر یاران دیگر اپنے اپنے وثاق مین گئے الحمد للہ علے ذلک۔

اکیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

پیر کے دن بعد اشراق کے بندہ خدمت مین حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوکے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی فان قیل ما معنے قولہ تعالے ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک قلنا معناہ ان لا نضیف الشر الی اللہ تعالی بالانفراد مراعاۃً للادب وان کان حصول ذلک من العبد بتخلیق اللہ تعالی ایاہ وھذا ان الاضافۃ علی نو عین اضافۃ التحقیق واضافۃ الکرامۃ فاضافۃ التحقیق مثل قولہ تعالی وللہ ملک السمٰوات والارض واضافۃ الکرامۃ مثل قولہ تعالی رسول اللہ ناقۃ اللہ والطاعۃ والمعصیۃ خارجتان عن اضافۃ التحقیق لان ذلک مذھب الجبریۃ فبقیت اضافۃ الکرامۃ فالطاعۃ مکروۃ مرضیۃ یجوز اضافتہ الی اللہ تعالی بالانفراد

والمعصیۃ لیست بمرضیۃ اللہ تعالی لایجوز اضافتہ الی اللہ تعالی بالانفراد ولکنھا
تضاف عند الجملۃ قولہ تعالی قل کل من عند اللہ فان اشکل علیکم ھذا فاعتبروہ
بالاعیان ای بالذوات فانہ لا یقال یا خالق الخنازیر والحیات والعقارب
صل عاق للادب واللہ تعالی خالق کل شئ یعنے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس
آیت کریمہ ما اصابک الآیہ کے کیا ہین تو ہم جواب دینگے کہ اس آیت شریفہ کی یہ معنی ہین
کہ نسبت شر کی تنہا طرف خدا تعالی کے نکرے واسطے رعایت ادب کے اگرچہ حصول شر کا
اللہ تعالی کے ارادے سے ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اضافت دو طرح پر ہے اضافت تحقیق اور
اضافت کرامت سو اضافت تحقیق مثل اس قول آلہی کے ہے وللہ ملک السموات والارض
یعنے اللہ کے واسطے ہے ملک آسمانون اور زمین کا اور اضافت کرامت کی جیسے رسول اللہ
وناقۃ اللہ یعنے اللہ کے رسول اور اونٹنی اللہ کی یہ اونٹنی حضرت صالح علیہ السلام کی تھی رہی
طاعت ومعصیت سو یہ دونو اضافت تحقیق سے خارج ہین اسلئے کہ یہ مذہب جبریہ کا ہے
پس رہی اسجگہہ اضافت کرامت سو طاعت پسندیدہ بارگاہ الہی ہے اوسکی اضافت طرف
اللہ سبحانہ کے درست ہے اور معصیت پسندیدہ حضرت رب العزت نہین ہے تنہا اضافت
اسکی طرف اللہ پاک کے روا نہین ہے لیکن وقت جملے کے اضافت ہو سکتی ہے اس طریق
پر کہ ہر چیز نزدیک سے اللہ تعالی کے ہے پھر اگر تمپر یہ بات مشکل ہو تو تم اسکو اعتبار کرو ساتھ
اعیان کے یعنے خوب غور کرو کیونکہ یون نہین کہتے ہین کہ اے پیدا کرنیوالے سورون کے
اور سانپون کے اور بچھوون کے بپاس ادب حال آنکہ اللہ تعالی ہر چیز کا خالق ہے یہ ساری

ترغیب آنا سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی۔

سالک کو چاہئے کہ تصحیح توبہ کرے

کل معاصی سے احتراز فرمائے یہ اول مرتبہ ہے اور آخر مرتبہ یہ ہے کہ اللہ کے ماسواسے توبہ کرے یہ توبہ منتہی لوگونکی ہے اور درمیان ان مرتبونکے اور مرتبے ہین کہ حال یعنے وارد ہوتے ہین طرف سے اللہ تعالی کے اور یون چاہئے کہ اُنسے گزر جاے اُنپر ٹھہر نرہے اور یہ ایک وقت ہے مثل بجلی لونکنے کے کا لبرق اللامع اور جو رہجاتا ہے وہ حدیث نفس ہے آگے نہین جاتا ہے سالک کو چاہئے کہ آگے جاے گزر جائے تاکہ اپنے مقصود کو پہونچے مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرید تہا شیخ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کا اس مرید پر چار سال حال وارد ہوتا تہا اس مرید نے کچھہ نہ کہایا تہا اسکو شوق یا ذوق آیا تہا اس مقام مین اُس سے بہوک قطع ہوگئی تہی اُسکے پیر کو اس حال کی خبر ہوئی کہا بیچارہ ترقی سے رہگیا ہے اُسوقت کہانا منگایا ایک لقمہ اپنے ہاتھہ سے اُس مرید کے مونہہ مین دیا بہوک لگی اُس مقام سے بعد چار سال کے ترقی ہوئی **ایضا** فرمایا کہ شیخ معین الدین گازرونی کا بہائی محمد متقی نزدیک میرے آیا ہے کسقدر مستتر ہے خلق سے بہاگتا ہے جنگل مین رہتا ہے جمعے کے راتون کو دعاگو کے پاس حاضر ہوتا ہے وہ مقام ولایت کو پہونچا ہے اور طیر بہی رکہتا ہے اس ولایت کی سعادت ہے کہ قدم اُسکا یہان پہونچا ہے چند سال ہوئے ہین اور خواجہ جنید ملتانی اور مولانا نظام الدین مفتی نے اُسسے تعلق کیا ہے فرمایا خوب آیا تو اور کو قوال جو خدمت مین حاضر تہا سب نے کہا کہ سعادت اس ولایت کی یہ ہے کہ مخدوم کا قدم مبارک پہونچا ہے اور وہ نزدیک

مخدوم کے آیا ہے ورنہ وہ کیون آتا **ایضا** ایک سید خدمت مین حاضر تہا پوچہا قولہ علیہ السلام اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی یعنے تم تعظیم کرو میرے فرزندون کی نیکونکو واسطے اللہ تعالی کے اور بدون کے واسطے میرے فرمایا مین نے سنا ہی کہ حدیث صحیح ہی موضوع نہین ہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

ایک عزیز نے پوچہا کہ ٹوپی سر پر رکہکر نماز پڑہنا کیسا ہے فرمایا روا ہے ولیکن ننگے سر بعض نے مکروہ رکہا ہے اور بعض نے مکروہ نہین کہا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ با دستار نماز پڑہے مناسب اسکے حکایت مذکور بیان فرمائی یعنی حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کی جو کہ پیشتر گزر چکی ہے بعد اسکے فرمایا کہ سنو سالک جبتک دنیا و آخرت کی لوث سے پاک نہووین تب تک مقام وصال مین نہ پہونچین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیۃ قدس اللہ اسرارہم الطہارۃ فصل والصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الوضوء عن الکونین لم یصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ جب وہ ایسے ہو جاتے ہین تو اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین اسی دنیا مین عین ذات اللہ مین قسم کہاتا ہون تاکہ تم استوار رکہو یعنے یقین کرو اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین بہشت مین مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ قال علی رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی ما لم اراہ ای بعین القلب یعنے مین نہ پوجون اپنے رب کو جبتک کہ مین اُسکو نہ دیکہون یعنے دل کی آنکہہ سے اُنکی حضوری معلوم ہے جو کہ وہ نماز مین حقتعالی کے ساتہہ رکہتے تہے اسلئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ارحنا یا بلال بالاقامۃ یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت کر مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ ایک عورت ہے سندکی دعاگو کے پاس آئی اور کہا دعا کرین کچھ دیکھتی ہون حجاب ہوجاے مین نے پوچھا تو کیا دیکھتی ہے کہا عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ وغیرہ کا مجہپر مکاشفہ ہوا ہے مین کیا کرونگی مبادا کہ استدراج ہو مین تو خدا کی ذات کو چاہتی ہون اُسنے سندی زبان مین کہا نہ ہے عالی ہمت یہ بیت پڑہی ؎ مرا ہمتے بس بلند روزی کن ؛ کہ من از تو ہمین ترا میخواہم ؛ اور دعاگو یہ بیت بعد تہجد کے پڑہتا ہے اور اول آخر درود شریف کہتا ہے اسلئے کہ دعا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے شیخ بہاءالدین کو واقعہ یعنے خواب مین دیکھا کہا سید بیٹھ جا مین بیٹھ گیا کہا تو بعد تہجد کے صلوٰۃ الحاجت پڑہتا ہے اور کوئی دعا ست کر مگر یہی دعا اور اول آخر درود بہیج اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ لَدَیْکَ وَالْوَاصِلِیْنَ اِلَیْکَ اُسدن سے پہر دعاگو یہی دعا پڑہتا ہے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من تم بہی بعد تہجد کے یہ دعا اور یہ بیت پڑہو اور لکہو کہ طلب عالی ہمتون کی ہے مین نے قدمبوسی کی **ایضا** ایک عزیز واسطے توبہ کے آیا پوچہا تو کیا نام رکہتا ہے اُسنے کہا محمد فرمایا حدیث صحاح ہے من سمی باسمی او حرف من حروف اسمی فہو مغفور یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا نام میرا ہووے یا کوئی حرف میرے نام کے حرفون سے ہووے یعنے میم یا حا یا دال تو وہ بخشا ہوا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ سب جو مین نے کہا یعنے وصال و دعاء تہجد اور یہ حدیث لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

ایضا روز مذکور دوشنبہ اکیسوین ماہ جمادی الاولی

اختلاف اہل سنت و روافض و شیعہ در تبری و تولی صحابہ رضی اللہ عنہم

کو بعد ادائے نماز بیٹھین کے یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوئے
اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا یہ مسئلہ تہا ولا نتبرأ احدا من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھذا بیننا وبین الروافض لانھم یتبرؤن
من اصحاب الصحابة الا عن علی رضی اللہ عنہ فنرد علیھم بقولہ علیہ السلام
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم وان ابیتم غویتم فالاخبار فی فضائلھم
کثیرة یطول ذکرھا ھنا ولا نوالی احدا من الصحابة دون احد وھذا بیننا
وبین الشیعة لانھم ولوا علیا علی جمیع الصحابة وھذا قریب من مذھب الروافض
ایضا وقد بینا فسادہ یعنے ہم بیزار نہین ہوتے ہین کسی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت وجماعت اور درمیان رافضیون کے
کیونکہ وہ بیزار ہین صحابہؓ سے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سو ہم اُنپر رد کرتے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے کہ آپنے فرمایا میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین
سے جس کسی کا تم اقتدا کروگے راہ پاؤگے اور اگر انکار کروگے تو گمراہ ہوگے جیسے کہ رات کے
چلنے والے قافلے ستارون سے راہ پاتے ہین پس اخبار یعنے حدیثین اُنکے فضائل مین
بہت ہین جنکے یہان ذکر کرنے مین طول ہے اور نہ دوست رکھتے ہین ہم ایک کو صحابہ سے
اور دشمن رکھتے ہین دوسرے کو یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت وجماعت اور
درمیان گروہ شیعہ کے اسلئے کہ وہ دوست رکھتے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دشمن
رکھتے ہین دوسرون کو اور یہ مذہب قریب ہے رافضیون کے مذہب سے اور ہم سارے صحابہ کو

دوست رکھتے ہین اور کسی ایک صحابی سے بیزار نہین ہوتے ہین اور انکا اقتدا کرتے ہین
یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

عقل نور ہے

ایضا ذکر عقل کا انکا فرمایا کتاب مین ہے کہ اَلْعَقْلُ نُورٌ فِی بَدَنِ الْآدَمِی یَضِیئُ بِهٖ طَرِیْقٌ یَبْتَدِأُ بِهٖ مِنْ حَیْثُ یَنْتَہِی اِلَیْهِ دَرْکُ الْحَوَاسِ فَیَبْتَدِی اِلٰی فَیَظْهَرُ المطلوبُ للقلب فیدرکُ القلبُ بتاملهٖ یعنے عقل ایک نور ہے آدمی کے بدن مین کہ روشن ہوتا ہے اس سے ایک رستہ جسکی ابتدا ہوتی ہے اس جگہہ سے کہ جہان دریافت حواس کا منتہی ہوتا ہے پس ظاہر ہوجاتا ہے مطلوب واسطے دل کے سو دل دریافت کرتا ہے اسکو سوچنا ہے مترجم عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ اصل کتاب مین اسکا ترجمہ یون ہے عقل نوریست در تن آدمی روشن میکند بدان راہ و از ابتدا و از انتہا یعنی از آغاز کار تا پایان کار اگر اینچنین کنم اینچنین شود دریافت حواس شود و اگر این نباشد مجنون گویند مغلوب العقل

ع عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایان را پس ظاہر میشود بدان عقل مطلوب دل پس درمی یابد آنرا دل بتامل انتہی بعد اسکے فرمایا کہ سالکون کو کہ خدا تعالی نے مکاشفہ دیا ہے وہ اس نور کو سر کی آنکہہ سے بہی دیکھتے ہین کہ اس نور کو عقل کہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہو فرمایا کہ مین یہ فائدہ عقل کا جو مین نے کہا لکہہ لے غریب ہے۔

حفظ زبان

ایضا زبان کی نگاہ رکہنے کا ذکر نکلا مناسب اسکے یہ بیت عربی فرمائی ~~~

احفظ لسانک لا تقول فتبتلی ان البلاء موکل بالمنطق یعنے تو اپنے زبان کو نگاہ رکہہ نہ کہیے تو کہ مبتلا ہو جاوے کیونکہ بلا بولنے بات کرنے کے ساتہہ مقرر کی گئی ہے تب اسکے فرمایا

حدیث صحاح کے ہے قوله علیه السلام من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیه ای مالا ینفعه ولا یضره یعنی حسن اسلام مرد سے چہوڑنا ہے لا یعنی کہنے کا یعنی جو چیز کہ اسکا کہنا اسکو فائدہ نہ دیوے اور زیان بہی نہ پہونچاوے اگرچہ اسکا کہنا مباح ہو تو اسی قدر وہ چیز کیون نہ کہے کہ اسپر اسکو ثواب ملے یعنے ذکر و تسبیح و تلاوت قرآن و تعلیم امر معروف و نہی از منکر اور مثل اسکے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوکے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نگاہداشت زبان کا اور حدیثان مع بمیت عربی کے لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

صاحب شغل کو دستار و مصلی دین تسبیح نہ دین

ایضا ذکر اسکا کہ صاحب شغل کو دستار و مصلی دین لیکن تسبیح نہ دین اسلئے کہ دینا تسبیح کا عزلت ہے تسبیح ایک ورد و ظیفہ بے تعلقی کے ہے کیونکہ وہ شغل دنیا کی تارک اور شغل آخرت کی عامل ہین مناسب اسکے یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایکدن صاحب شغل نزدیک دعاگو کے آیا اور کہا کہ دعا کرو تاکہ شغل مجہسے دور ہو جاوین مینے اسکو تسبیح دیدی وہ اس شغل سے معزول ہوگیا یہ مجرب ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر صاحب شغل صالح ہو تو اسکو تسبیح دین یا نہین جواب فرمایا کہ نہ دین مگر اسوقت کہ وہ طلب کرے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لے کام آئیگا۔

دعاے شیرینی

ایضاً شیرینی آئی حسن خادم سے فرمایا کہ یارون کو بانٹ دے بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت شیرینی
کہائین تو یہ دعا پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ پڑہتے تہے اللھم
ارزقنا حلاوۃ الایمان اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ دعا ملفوظ مین لکہہ مینے لکہلی

ذکر نماز چاشت و ظہریہ و تہجد وغیرہ

ذکر نماز چاشت کا نکلا فرمایا کہ نماز چاشت کی بارہ رکعت ہے اس باب مین حدیث صحیح
ہے قولہ علیہ السلام من صلی اثنتے عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ فی کل یوم قصرا
فی الجنۃ یعنی جو شخص پڑہے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہر روز تو بنادے اللہ تعالیٰ اسکے واسطے
اسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا مراد اس سے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہین
نہ یہ کہ وہ سنت ہین اگر مراد سنت ہوتین تو یوم ولیلۃ رات دن کی قید لگاتے کیونکہ بارہ رکعت
سنت کی رات دن مین ہین بعد اسکے فرمایا یارو تم جانتے ہو کہ واسطے پڑہنے والے اس نماز
کے کتنے محل بنا ہوتے ہین جبتک کہ وہ جیتا ہے اور چاہیے کہ کہڑے ہو کر پڑہے مگر بعذر
کیونکہ چہہ رکعتین ہونگی لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم یعنے نماز
بیٹہے کی آدہی ہے کہڑے کی نماز سے از روے ثواب کے بعد اسکے فرمایا کہ سالک کو چاہیے کہ چار ہزار
رکعت رات دن مین پڑہے اگر نہ پڑہ سکے تو دو ہزار رکعت رات دن مین ادا کرے یہ بہی اگر نہ ہوسکے
تو ہزار رکعت رات دن مین پڑہے اور جو یہ بہی نہو سکے تو دو سو رکعت رات دن مین پڑہے
اور اگر یہ بہی نہو سکے تو سو رکعت رات دن مین پڑہے کم نہ کرے کہ یہ اقل ہے ورنہ سالک
نہو گا دعا گو اسوقت پیرانہ سالی مین سو رکعت رات دن مین پڑہتا ہے خارج سنت و تحیت

سالک کو چاہیے کہ چار ہزار رکعت رات دن مین پڑہے

مسجد و شکر طہارت و شکر طعام سے بعد اسکے فرمایا تم شمار کرو تاکہ ہین کہون دس رکعت اشراق کی بارہ رکعت چاشت کی چار رکعت زوال کی بارہ رکعت بعد ظہر کے دوگانہ حفظ ایمان کا دس رکعت ظہر یہ چھبیس رکعت میان مغرب و عشا دو رکعت بعد سنت مغرب کے ہدیہ رسول ہین رکعت نماز اوابین چار رکعت بعد فراغ اوابین دو رکعت احیاء قلب دو رکعت صلوۃ خضر آٹھہ رکعت بعد عشا دو رکعت حفظ ایمان دو رکعت صلوۃ التوبہ چار رکعت وتر سے پہلے انکو سنت وتر کہتے ہین چار رکعت اس طریق سے کہ تین رکعت وتر اول رات مین واسطے کسی مصلحت کے پڑہتا ہون از جہت فوت و یا موت اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر پڑہتا ہون انکی تشفیعا للوتر کی نیت کرتا ہون یہ شفعہ دو رکعت کا ساتھ ان تین رکعتون کے چار رکعت ہوجاتا ہے لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم اور جب واسطے وتر کے اٹھتا ہون تو بعد تہجد کے پڑہتا ہون اور دو رکعت بعد اسکے نہین پڑہتا ہون لقولہ علیہ السلام اجعلوا الوتر اخر صلاتکم وتر آخر مین نماز ہے پس اس سے ختم کرنا چاہیے اگر کوئی نماز بعد اسکے ادا کیجائے تو مسنون یہ ہے کہ اعادہ کرے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات مین تین بار وتر پڑہا ہے ایک بعد عشا کے متصل دوسرا جب آپ گھر مین تشریف لاتے تو کچھہ نوافل پڑہتے پھر وتر ادا فرماتے تیسرا جسوقت آپ تہجد کے واسطے کھڑے ہوتے تو پھر وتر پڑہتے تاکہ وتر پر ختم ہوجائے اور ہین رکعت وقت تہجد کے دو رکعت اول شکر احیاء لیل کی اور بارہ رکعت تہجد کی اور دو رکعت صلوۃ السعادۃ

کے اور دو رکعت سعادۃ الاولاد کے اُس آدمی کے واسطے کہ جسکی اولاد ہو ورنہ تو بعد اُسکے صلوۃ الغنا پڑھے بہت بار اداا عطیناک پڑھے دونون رکعتون مین اور دو رکعت صلوۃ الحاجہ مجموعہ ہمنے شمار کیا تو سو رکعتین ہوتی ہین بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوکے فرمایا فرزند بس چاہیے کہ ان سو رکعتون پر مواظبت کرو اور ہمیشہ ادا کرو اور ملفوظ مین لکھو تا کہ یارون کے بہی کام آوے پس مین نے لکھا۔

ایضا شب سہ شنبہ بائیسوین ماہ جمادی الاولی

کو یہ فقیر خدمت میں اُس امیر کے حاضر تہا مائدہ یعنے کہانے کا خوان لائے خرچ کیا یعنے کہانا کہالیا بعد خرچ مائدے کے فرمایا کہ دوگانہ شکر نعمت کا پڑہو کہ حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام من اکل الطعام ولم یصل رکعتین شکر النعمة الله ثم ینام یقسو قلبه یعنے جو شخص کہانا کہاتا ہے اور دو رکعت شکر نعمت اللہ کی نہیں پڑہتا ہے پہر سو جاتا ہے تو اسکا دل سیاہ و سخت ہو جاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ بعض محدثین نے اسکو عام ترکہا ہے ہر بار کہ کہانا کہائیں دو رکعت شکر نعمت کے پڑہین اور بعض کہتے ہین کہ یہہ بات رات میں ہے پس بہتر یہ ہے کہ ہر بار کہ کہانا کہائے دو رکعت پڑہ لے تا کہ اتفاق ہو جائے پہلی رکعت مین یہ آیت والٰہکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور دوسری مین اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم پڑہے اسلیئے کہ ان دونو آیتون مین اسم اعظم ہے اور اس دوگانہ شکر نعمت مین یہی دو آیتین مروی ہین لیکن اوراد شیخ کبیر رضی اللہ عنہ مین دوسرا طریق ہے جیسا کہ ہے اور یہ معمول دعا گو کا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من

[margin: دوگانہ شکر نعمت]

یہ فائدہ شکر نعمت کا اور حدیث لکہنے کی غرض سے مین نے لکہہ لیا۔

بائیسوین ماہ جمادی الاولی

منگل کے دن اشراق کے وقت یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا روے منیر اس فقیر کے طرف لائے فرمایا فرزند سبق پڑہ مین نے شروع کیا کلام اسمین تہا ثم اختلفوا فی الایمان والاسلام قال بعضہم ہما واحد لقولہ تعالی ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وقولہ تعالی فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین قال بعضہم ہما متفاوتان لقولہ تعالی ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمومنات وقولہ تعالی قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا الا ان الاصح ما قال ابو المنصور الماتریدی رحمہ اللہ رئیس اہل السنۃ والجماعۃ ان الاسلام معرفۃ التکالیف من الصلوۃ والصیام وغیرہما ومحلہ الصدر لقولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ والایمان معرفۃ اللہ تعالی بالایات البینۃ ومحلہ القلب لقولہ تعالی ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم واولئک کتب فی قلوبہم الایمان والقلب داخل الصدر والمعرفۃ محلہ السر وہو داخل الفؤاد یعنے اہل سنت و جماعت نے اختلاف کیا ہے ایمان و اسلام مین بعض نے کہا ایمان و اسلام ایک ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی ہے قصہ لوط علیہ السلام سے کہ ہمنے نہ پایا اُس شہر مین سوا ایک گہر کے مسلمانون سے سو نکالا ہمنے اُس شخص کو جو کہ تہا اُسمین مومنین سے یعنے خاندان لوط علیہ السلام پس

انکو اسلام کے ساتھہ یاد کیا اور ایمان کے ساتھہ بھی تو اسلام و ایمان دونون ایک ہوئی
اور بعض نے کہا ایمان و اسلام متفاوت ہین ایک نہین ہین اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ان
المسلمین والمسلمات والمومنین والمومنات سو مسلمانونکا علیحدہ ذکر کیا اور مومنون کا علیحدہ اور
درمیان دونو کے واو عطف کا ذکر فرمایا یعنی جو کہ مغایرت پر دلالت کرتا ہے اور اسلئے کہ اللہ تعالی
نے اعراب یعنے بدوے جنگلی لوگون سے یون خبر دی ہے کہ وہ بولے کہ ہم ایمان لائے حکم ہوا
کہ تم مت کہو کہ ہم ایمان لائے ولیکن تم تو کہو کہ ہم اسلام لائے ایمان اسکو کہتے ہین جو کہ
طوع و رغبت سے ہو اور اسلام اسکو کہتے ہین کہ ڈر سے تلوار و قید اور اسکے مانند کے ہو یعنے
ہینے گردن رکھدی مطیع و منقاد ہوگئے پس ایمان و اسلام دونو متفاوت ہوئے مگر صحیح تر
وہ قول ہے جو کہ ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی رئیس اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ اسلام
پہچاننا ہے تکالیف کا یعنی اوامر کا جیسے فرائض و واجبات نماز و روزہ وغیرہ اور محل اسلام کا
سینہ ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ
یعنے کیا پس وہ شخص کہ کھولدیا اللہ نے اسکے سینے کو واسطے اسلام کے سو وہ روشنی پر ہے طرف سے
اپنے پروردگار کی اور ایمان پہچاننا ہے اللہ تعالی کا کھلی کھلی نشانیون سے جیسے کہ بندہ اپنے آپ مین
دیکھے اور کہے کہ اسنے مجھے پیدا کیا ہے اور یہ وہی قول ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنے جسنے اپنے نفس کو پہچانا اسنے اپنے رب پروردگار کو پہچانا
اور آسمان و زمین مین نظر کرے اور ان چیزون مین جو کہ آسمان و زمین مین ہین کہ انکا کوئی صانع
بنانے والا ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا

ما خلقت هذا باطلا یعنے وہ فکر کرتے سوچتے ہین خلق و پیدائش آسمانون اور زمین مین کہ اے
رب ہمارے تونے اسکو بیکار پیدا نہین کیا ہے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ تفکر
ساعة خیر من عبادة الف سنة یعنے ایک گہڑی کہ باریتعالی کی صنع وکاریگری مین
تفکر کرین بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے کیونکہ یہ تفکر اُسکے اعتقاد و یقین کو زیادہ کریگا
اور جگہ ایمان کی دل ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان
وزینه فی قلوبکم یعنے لیکن اللہ تعالی نے محبوب کر دیا ہے طرف تمہارے ایمان کو اور
زینت دی اسکو تمہارے دلون مین اور دل سینے کے اندر ہے اور معرفت کا محل سر ہے
اور سر فؤاد کے اندر ہے جسوقت سبق فقیر کا یہان پہونچا تو مین نے پوچھا کہ درمیان قلب
وفؤاد کے کیا فرق ہے جواب فرمایا کہ قلب نیچے اور فؤاد بالاتر ہے ولیکن ایک دوسرے
کے ساتھہ متصل ہے اور سر ان سے بالاتر ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من لکہ لے

بعض اولیاء کامل اللہ سبحانہ کو اور عرش وغیرہ کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے ہین

الیضا روز مذکور مین یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سبق رسالہ کا فرماتے
تھے بات اسمین تہی کہ بعض اولیاء کامل وواصل اُسکی ذات کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے
ہین اور بہشت و دوزخ و عرش و کرسی ولوح وقلم وغیرہ اُنکو نظر آتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ
ایک درویش واصل نے کہا ہے رایت اللہ قبل کل شئ یعنے مین نے اللہ کو ہر چیز سے پہلے
دیکھا ہے ایک عزیز نے پوچھا یہ کیونکر ہے جواب فرمایا کہ غیرت در شک کرتا ہے اگرچہ اشیا

نظر مین آتے ہین وہ لوگ ترک النظر الی الکل کرتے ہین تاکہ ان اشیار کے خالق سے وصال پائین توان سب کو بطفیل اُسکے دیکھین نہ یہ کہ اُسکو بطفیل ان اشیار کے دیکھین زہے علو ہمت اس بات کا سر یہ ہے مثلاً اگر کوئی شیفتۂ معشوق ہوجاے تو وہ سب ترک نظر کرلیتا ہے یہانتک کہ اُس سے ملجاے اور مراد پاوے پہر سارا لباس آراستہ اُسکی نگاہ مین آجاتا ہے جبکہ دوست ہاتہہ آگیا ع آب حیات من ست خاک در کوی دوست ؛ در دو جہان خرمی ست مادمی ور دو ست ؛ جیسے اگر کوئی بادشاہ کو دیکہتا ہے تو سارے امرا و وزرا کی طرف نظر نہین کرتا ہے۔

بعض اولیار غیب کی آواز سُنتے ہین

بعد اسکے فرمایا کہ بعض اولیار اللہ تعالی کی آواز سنتے ہین اسلئے کہ یہ آواز پیدا ہوجاتی ہے کہ ھذا افعل او لا تفعل یعنے ایسا کر ایسا مت کر اور وہ جواب بہی دیتے ہین کہ یہ کردن یا نکردن جیسا کہ شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالی یہ مرتبہ رکہتے تہے وہ آواز سنتے تہے اگر کوئی شخص اُنکے واسطے فتوح لاتا وجہ شبہہ سے تو آواز سنتے کہ یہ حرام ہے لیکن مین نے تیرے واسطے حلال کردی اسی درمیان مین اس فقیر و یاران دیگر پر متوجہ ہوے پوچہا کوئی بیگانہ تو نہین ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین وقت خلوت کا تہا فرمایا کہ تم میرے بہائی ہو سنو ایک دن دعاگو ہمراہ یارون کے ملتان سے اوچہہ کو جاتا تہا ایک عزیز کہانا پکا ہوا خوان مین رکہا ہوا لایا یار لوگ بہوکے تہے خوش ہوگئے مینے آواز سنی کہ یا عبدی لا تاکل من ھذا الطعام فانہ حرام یعنے اے میرے بندے تو اس کہانے سے مت کہا کیونکہ وہ

حکایت شیخ جمال الدین اچھوی رحمۃ اللہ علیہ

حکایت حضرت مخدوم قدس سرہ در باب ملتان

حرام ہے مین نے یقین کر لیا کہ کوئی چیز شبہہ کی ہے پس مین نے اُس سے پوچہا تو کون ہے اُسنے

کہا مین طباخ یعنے باورچی ہون مین نے کہا تو کسواسطے لایا ہے کہا مین التماس کہتا ہون

کہا کیا ہے کہا آپ میرے واسطے منت کرین تا کہ محصول دکان کا مجہسے تہوڑا لین مین نے

کہا سبب حرام کا یہی سر تہا مین نے اُس سے کہا کہ تو اپنا کہانا لیجا مین نے اُسکو پہیر دیا اور کہا

کہ یہہ رشوت ہے اور رشوت حرام ہے ولیکن مین تیری منت کر دونگا۔

بعض محبوبان الٰہی کو بہشت کا کہانا پینا لباس پہونچتا ہے

ایضاً ذکر اسکا نکلا کہ بعض محبوبان خدا یتعالی کو طعام و شراب و لباس بہشتی پہونچتا

ہے تا کہ بفراغ خاطر مشغول ہون مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ ادن دنون

مین کہ دعاگو مکے مین مجاور رہتا ایک عزیز جبل ابوقبیس مین حجرہ رکہتا اُسکا دروازہ بند کرکے

اُسی جگہہ مشغول ہوتا تہا دعاگو سے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تو جا اُسکو

دیکہہ اور اُسکی زیارت کر مین پہاڑ پر چڑہا اُسکے حجرے مین گیا دستک دی اُسنے اندر سے کہا

من علی الباب یعنے کون ہے دروازے پر مین نے کہا سیدی انا ولد رسول اللہ افتح

علی الباب حتی ازورک یعنے اے میرے سید مین ہون فرزند رسول کا تو دروازہ کہول

تا کہ مین تیری زیارت کرون اُسنے اسیوقت دروازہ کہول دیا دعاگو سے مصافحہ کیا اور

کافور سے بہی زیادہ تر سفید قرص مجہکو دئے مین لے آیا مین نے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی

کے ساتہہ کہائے شیخ نے فرمایا یا سیدی ہذا خبز الجنۃ یعنے امام یافعی رضی اللہ عنہ نے

کہا اے میرے سید یہ جنت کی روٹی ہے اور کچہہ واسطے مخدوم والد دامت برکاتہ کے اُوجہہ

مین لایا یہ قرص نبات مصری سے بہی زیادہ ترشیرین تہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ عزیز اُٹہی کم نماز شروع کرتا اور پڑہتا تہا کعبہ اُس جگہہ سے دکہائی دیتا ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تنہا پڑہتا تہا جواب فرمایا کہ جماعت کے ساتہہ جبکہ امام خانہ کعبہ مین شروع کرتا تو وہ بہی شروع کرتا پہر پوچہا کہ فاصلہ تہا اور تنہا اُسجگہہ نماز جماعت کے ساتہہ کیونکر ہوتی ہے جواب فرمایا کہ مین نے اُس سے زبان عربی مین پوچہا وہ فارسی نہین جانتا تہا یا سیدی کیف تصلی من هنا و بینك و بین الکعبة فاصلة طویلة کبیرة قال انا فی مذهب لمالك و ذلك فی مذهبه یجوز یعنے اے میرے سید تم یہان سے کس طرح نماز پڑہتے ہو حالانکہ درمیان تمہارے اور کعبے کے فاصلہ دراز ہے کہا مین مذہب امام مالک رحمہ اللہ تعالی مین ہون اور یہ اُنکے مذہب مین جائز ہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ ایک عورت بہی حجرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مشغول ہوتی تہی اُسکے واسطے بہی طعام و شراب و لباس بہشتی پہونچتا تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم نے اُس عورت کو دیکہا ہے جواب فرمایا کہ ہان مین نے اُس عورت کو دیکہا ہے وہ طواف خانہ کعبہ مین آتی تہی **ایضاً** فرمایا کہ ایمان تین قسم ہے ایک تو ایمان استدلالی وہ یہ ہے کہ آسمان مین نظر کرے کہ یہ ایسا ہی معلق بے ستون اور جاے بلند ہے اور نشیب بہی رکہتا ہے اسکا کوئی خالق ہے پس ایمان لائے اور یقین کرے دوسرا ایمان تقلیدی ہے کہ اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر پہونچی ہو پس ایمان لے آئے جیسا کہ قصیدہ مین ہے ؎ وایمان المقلد ذو اعتبار ۔ بتصریح اخبار عوالی ۔ یعنے ایمان مقلد کا نص و اخبار عالیہ سے معتبر ہے تیسرا ایمان مشاہدتی ہے

جبکہ نظر ولی کی بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم پر پڑتی ہے تو کہتا ہے کہ اس سب کا
پیدا کرنیوالا سے جسوقت مرتبہ ایسا ہو جاتا ہے تو مجاہدے سے ذات خدا کو دل کی آنکھ سے
دیکھتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑھی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین
جاھدوا فی طلب وصالنا لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ ہمارے وصال کے طلب مین
سعی و کوشش کرتے ہین تو مقرر ہم انکو اپنے وصال کی راہین بتا دیتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ عمل مین عجب کو دخل نہو یون جانے کہ جو مین کرتا ہون اللہ تعالی کی توفیق سے نہ ہمہ ازخود
اس فقیر کے طرف متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہی انکو لکھہ لے غریب
ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑھ قیلولی کا وقت نزدیک ہوتا ہے مین نے شروع
کیا ترتیب اسمین تھی قولہ تعالی اللہ نور السموات والارض ای منورھما وقیل منور السموات
بالنجوم وذلک قولہ تعالی وزینا السماء الدنیا بمصابیح وقولہ تعالی وزینا السماء
الدنیا بزینة الکواکب ای النجوم والارضین بالھداة وقیل نور السموات بالملائکة
والارض بالانبیاء والاولیاء وقیل نورھما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل
نورہ کمشکوة فیھا مصباح المصباح فی زجاجة الآیة جعل الصدر بمنزلة مشکوة
والمشکوة کوة غیر نافذة والقلب بمنزلة الزجاجة وھی القارورة والفؤاد بمنزلة
المصباح وھو السراج والسر بمنزلة الشجر وداخل السر موضع خفی وھو موضع
نور الھدایة ولا صنع للعبد فیہ شیء ای فی موضع خفی ثم ان اللہ تعالی اذا اراد
ان یھدی عبدہ یلقی نورہ فی الموضع الخفی فبدأ الآی بدایة وھو نور التجلی

وذلك قوله تعالى يهدی الله لنوره من یشاء ثم یتلالؤ النور الی السر فیقوم للعبد
اصل التوحید فیوحد الله تعالى ویتبرأ من الاصنام ثم لا یسکن ذلک النور حتے
یتلالأ الی الفواد فیقوم له فعل المعرفة فیصیر العبد عارفا الله تعالى بجمیع صفاته
ذلک نور المعرفة ثم یتلالأ ذلک النور الی القلب فیقوم له فعل الایمان وذلک
نور الایمان ثم یتلالأ ذلک النور الی الصدر فیقوم له فعل الاسلام وھو نور الاسلام
ثم ینتشر ذلک النور الی الاعضاء فیتقاضی العبد ای یتباعد بالاجتناب عن المعاصی
والائتمار بالاوامر وذلک نور التقوی فامر الله العبد فاجابه العبد لذلک فصار
مؤمنا تقیا ودخل تحت قوله تعالى ان اکرمکم عند الله اتقاکم فاذا صار ھھنا
امورا اربعة التوحید والمعرفة والایمان والاسلام فاذا اجتمعت فی ذاته ذلک
الاربعة صار دینا وذلک قوله تعالى ان الدین عند الله الاسلام یعنی اللہ تعالی
روشن کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ روشن کرنیوالا آسمانونکا ہے
ستارون سے دلیل اسکی یہ قول ہے اسپاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو چراغون سے اور
قول اسپاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ستارون کی زینت سے اور زینت دینے والا
زمین کا ہے سیدہی راہ بتانیوالونسے جیسے کہ رات کے قافلے والے ستارون سے راہ پاتے ہین
ویسے ہی بسبب سیدہی راہ بتانیوالونکے غرقاب ظلمات دنیا سے دین کی راہ پاتے ہین
بعض نے کہا کہ آسمانونکو تو اسنے فرشتون سے روشن کیا اور زمین کو انبیاء واولیا سے اور
بعض نے کہا کہ آسمان و زمین دونونکو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشن کیا مثل اوسکی

روشنی کی ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اسمین ایک چراغ ہے اور چراغ ایک قندیل مین ہے
شیشے کی اور قندیل ایسا ہے جیسا ستارہ چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ ایک درخت برکت والے
زیتون سے کہ وہ نہ شرق مین ہے نہ غرب مین مگر زمین مکہ اللہ تعالی نے سینے کو مثل طاق
کے اور دل کو مثل شیشے کے اور فؤاد کو مثل چراغ کے اور سر کو مثل درخت زیتون کے ٹھیرایا
اور اندر سر کے ایک چھپی جگہ ہے اور وہ نور ہدایت کا محل ہے اور اس چھپی جگہہ مین بندے
کے لئے کچھ صنعت و کاریگری نہین ہے وہ اسی کے دست قدرت مین ہے پھر جس وقت اللہ تعالے
چاہتا ہے کہ اپنے بندے گمراہ کو سیدھی راہ بتائے تو اس چھپی جگہہ مین جو کہ سر کے اندر ہے
اپنا نور ڈالتا ہے پس وہ نور چمکنے لگتا ہے یہ نور توحید کا ہے اور یہ وہ قول ہے اللہ پاک کا
کہ ہدایت کرتا ہے اللہ اپنے نور کی جسکو چاہتا ہے پھر وہ نور چمکتا ہے طرف سر کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے بندے کے فعل توحید کا پس وہ اللہ کی توحید کرتا ہے اللہ کو ایک کہتا ہے اور
بتون سے بیزار ہوتا ہے پھر وہ نور ساکن نہین رہتا ہے یہانتک کہ چمکتا ہے طرف فؤاد کے تو قائم
ہوتا ہے واسطے بندے کے فعل معرفت کا پس بندہ عارف ہو جاتا ہے اللہ تعالی کا ساتھ
جمیع صفات اسکے اور یہ نور ہے معرفت کا پھر وہ نور چمکتا ہے طرف دل کے تو قائم ہوتا ہے
اسکے واسطے فعل ایمان کا اور یہ نور ہے ایمان کا پھر چمکتا ہے طرف سینے کے تو قائم ہوتا ہے
اسکے واسطے فعل اسلام کا اور یہ نور ہے اسلام کا پس بندہ واسطے اسکے گردن رکھتا ہے
یعنے خدا کا مطیع و منقاد ہو جاتا ہے پھر وہ نور طرف اعضا کے منتشر ہوتا ہے تو بندہ پرہیز کرتا ہے
گناہون سے اور احکام الہی کی فرمانبرداری کرتا ہے اور یہ نور ہے تقوی کا پس اللہ تعالے

بندے کو حکم کرتا ہے تو وہ قبول کرتا مانتا ہے بسبب اُس نور کے پہر وہ بندہ مومن متقی ہو جاتا ہے
تو وہ اس قول الہی کے نیچے داخل ہوتا ہے کہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے متقی تر تمہارا ہے
پس اب یہاں چار امور ہو گئے توحید و معرفت و ایمان و اسلام پس جب اُس ... یہ چار
باتین جمع ہو گئیں تو وہ دین ہو گیا مذہب اہل سنت و جماعت میں اور یہی معنی ہیں اس
قول الہی کے کہ دین جو ہے نزدیک اللہ کے سو وہ اسلام ہی ہے یہ ساری ترتیب آغاز
سبق سے فراغ تک حق بین اس فقیر کے تہی۔

ذکر صوف یعنے کمل کا

ایضا ذکر صوف کی فضیلت کا نکلا فرمایا کہ اکثر پیغمبر علیہم السلام صوف پوش رہتے تہا
اور صوف گلیم یعنے کمل کو کہتے ہیں اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بہی صوف پہنا
تہا اور گدہے پر بدون زین کے سوار ہوتے تہے قوله تعالى يا ايها المزمل قم الليل
الا قليلا یعنے اے محمد گلیم پوش تو کہڑا ہو رات میں مگر تہوڑا اور صحابہ و اصحاب صفہ
گلیم پوش ہوئے ہیں اسلئے کہ پوشش اُس وقت کے نیکبختوں کی یہی تہی اور اگر اصحاب صفہ
واسطے کسی مصلحت کے باہر نکلتے تو کپڑے عاریتی ایک دوسرے کے پہن لیتے تہے تاکہ نظر خلق
مین تونگر دکہائی دین خلق جانتی تہی کہ وہ تونگر ہین لیکن وہ فقیر تہے قوله علیہ السلام
ان الله يحب الفقير الغنى التقى یعنے بیشک اللہ دوست رکہتا ہے فقیر تونگر
پرہیزگار پاک کو چنانچہ اللہ عز وجل نے انہین اصحاب صفہ کی صفت کی اپنی کلام مجید میں
پیغمبر علیہ السلام کو خبر دی ہے للفقراء الذين احصروا في سبيل الله لا يستطيعون

ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف ای التکلف تعرفہم
بسیماہم لا یسئلون الناس الحافا ای الحاحا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُسطرف عجب
بات سُنی کہ ہندوستان مین نہ سُنی تہی الحافا اسے حیاءً من اللہ تعالی یعنے نادان لوگ
ان درویشون اصحاب صفہ کو تونگر جانتے تہے اسلئے کہ وہ خود کو بتکلف خلق کی نظر مین
تونگر دکہاتے تہے اے محمدؐ تو اُنکو پہچانتا ہے اُنکے سیما سے کہ وہ فقیر ہین نہین مانگتے ہین
لوگون سے اسلئے کہ شرم کرتے ہین خدا سے مثلاً اگر اسوقت بادشاہ مجازی کا کوئی غلام ہو
وہ ہرگز دوسرے سے جو کہ اُس سے کم رتبہ ہے نہ مانگیگا شرم کریگا اور فخر کریگا اگرچہ وہ
سب سے زیادہ تر فقیر ہو خاصکر وہ تو بندگان خاص بادشاہِ حقیقی کے ہین یعنے تو پہر وہ
کیونکر سوال کرینگے جیسے کہ کسی قائل عربی نے خوب رباعی کہی ہے ؎ ولا تطلبن
من الدنیا نصیبا ۔ سوی خبز الشعیر وکوز ماء ۔ ولا تلبس لباسا دون صوف
لان الصوف لبس الانبیاء ؎ بانان جوین بسازو باپارہ دلق ۔ بار محنتِ
خود بہ بہ از بار منتِ خلق ۔ بعد اسکے خوان لائے خرچ کیا یعنے طعام تناول فرمایا دوگانہ
شکر کا ادا کیا اور نماز چاشت کی ادا کی متابعۃً رسول اللہ علیہ السلام نیت فرمائی باب
مین نماز کے ایک فائدہ بیان فرمایا کہ نماز مین بعد سجدہ ثانیہ کے زانو پر ہاتہہ رکہین اور
اُٹہین لیکن جسوقت قعدہ سے اُٹہین تو ہاتہہ کی مٹہی باندہکر اُٹہین جیسا کہ دعاگو ہمیشہ
کرتا ہے تم دیکہتے ہو اور دعاگو نے یہ طریقہ محدثون اور حنفی مذہبون سے دیکہا ہے مین نے
پوچہا تو جواب فرمایا کہ یہ طریق مسنون ہے اسلئے کہ قعدہ سے زانو پر ہاتہہ رکہکر اُٹہنا

دشوار ہے اُسوقت سے مین ایسا کرتا ہون اور یہ بات مین نے فقہ مین بھی پائی ہے
فاذا اطمأن ساجداً کبر واستوی قائماً علی صدور قدمیہ اور لکھا اذا قام
من القعدۃ الاولی قام علی صدور قدمیہ مین نے کسی جگہہ نہین پایا بعض نہین
جانتے ہین اسلئے پہلے قعدے سے ہاتھہ زانو پر رکھکر اُٹھتے ہین چاہئے یون کہ پہلے
قعدے سے مٹھی باندھکر اُٹھین پھر اس فقیر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا ای بھائیو تم بھی ایسا کرو
جیسا کہ یہہ دعاگو کرتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکھہ لے پس مین نے لکھہ لیا

ذکر واردات

ایضاً ذکر واردات کا نکلا فرمایا کہ وارد حال کو کہتے ہین بتشدید لام حلول سے جو کہ
سالک مین پیدا ہوتا ہے سالک کو چاہئے کہ حال کا مالک ہووے مملوک حال کا نہو جائے
لان السالک الکامل الذی یملک حالہ لا الحال یملکہ یعنے اسلئے کہ کامل سالک
وہی ہے جو کہ اپنے حال کا مالک ہوتا ہے نہ حال اُسکا مالک ہوتا ہے یعنے کمال یہی ہے
کہ حال کو اپنے قبضے مین رکھے حال کا تابع نہو جائے اسجگہہ اس فقیر نے پوچھا کہ جو شخص رقص
کرے یہ بھی حال ہے جواب فرمایا کہ رقص حال کا باعث ہے چاہئے کہ تحمل کرے حال کا
مالک رہا کرے اور اگر تحمل نکریگا تو مملوک حال کا ہو جائیگا مناسب اسکے حکایت
شیخ منصور حلاج کی بیان فرمائی کہ اُنکو اللہ کی طرف سے حال وارد ہوا ایکدن وہ وعظ
کہتے تھے اثنائے وعظ مین آواز سُنی کہ من یفدی لنا روحہ فقال الحلاج انا الحق
ای انا الثابت بفداء روحی مشائخ عصر جنہون نے اُنکے مار ڈالنے کا فتوی دیا تھا

سر یہہ تہا اور یہہ آیت پڑہے قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اے
لن تنالوا القا ر اللہ حتی تہدوا ا روا حکم لے اللہ تعالی یعنی تم ہرگز نہ پہونچوگے دیدار خدا کو
یہانتک کہ ہدیہ کرو اپنے روحونکو طرف اللہ تعالی کے وہ اپنے قول پر جمے رہے کہ انا الحق
بقدار ز وحی اور ایک قول پر منصور اللہ کی طرف سے حکایت کرنیوالے تہے اللہ کا نام
لیتے تہے اور یہ درست ہے اور ایک قول پر وہ اپنے وجود سے فانی ہوگئے تہے اور ساتہہ
وجود ذات محبوب کے باقی جیسے کہ مجنون سئل المجنون الرفاعی ما اسمک قال لیلی یعنے
کسی نے مجنون سے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے کہا لیلی خود کی خبر نہ تہی اسکے تمام اعضا کو اسکے
محبوبہ نے لے لیا تہا یہ بیت عربی پڑہی بیت انا من اھوی و من اھوی انا نحن
روحان حللنا بدنا یعنے مین وہ ہون کہ جسکو چاہتا ہون اور جسکو چاہتا ہون وہ
مین ہون ہم دو جانین ہین کہ ہمنے ایک بدن مین حلول کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منصور
حلاج نے جو کہ انا الحق کہا سکر سے نہ تہا بلکہ وہ تو مالک حال کے ہوگئے تہے اگر سکر ہوتا تو
ایک کلمے پر نہ رہتے بلکہ کلمات شتے یعنے متفرق پریشان باتین کہتے جیسے دیوانے بکتے
ہین انکے قتل کا بہی بہید تہا کہ وہ ایک چیز پر مستقیم رہے یہانتک کہ جان دیدی جبکہ
امام ہمام قاضی ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی نے پوچہا کہ من انت قال انا الحق یعنے تو کون
ہے کہا مین حق ہون ہرچند انسے پوچہا تو وہ انا الحق ہی کہتے تہے پس امام ابو یوسف
اور سارے اماموں نے انکے قتل کا فتوی لکہا اسجگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ مارنا منصور
کا صواب پر تہا یا غلط پر جواب فرمایا کہ دونو قولو پر صواب تہا علماے ظاہر کے قول پر

(حاشیہ) تا نگوید کسی ازین پس من دیگرم تو دیگری ... [illegible]

(حاشیہ) [illegible]

اسلئے کہ علمار نے اُسکی تکفیر کی اور کہا کہ وہ کفر کا کلمہ کہتا تہا اور اُسی پر جما ہوا تہا اور قول
مشائخ پر اسواسطے کہ دعوے کیا انا الحق کہا یعنے انا الثابت بقدار روحی پس دونو قول
قتل اُسکا برصواب تہا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن یہ فوائد دار داتکے
اور تینون قول باب مین منصور کے اور بیان آیت مذکور کا اور نظم عربی جو مین نے
بیان کی سب کو لکہہ لے مین نے لکہہ لیا **ایضا** روز مذکور مین ظہر کے وقت اس
فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن سبق پڑہو ترتیب اسمین تہی ینبغی للمؤمن ان لا یشک
فی ایمانه ولا یقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی قال تعالی انما المؤمنون الذین
امنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا ای لم یشکوا قال الله تعالی اولئک هم المؤمنون
حقا ومن قال انا مؤمن ان شاء الله تعالی فانظر لای حال استثنی للحالة الماضیة
وهو ان یقول کنت مؤمنا ان شاء الله امس ام استثنی للحالة التی هو فیها
فیقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی الساعة فقد کفر بهاتین اللفظتین وان
استثنی للحالة المستقبلة وقال اکون غدا مؤمنا ان شاء الله جاز ذلک
ولکن ذلک القول منه بدعة لان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال من
لم یکن مؤمنا حقا کان کافرا حقا یعنے مومن کو چاہیے کہ اپنے ایمان مین شک نکرے
اور یون نکہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ تعالی اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے مومن
وہی لوگ ہین کہ جو ایمان لائے ساتہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے پہر شک نہ کیا وہی لوگ
ہین مومن سچے پکے اور جو شخص کہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ تعالی تو تو دیکہہ اُنکے

کونسی حالت کا استثنا کیا ہے اگر گزری حالت کے واسطے استثنا کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ یون کہے کہ مین مومن تہا انشاء اللہ کل کو یا اُسنے استثنا کیا ہے واسطے اس حالت کے کہ جو مین دے ہے پس کہتا ہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ اس گھری مین تو وہ مستقر ران دونون حال مین ان دو لفظون کے سبب سے کافر ہو گیا بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مذہب پر جائز ہے کیونکہ اُنکے مذہب مین ان شاء اللہ واسطے شک کے نہین ہے بلکہ واسطے تبرک کے ہے اور اگر استثنا کیا ہے واسطے آیندہ حالت کے اور کہا کہ مین ہونگا کل مومن انشاء اللہ تو یہ جائز ہے اور یہ ہمارے مذہب پر بہی روا ہے ولیکن کہنا اس کلمے کا اُس سے بدعت ہے کیونکہ کسی صحابی نے عہد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین کہا اور نہ تابعین مین سے کسی نے کہا اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مومن استوار پکا نہو گا تو وہ پکا کافر ہو گا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر اسم اعظم

ایضا اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا بارش کیسی ہے ہمنے عرض کیا کہ بارش سخت ہے گہر گرتے ہین حوض اور تالاب ٹوٹ گئے اور بند فتح خان کا اور بند نائب باربک کا اور ایک دوسرا بند تینون ایک ہو گئے اور بند نائب باربک کا ٹوٹ گیا رستہ لبیاب کا چلتا ہے اور پانی حوض خاص علائی کا چشمے کے راہ سے جاتا ہے کہ کبہی نہ گیا تہا فرمایا کہ آج منگل کا دن ہے ورد یا حی یا قیوم کا ہزار بار ہے اور یہ اسم اعظم ہے اسکو ہزار بار کہین ہزار بار

کہا اور دعا بارش روکنے کی فرمائی اسطرح اور اول و آخر درود شریف پڑھا الٰہنا توسلنا بہذین الاسمین الاعظمین حوالینا ولا علینا یعنے اے معبود ہمارے ہمنے توسل کیا ہے ساتھ ان دونو ناموں بڑے کے تو ہمارے گرد اگرد برسا اور ہمارے اوپر مت برسا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت بارش بہت ہوتی اور رکتی نہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے الٰہی حوالینا ولا علینا۔

دعاء امساک باران

ذکر قیلولی کا

ایضاً ذکر قیلولی کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام قیلوا فان الشیطان لا یقیل یعنے تم قیلولہ کرو یعنے دوپہر کو سؤو اسلیے کہ شیطان قیلولہ نہین کرتا ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیطان کو نیند ہے جواب فرمایا کہ شیطان کو نیند ہے فرشتے کو نیند نہین ہے اسلیے کہ شیطان فرشتون سے نہین ہے جن سے ہے لقولہ تعالےٰ واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربہ اور خلقت جن کی آگ سے ہے جیسے کہ شیطان نے کہا ہے قولہ تعالی خلقتنی من نار وخلقتہ من طین وقال تعالی خلق الجان من مارج من نار والجان خلقناہ من نار السموم بعد اسکے فرمایا کہ جن مومن بھی ہوتے ہین اور کافر بھی اور اولیا بھی ہوتے ہین اور فاسق بھی جیسے آدمی ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جن کے اولیا بھی ہوتے ہین جو کہ ارشاد کرین جواب فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین طواف خانۂ کعبہ مین جن سے ایک ولی مرشد کو پایا اور اُس سے مصافحہ کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مسلمان جنون کو دیکھا ہے

شیطان جنی ہے

شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی کے پاس سبق پڑہتے تہے دن مین تو آدمیون کو سبق دیتے تہے اور رات مین جنون کو پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من مین نے جو یہ فوائد کہے ہین انکو لکہہ لے مین نے لکہہ لئے۔

ذکر سلام کا

ایضا فرمایا کہ جسوقت گہر مین آئین تو سلام کرین قولہ تعالی فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ وقولہ علیہ السلام السلام قبل الکلام قولہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتے تستانسوا وتسلموا علے اھلھا ای اھل البیت اور جب مسجد مین آئین تو بہی سلام کرین کیونکہ مسجد بہی گہر ہے قول ہے اللہ تعالی کا کہ یا ابراھیم طھر بیتی اور قول ہے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ المسجد بیت اللہ والمسجد بیت کل تقی اسلئے کہ گہر مولی اور بندے کا ایک ہے اللہ تعالی مکان سے منزہ و پاک ہے لیکن اضافت واسطے کرامت مکان کے ہے جیسا کہ لامیہ مین کہا ہے ع وذاتا عن جھات الست خالی اور اگر گہر مین یا مسجد مین کوئی نہو اور خالی ہو تو روایت کیا گیا ہے کہ اسطرح کہین السلام علینا وعلی عباد اللہ الصلحین بعد اسکے فرمایا اگر لونڈی ہو تو بہی سلام کرین اس محل مین تبسم کیا کہ بے بیون کے ڈر سے لونڈی کو سلام نہین کر سکتے اسلئے کہ وہ یون کہین کہ تو خاطر داری کرتا ہے جب تو لونڈی کو سلام کرتا ہے لیکن دعا گو نے بکے کے بے بیونکو دیکہا ہے کہ وہ خاوندون کو حکم دیتے ہین کہ تم جوان لونڈی سے خلوت کرو تاکہ وہ دوسری جگہہ

حرام نہ کریں کیونکہ زنا ساری کتب منزلہ میں اور ساری امت انبیاء و رسل میں حرام ہے زنا قریب مرتبۂ شرک کے ہے قولہ تعالی الزانی لاینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لاینکحہا الا زان او مشرک وحرم ذلک علی المؤمنین یعنے بدکار نکاح نکریگا مگر بدکار عورت یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت نہ نکاح کریگا اُس سے مگر بدکار مرد یا مشرک اور حرام ہے یہ ایمان داروں پر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے کہ الزنا یخرب البناء یعنے زنا خراب کرتا ہے بناے اسلام کو اور قول ہے آپکا کہ زنی واحد یحبط عمل سبعین سنۃ یعنے ایک زنا ستر برس کی عمل کو ناچیز کر دیتا ہے خبر میں آیا ہے کہ ان الزنا تؤثر الی اربعین بیتا یعنے شومی زنا کی چالیس گھر تک اثر کرتی ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد زنا و سلام کے جو ہم نے کہے لکھ لے میں نے لکھ لئے زنا بالف مقصورہ ہے ہموز نہیں ہے جیسے کہ سُنا یعنے روشنی یہ بھی مثل زنا کے بالف مقصورہ ہے۔

فضیلت سنت عصر

ایضاً سنت عصر کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا کہ حدیث صحاح میں ہے قولہ علیہ السلام من صلی اربعا قبل العصر لن یلج فی النار یعنے جو شخص چار رکعتیں فرض عصر سے پہلے پڑہے وہ ہرگز دوزخ کی آگ میں داخل نہوگا بعد اسکے تعین قرأت سنت عصر کا بیان فرمایا کہ حدیث صحاح میں ہے من صلے اربعا قبل العصر وقرأ فی کل رکعۃ سورۃ العصر غفر لہ ومن قرأ فی الرکعۃ الاولی سورۃ اذا زلزلت الارض وفی الثانیۃ والعادیات

وفی الثالثة القارعة وفی الرابعة التکاثر صار محبوبا ورأی ربه جل وعلا یعنے جو شخص
که پڑہے چار رکعتین سنت عصر کی پہلے فرض عصر سے اور پڑہے چارون رکعتون مین سورۂ عصر
تو وہ بخشا جائیگا اور جو شخص پڑہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور دوسری مین والعادیات
اور تیسری مین القارعہ اور چوتہی مین سورۂ تکاثر تو محبوب خدا ہو جائیگا اور اپنے رب کو
دیکہیگا اس جگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ اس بندے نے شرف الدین سے سنا ہے کہ جو شخص
ان سورتونکو وقت عصر مین پڑہے تو وہ لقاے خداے تعالے کو دیکہے جواب فرمایا صحیح
ہے اور اختیار شیخ کبیر کا اوراد مین اسی طرح ہے اور بہتر ہے اگر وقت تنگ ہو تو سنت
کی دو رکعتین بہی آئی ہین بعد اسکے فرمایا بعد فریضۂ عصر کے بیٹہے اور ذکر کرے بہت
فضیلت ہے اور حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام من صلے صلوة العصر ومکث فی
مصلاه حتی تغرب الشمس فکانما حج حجتین تامتین وکانما اعتق ثمانی رقاب
من ولد اسمعیل علیه السلام ومن صلی الفجر ومکث فی مصلاه حتی تطلع الشمس
وصلی رکعتین فکانما حج حجة تامة واعتق اربع رقاب من ولد اسمعیل علیه السلام
یہان اس فقیر نے پوچہا اول النهار للدنیا وآخره للآخرة جواب فرمایا که جزا مین کریگا
یعنے رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم نے فرمایا که جو شخص عصر کی نماز پڑہے اور اپنی نمازگاہ
مین ٹہیرا رہے یہانتک که سورج ڈوب جاے تو گویا اُسنے دو حج پورے کئے اور گویا آزاد
کئے اُسنے آٹہہ بردے اولاد اسمعیل علیه السلام سے اور جو شخص صبح کی نماز پڑہے اور اپنے
مصلے مین ٹہیرا رہے یہانتک که آفتاب طلوع ہو اور دو رکعتین پڑہے تو گویا اُسنے ایک

پورا حج کیا اور چار بردے آزاد کئے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ایک عزیز نے پوچھا اس
کیا مراد ہے جواب فرمایا کہ اگر اسمعیل علیہ السلام کی اولاد قید مین گرفتار ہو جائین پس وہ انکو
چھڑالے یہ مراد نہین ہے کہ اسمعیل علیہ السلام غلام تھے اگرچہ وہ لونڈی سے تھے کیونکہ کنیز زادہ
غلام نہین ہوتا ہے جبکہ وہ لونڈی اپنے میان سے اسکو جنے یہ بات فقہ مین ظاہر ہے
اذا ولدت الامة ولدا من مولاها صارت ام ولده وعتقت ويحرم بيعها ولا
تخرج من ملك المولے حتى يجوز وطيها واستخدامها یعنے جسوقت لونڈی اپنے میان سے
بچہ جنے تو وہ میان کی ام ولد ہو جاتی ہے یعنے اسکے بیٹے کی مان اور آزاد ہو جاتی ہے اور
اسکا بیچنا حرام ہوتا ہے اور وہ میان کی ملک سے نہین نکل جاتی ہے یہانتک کہ اس سے
وطی کرنا اور اس سے خدمت لینا درست ہے جسجگہہ کہ بطفیل بچے کے لونڈی ام ولد ہو جائے
تو پھر بطریق اولی حضرت اسمعیل علیہ السلام کہ انکی مان ہاجرہ رضی اللہ عنہا لونڈی تہین
کسی کی ملک نہونگی یہ قصہ دراز ہے ایک بادشاہ تہا اسنے بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کو
بظلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیلیا تہا اللہ تعالی نے انکو محفوظ رکہا تو اس بادشاہ
نے انکو بی بی ہاجرہ دی اور کہتے ہین کہ بی بی ہاجرہ حضرت صالح علیہ السلام کی صاحبزادی
تہین انکو بظلم لیلیا تہا یہ لونڈی نہ تہین خاصی پیغمبر کی بیٹی تہین حضرت اسمعیل علیہ السلام
کے حق مین یہ اعتقاد کرنا چاہئے کہ وہ غلام تہے وہ تو خود پیغمبر مرسل تہے پیغمبر غلام نہین
ہوتے ہین قوله تعالى واذكر في الكتاب اسمعيل انه كان صادق الوعد وكان
رسولا نبيا وكان يامر اهله بالصلوة والزكوة وكان عند ربه مرضيا جیسا کہ

قتیبہ و لامیہ مین لکہا ہے ما کانت نبیا قط انثی ولا عبد و شخص ذو اشتغال یعنے تین آدمی ہرگز رتبہ نبوت کو نہین پہونچتے ہین ایک تو عورت کیونکہ مستور پردہ دار ہے اور نبوت مین اظہار شرط ہے تاکہ خلق کو خبر دے اور اسی لئے بادشاہی عورت کی جائز نہین ہے لا یجوز الملك للمرأة ولا للعبد سیما النبوة یعنے عورت و غلام کی بادشاہی درست نہین ہے خاصکر پیغمبری اسلئے وہ تو بغایت عالی مرتبہ ہے وہ کیونکر جائز ہوسکے گا اور غلام بہی پیغمبر نہین ہوتا ہے اور نہ بدکار پیغمبر ہوتا ہے کہ نبوت سے پہلے فاسق ہوا ہو بلکہ نبوت سے پہلے سارے پیغمبر نیک مرد ہوئے ہین بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ حدیثین اور فضیلت سنت عصر مع فوائد کے جو مینے کہے لکہ لے پس مین نے لکہ لئے **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مینے شروع کیا ترتیب اسمین تہی روی عن الامام الضحاك رحمة الله علیه انه قال جاء رجل الی ابن عباس رضی الله عنهما وقال یا ابن عباس اقول انا مؤمن من الله ان شاء الله فقال ابن عباس صادق بلا ولا ملك اتؤمن بالله ورسوله وبما جاء من الله قال نعم فقال ابن عباس قل انا مؤمن حقا ثم قرأ هذه الآية انما المومنون الذین آمنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا اولئك هم المؤمنون حقا ای لم یشکوا فی الله ولا فی رسوله ولا فی شیء جاء من الله علی ان الاستثناء یبطل الایمان انه لو قال هو الله ان شاء الله وهل تقوم الساعة ان شاء الله فانه یصیر کافرا بلا خلاف قلنا ما لا یجوز بالعربیة فکذلك لا یجوز بالفارسیة الا تری انه لو قال لامرأته انت طالق

ان شاء الله او قال لعبد لا انت حران شاء الله او قال على كذ الفلان ان شاء الله
قال بعت او اشتريت ان شاء الله لا يكون عليه شئ ويبطل بالاستثناء جميع الى
فكذا هذا يبطل به الايمان یعنے امام ضحاک رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ انہون نے
کہا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف آیا اور کہا اے ابن عباس مین کہوا
کہ مین مومن ہون انشاء اللہ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بے بچے ہو جاے تیری مان کیا
تو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور اسکے رسول کے اور ساتھ اس چیز کے جو آئی ہے طرف سے
اللہ تعالی کے اس آدمی نے کہا ہان تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تو یون کہہ کہ مین مومن
ہون استوار یعنے سچا پکا انشاء اللہ مت کہہ کہ یہ شک ہے پہر یہ آیت کریمہ پڑہی یعنے اللہ تعالی
نے فرمایا کہ مومن وہی ہین کہ جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اسکے رسول کے پہر شک نہ کیا
وہی لوگ ہین مومن سچے پکے یعنے شک نکیا اللہ مین اور نہ اسکے رسول مین اور نہ اس چیز
مین جو اللہ کی طرف سے آئی یعنے کتابین اور فرشتے یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا یعنے انشاء اللہ
کہنا ایمان کو باطل کر دیتا ہے اگر اسنے کہا کہ اللہ ہے ان شاء اللہ اور کیا قیامت قائم ہوگی
انشاء اللہ اور کتابین ہین انشاء اللہ اور پیغمبر ہین انشاء اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پیغمبر ہین
انشاء اللہ تو وہ بلا خلاف کافر ہو جائیگا ہم کہتے ہین کہ جو چیز عربی مین جائز نہین ہے تو وہ
اسیطرح فارسی مین بہی جائز نہین ہے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر اسنے اپنی عورت سے کہا کہ
تو طالق ہے انشاء اللہ یا اپنے غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے انشاء اللہ یا کہا کہ مجہپر اسقدر ہے واسطے
فلان کے انشاء اللہ یا کہا مین نے بیچا یا خریدا انشاء اللہ تو اسپر کوئی شی نہو گی یعنے نہ تو عورت پر

طلاق پڑیگی نہ غلام آزاد ہوگا نہ اقرار ہوگا نہ بیچا ہوگا نہ خریدا ہوگا یہ سب کلام حشو بیکار ٹہیر یگا اور مستثنا سے سارا کلام باطل ہوجائیگا پس یہان بھی اسیطرح بسبب استثنا کے ایمان باطل ہوگا بعد اسکے فرمایا وقال الشافعی قدس سرہ لو قال رجل انا مؤمن انشاء اللہ للشک یکفر ولو قال للتبرک یجوز ولا یکفر یعنے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص انا مومن انشاء اللہ شک کے واسطے کہے تو کافر ہوجائیگا اور اگر واسطے تبرک کے کہے گا تو جائز ہے اور کافر نہوگا یہ ترتیب ساری آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی **ایضا** فرمایا کہ جسجگہہ جو کوئی بیٹھہ جائے اُسکو وہانسے نہ اُٹھائین اور اگر وہ بزرگ ہو تو صدر اُسی جگہہ ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت** شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالے کی بیان فرمائی کہ جب وہ کسی جگہہ جاتے تو صف نعال مین بیٹھتے مینے دیکھا ہے کہ صدر اُسی جگہہ ہوجاتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ ایسا ہی کرتے اور جس جگہہ جو کوئی بیٹھتا اُسی جگہہ رہتا اُسکو اُٹھاتے نہ تھے اور یہ تین قسم ہے فقرا کے یہان حلقہ کہتے ہین چھوٹا بڑا فقیر غنی بوڑھا جوان جسجگہہ بیٹھے اُسی جگہہ بیٹھا رہے اور یہ مسنون ہے مجلس رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسیطرح تھی کیونکہ آپ فقیر تھے اور فقرا متابعت اختیار کرتے ہین حلقہ کرتے ہین اور علما کے یہان محفل ہے کہ معرف ہر ایک کو بتدریج صدر پر بٹھادے اور امرا و اغنیا کے یہان مجلس ہے یہان بھی بسبب مجلس کے بتدریج ہے شغل یا مال کے اندازے پر صدر پاوے ان سب سے درویشون کا حلقہ بہتر ہے بلا تکلف۔

ایضا بدہ کی رات تیئسوین ماہ جمادی الاولے

نماز نفل کا پڑھنا سواری پر

کو یہ فقیر خدمت مین آس امیر کے حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی سوار پر سجدہ تلاوت کا
واجب ہوجائے تو وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ اُتر پڑے اور سجدہ کرلے کیونکہ وہ واجب ہے
بعد اسکے فرمایا کہ نفل مین نہ اُترے اور سوار کے واسطے قبلے کی طرف مونہہ کرنا بہی شرط
نہین ہے فقہ مین مذکور ہے ومن کان خارج المصر یتنفل علی دابتہ یجوز الی ای جہۃ
توجہت دابتہ یومی ایماءً وہذا قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی وعلیہ الفتوی لہ
قال محمد یجوز ویکرہ ان کان فی المصر وقال ابو یوسف یجوز ولا یکرہ وان کان
فی المصر ویقول ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکب الحمار فی المدینۃ وصلی النوافل
بالایماء یعنے جو شخص شہر کے باہر ہو اپنی سواری پر نفل نماز پڑہے تو جائز ہے کسی طرف اُسکی
سواری مونہہ کرے یعنے جس طرف اُسکی سواری مونہہ کرے اشارہ کرے نماز پڑہی جائی
یہ قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے اور اسی پر فتوی ہے لیکن نزدیک حضرت
امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالی کے اگر سوار اندر شہر کے نماز نفل اشارے سے پڑہی
تو جائز ہے مگر مکروہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک بغیر کراہت کے جائز
ہے اگرچہ شہر مین ہو دلیل انکی یہ روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہے پر سوار
ہوئی مدینے مین اور اشارے سے نفلی نماز پڑہی بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوگئے فرمایا فرزند
من اس مسئلے کو لکہہ لے جو مین نے کہا پس مین نے لکہہ لیا **ایضاً** حسن خادم سے فرمایا کہ
نبات مصری لاؤ مجکو اور یارون کو بانٹو وہ لے آئے مصری بہت تہی کچہہ بچی فرمایا جو چیز کو
واسطے خدا کے نکالتے ہین تو پہر اُسکو اندر نہین لیجاتے خادم سے فرمایا کہ مجہے دوسرے دن سے

دونا دے اور سکرائے اور فرمایا کہ صاحب صبر کو دوگنا دینا چاہیئے اسلئے کہ کوئی آنیوالا
آئے اور یا کسی کو نہو پہونچا ہو تو اسمین سے دیوے یہ مخدوم کا معمول ہے **ایضاً** اسی رات تہجد کے وقت
یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات آمین ہی کہ سالک کے واسطے دو چیزین ہین
ایک تو صحو مراد اس سے ہوشیاری ہے دوسری محو اور یہ مستی ہے پس سالک کو چاہیئے کہ
ہوشیار رہے تاکہ جوارح و اعضا کے عمل سے نہ گر جاسے کمال یہ ہے اور جو کچھہ کرے دل مین
نہ لائے کہ مین کرتا ہون اسلئے کہ یہ بات پندار لاتی ہے اللہ کی طرف سے توفیق جانی اگر
توفیق نہ ہوتی تو بندہ کیا کر سکتا اور خود کو درمیان مین نہ دیکھے اور طاعت
مین مست ہو کہ خود سے خبر نہ رہے دنیا و آخرت کہ دون ہے اوسکی کب خبر رہے گی مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن اہل بیت حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گہر مین
حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دیکہا کہ اگ لگی ہے اور آپ سجدے مین
پڑے ہین جب اگ نہ رہی تو سر اٹہایا پوچہا مخدوم یہ کیا وقت سجدے کا تہا آپ کو تو چاہیئے
کہ آگ بجہاؤ جواب فرمایا کہ محبوب کی اشتیاق کی آگ نے مجہکو ایسا مست کیا کہ دنیا کی آگ
سے خبر نہ تہی اور حضرت مخدوم نے یہ دو بیتین عربی کی مناسب اس معنی کے فرمائین **نظم**
ان محبۃ الرحمن اسکرنی ٭ وھل رایت محبا غیر سکران ٭ بالنار خوفنی قوم فقلت
لھم ٭ النار ترحم من فی قلبہ نار ٭ یعنے بیشک رحمن کی محبت نے مجہکو مست کر دیا اور
آیا تو نے دیکہا ہے کسی دست کو کہ وہ محبوب سے مست نہو ایک گروہ نے مجکو آگ سے ڈرایا
تو مین نے اُنسے کہا کہ آگ رحم کرتی ہے اُس شخص پر کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے بندہ محب

جبکہ مشاہدہ ومناجات باری تعالی مین ہوتا ہے تو اُسوقت اگر اُسکا ہاتہ آگ مین گرجاے تو اُسکو کچہہ درد والم نہین ہوتا ہے جیسے کہ ایک عاشق گرفتار کی **حکایت** بیان کرتے ہین کہ ایک روز عاشق اپنے معشوقہ کے زیر بام تہا کہ اُس معشوقہ نے دریچہ بام سے طلوع کیا اُسجگہہ سے ایک اینٹ عاشق صادق کے سر پر گرے سر پہوٹ گیا اور خون بہنے لگا اُسکو کچہہ درد نہوا بلکہ اپنی خبر نرہی جسوقت وہ معشوقہ اُسکے دیکہنے سے غائب ہوگئی تو وہ عاشق اپنا گہر مین آیا اُس سے پوچہا کہ تجہے کیا پہونچا ہے کہ تیرا سر پہٹ گیا اور خون بہ رہا ہے اور تیرا سارا بدن بہرا ہوا ہے اُس عاشق نے قسم کہائی کہ واللہ مجہکو اس حال سے خبر نہین ہے کیونکہ اندہیری رات عاشقون کے نزدیک مثل دن کے ہے اور روز مثل نوروز کے جہان کہ عشق مجازی ایسا ہو تو پہر خاصکر عشق حقیقی کا کیا کہنا ہے بعد اُسکے فرمایا لَا وَجْدَ لِمَن لَا وِرْدَ لَه فرمایا کہ وجد اندوہ عشق ہے لغت مین دعاگو نے اُسطرف عرب مین حزن یعنے اندوہ عشق نہین ہے واسطے اُس شخص کے کہ جسکے واسطے ورد نہین ہے کیونکہ ورد باعث وجد کا ہے اور یہ شعر پڑہا ؎ ذَهَبَ الَّذِيْنَ يُعَاشُ فِي أَكْنَافِهِمْ وَبَقِيْتُ فِي خَلْفٍ كَجِلْدِ الْأَجْرَبِ یعنے وہ لوگ چلدئے کہ جنکے اطراف و اکناف حمایت مین زندگی بسر کیجاتی تہی اور مین رہگیا ایک خلف مین کہ وہ مثل کہال خارش والے اونٹ کے ہے

تیئسوین ماہ جمادی الاولی بدہ کے دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا رسالے کا سبق فرماتے تہے بات اسمین تہی کہ سالک کو چاہئے کہ مغرور نہو کیونکہ یہ عجب ہے اپنے وقت کو بہی درمیان مین نہ دیکہے

آنگے وجود موجود سے فانی ہوجائے اور بوجود موجود محبوب باقی جبکہ یہ مرتبہ ہوجاتا ہے تو
واسد ذات خدا کو دل کی آنکھہ سے دنیا میں عیان دیکھتا ہے اور آخرت مین اُسکے دل کی
آنکھہ سر کے آنکھہ کے ساتھہ یکسان ہوجائیگی ظاہر و باطن دونو مساوی ہوجائینگے جیسا
کہ قائل نے کہا ہے ؎ فانی ز خود و بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛
بعد اسکے فرمایا کہ ایسے مرد کم ہین انپر شیطان راہ نہین پا سکتا ہے قولہ تعالی ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین الآیہ ای لیس لک علیہم
حجۃ ولا سبیل الا من الغاوین یعنے اللہ تعالے نے فرمایا کہ اے ابلیس مقرر تو میرے
مخلص بندونپر راہ نپا سکیگا مگر تو اُس شخص پر راہ پا سکیگا کہ جو تیری پیروی کریگا گمراہو نسے
اور بیشک دوزخ جائے وعدہ ہے تیرے پیرؤن کی عاصی ہی شیطان کے پیرو ہین اور کفر بھی
معصیت ہے اور دوزخ کے سات دروازے ہین کہ ہر دروازے مین ہے ایک جزو قسمت کیا
ہوا اور منافق نیچے سے نیچے درکے مین رہینگے قولہ تعالی ان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار جسوقت شیطان نے اللہ تعالی سے اس آیت کی ندا سنی تو کہا کہ مین سبکو گمراہ کرونگا
اور قسم کھائی مگر تیرے مخلص بندونکو مین اُنکے نزدیک کیا وقت ضائع کرون اسلئے کہ وہ تو
ثابت قدم ہین قولہ تعالی کانھم بنیان مرصوص یعنے گویا وہ دیوار ہین سیسہ پلائی
ہوئی اور دوسری جگہہ اپنے طرف اضافت کی ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصالحات
کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار حرف استفہام بمعنی نفی کے ہے یعنے
اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم نکرینگے مومن صالح بندونکو مثل مفسدون کے اور نکرینگے

ہـــم متقیونکو مثل بدکارونکے اور دوسری جگہہ بھی اپنی طرف اضافت کی اور اپنی
عنایت و حمایت مین گردانا ہے جس کسی کو کہ خداوند اپنے طرف اضافت کرے اور اپنی حمایت
و عنایت اُسپر ڈالے تو شیطان وغیرہ کب اُسپر غالب ہوسکینگے قوله تعالی یثبت الله الذین
امنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الاخرة یعنے ثابت کہتا ہے الله اون
لوگونکو جو ایمان لائے ساتہہ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین اور شیطان
کا مکر خود ضعیف و کمزور ہے قوله تعالی ان کید الشیطان کان ضعیفا جب شیطان
لعین نے یہ سب سنا تو قسم عرض کی قال فبعزتك لاغوینهم اجمعین الا عبادك منهم
المخلصین قال فالحق والحق اقول لاملأن جهنم منك و ممن تبعك منهــم
اجمعین یعنے شیطان نے کہا قسم ہے تیرے عزت کی اے خدا ہرآئینہ مین سارے آدمیونکو
گمراہ کرونگا مگر اُنمین سے تیرے مخلص بندونکو الله تعالی نے فرمایا تو نے سچ کہا اور مین سچ کہتا ہون
ہرآئینہ بہرونگا دوزخ کو تجہسے اور تیرے سارے پیرون سے الاغواء الاضلال لغة یعنی
لغت مین اغواء المعنی اضلال ہے یعنے گمراہ کرنا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من
اس فائدے کو لکہہ لے جو مینے کہا غریب ہے **ایضا** مینے سبق شروع کیا ترغیب مین
تہی کہ ینبغی ان لا یخالف الجماعة لان النبی صلے الله علیه واله وسلم قال لا یجتمع
امتی علے الضلالة وعلیکم بالسواد الاعظم ای الزموا ومن یفارق جماعة المسلمین
ولو یرها حقا فهو ضال مبتدع لان حفظ الجماعة من سنة رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم وحفظ سنته فریضة بدلیل قوله تعالی اطیعوا الله واطیعوا الرسول اے

بحث سواد اعظم

-۱-

اطیعوا الله فی الفرائض واطیعوا الرسول فی السنن وقال تعالی فی موضع اخر ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا واعلم ان النبی صلی الله علیه وآله وسلم حفظ الصلوٰة بالجماعة ورأها واجبة فمن لم یحفظ الصلوٰة بالجماعة واجبة فهو مبتدع حقا بهذه الاٰیة وبهذه الحجة فهذه کفایة لمن کان له ادنی عقل ودرایة یعنے چاہیے جماعت کی مخالفت نکرے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جمع نہوگی امت میری ضلالت گمراہی پر اور فرمایا لازم پکڑو تم بڑے شہر کو اور قریون گانوؤن مین ساکن مت ہو کیونکہ شہر مین بنیان اسلام کا ہے اور جو شخص جدا ہووے مسلمانون کی جماعت سے اور اسکو واجب نہ جانے اور اُسکا اعتقاد نکرے کہ جماعت واجب ہے تو وہ گمراہ و بدعتی ہے اور بدعت اُس نئی چیز کو کہتے ہین کہ صحابہ و تابعین مین سے کسی نے اُسکو نہ کیا ہوا ور اُسکو کرین صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین جماعت کے ملازم رہے ہین اسلئے کہ حفظ جماعت کا سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنتون سے اور آپکی سنتونکا نگاہ رکھنا فریضہ الٰہی ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے امر فرمایا ہے کہ تم فرمانبرداری کرو اللہ کی اُسکے فرائض مین کہ اُسنے فرض کیئے ہین جیسے ایمان و نماز و زکوٰة و روزہ و حج و جہاد و غسل جنابت وغیرہ اور اطاعت و فرمانبرداری کرو رسول کی اُسکی سنتون مین جیسے نماز بجماعت و تراویح و نکاح غسل جمعہ و دو عید و احرام وغیرہ اور جو چیز دے تمکو رسول تو تم اُسکو لو اقوال و احوال و افعال سے یعنے گفتار و کردار و رفتار اور جس چیز سے تمکو منع کیا پس اُس سے باز رہو منہیات و مکروہات و مباحات و محرمات وغیرہ سے اور تو جان لے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگاہ رکھا ہے

نمازکو ساتھہ جماعت کے ادا اسکو واجب سمجھا ہے پس جو شخص کہ حفظ نماز بجماعت کو واجب
اعتقاد نکرے تو وہ پکا بدعتی ہے اس آیت اور اس حجت سے پس یہ کفایت ہے اوس
شخص کے لئے کہ جسکو ادنی عقل و درایت ہے یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق
مین اس فقیر کے تہی ایضا فرمایا کہ جسوقت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دیدار کی
درخواست کی تو ندا آئی کہ تو دنیا مین نہ دیکھیگا لیکن مین پہاڑ پر تجلی کرتا ہون تو دیکھہ جب
دیکھا تو بیہوش ہوکر گر پڑے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا جیسے کہ اللہ سبحانہ کلام مجید مین
اپنے پیغمبر کو خبر دیتا ہے ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی
ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحانک انی تبت الیک وانا اول المؤمنین کتاب
مین ایک سوال ہے کہ جب موسی علیہ السلام پیغمبر برحق تہے اور انکو معلوم تہا کہ دنیا مین سر
کی آنکہہ سے رویت نہین ہے مگر دل کی آنکہہ سے تو انہون نے کیون درخواست کی اس کا
جواب دو طرح دیا ہے ایک یہ ہے کہ انہون نے جانا کہ اللہ سبحانہ نے جبکہ اپنے کلام سے مشرف فرمایا
ہے تو شاید دیدار بہی روزی کرے دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ حق تعالی کے ساتھہ کلام کرنے
مین ایسے مستغرق ہوئے اور دل کی آنکہہ سے دیکھتے تہے اور وقت انکا خوش ہوا تو اس
استغراق مین جانا کہ یہ خوشی دنیا مین نہین ہے شاید مین بہشت مین گیا ہون اس لئے
درخواست کی اور یہ ندا آئی کہ اے موسے تو مجہے دار دنیا مین نہ دیکھیگا سر کی آنکہہ سے
تو وہ استغراق و بیہوشی سے ہوش مین آئے اور سوچے کہ مین دنیا مین ہون کیا مین نے

درخواست موسی علیہ السلام از دیدار

توبہ کی اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ فلما افاق قال سبحانک انی تبت الیک و انا
اول المؤمنین اور اس سر مین ایک غریب نکتہ ہے اُسکو کم کوئی جانتا ہے کہ تبت الیک کہا
تبت عنک نہ کہا یعنے بین نے باز گشت کی طرف تیرے نہ تجھسے بعد اسکے فرمایا فرزند من حکمت
سر کی یہ تہی کہ جب تک ہمارے پیغمبر محمد حبیب اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ دیکہین تب تک
کوئی نہ دیکھے جبکہ خداوند تعالی نے ہمارے پیغمبر کو معراج عنایت فرمائی تو وہ رات مین
تہی اللہ تعالی فرماتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام رسم
دوستون کی یہ ہے کہ راز دوستون سے رات کو کہتے ہین جسوقت کہ اغیار نہون جیسا کہ
کسی قائل نے کہا ہے ؎ شب شاہد و شمع و شراب و شیرینی از غنیمت بست
چنین شب کہ دوستان بینی ؛ شاہد بمعنی حاضر ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن شھد منکم
الشھر فلیصمہ اور آپکو واسطے دیدار کے بلایا اللہ تعالی فرماتا ہے وھو بالافق الاعلے
ثم دنی فتدلے فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد
ما رأی افتمارونہ علی ما یری و لقد راٰہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتھے عندھا جنۃ
الماوی اذ یغشی السدرۃ ما یغشے ما زاغ البصر و ما طغے لقد رأی من اٰیات ربہ الکبری
و ھو ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم دنا ای قرب یعنے جبکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اوپر لیگئے تو آپنے قرب پایا درمیان ذات باریتعالی اور درمیان حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مقدار گوشۂ کمان بلکہ گوشۂ کمان سے بہی نزدیکتر تہا اور جسوقت
آپ اوپر جاتے تہے تو کسی چیز کی طرف نظر نہ کی نہ طرف بہشت کے نہ دوزخ کے نہ اُنکے سوا

اُوپر کی طرف نہ بائین دیکہا نہ دائین اور آپ سے پہلے دل کی آنکہہ سے دیکہا جیسا کہ خبر مین ہے کہ سبق البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین یعنے سبقت کے دل کی آنکہہ نے سر کی آنکہہ پر اسد تعالی نے فرمایا ہے قل ھذہ سبیلے ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی وسبحان اللہ وما انا من المشرکین اور بصر آنکہہ کی بینائی کو کہتے ہین اور یہ قول ہے اسد تعالی کا مازاغ البصر وما طغے ما نفی کا ہے ای لم یسبق البصر علی البصیرۃ یعنے سابق نہوئی بینائی چشم سر کی دل کی بینائی پر سر کی آنکہہ کو نیچے ڈالا اور دل کی بینائی سے دیکہتے تہے جب خداوند تعالی نے حضور صلے اسد علیہ وآلہ وسلم سے یہ ادب دیکہا تو دوسری بار بہی دکہایا اور یہ معنی ہین اس قول الٰہی کے کہ ولقد رآہ نزلۃ اخری ای تارۃ اخری یعنے البتہ مقرر دیکہا آپنے اسد تعالی کو دوبارہ بعد اسکے فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کوئی بیگانہ ہے مین نے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین جو کہ خدمت مین رہتے ہین فرمایا تم میرے بہائی ہو کہ صحبت مین ہمارے ساتہہ رہتے ہو تم جان لو کہ جو کوئی ایسا ادب نگاہ رکہتا ہے تو واسد وہ دنیا مین خداوند کو دل کی آنکہہ سے عیان دیکہتا ہے نماز وغیرہ مین اور ہمیشہ مستغرق رہتا ہے یہ بات کئی وقت اس فقیر پر مشکل ہوئی تہی اس دن حل ہو گئی مین نے نماز مین مخدوم کو دیکہا ہے کہ یاد دلاتے تہے ایک رکعت دو رکعت او خود ہی جب فارغ ہوتے تو پوچہتے کہ مین نے کتنی رکعتین پڑہین اور یاروں سے فرماتے کہ تم یاد دلاؤ نماز مین یہی بہید تہا کہ ہوا او پر مذکور ہوا زبان مبارک کے اشارے سے حل ہو گیا ورنہ اتنے پیران کہن سال نیک سیرت [illegible] پڑہتے ہین وہ نیچے ہی نہین ہوتے

ذکر عقبات سالک

ایضاً فرمایا کہ ایک عقبہ یعنے گہاٹی یہی بے ادبی ہے کہ المصلے بصلوتہ یصیر صالحا وبحفظ الادب یکون مقربا ومحبوبا یعنے مومن نماز سے صالح ہوجاتا ہے اور ادب نگاہ رکہے تو مقرب محبوب بنجاتا ہے اور یہ وہی قول ہے آپ کا کہ المصلے یناجی ربہ یعنے نماز گزار مناجات وسرگوشی کرتا ہے اپنے پروردگار سے وعنہ علیہ الصلوۃ والسلام لو علم المصلے مع من یناجی ما التفت فی غیرہ یعنے آپنے فرمایا کہ نماز پڑہنے والا رازکہتا ہے اپنے خداوند سے اگر وہ جان لے کہ کس سے راز کہتا ہے تو ہرگز التفات نہ کرے طرف دنیا کے نہ آخرت کے اور نہ طرف کسیچیز کے جو آن دونو مین ہے ؎ تن درون نماز ودل بیرون ؛ گشتہا میکند بمہمانی ؛ با چنین حالت پریشان از شرم نا ید نماز بخوانی ؛ قولہ علیہ السلام لا صلوۃ الا بحضور القلب عندنا ھذا نفی فضیلۃ لا نفی الفریضۃ وعند الشافعی رحمہ اللہ تعالی نفی الفریضۃ وعندنا حضور القلب مقدار ما شرع فی الصلوۃ وقال اللہ اکبر بعد حضور القلب وعند الشافعی رحمہ اللہ تعالی علیہ تمام الصلوۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہے نماز مگر بحضور دل باخداوند ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے اور نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نفی فریضہ کے ہے انکے نزدیک حضور دل کا پورا نیت سے سلام تک فرض ہے اور ہمارے نزدیک اسوقت ہے کہ نیت کرے تکبیر کہے نماز مین داخل ہوجائے ابعد اسکے فرمایا کہ عقبات سالک کے مثل عقبات مسافر کے ہین جب تک انسے نہ گزرجائے مقصود کو نہ پہونچے چنانچہ دعا گو ایاز

عقبات سالک کا ذکر عقبات مسافر

سفر مین ایک عقبہ یعنے گہاٹی پر پہونچا دور ودراز پہاڑ تہا دو دن مین اوپر چڑہا اور دو دن مین
نیچے اترا اس سفر مجاز مین بہی عجب گہاٹیان ہین معنے عقبہ کے بیان فرماتے کہ اَلْعَقَبَۃُ بزرگ
مشکل یعنی پر درازعربی لوگ کم کوئی جانتا ہے اُس معنی کو بہی عقبہ کہتے ہین جب تک کران گہاٹیونکو
گزر نہ کرجاے تب تک اپنے مقصود کو نہ پہونچے نہایت یہی وصال ہے اور یہ وہی قول
ہے اللہ تعالی کا وان الی ربک المنتہے یعنے سفر تیرے رب کی طرف منتہی ہے یعنے اُسی
تک پہونچتا ہے اور شروع گہاٹی دنیا ہے کہ آگے آتی ہے سالک سے کہتی ہے اور اُسکو
فریب دیتی ہے کہ اے فلان تجہکو مجہہ مین پیدا کیا ہے اور تو مجہہ مین رہتا ہے تو کہان جاتا ہے
تو لوٹ آ تو خوب غور کر کہ کہانے پینے لطیف ہین خوبصورت زیبا جامے پیرائے اور سیم تن عورتین مجہہ مین
موجود ہین تو تو کہاں کہان جاتا ہے ع غم فردا مخور خوش باش حالے؛ اور یہ وہی
قول ہے اللہ پاک کا کہ فلا یغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور اور قول حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ الدنیا اسحر من ہاروت وماروت یعنے اے بندو مغرور و
فریفتہ نکرے تمکو دنیا و شیطان اور ہماری درگاہ سے تمکو دور ڈالے اور حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ دنیا ساحرہ یعنے جادوگرنی ہے باز گردو خراب شود
اور اگر اللہ تعالی کی عنایت بندے مین آجائے تو زبان حال اُسکو یون جواب دے کہ ای
دنیا تیرے کہانون اور میوون کی لذت مونہہ مین ہے جسوقت نیچے اُترگئی تو معلوم ہے کہ
وہ نجاست غلیظ ہوجاتی ہین اگر وہ کپڑے پر یا بدن پر پہونچ جاے تو دہونا واجب ہو
اور تیرا لباس چند روز معدود ہے اور تیری شرابین فضیحت ورسوا کرنیوالی ہین اور تیری

سبھتن عورتین فانی ہین بلکہ ساری دنیا فانی اور بندہ بہی فانی ہے اور یہ آیت کریمہ بزبان
حال پڑہی واضرب لہم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات
الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح اور دوسری جگہہ یون ارشاد فرمایا ہے کہ انما
الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل
غیث اعجب الکفار نباتہ ثم یھیج فتراہ مصفرا ثم یکون حطاما وفی الاخرۃ عذاب
شدید ومغفرۃ من اللہ ورضوان ای فی الاخرۃ عذاب شدید لمن اختار الدنیا
ومال الیہا واحبہا واطمأن بہا ومغفرۃ ورضوان من اللہ لمن ترک الدنیا وطلقہا
ولا ینظر الیہا لان الدنیا مطلقۃ الانبیاء ومطلقتہم حرام علی غیرھم قال
وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ وجدت فیما انزل اللہ تعالی علی الکلیم موسی علیہ السلام
من احب الدنیا ابغضہ اللہ ومن ابغضہا احبہ اللہ ومن اکرم الدنیا اھانہ اللہ ومن
اھانہا فقد کرمہ اللہ یعنے تو بیان کر واسطے اُنکے مثل زندگی دنیا کی جیسے پانی کہ اوتارا
ہمنے اُسکو آسمان سے پس ملگئی اُس سے روئیدگی زمین کی پہر وہ ہوگئی ریزہ ریزہ کہ اڑاتے
ہین اُسکو ہوائین نہین ہے زندگی دنیا کی مگر لعب و لہو یعنے بازیچہ اور زینت و تفاخر درمیان
تمہارے اور فخر ایک دوسرے کا زیادتی مال و اولاد مین جیسے بارش کا پانی کہ اُس سے روئیدگی
اُگے تعجب مین ڈالے اُسکی روئیدگی لوگونکو کہ کیا سبز ہے بعد چند روز کے پک جاوے زرد
پڑجاوے بعد اُسکے خشک ہوجاوے ناپید ہوجاوے اور آخرت مین سخت عذاب ہے اُس شخص کو
کہ جو دنیا کو اختیار کرے اور طرف اُسکے میل کرے اور اُسکو دوست رکہے اور اُس سے

چین پکڑے اور مغفرت ورضوان اُس شخص کے لئے ہے کہ جو اُس کو چہوڑ دے اور اُسکو طلاق
دیدے اور طرف اُسکے نظر نکرے کیونکہ وہ پیغمبرون کی طلاق دی ہوئی ہے اور وہ اُسمین
رہے ہین اور اُسکو خوب دریافت کیا ہے پہر اُسکو ترک کر دیا ہے اور شریعت مین حکم ہے کہ
پیغمبر کی مطلقہ غیر کو ہمیشہ حرام ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مین نے اُنجیر مین
پایا ہے جسکو اللہ تعالی نے موسی کلیم علیہ السلام پر اوتارا ہے کہ جو شخص دوست رکہے دنیا
کو تو دشمن رکہے اُسکو اللہ تعالی اور جو شخص دشمن رکہے دنیا کو تو دوست رکہے اُسکو اللہ اور
جو شخص کہ تعظیم کرے دنیا کی تو ذلیل کرے اُسکو اللہ اور جو شخص ذلیل کرے دنیا کو تو تعظیم
کرے اُسکی اللہ تعالی نزدیک اُسکے دنیا کا کچہہ وزن و قدر نہین ہے جیسا کہ کسی قائل
نے کہا ہے ؎ رایزد مال راگر عزتے بودے فرستادے ؞ بسوی عیسے و موسے
بقارون نہ فرستادے ؞ خداوند تعالی نے مذمت دنیا کی اور اُسکے طلب کرنیوالون کی
اپنے کلام مین بہت کچہہ فرمائی ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن الناس من یقول ربنا اٰتنا فی
الدنیا وما لہ فی الاٰخرۃ من خلاق یعنے بعض لوگ دنیا چاہتے ہین تو ہم اُنکو دنیا دیتے
ہین لیکن آخرت مین اُنکے واسطے کچہہ حصہ نہین ہے اور فرمایا ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ
منہا ومن یرد ثواب الاٰخرۃ نؤتہ منہا وسنجزی الشاکرین یعنے اور جو شخص چاہے
ثواب دنیا کا تو ہم اُسکو دینگے اُس سے اور جو شخص چاہے ثواب آخرت کا تو ہم اُسکو دینگے
اُس سے اور عنقریب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اور فرمایا منکم من یرید الدنیا ومنکم من
یرید الاٰخرۃ یعنے بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعض تم مین سے آخرت چاہتے ہین

اور فرمایا استحبوا الحیوۃ الدنیا علی الاخرۃ یعنے دوست کہا انہون نے زندگی دنیا کو آخرت پر اور فرمایا من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جہنم یصلاہا مذموما مدحورا و من اراد الاخرۃ وسعی لہا سعیہا وھو مؤمن فاولئک کان سعیہم مشکورا یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے دنیاے عاجلہ کو دنیا کو عاجلہ اسلئے کہتے ہین کہ گزرنیوالی ہے تو ہم جلدی کرتے ہین واسطے اسکے دنیا مین جو چاہتے ہین واسطے اُس شخص کے کہ ہم ارادہ کرتے ہین پھر کرتے ہین واسطے اُسکے جہنم کہ وہ اُسمین پیٹھیگا مذمت کیا ہوا کھدیرا ہوا اور جو شخص آخرت چاہتا ہے اور اُسکے لئے سعی کرتا ہی جو سعی اُسکی ہی اور وہ مومن ہے تو وہی لوگ ہین کہ اُنکی سعی پسندیدہ ہے یہان اگر کوئی سائل سوال کرے کہ سالک کے واسطے تو آخرت کی طلب قصور ہمت ہے تو جواب دینگے کہ قصور ہمت نہین ہے کیونکہ وعدہ لقا کا آخرت مین ہے چنانچہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ ممان دگلخن دنیا سوے گلشن گزر یکدم ؛ اگر بوی گلت باید سوے گلزار شو آخر ؛ جب تک کہ باغ مین نہ جائین بوی گل نہ پائین پس آخرت گلزار ہے اور رویت بمنزلہ گل کے ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنے کتنے مونہہ اُسدن ترو تازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکھتے یعنے مومنین اور لفظ وجہ بمعنی ذات کے بھی آیا ہے جیسے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کل شیء ہالک الا وجہہ ای ذاتہ یعنے ہر شے ہلاک ہونیوالی ہے مگر اُسکی ذات مراد یہ ہے کہ مومن اُسدن بہشت سے دیدار لایزال حقتعالی کا دیکھینگے احادیث صحاح مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے انکم سترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون

بروزنتہ یعنے بیشک تم دیکھوگے اپنے رب کو دن قیامت کے بہشت سے یون نکہین کہ بہشت مین کیون کہ یہ کہنا خطا ہے یعنے اسلئے کہ یہ مکان چاہتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ مکان سے متعالی و منزہ و پاک ہے جیساکہ تم دیکھتے ہو چاند کو چودہوین رات مین کہ ازدحام نہین کرتے ہو آسکے دیکھنے مین یہ تشبیہ تمثیل نہین ہے لانہ لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم لیکن یہ تمثیل ہے عیان مین جیساکہ تم اس چاند کو عیان دیکھتے ہو ویسا ہی اللہ تعالی کو عیان دیکھوگے یعنے تم اُسکو بلا کلفت دیکھوگے کسی طرح کی زحمت و کشمکش نہوگی جیسے چودہوین رات کا چاند کہ بلا تکلف ہر شخص اُسکو اپنی اپنی جگہہ دیکھتا ہے **ایضا فی** صحیح مسلم عن صہیب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تبارک وتعالی تریدون شیئا ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجنا من النار فیکشف الحجاب فما اعطے شیئ احب الیھم من النظر الی ربھم یعنے صحیح مسلم مین حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت جنت والے جنت مین داخل ہوچکینگے تو اللہ تبارک وتعالی فرمائیگا کیا تم چاہتے ہو کوئی چیز کہ مین تمکو زیادہ دون تو وہ عرض کرینگے کیا تو نے ہمارے چہرون کو سفید نہین کردیا کیا تو نے ہمکو جنت مین داخل نہین کردیا اور ہمکو آگ سے نجات نہین دیدی پس وہ پردہ اٹھادیگا تو نہین دی گئی کوئی چیز کہ محبوب تر ہو اُنکو دیکھنے سے طرف اپنے رب کے **ایضا** وفی کفایۃ الشعبی قال علیہ السلام اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار یکون لاھل الجنۃ

لکل جمعۃ ضیافۃ من اللہ تعالی وفی اٰخر تلک الضیافۃ یکرمہم اللہ تعالی بالنظر الیہ کما یشاء یعنے کتاب کفایت شعبی مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت بہشت والے بہشت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکین گے تو مقدار ہر جمعے مین واسطے جنت والونکے ایک ضیافت و مہمانی ہوگی طرف سے اللہ تعالی کے اور آخر مین اس ضیافت کے مکرم و مشرف کریگا اُنکو اللہ ساتھہ دیکھنے کے طرف اپنے جیسا کہ چاہیگا یعنے اپنے دیدار فائض الانوار سے انکا اکرام فرمائیگا قصیدہ لامیہ مین مذکور ہے

یراہ المؤمنون بغیر کیف ؛ وادراک وضرب من مثال ؛ فینسون النعیم اذا راٰوہ ؛ فیا خسران اہل الاعتزال ؛ یعنے جسوقت اُسکے جمال جلال کو دیکھہ لینگے تو نعیم بہشت عنبر سرشت کو فراموش کرینگے اور متحیر ہو جائینگے اور یہ شعر پڑہنے لگینگے جو کہ کسی قائل نے کہے ہین

منم یارب درین دوران کہ روی یار می بینم ؛ فراشش سرو بینش گل بر یار می بینم ؛ چہ کارے کردہ ام یارب کہ این پاداش می بینم ؛ چہ از من در وجود آمد کہ این مقدار می بینم ؛ چہ خلوت درمیان آمد نخواہم شمع و کاشانہ ؛ تمنائے بہشتم نیست چون دیدار می بینم ؛ عجب می آیدم از خود کہ ہر شب در گمان افتم ؛ کہ مستم یا بخوابم یا رخ دلدار می بینم ؛ اور فرمایا اللہ پاک نے من کان فی ھذہٖ اعمی فھو فی الاٰخرۃ اعمی واضل سبیلا یعنے جو شخص کہ آیئن یعنے دنیا مین اندہا ہے تو وہ آخرت بین اندہا ہے اور زیادہ تر گمراہ ہے ازروے راہ کے اور جگہہ دنیا طلب کرنیوالون کی یون مذمت فرمائی قال الذین یریدون الحیوۃ الدنیا یا لیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ

لذو حظ عظیم وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب الله خیر لمن امن وعمل

صالحا ولا یلقیہا الا الصابرون یعنے کہا ان لوگوں نے کہ جو چاہتے ہیں زندگی دنیا

کو اے کاش واسطے ہمارے ہوتا مثل اس چیز کے کہ جسکو قارون دیا گیا وہ تو البتہ بڑے حظ

والا ہے حدیث صحاح میں ہے کہ لوکان لبنی آدم وادیان ذہبا لتمنوا الثالث یعنے اگر

ہوں واسطے بعض بنی آدم کے جو کہ طالب دنیا ہیں دو خزانے سونے کے تو سر آئینہ وہ تیسرے

کی تمنا کریں اور کہا ان لوگوں نے جو کہ علم دئے گئے یعنے اہل انس نے دنیا کی طلب کرنیوالوں سے

کہ خرابی ہو تمہاری ثواب اللہ کا یعنے ثواب لقا کا بہتر ہے واسطے اس شخص کے کہ جو ایمان لایا

اور نیک کام کیا یعنے اللہ تعالی کی ملاقات دیدار کا ثواب مومن صالح کے واسطے بہتر ہے

اور دوسری جگہہ محبین دنیا کی یوں مذمت فرمائی کہ الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علی

الآخرۃ ویصدون عن سبیل اللہ ویبغونہا عوجا اولئک فی ضلال بعید یعنے جو

لوگ کہ دوست رکھتے ہیں زندگی دنیا کو آخرت پر اور باز رکھتے ہیں اللہ کی راہ سے اور چاہتے

ہیں اسکو ٹیڑھا وہی لوگ ہیں دور گمراہی میں اور جگہہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے

فرمایا کہ تم محبین دنیا کے مال و اولاد سے تعجب نکرو فلا تعجبک اموالہم ولا اولادہم

انما یرید اللہ لیعذبہم بہا فی الحیوۃ الدنیا یعنے تمکو تعجب میں نڈالیں انکے مال اور

انکی اولاد اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ انکو انسے عذاب کرے زندگی دنیا میں کیونکہ دوزخ

جگہہ ہے عذاب کی اور دنیا کا طالب سب وقت عین عذاب میں ہے اور دوسری جگہہ ان

لوگوں کی مذمت فرمائی جو کہ وصال ولقاء الہی کو طلب نہیں کرتے ہیں ان الذین لا یرجون

لقاء نا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمأنوا بها والذین هم عن ایاتنا غافلون اولئک ماواهم
النار بما کانوا یکسبون یعنے بیشک وہ لوگ کہ امید نہین رکھتے ہین ہمارے لقاء کی اور
راضی ہوئے زندگی دنیا سے اور چین پکڑا اُس سے اور وہ لوگ کہ جو ہماری نشانیون سے غافل ہین
وہی لوگ ہین کہ اُنکی جگہہ دوزخ ہے بسبب اُسکے جو کرتے تھے اس باب مین ایک حدیث
صحاح کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کرام کے کسی راہ مین
تشریف لیئے جاتے تھے وہان ایک بکری مردار پڑی ہوئی تھی چہرہ مبارک کا اصحاب کی
طرف کیا اور فرمایا والذی نفسی بیدہ الدنیا اهون علی اللہ من هذہ الشاۃ علے
اهلها ولو کانت الدنیا تزن عنداللہ جناح بعوضۃ ما سقے کافرا منها شربۃ ماء
یعنے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے دست قدرت مین جان محمد کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دنیا
خوار تر ہے نزدیک اللہ کے اس مردار بکری سے نزدیک اُسکے مالکون کے اور اگر ہوتی دنیا
نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر مچھر کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اُس سے گھونٹ بھر پانی سرد دوسری
جگہہ آپنے فرمایا کہ الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر یعنے دنیا قیدخانہ ہے مومن کا اور جنت
ہے کافر کی حضرت ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے
ہین کہ من احب دنیاہ اضر باٰخرتہ ومن احب اٰخرتہ اضر بدنیاہ یعنے جس شخص نے
دوست رکھا اپنی دنیا کو تو نقصان پہونچایا اُسنے اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکھا
اپنی آخرت کو تو ضرر پہونچایا اُسنے اپنی دنیا کو فاثروا ما یبقے علے ما یفنے سو تم اختیار کرو
اُسچیز کو جو باقی رہیگی اُسچیز پر جو فنا ہو گی جیسا کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ لو کانت الدنیا مثل الجنۃ بنعیمہا لکن مع الفناء والجنۃ مثل للدنیا بحطامہا لکن مع البقاء فالعاقل الذی یختار البقاء لا سیما الامر علی العکس یعنے اگر دنیا مثل جنت کے ہو مع اُسکے نعیم کے لیکن نقش فنا کا اُسپر لکہا ہو اور اگر بہشت مثل دنیا کے ہو مع اُسکے ٹہیرو ڈہیلے کے لیکن نقش بقا کا اُسپر لکہا ہو تو عاقل وہی ہے جو کہ بقا کو اختیار کرے گو ٹہیرو ڈہیلا ہی کیون نہو خصوصا جبکہ کام برعکس ہو یعنے ساری دنیا سنگ و کلوخ و فانی ہے اور بہشت سب کا سب تنعم و نعمت باقی ہے اور یہ بیت پڑہے جو کہ کسی قائل نے کہی ہے ؎ طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ٭ عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایان کار ؎ الا یا طالب الدنیا الدنیہ ٭ فلا تتعب فما خلقت هنیئہ ٭ فاولہا لطالبہا منام ٭ واخرہا الراغبہا منیہ ٭ دع الدنیا الدنیۃ واتقوہا ٭ حدود اللہ راعوہا رعوہا ٭ فان متاع دنیاکم قلیل ٭ نصحت لکم الیہا لا تمیلوا ٭ یعنے ہوشیار ہو اے طلب کرنیوالے دنیاے ذلیل وخوار کے تو اُسکے طلب مین مت تہک کیونکہ وہ گوارا اور رچتی پچتی پیدا نہین کی گئی ہے پس اول اُسکا تو واسطے اُسکے طالب کے ایک نیند ہے سرین اور آخر دنیا کا واسطے اُسکے رغبت کرنیوالے کے موت ہے تم دنیاے خوار کو چہوڑو اور اُس سے بچو اور اللہ تعالے کے حدون کے رعایت کرو اور اُنکو نگاہ رکہو یعنے اُسکے اوامر کو بجالاؤ اور اُسکے نواہی سے باز رہو پس بیشک برتنا تمہاری دنیا کا قلیل ہے مین نے تمکو نصیحت و پند کی کہ تم طرف اُسکے میل مت کرو اور فرمایا اللہ پاک نے یا قوم انما هذہ الحیوۃ الدنیا متاع وان الاخرۃ هی دار القرار

یعنے اللہ پاک نے کسی نبی سے نقل کیا ہے کہ انہون نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میرے لوگو یہہ
زندگی دنیا کی تو ایک برتنا ہے اور بیشک گہر قرار کا وہ آخرت ہی ہے اور فرمایا من
کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوءتہ منہا
ومالہ فی الاخرۃ من نصیب یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے آخرت کی کہیتی تو ہم زیادہ
کرتی ہین اسکی کہیتی مین اور جو شخص چاہتا ہے کہیتی دنیا کی تو ہم دیتے ہین اسکو اس سے
اور نہین ہے واسطے اسکے آخرت مین کوئی حصہ اور دوسری جگہہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو مخاطب کرکے یون ارشاد فرمایا فاعرض عمن تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا
ذلک مبلغھم من العلم یعنے اے نبی تم اعراض کرو اس شخص سے کہ جسنے مونہہ پہیرا
ہمارے ذکر سے اور نہین ارادہ کیا مگر زندگی دنیا کا یہہ ہے مبلغ انکا علم سے یعنے انکا منتہائے
علم یہی ٹہیرا کہ انہون نے دنیا کے سوا اور کچھہ نہ چاہا آخرت سے کچھہ کام نرکہا سو تم اس سے
مونہہ موڑو درگزر کرو اور جگہہ یون فرمایا کلا بل تحبون العاجلۃ وتذرون الاخرۃ
یعنے ہرگز یون نہین بلکہ تم دوست رکہتے ہو دنیا کو اور چہوڑتے ہو تم آخرت کو پہر اس فقیر
پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد مذمت دنیا اور احادیث و اشعار جو مین نے کہے
سب کو لکھہ لے۔

ذکر صلوۃ اوّابین وغیرہ

ایضاً اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا اے میرے بہائیو تم ایک چیز
غریب سنو اور لو بارہ رکعت اوّابین کی بعد نماز مغرب کے انمین لمبی قرارت ہو جو کہ

اورادمین مذکور ہے لیکن مین نے اسطرف مشائخ سے عجب بات سنی ہے کہ اگر کوئی شخص بوڑھا کمزور ہو تو وہ آیتین جو کہ تہجد مین مروی ہین ان بارہ رکعتو نمین وہی پڑھے اور ظہر یہ دس رکعت مین بعد ظہر کے بہی انہین آیتونکی قرارت مروی ہے اور یہ دعا گو کا معمول ہے اس طریق سے کہ دو رکعت **صلوٰۃ الفردوس** کی پہلی رکعت مین ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم اور دوسری رکعت مین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور دو رکعت **صلوٰۃ النور** کی پہلی رکعت مین ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور دوسری رکعت مین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب اور دو رکعت **صلوٰۃ الاستجاب** کی پہلی رکعت مین ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا تا آخر سورہ بقرا اور دوسری مین ربنا امنا فاکتبنا مع الشاھدین اور دو رکعت **شکر اللیل** کی پہلی رکعت مین ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار اور دوسری رکعت مین ربنا اننا سمعنا منادیا ینادے للایمان تا ابرار اور دو رکعت **سراج القبر** کی پہلی رکعت مین ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور دوسری مین ربنا واتنا ما وعدتنا علی رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ انک لا تخلف المیعاد اور دو رکعت **حفظ ایمان** کی پہلی رکعت مین ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور دوسری مین ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف رحیم یہ ہے بیان بارہ رکعت
تہجد کا کہ اوابین مین آیا ہے اور ظہر یہ کی دس رکعتون مین بہی یہی دس آیتین پڑہے پہر اس
فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فائدے لکہہ لے غریب ہین ۔

بیان نماز چاشت

ایضا نماز چاشت ادا کرتے اور فرماتے تہے کہ نماز چاشت کی سنت ہے لیکن رسول اللہ
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے آٹہہ رکعتین پڑہی ہین یہ آپکا فعل ہے اور قول بارہ رکعت کا ہے
آپنے فرمایا ہے من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ بکل یوم قصرا فی
الجنۃ یعنے جو شخص پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ہر دن
ایک محل جنت مین جتنی اُسکی عمر ہو اور ہر روز پڑہے تو اُتنے ہی محل پائیگا فرمایا یعنے حضرت
مخدوم قدس سرہ نے کہ آٹہہ رکعت مین نیت سنت کی کرے متابعا لرسول اللہ صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم اور چار رکعت اخیر مین نیت نفل کی کرے تکمیلاً للفرائض بعد اسکے فرمایا
کہ مینے اُسطرف دیکہا ہے کہ آٹہہ رکعت پڑہتے ہین یارون نے پوچہا کہ بارہ رکعت کیون
نہین پڑہتے جواب فرمایا کہ مطلوب اُنکا پاداش یعنے اجر نہین ہے وہ تو واسطے
متابعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آٹہہ رکعت پڑہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ
ہوئے اور فرمایا کہ فرزند من اس فائدے کو لکہہ لے غریب ہے ۔

نماز ہر نیک و بد کے پیچہے جائز ہے

ایضا فرمایا سبق پڑہو ترتیب یہ تہی کہ اعلم ان الصلوۃ جائزۃ خلف کل بر و فاجر

خلافاللروافض فانهم لا یصلون خلف الفاجر وانما تجوز الصلوة خلف کل بر
وفاجر اذا لم یکن مبتدعا لان الصلوة خلف المبتدع لا تجوز ومن لم یر الصلوة
جائزة خلف کل بر وفاجر فهو مبتدع قال حدثنا ابو الحسن قال حدثنا
ابو محمد قال حدثنا ابو القاسم قال حدثنا ابو یعقوب قال حدثنا یحیی بن
عبد الغفار قال حدثنا خلف بن ایوب قال حدثنا منذر بن علی عن حامد
عن عبد الرحمن عن محمد بن عبد الله عن مکحول الشامی رضی الله تعالی عنهم
انه قال لاصحابه فی مرض موته اربع لم احدثکم بها عن النبی صلی الله علیه واله
وسلم فاحدثکم الیوم فقال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لا تکفروا
اهل قبلتکم وصلوا علی کل میت اهل قبلتکم وصلوا خلف کل بر وفاجر وجاهدوا
مع کل امیر یعنے تو جان لے کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے برخلاف روافض کے
کہ وہ پیچھے بدکار کے نماز نہین پڑہتے ہین اور سوا اسکے نہین کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و
بد کے جبکہ وہ بدعتی نہو کیونکہ نماز پیچھے بدعتی کے جائز نہین ہے لیکن فاسق کے پیچھے مکروہ ہے
وقال مالک رحمہ الله تعالی لا یجوز تقدیم الفاسق یعنے نزدیک امام مالک رحمہ الله تعالی کے
کے امامت فاسق کی جائز نہین ہے اور جو شخص کہ نہ دیکھے اور اعتقاد نکرے کہ نماز جائز
ہے پیچھے ہر نیک و بد کے تو وہ مبتدع ہے اور جیسے روافض و خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ
و جہمیہ و دہریہ سو انکا اقتدا کرنا بہی درست نہین ہے یہ لوگ بدمذہب ہین اور مکحول شامی
رضی الله عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے اپنے مرض موت مین اپنے یارون سے کہا کہ چار باتین

ہین کہ مین نے تمکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنکی حدیث نہین کی سو مین آج تمکو حدیث
کرتا ہون پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم تکفیر مت کروا پنے
اہل قبلہ کی یعنے اُنکو کافر مت کہو اگرچہ وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو اور پیرمرد نے
اہل قبلہ اپنے کے گو وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو پیچہے ہر نیک و بد کے اور لڑو
دشمنون سے ہمراہ ہر امیر کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ہی

ایضا دعای بارش و امساک آن

ایک خلق شہر سے آئی اور کہا کہ بارش کی کثرت سے گہر ویران ہوگئے اور فتح خان کے
حوض کا بند اور نائب باربک کا بند اور ایک اور بند تینون ایک ہوگئے نائب باربک کا
بند تو ٹوٹ گیا پانی مثل لب آب کے جاتا تہا اور حوض خاص علائی طرف چشمۂ آب کے
جاتا تہا کبہی ایسا نہین ہوا تہا فرمایا کہ جسوقت پانی نہین برستا تہا تو دعا گو کے مزاحم
ہوتے تہے کہ پانی برسنے کی دعا کرو اور اب جبکہ بارش ہوئی تو دعا گو سے پانی روکنا
طلب کرتے ہین حوصلہ کم رکہتے ہین صبر نہین ہے بندے کو تو چاہئے کہ سب وقت مثل
خاموشون کے رہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنے کرتا ہے
اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور مخدوم نے پانی روکنے کی دعا کی جب کہ
یہ فقیر ہمراہ یاران دیگر کے استقبال کو گیا تو ایک خلق نے فریاد کی کہ ایک مہینا برسات
کا گزر چکا ہے گانون مین منزل دو منزل شہر سے ایک قطرہ تک نہین برسا پانی برسنے
کی دعا اس طریق سے فرمائی اور اول و آخر درود شریف پڑہا کہ اللھم اغثنا اللھم

انزل علینا علی اھل ھذا البلد و بلاد المسلمین غیثا نافعا مخدوم دام برکاتہ کی برکت سے اُسی دن پانی برسا پانی بامراد ہوا۔

بدہ کے دن بائیسوین ماہ جمادی الاولی

کو ایک خلق نے بارش روکنے کی دعا کا التماس کیا فرمایا آج بدہ کا دن ہے ہزار بار اسم اعظم کا ورد ہے یا ذالجلال والاکرام جب تمام کیا تو پانی روکنے کی دعا اس طرح سے کی کہ اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الاٰکام والظراب وبطون الاودیة ومنابت الشجر فاقامت یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پانی روکنے کی دعا اس طرح فرماتے کہ اے اللہ تو ہمارے گرداگرد پانی برسا نہ ہم پر اے اللہ بلندیون پر اور پہاڑون پر اور ندیون پر اور درختون کی جڑون پر پس پانی ٹہر گیا اسمین قصہ ہے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ رجل دخل فی الجمعة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم یخطب وقال یا نبی اللہ ھلکت المواشی وانقطعت السبل فادع اللہ ان یمسکھا عنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدیہ فقال اللھم حوالینا ولا علینا الی آخر الحدیث اور اول و آخر درود شریف پڑہا اور فرمایا کہ یہ دعا مروی ہے جب بارش بہت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑہتے پس آن امیر روے سیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن دعاے نزول باران و امساک باران بنویس غریب است **ایضا** فرمایا کہ بدہ جمعرات جمعہ کو روزہ رکہنا چاہیئے اور واسطے قضاے حوائج کے معتکف ہونا چاہیئے آج مین چاہتا تہا کہ روزہ رکہون رات کو مین نے کچہ سحری نہین کی ورنہ روزہ رکہہ لیتا بعد اسکے

فرمایا آج بدھ کا دن ہے نماز احزاب روایت کی گئی ہے اُسکو واسطے رفع مہمات کے پڑھیون
کیونکہ نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے بطریق نماز تسبیح پہر فرمایا کہ مولانا
سراج الدین امام شہر مین گئے ہین دو تین دن ہوئے انشاء اللہ تعالی آئے ہین آج کہلا ہوا ہے
امامت طریقے پر کرتے ہین اور اوراد شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی کو نگاہ رکہتے ہین درویش
آدمی ہین اسی ذکر مین تہے کہ مولانا سراج الدین امام پہونچے سلام کیا سلام کا جواب دیا
فرمایا اسی وقت مین تمکو یاد کرتا تہا عرض کیا کہ مین پانی کی جہت سے رہگیا
آج ٹہیر گیا تو خدمت مین حاضر ہوا۔

ذکر داڑہی مین کنگہی کرنے کا
اٹہائیسوین ماہ جمادی الاولی پیر کے دن

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ریش مبارک مین کنگہی کرتے تہے اس اثنا مین ایک فائدہ
بیان فرمایا کہ جب داڑہی مین کنگہی کرے تو بہوون سے شروع کرے بعدہ موچہون اور
داڑہی مین کرے کیونکہ بہوین سابق اور اصل ہین اور داڑہی و موچہہ بعد بلوغ مرد کے ہے
والاصل مقدم علے الفرع یعنے اصل فرع پر مقدم ہے سبب تعظیم کا یہ ہے کہ بہوین
شکم مادر مین ہوتی ہین اسی جہت سے بوڑہون کی حرمت و تعظیم واجب ہے کیونکہ وہ مقدم
ہین قال علیہ الصلوۃ والسلام البرکۃ مع الاکابر یعنے آپنے فرمایا ہے کہ برکت بڑون
کے ساتہہ ہوتی ہے و قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس
منا ای لیس من متابعینا یعنے آپنے فرمایا کہ جو شخص بزرگی نرکہے بزرگونکی اور مہربانی

نکرے چہوڑنیپر پس وہ نہین ہے ہمسے یعنے وہ ہماری پیروی کرنیوالونسے نہین ہے ۔

ذکر مقامات سالک

ایضًا فرمایا کہ سالک کے دو مقام ہین ایک ابتدا دوسرا انتہا مقام ابتدا صحیح کرنا توبہ کا ہے اور یہ دو طرح ہے ایک تو شریعت وطریقت کے معاصی سے توبہ کرے جیسے حرام ومکروہ ومالایعنی یعنے بیفائدہ امور اور بے ادبی واخلاق بدان سب سے توبہ کری دوسرے ماسوی اللہ سے توبہ کرے اور مقام انتہا تمکین مع اللہ ہے اور وہ وصول مقصود ہے اور درمیان ان دونو مقام کے چند مقام اور ہین وہ آدمی انکو جانتا ہے کہ جسمین یہ معنی موجود ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ کسی چیز کی طرف ملتفت نہونا چاہیے نہ طرف دنیا کے نہ عقبے کے کیونکہ عاقل کو یہ تقاضا یعنے لائق نہین ہے کہ وہ محدث مین مشغول ہو اور محدث وہ چیز ہے کہ اسکا اول عدم مین ہو اسکو وجود مین لایئن دنیا وآخرت محدث ہے خداوند قدیم انکو وجود مین لایا ہے اور قدیم مراد اسچیز سے ہے کہ اس کا اول وآخر نہو یعنے وہ ہمیشہ موجود ہو ذات باریتعالی کی ہمیشہ موجود ہے وینبغی للعاقل ان یختار القدیم ویذر المحدث ولیس العاقل من یشتغل بالنعیم و یغفل عن المنعم وقیل فی قولہ تعالی ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ ای شغلناھم بما لایعنیھم حتے اشتغلوا بالنعمۃ وغفلوا عن شھود المنعم نھے اللہ تعالی نبیہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عن صحبۃ الذین اشتغلوا بالنعمۃ وغفلوا عن المنعم فاھو نھیف الھم اشتغلوا بالنعمۃ عن شھود المنعم یعنے عاقل کو یہ لائق

ہے کہ قدیم کو اختیار کرے اور اقبال و توجہ فرمائے یعنے اللہ تعالی قدیم ہے اور محدث کو
چھوڑ دیوے جو کہ غیر قدیم ہے اور وہ شخص عاقل نہین ہے جو کہ نعمت مین مشغول ہو اور نعمت کے
دینے والے یعنے باریتعالی سے غافل ہو جائے اللہ تعالی نے ایسے لوگون کی صحبت سے اپنے
پیغمبر کو منع فرمایا ہے کہ اُنکے ساتھہ صحبت نرکھین اسلئے کہ وہ سست ہمت ہین کہ وہ نعمت کے
ساتھہ مشغول ہو گئے اور نعمت دینے والے سے جو کہ صاحب نعمت ہے غافل ہو گئے یہہ
ویسی بات ہے کہ صاحب نعمت طرح طرح کی نعمت ایک شخص کے آگے مہیا کرے اگر وہ شخص
غافل ہے تو وہ سر نیچا کر کے نعمت کے ساتھہ مشغول ہوگا سر نہ اُٹھائیگا اور صاحب نعمت
کی طرف مونہہ نکریگا وہ صاحب نعمت کہیگا کہ یہ شخص کم عقل ہے کہ اسنے کچھہ بھی طرف میرے
التفات نکیا کیونکہ صاحب اس نعمت کا تو مین ہون جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے رباعی
اہل نظر کہ عالم تحقیق دیدہ اند ٭ عشق ترا بملک دو عالم خریدہ اند ٭ چندین ہزار دلبر
زیباست در جہان ٭ تر کہ ہمہ گرفتہ ترا برگزیدہ اند ٭ صاحب بصیرت کا کام
نہین ہے کہ ہمسے بیگانہ ہونا اور ہوی سے آشنا ئیں روے مبارک برین فقیر آورد فرمودند
فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس مایہ اصل سالک ست ٭

اونتیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی منگل کو دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا شیخ خضر نے عرضداشت خدمت مین بہیجی اور
اس فقیر نے بیش کی کیفیت یہہ تہی کہ اس فقیر کو بادلقوہ زحمت دیتی ہے بسبب اُسکے خدمت
سعادت مین آنا نہین ہوتا ہے پوچہا فرزند من وہ شیخ خضر جو کہ شیخ رکن الدین کے مریدین مین

مین نے عرض کیا جی ہان دعا کی اور تعویذ دیا اور اُس عرضداشت مین ذکر اس فقیر کا او
اس فقیر کے بہائیونکا بہی تہا تو پوچہا کہ شیخ خضر سے تیری ملاقات ہوتی ہے مین نے عرض
کیا جی ہان **ایضا** فرمایا فرزند مین سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ اعلم
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حفظ الصلوٰۃ بالجماعۃ ورأہا واجبۃ فمن لم یر
حفظ الصلوٰۃ بالجماعۃ واجبۃ فہو مبتدع یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نگاہ
رکہتے نماز کو ساتہہ جماعت کے اور اُسکو واجب دیکہتے پس جو شخص نہ دیکہے حفظ نماز بجماعت
کو واجب تو وہ اہل بدعت یعنے بدعتی ہے بعد اُسکے فرمایا کتاب فقہ مین ہے کہ جماعت
مین چار قول ہین قیل فرض عین وقیل فرض کفایۃ وقیل واجبۃ وقیل سنۃ موکدۃ
والاصح ذلک اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑہی سے دبالجماعۃ الصلوٰۃ جید لہٗ
واجبۃ اوسنۃ موکدۃ اوفرض عین اوکفایۃ علیٰ حسب اختلاف ادردہ
فاعقلا اور ایک قول پر فرض ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ قول پر امام داؤد طائی قدس
سرہ کی جماعت فرض ہے فرمایا کہ اُنکے قول پر فریضہ ہے وتمسک بہذہ الآیۃ قولہ تعالیٰ
وارکعوا مع الراکعین یعنے امام داود رح نے اس آیت سے جماعت کے فرض ہونے پر تمسک
کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور تم نماز پڑہو ساتہہ نماز پڑہنے والونکے امام داود طائی
منجملہ میرے پیرون کے ہین ہمارا خرقہ طرف اُنکے پہونچتا ہے اور یہ پیر ہین امام معروف کرخی
رضی اللہ عنہ کے اور مرید ہین امام حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کے اُنکا قول ہمکو الیق یعنے لائق تر ہے
فرمایا کہ اگر کوئی تارک جماعت ہوجائے اور گوشے مین بیٹہہ رہے تو ہرگز ایسا آدمی کوئی

چیز نہوگا بلکہ دنیا و آخرت مین معاقب ہوگا نعوذ باللہ منہ اس باب مین بہت سی حدیثین

وعید کی ہین **ایضا** رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تارک الجماعۃ ملعون

یعنے جماعت کا تارک ملعون ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین

اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور کی نماز ظہر مین یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ایک فائدہ

بیان فرمایا کہ ظہر یہ دس رکعت ہین جو کہ بعد ادائے ظہر کے مروی ہے مشائخ اسطرف کے

یہ آیتین جو تہجد مین آئی ہین پڑہتے ہین اور مین بہی پڑہتا ہون اور دو رکعت استحباب

مین یہ دو سورتین بہی مروی ہین پہلی رکعت مین سورہ قدر اور دوسری مین سورۂ

کوثر یہ بہت آسان ہے پس روی مبارک بدین فقیر و یاران دیگر آوردند فرمودند فرزند

من بنویس **ایضا** فرمایا کہ مشائخ کو مکاشفہ ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ ایک لحظہ ہو

دیکہی ہوئی کو بن دیکہا کرتے ہین بلکہ اول حال دیگر میشود یعنے پہلا حال دوسرا ہوجاتا

ہے اگر دیکہا ہوا رہجائے تو وہ حال ہوتا ہے انکو اسپر مبتلا نہونا چاہیئے اسلیئے کہ وہ شاغل

پڑجاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ

و آلہ وسلم منبر پر وعظ فرمارہے تہے کہ اس درمیان مین مکاشفہ ہوا چہرۂ مبارک یاردن

کے طرف کیا اور فرمایا سلونی اخبرکم مادمت فی مقامی یہہ حدیث صحیح مشارق

مین ہے یعنے تم مجہسے پوچہو جو چاہو مین تمکو اُسکی خبر دونگا جب تک کہ مین اس مقام

یعنے منبر پر ہون ایک صحابی اپنے پانو نپر کہڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ

دمشق کو گیا ہے وہ کب آئیگا آپنے فرمایا یہ ہے وہ قافلہ دروازۂ مدینہ پر پہونچا ہے

ذکر شیخ جمال الدین جہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

بیان علوم غیب

ابہی دروازے پر آئیگا مین دیکہہ رہا ہون واقعہ اُسی طرح تہا بعد اُسکے فرمایا کہ اُسطرف
دعاگو کو اہل مکاشفہ نے وہ جگہہ دکہائی کہ جہان شیخ جمال الدین جہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ
دریا مین وضو کرتے اور عدن مین فقیہ نصال کی ملاقات کرتے تہے اپنے عہد مین بڑے
بزرگ تہے **ایضاً** فرمایا پانچ چیزین ہین عالم غیب سے کہ سوا خدای تعالیٰ کے اور کوئی
اُنکو نہین جانتا ہے جیسا کہ خود آپنے اپنے کلام مجید مین اُنکو بیان فرمایا ہے قولہ تعالیٰ
ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری
نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر
یعنے بیشک نزدیک اللہ کے ہے علم قیامت کا کہ کب آئیگی سبب قیامت کے پوشیدہ
رکہنے کا یہ تہا کہ اپنے کلام مین فرمایا ہے ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیہا لتجزی
کل نفس بما تسعی یعنے بیشک قیامت آنیوالی ہے مین اُسکو پوشیدہ رکہتا ہون
تاکہ بدلا دیا جائے ہر نفس ساتہہ اُسچیز کے جو وہ سعی کرتا ہے جلد یعنے اگر مین علم قیامت
کا ظاہر کر دیتا تو سب لوگ بیدار ہوجاتے اور اُسدن کے منتظر رہتے اور عمل زیادہ کرتے
مخلص کی قدر نہ بڑہتی مخلص وہ ہے کہ قیامت وا ہوال قیامت سے بالغیب خائف
ہو اور یقین کرے قیامت کے علم کو ہمارے پیغمبر علیہ السلام اور کوئی پیغمبر علیہ السلام
نہین جانتا تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے یسئلونک عن الساعۃ ایان مرساھا قل
انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ھو ثقلت فی السموات والارض لا تاتیکم
الا بغتۃ یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ ولکن اکثر الناس

لا یعلمون یسئالك الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله وما یدریك لعل
الساعة تکون قریبا اور فرمایا یسئلونك عن الساعة ایان مرساها فیم انت من ذکرها
الى ربك منتهاها اور جگہہ فرمایا ہے قل ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون
ان انا الا نذیر مبین وعنده علم الساعة دوسری چیز علم غیب کی یہہ ہے کہ وہ اوتارتا ہے
مینہہ کو کوئی نہین جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا تیسری چیز یہہ ہے کہ جانتا ہے اُسچیز کو جو کہ
رحمون مین ہے نر ہے یا مادہ نیک ہے یا بدمرد ہے یا نامرد بدبخت ہے یا نیکبخت صالح ہے
یا فاسق ایک ہے یا دو وہی جانتا ہے اگر دوسرا جانے اور اُسکو معلوم ہو جاسے تو وہ
اُسکو دوست نرکے پیٹ سے دور کر ڈالے چوتھی چیز یہہ ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی نفس
کہ کل کیا کریگا اور اگر کہے کہ کل ایسا کرونگا تو انشاء اللہ کہے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے ولا تقولن لشیئ انی فاعل ذلك غدا الا ان یشاء الله یعنی
اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مت کہو کسی چیز کو کہ بیشک مین کل ایسا کرونگا مگر انشاء اللہ کہو
پانچوین چیز یہہ ہے کہ کوئی نہین جانتا ہے کہ کون زمین مین مریگا اور کہان دفن ہوگا یہہ
پانچ چیزین علم غیب ہین انکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہے اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ وہ کوئی
چیز کہتا ہے یا کوئی دکہاتا ہے تو اُسکو غیب تصور مت کر اوسکو کشف کہتے ہین اگر تیرا وہ
مرتبہ ہو جائیگا تو تو بہی دیکھے گا ولیکن تو کب دیکہہ سکتا ہے تو تو دنیا مین ملوث ہو گیا ہے
اور جسچیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اگرچہ بظاہر غیب معلوم ہوتی ہے فکل ما
یعلم المخلوقات لیس بغیب لقوله تعالى لا یعلم الغیب الا الله وقوله تعالى

ابہی دروازے پر آئے گا مین دیکہہ رہا ہون واقعہ اُسی طرح تہا بعد اُسکے فرمایا کہ اُسطرف دعا گو کو اہل مکاشفہ نے وہ جگہہ دکہائی کہ جہان شیخ جمال الدین اچہوی رحمۃ اللہ تعالیٰ دریا مین وضو کرتے اور عدن مین فقیہ نضّال کی ملاقات کرتے تہے اپنے عہد مین بڑے بزرگ تہے **ایضا** فرمایا پانچ چیزین ہین عالم غیب سے کہ سوا خدای تعالیٰ کے اور کوئی اُنکو نہین جانتا ہے جیسا کہ خود اُسنے اپنے کلام مجید مین اُنکو بیان فرمایا ہے قولہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنے بیشک نزدیک اللہ کے ہے علم قیامت کا کہ کب آئے سبب قیامت کے پوشیدہ رکہنے کا یہ تہا کہ اپنے کلام مین فرمایا ہے ان الساعۃ اٰتیۃ اکاد اخفیہا لتجزی کل نفس بما تسعی یعنے بیشک قیامت آنیوالی ہے مین اُسکو پوشیدہ رکہتا ہون تا کہ بدلا دیا جائے ہر نفس ساتہہ اُسچیز کے جو وہ سعی کرتا ہے جلد یعنے اگر مین علم قیامت کا ظاہر کر دیتا تو سب لوگ بیدار ہوجاتے اور اُسدن کے منتظر رہتے اور عمل زیادہ کرتے مخلص کی قدر نہ بڑہتی مخلص وہ ہے کہ قیامت واحوال قیامت سے بالغیب خائف ہو اور یقین کرے قیامت کے علم کو ہمارے پیغمبر علیہ السلام اور کوئی پیغمبر علیہ السلام نہین جانتا تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے یسئلونک عن الساعۃ ایان مرساہا قل انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو ثقلت فی السموات والارض لا تاتیکم الا بغتۃ یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ ولکن اکثر الناس

ذکر شیخ جمال الدین اچہوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

بیان پانچ چیزین

لا یعلمون یسئالک الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله وما یدریک لعل
الساعة تکون قریبا اور فرمایا یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰها فیم انت من ذکرٰها
الیٰ ربک منتہٰها اور جگہہ فرمایا ہے قل ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون
ان انا الا نذیر مبین وعندہ علم الساعة دوسری چیز علم غیب کی یہہ ہے کہ وہ اوتارتا ہے
مینہہ کو کوئی نہین جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا تیسری چیز یہہ ہے کہ جانتا ہے اُسچیز کو جو کہ
رحمون مین ہے نر ہے یا مادہ نیک ہے یا بد مرد ہے یا نامرد بدبخت ہے یا نیکبخت صالح ہے
یا فاسق ایک ہے یا دو وہی جانتا ہے اگر دوسرا جانے اور اُسکو معلوم ہوجاے تو وہ
اُسکو دوست نرکھے پیٹ سے دور کر ڈالے چوتھی چیز یہہ ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی نفس
کہ کل کیا کریگا اور اگر کہے کہ کل ایسا کرونگا تو انشاء اللہ کہے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ یعنی
اے محمد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم تو مت کہو کسی چیز کو کہ بیشک مین کل ایسا کرونگا مگر انشاء اللہ کہو
پانچوین چیز یہہ ہے کہ کوئی نہین جانتا ہے کہ کون زمین مین مریگا اور کہان دفن ہوگا یہہ
پانچ چیزین علم غیب ہین انکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہے اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ وہ کوئی
چیز کہتا ہے یا کرکے دکہاتا ہے تو اُسکو غیب تصور مت کر اوسکو کشف کہتے ہین اگر تیرا وہ
مرتبہ ہوجائیگا تو تو بہی دیکھے گا لیکن تو کب دیکھہ سکتا ہے تو تو دنیا مین ملوث ہوگیا ہے
اور جسچیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اگرچہ بظاہر غیب معلوم ہوتی ہے فکل ما
یعلم المخلوقات لیس بغیب لقوله تعالیٰ لا یعلم الغیب الا الله وقوله تعالیٰ

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ اور خود اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب
ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی یعنے اسے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم
کہو کہ مین نہین کہتا ہون تمسے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ مین غیب جانتا ہون
اور نہ مین تمسے کہتا ہون کہ مین فرشتہ ہون مین تو اسی چیز کا اتباع کرتا ہون جو میرے
طرف وحی کیجاتی ہے مین دعوی نہین کرتا ہون کہ کذب ہو قولہ تعالی وعندہ مفاتیح
الغیب لا یعلمہا الا ھو وقولہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ
ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر
لقوم یؤمنون یعنے جس چیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اسکو کشف کہتے ہیں اسلئے
کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ نہین جانتا ہے غیب کو کوئی مگر اللہ تعالی یعنے آسمان والے
فرشتے نہین جانتے ہین اور زمین والے آدمی وجن وپری نہین جانتے ہین اور جو کوئی
زبان سے کہے کہ مین غیب جانتا ہون تو وہ کافر ہو جاوے جن وپری کے غیب نہ جاننے
کی یہ آیت کریمہ دلیل ہے قولہ تعالے فلما قضینا علیہ الموت ما دلہم علی موتہ
الا دابۃ الارض تاکل منسأتہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا
فی العذاب المہین یعنے جس وقت کہ ہمنے حکم کیا سلیمان پر موت کا تو وہ مر گئے اور وہ عصا
پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اونکی ہیبت سے دیو پری و حوش وطیور سب کام مین لگے تھے
کسی کو قدرت نہ تھی کہ اُنکے پاس جاوے دیکھے کہ مردہ ہین یا زندہ اُنکا منہ نہین کیا اُنکو اُٹھکے

مرنے پر مگر زمین کے کیڑے نے کہ وہ انکے عصا کو کہاتا تہا یعنے اُس کیڑے نے اُنکے عصای
مبارک کو کہا لیا اور سودہ کر دیا تو وہ گر پڑے پہر جب وہ گر پڑے تو جنون نے یہ بات جان لی
کہ وہ اگر غیب دان ہوتے تو عذاب خوار کرنیوالے مین نہ ٹہیرتے جو کہ اونکو سلیمان علیہ السلام
کے ہاتہہ سے پہونچتا تہا اور کوئی پیغمبر غیب نہین جانتا ہے آسمہی کے نزدیک کنجیان
غیب کی ہین نہین جانتا ہے اُنکو مگر وہی اور آپ کو خطاب فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تم کہہ دو کہ مین مالک نہین ہون واسطے اپنی جان کے سود کا نہ زیان کا
مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب جانتا تو بہت خیر جمع کر لیتا اور مجہکو برائی نہ لگتی نہین
ہون مین مگر ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا واسطے اُن لوگونکے جو ایمان لاتے ہین
پس از روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این بیان علم غیب بنویس
غریب است **ایضاً** ذکر کشف قبور کا نکلا فرمایا اُن دنون مین کہ دعاگو مکہ مبارک مین
تہا تو شیخ عبد اللہ یافعی قدس اللہ سرہ نے دعاگو کو قبرین دکہائین اور فرمایا ھذا ملتانی
و ھذا اوچی من بلاد لہ و ھذا خراسانی و ھذا ھندی و ھذا
مصری و ھذا شامی و ھذا عراقی و ھذا بغدادی و مثلہ یعنے قبرون کی طرف
اشارہ کیا کہ یہ شخص ملتان کا ہے اور یہ اوچہہ کا ہے تیرے بلاد کا اور یہ خراسان کا ہے
اور یہ ہندستان کا ہے اور یہ مصر کا ہے اور یہ شام کا ہے اور یہ عراق کا ہے اور یہہ
بغداد کا ہے اور مثل اسکے مکاشفہ سے کہتے تہے اُس جگہہ لاتے ہین کہ جو آدمی اُسکے
تہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین

قدس اللہ سرہ پیر کے دن واسطے زیارت اپنی والدہ کے جاتے اور اُنکی والدہ کا دفن ملتان
مین اُس جگہہ ہوا تہا کہ جسکو پیران تیتری کہتے ہین تیتری خطاب متواتری کو کہتے ہین غرضکہ
روز سہ شنبہ کو خانقاہ سے باہر آئے دعاگو اور دعاگو کے اُستاد مولانا نورالدین دونون
ہمراہ رکاب چلے مقام مذکور مین والدہ کی زیارت کی اُس جگہہ سے ذرا پیچہے آئے چار تکبیرین
نماز جنازے کی کہین ہمنے بہی اقتدا کیا مین نے اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ شیخ سے پوچہو کہ
چار تکبیرین کیا تہین اُنہون نے کہا کہ میری حد نہین ہے یعنے میرا منصب نہین ہے کہ
مین پوچہون ہم آئین تہے کہ شیخ ہماری طرف اپنا مونہہ لائے اور فرمایا کہ تم جانتے ہو جگہہ
مولانا شمس الدین کو دفن کیا ہے پائنتی میری والدہ کے اُسجگہہ ایک نشان بہی کیا آخر
چند زمانے کے بعد جس جگہہ کر اونکو اُنکے لڑکون نے دفن کیا تہا وہان سیلاب پہونچا
تو اُنہون نے چاہا کہ اُنکو قبر سے باہر نکالین دوسری جگہہ دفن کرین دعاگو نے منع کیا
کہ اُنکی قبر کو مت کہودو اُنہون نے دعاگو کا کہنا نہ سنا قبر کہولی تو دیکہا کہ وہ قبر مین نہی
مناسب اسکے دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ خادم دعاگو اخی علی بدر جس وقت
مین کہ اُسنے انتقال کیا دفن اُسکا مدینہ مبارک مین تہا روضہ حضور مصطفے صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے گنبد کے پیچہے دفن کیا دعاگو نے نشان بہی کیا اور زیارت بہی کی پہر مین
اُسکی قبر کے پاس نہ گیا اسلئے کہ اُسکو تو اوچہ سے مدینے مین لیگئے بعد اسکے فرمایا کہ مین
یہہ بات حدیث صحاح مین پائی قولہ علیہ السلام ان للہ تعالی ملائکۃ یقال لہم
نقلۃ ینقلون المیت من مکان الی مکان یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے لیے

کئی فرشتے ہین کہ انکو نقلہ کہتے ہین وہ نقل کرتے ہین مردے کو ایک جگہہ سے طرف دوسری جگہہ کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث بنویس صحبت تمام ست۔

الیضاً بدہ کی رات غرۂ ماہ جمادی الآخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فائدہ استقبال قبلہ کا بیان فرمایا کہ کتاب مین ہے القبلۃ بین المغربین والنجم القطب یکون علی اذنہ الیمنٰی ویکون یمین المصلی حصّتان وفی یسارہ حصۃ واحدۃ یعنے قبلہ درمیان دو مغرب کے ہے مغرب اقصے گرمی کے اور مغرب اقصے سردے کے پس دو حصون کو دائین طرف چہوڑے اور ایک حصے کو بائین جانب اور ستارہ قطب بناگوش پر ہے ایضاً فرمایا ینبغی للمصلی فی الصلوٰۃ ان یفعل ثلثۃ افعال علی طریق الاستحباب احدھا اذا بلغ السعال یضع یدہ علی فمہ والثانی اذا دخل الثوب فی المقعد یخرجہ والثالث اذا عری رجلہ یسترہ وھذا اذا کان اخوہ المسلم فی عقبہ یعنے نماز پڑہنے والے کو نماز مین تین چیزین مستحب ہین ایک یہہ ہے کہ جسوقت جمائی آئے تو ہاتہہ موہنہ پر رکہے تاکہ شیطان اندر نہ جائے جمائی نماز مین مکروہ ہے اگر موہنہ کو کہلا ہوا رکہے دوسرے یہہ ہے کہ اگر کپڑا دبر مین چلا جائے تو اُسکو نکال لے تیسرے یہہ ہے کہ وقت قعدے کے اگر پانون برہنہ ہوجائے تو اُسکو کرتے کے دامن سے ڈہانکلے اور یہ اُسوقت ہے کہ برادر مومن پیچھے بیٹہا ہوتا کہ وہ کف پا کو برہنہ نہ دیکہے جیسا کہ وعا کو

قدس اللہ سرہ پیر کے دن واسطے زیارت اپنی والدہ کے جاتے اور آنکی والدہ کا دفن ملتان
مین اُس جگہہ ہوا تہا کہ جسکو پیران تیتری کہتے ہین تیتری خطاب ہے ستواتری کو کہتے ہین عکو
روز سہ شنبہ کو خانقاہ سے باہر آئے دعاگو اور دعاگو کے اُستاد مولانا نورالدین دونون
ہمراہ رکاب چلے مقام مذکور مین والدہ کی زیارت کی اُس جگہہ سے ذرا پیچہے آ کے چار تکبیرین
نماز جنازے کی کہین ہمنے بہی اقتدا کیا مین نے اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ شیخ سے پوچہو کہ یہ
چار تکبیرین کیا نہین اُنہون نے کہا کہ میری حد نہین ہے یعنے میرا منصب نہین ہے کہ
مین پوچہون ہم آ ہی رہے تہے کہ شیخ ہماری طرف اپنا مونہہ لائے اور فرمایا تم جانتے ہو جگہہ
مولانا شمس الدین کو دفن کیا ہے پائنتی میری والدہ کے اسجگہہ ایک نشان بہی کیا آخر
چند زمانے کے بعد جس جگہہ کہ اونکو اُنکے لڑکون نے دفن کیا تہا وہان سیلاب پہونچا
تو اُنہون نے چاہا کہ اُنکو قبر سے باہر نکالین دوسری جگہہ دفن کرین دعاگو نے منع کیا
کہ اُنکی قبر کو مت کہودو اُنہون نے دعاگو کا کہنا نہ سنا قبر کہولی تو دیکہا کہ وہ قبر مین نہی
مناسب اسکے دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ خادم دعاگو اخی علی بدر حسن اُسوقت
مین کہ اُسنے انتقال کیا دفن اُسکا مدینۂ مبارک مین تہا روضۂ حضور مصطفے صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے گنبد کے پیچہے دفن کیا دعاگو نے نشان بہی کیا اور زیارت بہی کی پہر مین
اُسکی قبر کے پاس نہ گیا اسلئے کہ اُسکو تو اوسے مدینے مین لیگئے بعد اُسکے دعا
یہہ بات حدیث صحاح مین پائی قولہ علیہ السلام ان اللہ تعالی ملائکۃ یقال
نَقَلَۃ یَنقُلُونَ المیتَ من مکانٍ الی مکانٍ یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے

کئی فرشتے ہین کہ اُنکو نقلہ کہتے ہین وہ نقل کرتے ہین مردے کو ایک جگہہ سے طرف دوسری جگہہ کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث بنویس حجت تمام ست۔

ایضاً بدہ کی رات غرۂ ماہ جمادی الآخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فائدہ استقبال قبلہ کا بیان فرمایا کہ کتاب مین ہے القبلۃ بین المغربین والنجم القطب یکون علی اذنہ الیمنٰے ویکون یمین المصلی حصتان وفی یسارہ حصۃ واحدۃ یعنے قبلہ درمیان دو مغرب کے ہے مغرب اقصے گرمی کے اور مغرب اقصے سردے کے پس دو حصون کو دائین طرف چہوڑے اور ایک حصے کو بائین جانب اور ستارۂ قطب بناگوش پر رہے ایضاً فرمایا ینبغی للمصلی فی الصلوٰۃ ان یفعل ثلٰثۃ افعال علی طریق الاستحباب احدھا اذا بلغ السعال یضع یدہ علی فمہ والثانی اذا دخل الثوب فی المقعد یخرجہ والثالث اذا عرٰی رجلہ یسترہ وھذا اذا کان اخوہ المسلم فی عقبہ یعنے نماز پڑہنے والے کو نماز مین تین چیزین مستحب ہین ایک یہہ ہے کہ جسوقت جمائی آئے تو ہاتہہ مونہہ پر رکہے تاکہ شیطان اندر نہ جائے جمائی نماز مین مکروہ ہے اگر مونہہ کو کہلا ہوا رکہے دوسرے یہ ہے کہ اگر کپڑا دبر مین چلا جائے تو اُسکو نکال لے تیسرے یہ ہے کہ وقت قعدے کے اگر پانون برہنہ ہوجائے تو اُسکو کرتے کے دامن سے ڈہانکے اور یہ اُسوقت ہے کہ برادر مومن پیچہے بیٹہا ہو تاکہ وہ کف پا کو برہنہ نہ دیکہے جیسا کہ دعا گو

کرتا ہے اور یہ معمول مخدوم ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد وفرمودند فرزند
من این فائدہ بنویس وبگیر یہ شاب باشد **ایضا** تفسیر اس آیت کریمہ کی بیان فرمائی
ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار ای اتنا فی الدنیا
سلامة الایمان وفی الاٰخرة لقاء الرحمن وقنا عذاب الفرقان والهجران وهواشد
من عذاب النیران یعنے دے ہمکو دنیا مین سلامتی ایمان کی اور آخرت مین دیدار
رحمن کا اور نگاہ رکہہ ہمکو عذاب ہجران سے یعنے فراق وجدائی سے پہر فرمایا کہ عجیب معنی
ہین کسی تفسیر مین نہین ہین پس روی مبارک برین فقیر آورد وفرمودند فرزند من
تفسیر این آیہ وسہ چیز کہ مصلی را مستحب ست وتقریر ازان قبلہ کہ گفتم جملہ بنویس **ایضا**
شب مذکور مین تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات ذکر مین تہی
فرمایا کہ ذکر علانیہ بہتر ہے یا خفیہ بہتر ہے دونو حدیث صحاح مین ثابت ہین قولہ علیہ الصلوٰة
والسلام افضل الذکر الذکر الخفی اور ذکر خفی اُسکو کہتے ہین کہ زبان بند کرے اور
دل سے کہے نہ یہ کہ آہستہ کہے لفظ خفی کا اضداد سے ہے بمعنی سر وجہر دونو کے آیا ہے
سماع اسکا مراد نہین ہے مین اس بات کا سماع رکہتا ہون اور خفیہ مین عدم علم ہے اور
علانیہ متعدیہ ہے دوسرے کو بہی تجلیات مذاکرہ ہوتا ہے جیسے کہ حدیث صحاح ہے کلمات قدسی
مین ہے من ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسے ومن ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء
خیر منه یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو کوئی
یاد کرے مجہکو آہستہ وتنہا تو مین بہی اُسکو یاد کرون آہستہ وتنہا اور جو کوئی یاد کرے مجہکو

مجمع مین تو مین بہی اُسکو یاد کرون مجمع مین عرش سے تحت ثرے تک ساتھہ مقرب فرشتون کے بہتر اُس سے کہ اُسکو خفیہ مین یاد کرون بعد اسکے فرمایا کہ علانیہ مین ذکر کا غنا شیطان کا ہے کہ جہانتک ذکر کی آواز سُنی جاوے وہانتک شیطان کی ولایت و حکومت نہووے کہ وہ نزدیک ہو جیسے کہ اذان ہے کہ جہانتک سُنی جاتی ہے وہانتک شیطان نہین آسکتا ہے اور وہ بہی ذکر ہے ذکر جہر مکروہ نہین ہے اگر مکروہ ہوتا تو اس مدح پر ممدوح نہوتا اور ذاکر مثاب نہوتا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اس نص سے مسئلہ ذکر بعد ادا ے مکتوبات کے باجتہاد استنباط کیا ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ پانچون وقت بعد اداے فرائض حلقی مین کہڑے اور بیٹہے ذکر کرین لقولہ تعالی فاذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما و قعودا ای ادیتم الصلوٰۃ یہان قضا بمعنی ادا ہے لان الاداء تسلیم عین الواجب والقضاء تسلیم الواجب ویستعمل احدھما مکان الاخر استعارۃً یعنے اسلئے کہ ادا سپرد کرنا عین واجب کا ہے اور قضا سونپنا ہے واجب کا اور ہر ایک اُن دونو مین سے بجاے دوسرے کے مستعمل ہوتا ہے بطور استعاری کے اور الصلوٰۃ مین الف و لام عہد کا ہے یعنے جسوقت تم نماز فرائض ادا کر چکو تو ذکر کرو خدائیتعالے کا کہڑے اور بیٹہے اول قیام فرمایا پہر قعود کا ذکر کیا تو اول کہڑے ہو کر ذکر کرین بعد اُسکے بیٹہہ جائین روایت کیا گیا ہے کہ ۳۳ بار کلمۂ لا الہ الا اللہ مد سے کہین جیسا کہ مین نے یارون کو تلقین کیا ہے نفی کو بائین جانب سے سیدہی جانب پر مارے وہانتک کہ سانس یاری دے پہر اثبات بائین جانب کو کرے اور دو صفین کرین ۳۳ بار

[Margin notes, partly legible:] ... سے معلوم ہوتا ہے کہ ... ضمیر ... ذکر خفی کی طرف ... ذکر کے ... لفظ ... بہی ... جہر ... مجمع مین یاد ... ذکر ... سے معلوم ہوا ... افضل ہے ... اسلئے ... تفصیل ... رضی اللہ عنہ

أسطرف اور ۳۳ بار اسطرف بعد فراغ کے صاحب صدر ہاتھ دعا کے واسطے اُٹھائے
اور یہ دعا پڑھے اللهم اَحْيِنا مع الذاكرين وَأمِتنا مع الذاكرين واحشرنا
مع الذاكرين واجعلنا مع الذاكرين المقربين والواصلين ربنا توفنا مسلمين
وَأَلْحِقنا بالصالحين مع محمد وآله اجمعين صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم
اور آخر درود شریف پڑھی بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند
من این طریق ذکر وہر دو حدیث در باب ذکر و بیان آیه که گفتم بگیر یه و بنویسید حجت
تمام ست بعد اسکے فرمایا کہ اسطرف گازرون مین کیا خوب رسم ہے کہ پانچون وقت بعد
پانچون نمازون کے ذکر بلند کہتے ہین اور حلقہ کرتے ہین جیسا کہ مین نے کہا اور صبح کی نماز
مین بعد اشراق کے دعا گوبھی اوچہ مین چند زمانہ کہتا تہا پانچون وقت جب مین اسطرف
سے آیا تو مخدوم والد قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ تو کثرت ذکر سے والہ ہو جائیگا اور پہاڑ
وصحرا مین رہیگا بعد اسکے مین نے اپنے طرف سے وکیل کر دیا ابتک اوچہ کی خانقاہ مخدوم
مین وہی ذکر کرتا ہے فرمایا کہ چند زمانے سے میرے دل مین ہے کہ یہان بھی کسی کو وکیل
کر دون تاکہ پانچون وقت حلقون مین یارون کے ساتھہ ذکر کیا کرے سید صدرالدین محمد
کو وکیل کر دیا اس اثنا مین فرمایا کہ حدیث صحاح سے افضل الاشیاء لسان ذاکر
وقلب خاشع وزوجة تعينه على ايمانه یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ بہترین چیزون کی تین چیزین ہین زبان خدا کی یاد کرنیوالی اور دل خدا سے
ڈرنیوالا اور بی بی کہ مدد کرے مرد کی اسکے ایمان پر یارون نے پوچھا کہ بی بی کا مدد

ذکر [illegible]

کرنا کیا ہے جواب فرمایا کہ اعانت ایمان کی یہ ہے کہ عورت واسطے مرد کے صلاحیت مین کوشش کرے اور اسباب صلاحیت کا واسطے اُسکے موجود رکہے جیسے سردی مین گرم پانی تاکہ سردی مرد کو کاہلی مین نہ لائے اور اگر مرد سو جاے تو اُسکو وقت پر جگا دے اور کہے کہ نماز پڑہ مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ لڑکون کی ران تہجد کے وقت مجہسے پہلے اُٹہتین جسوقت کہ وہ تہجد تمام کر چکتین تب بعد اُسکے دعا گو کو بہی بیدار کر دیتین بی بی ایسی چاہیے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آسمین تہی واعلم ان المومن لا یکفر بالذنب ولا یخرج من الایمان والدلیل علیہ قولہ تعالی یا ایہا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃً نصوحًا سماہم مومنین وان صدر منہم الزنا وشرب الخمر وغیر ذلک وکذا انہا نہی اللہ عبدہ اٰدم عن اکل الشجرۃ وقربانہا فلما اکل الشجرۃ قال وعصی اٰدم ربہ فغوی ولم یقل وکفر اٰدم وکذا انہما شرب ہاروت وماروت الخمر وہمّا بالزنا اختارا عذاب الدنیا علی عذاب الاٰخرۃ ولم یکفرا فکذلک لم یکفر احد بالذنب یعنے جان تو کہ مومن گناہ سے کافر نہین ہوتا ہے اور ایمان سے نہین نکلتا ہے ولیکن فاسق ہو جاتا ہے جیسے کہ کافر اگر ساری نیکیان کر ڈالے تو وہ کفر سے باہر نہین آتا ہے دلیل اسپر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے مومنو تم توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ نصوح اُنکا نام مومن رکہا اگرچہ اُنسے زنا و شراب پینا وغیرہ صادر ہووے اور اسیطرح جبکہ اللہ تعالی نے اپنے بندے آدم علیہ السلام کو درخت کے کہانے اور اُسکے پاس جانے سے منع فرمایا تو جسوقت آدم نے اُس درخت کو کہا لیا

تو فرمایا کہ نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی سو وہ بہک گیا اور یون نہین فرمایا کہ آدم
کافر ہوگئے اور اسی طرح جسوقت ہاروت وماروت نے شراب پی لی اور زنا کا قصد کیا
تو اُنہون نے دنیا کے عذاب کو آخرت کے عذاب پر اختیار کیا اور وہ کافر نہوئے سو
اسی طرح گناہ سے کوئی کافر نہین ہوجاتا ہے جب سبق اس فقیر کا اس آیت مین پونہچا
کہ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا تو فرمایا کہ نصوح بروزن فعول ہے واسطے مبالغہ کے
اسکی وجہ اشتقاق کی تین طریقے ہین جو مین لئے گئے ہین نصوح من النصح لی الخلوص او
من النصح وھو الوعظ او من النصاحۃ وھی الخیاطۃ یعنے نصوح مشتق ہے نصح سے
جو بمعنی خلوص ہے یا نصح بمعنی وعظ سے یا نصاحت بمعنی خیاطت سے یعنے سینا پس معنی
توبۂ نصوح کے یہ ہوئے کہ تم توبۂ خالص کردیا توبہ وعظ ونصیحت کرنیوالی اور گناہ سے
باز رکھنی والی کردیا توبہ دین کی پارہ گیون کی سینے والی کر دمعنی یہ ہین اور جو شخص
یہ کہتا ہے کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا تو یہ کفر ہے اسلئے کہ اگر اسجگہ یہ معنی ہوتے
تو نصوح مضاف الیہ مجرور اور توبہ مضاف ہوتی عبارت یون ہوتی کہ توبوا الی اللہ
تَوبَۃَ نَصُوحٍ اور یہ کسی قرأت شاذ مین بہی نہین آیا ہے تو واسطے یہ حق کی سکہے ہوئی کو
بدلنا ہے اور بدل ڈالنے مین اللہ تعالی نے یون فرمایا ہے فمن بدلہ بعد ما سمعہ
فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ اور یہان نصوحا توبہ کی صفت ہے اور توبہ موصوف
ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مین ایک دن مجلس وعظ مین تہا واعظ
نے اس آیت کا بیان کیا اور کہا کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا قصہ شروع کیا

مین نے اُس واعظ سے کہا کہ تو کافر ہو گیا تو کلمۂ شہادت کہہ اُسنے ایسا ہی کیا اور وہی تین معنی
جو مین نے بیان کئے اُس سے کہے پھر یارون کے طرف متوجہ ہوئے فرمایا تمنے بہی یہ معنی
کسی واعظ سے سُنے ہین بعض نے کہا کہ مین نے سنے ہین فرمایا کفر ہے واعظون کو یہہ
معنی تلقین کرنے چاہئین جو مین نے کہے بہتر ہو گا ورنہ وہ غلط کرتے ہین توبۃ نصوحا
فعول من المبالغۃ للناصح وقیل واثقۃ وقیل صادقۃ وقیل خالصۃ من تفسیر
الامام النسفی والتوبۃ النصوح للمبالغۃ فی النصح التی لایکون التائب معہا
معاودا للمعصیۃ وقال الامام الحسن البصری رضی اللہ عنہ توبۃ نصوحٌ
ھی ندامۃ بالقلب والاستغفار باللسان والترک بالجوارح واضمار ان لایعود
نصوح فعول ہے نصح سے بعض کہتے ہین توبۂ نصوح توبہ عہد کی ہوئی کو کہتے ہین کہ کوئی
معصیت نہ کرے اور بعض کہتے ہین توبہ نصوح توبۂ صادق ہے عکس کاذب اور بعض نے
کہا کہ توبہ نصوح توبہ خالص ہے خلاف نفاق کے اور توبہ نصوح مبالغہ ہے نصیحت مین
یعنے وہ توبہ کہ اُسکا تائب معصیت کی طرف پھرنے کی نیت نہ کرے حضرت امام حسن بصری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ نصوح پشیمانی ہے دل سے اور بخشش مانگنا ہے زبان سے اور
چھوڑنا معصیت کا ہے اعضا سے یعنے اپنے وجود کو معصیت و نافرمانی سے نگاہ رکھے
اور پوشیدہ رکھنا ہے دل مین کہ معصیت کی طرف عود نہ کرے اور یہ عربی **رباعی**
پڑھی الٰھی کم رکبت علی الخطایا ؛ ھب لی توبۃ قبل المنایا ؛ ندمت ندامۃً
ارجو الیکا ؛ سیغفر زلتی رب البرایا ؛ پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من

یہہ بیان توبۂ نصوح کا جو مین نے بیان کیا غریب ہے اسکو ملفوظ مین لکہہ لے تا کہ دوسرونکو فائدہ حاصل ہو چشم مبارک مین آنسو بہر لائے اور یارون نے بہی موافقت کی یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

دعاے بردہ گریختہ

ایضاً فرمایا کہ جسوقت کسی کا غلام بہاگ جائے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اول واخر درود کہے یا جامعَ الناسِ لیومٍ لا ریب فیہ اِجْمَعْ علیہ اٰبِقَہ اور اگر لونڈی ہو تو بتارِ تانیث اٰبِقَتَہٗ کہین اور اگر بہت سے غلام بہاگ گئے ہون تو اوابقہ بجمع کہین جیسا کہ دعا گو کہتا ہے یہ دعا معمول مخدوم ہے پس روی مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس این دعا را **ایضاً** ایک سید عربی پونہچا آسنے ساٹہہ حج کیے تہے اور ایکسو بیس برس کی عمر تہی کعبہ مکرمہ کا مجاور تہا زبان عربی مین کہا فارسی نہین جانتا تہا انی اجیٔ الیک من العرب لاشتیاقک یا اجلّ ویا شیخ قطب العالم حضرت مخدوم نے فرمایا تقبل اللہ منک انا اخ لکم وکم من رجل جاؤا معکم سید نے کہا جاء معی ثلاثۃ نفر انا والغلام والجاریۃ والمرکب عیّن لی الاجرۃ والعلوفۃ مادمت معک حضرت مخدوم نے فرمایا مین نے قبول کیا اور مزاح یعنے خوش طبعی فرمائی یاسید جاریتک شابۃ سید نے کہا نعم فرمایا نحن نشتری الجاریۃ انت شیخ وھی شابۃ سید نے کہا لا یا سیدی تقضی الحاجۃ وقتاً یعنے سید عربی نے کہا کہ مین آتا ہون طرف تمہارے عرب مجاور کعبہ

سے واسطے تمہارے اشتیاق کے لئے سید بزرگ آور لئے قطب عالم مخدوم نے فرمایا
اللہ تمسے قبول کرے مین تمہارا بہائی ہون تمہارے ساتہہ کتنے آدمی آئے ہین کہا
مین ہون اور لڑکا ہے اور لونڈی ہے اور سواری ہے تم میرے واسطے حجرہ و وظیفہ مقرر
کرو جب تاک کہ مین تمہارے ساتہہ ہون مخدوم نے فرمایا مین نے قبول کیا حسن خادم
کو طلب کیا علوفہ و حجرہ معین کر دیا اور مطائبہ کیا کہ تمہاری لونڈی جوان ہے کہا ہان
فرمایا ہم تمہاری لونڈی کو خرید لین گے تم تو بوڑہے و ضعیف ہو گئے ہو اور وہ جوان
ہے کیونکر رہیگی کہا نہین وقت حاجت کے کام آتی ہے۔

تیسری جمادی الآخرہ جمعہ کے دن

بعد نماز کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مخدوم کو پیٹ کی تکلیف تہی طبیب
ملک سے فرمایا کہ تم اچہے آئے کوتوال نے کچہہ دوا بہیجی یہ طبیب ہندو تہا اُس سے کہا
یہدیک اللہ یعنے اللہ تجہے راہ راست دکہائے اور مسلمانی روزی کرے فرمایا فتاوی
مین ہے سوال المریض للطبیب جائز وان کان کافرا یعنے پوچہنا بیمار کا طبیب سے
درست ہے گو وہ کافر ہو پس ز دست مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
مسئلہ بنویس

نماز حفظ ایمان

ایضا فرمایا حدیث صحاح مین ہے من صلی یوم الجمعۃ اربع رکعات علی الدوام
و یقرأ فی کل رکعۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ متفہما کان او منسیا فراسواء

کان فی اول ذلک الیوم او فی آخرہ فاذا فرغ یقول لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی

العظیم مائۃ مرۃ حفظ اللہ ایمانہ یعنے جو شخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین ہمیشہ

اور پڑہے ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار مقیم ہو یا مسافر یہہ شرط نہین ہے کہ وہ

آدمی پڑہے جسپر جمعہ واجب ہے برابر ہے کہ اول دن مین ہو یا آخر دن مین پہر جب فارغ

ہو جائے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار کہے اللہ تعالےٰ اسکے ایمان کو نگاہ رکہے

نماز تسبیح بجماعت

ایضا فرمایا کہ شب جمعہ کو نماز تسبیح بجماعت سنت ہے لا غیر بااسلئے کہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب جمعہ کو نماز تسبیح ہمراہ اصحاب کے بجماعت پڑہی ہے

پس شب جمعہ کو سنت کی نیت کرے متابعاً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غیر مین

نیت نفل کی کرے تکمیلاً للفرائض۔

نیت نماز

ایضا فرمایا کہ نیت نماز کی یون کرین کہ متوجھا الی جھۃ عرضۃ الکعبۃ اسواسطے

کہ مین نے کتاب مین پایا ہے ینبغے للمصلے ان ینوی جھۃ عرضۃ الکعبۃ لان الکعبۃ

تحول لزیارۃ الاولیاء یعنے اسلئے کہ کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیا کے لیجاتے ہین

پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندم این فوائد بنویس غریب ست

ایضا فرمایا سیر مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ

ام المؤمنین رضے اللہ عنہا کو لڑکپن مین حبشیون کا تماشا دکہاتے تہے آپنے اسلئے منع

نہین کیا کہ وہ بالغ نہ تہین درست ہے کہ مردون کو دیکہین اسجگہہ فرمایا کہ اگر کوئی عورت
یا لڑکی کپڑے کی صورت سے کہیلے جو کہ لڑکیان بصورت آدمی کپڑے سے بناتے ہین تو
انکو منع نکرین اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کو منع نہین فرماتے تہے بلکہ عورتین اور لڑکیان پڑوسیون کی آتین اور گڑیون سے
کہیلتی تہین فرمایا اگر کوئی اسجگہہ سوال کرے کہ جس گہر مین صورت ہو تو اسمین نماز مکروہ
ہے اور فرشتے نہ آئین پس آپ کیون منع نکرتے تہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ مراد اس
صورت سے صورت معبودہ مراد ہے اور کپڑے کی صورت کو کوئی نہین پوجتا ہی ہندوستان
کے کفار بہی نہین پوجتے ہین اسلیئے منع نکرین اور انکا دور کرنا نہ چاہیئے اور نماز انکے برابر
مین مکروہ نہین ہوگی پس از روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
کہ گفتم بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ عرب مین حافظ عورتین ہین دو رکعت
تراویح ماہ رمضان مین ختم کر دیتی ہین وہان ایک ہندوستانی کے لڑکی پیدا ہوئی تہی
وہ حافظ ہو گئی ہے مین نے اسکو دیکہا ہے اسنے ختم شروع کیا اسکی مان اور ایک اور
عورت نے اسکا اقتدا کیا مین نے سنا کہ اسنے اول رات تو شروع کیا جب آخر رات
ہوئی تو مین نے سنا کہ وہ سورہ عم پڑہ رہی ہے **ایضا** ذکر اس آیت کا نکلا ونفخ
فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا ما شاء اللہ یعنے جب صور
مین پہونکین گے تو ہلاک ہو جاوینگے جو لوگ کہ آسمانون مین ہین اور جو لوگ کہ زمین مین
ہین مگر جسکو اللہ تعالی باقی رکہے اور وہ چہہ چیزین ہین جیسا کہ خبر مین ہے یبقی اللہ تعالے

فائدہ عورت حافظہ

يوم اهلاك الخلائق ستة وهى العرش والكرسى واللوح والقلم والجنان

والميزان يعنے باقی رکھیگا اللہ تعالی جس دن کہ خلائق کو ہلاک کریگا چھہ چیز انکو اور وہ

عرش وکرسی ولوح وقلم وجنت ودوزخ ہین اعتقاد اہل سنت وجماعت کا یہی ہے کہ

وہ چھہ چیزون کو فانی نہین جانتے ہین خلافا للمعتزلہ بدمذہب کہتے ہین کہ یہ چیزین

بہی فنا ہوجائینگی یہ قول اس آیت وخبر سے باطل ہے پس روے مبارک برین

فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان این آیہ کہ تقریر کردم بنویس حجت تمام ست

ایضا تحصیل صرف ونحو ولغت کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ

علیہ الصلوة والسلام من تعلم العربیة لیسهل علیه علم الشریعة فکانما عبد الله

مائة عام لم یعصه طرفة عین یعنے جو شخص کہ علم عربیت یعنے صرف ونحو سیکھے تاکہ علم

شریعت یعنے علم فقہ واصول فقہ اُسپر آسان ہوجائے تو گویا اُسنے سو برس اللہ تعالی

کی عبادت کی کہ طرفة العین اُسکی نافرمانی نہ کی ہو پس کون عبادت اس سے بہتر ہوگی کہ

وہ علم عربیت کو حاصل کرے ورنہ وہ ماضی ومستقبل وامر ونہی وفاعل ومفعول ومبتدا

یا خبر مبتدا کیا جانے تو وہ معنی فقہ کے غلط کریگا اور خطا کہیگا پس خطاے عظیم ہوگی قولہ

علیہ السلام علّموا صبیانکم النحو فان النصارى قد کفروا بترک تشدید

واحد علّموا دو مفعول چاہتا ہے مفعول اول تو صبیان ہے اور مفعول ثانی نحو ہے یعنے

آپنے صحابہ وتابعین کو فرمایا کہ تم اپنے بچون کو علم نحو سکہاؤ اسلئے کہ ترسا ایک تشدید کے

ترک سے کافر ہوگئے وہ ترک تشدید یہ تہا کہ اللہ تعالی نے انجیل شریف مین فرمایا انا اللہ

الذی ولّدت عیسیٰ بتشدید لام معنی یہ ہین کہ مین نے عیسیٰ کو پیدا کیا اور بغیر تشدید کے معنی یہ ہونگے کہ مین نے جنا عیسیٰ کو متعدی کو لازم کرتے ہین اور یہ کفر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ بی بی بچون سے منزہ و پاک ہے قولہ تعالیٰ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یعنے تم کہدو اے محمدؐ کہ وہ خدا ایک ہے خدا بے نیاز ہے نہ جنا اُسنے کسی کو اور نہ اُسکو کسی نے جنا اور نہ تہا اور نہ ہوئے اُسکا ہمسر کوئی ۔

معنی توفیق

ایضا توفیق کے معنے فرماتے کہ التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے توفیق کرنا ہے فعل بندی کو موافق واسطے رضا خداوند کے پس توفیق خیر مین ہے اسلئے کہ رضا اُسکی خیر مین ہے شر مین نہین ہے پس روسے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس ۔

ایضاً تواضع و محبت صلحا

فرمایا کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ ڈولی پر سوار جاتے تو دو نو ہاتہہ باہر کہینچکر فرماتے کہ شاید کسی بخشے ہوئے کا ہاتہہ میرے ہاتہہ سے لگ جائے تو مین بہی بخشا ہوا ہو جاؤن لیکن مین نہین کر سکتا ہون کمزور ہو گیا ہون میرا ہاتہہ سخت پکڑتے ہین تو ایذا پہونچتی ہے باوجود اسکے بہی تحمل کرتا ہون اسلئے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے بیت احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا یعنے مین صالحون نیک مردون کو دوست رکہتا ہون اور مین اُنہین سے نہین ہون

شاید اسد تعالی صالحون کی برکت سے مجھے بہی صلاحیت روزی کرے۔

ذکر خفی

ایضا فرمایا ذکر خفی دل وجان سے ہے نہ زبان سے اور عکس اسکا ذکر جہر ہے اور ذکر دل سے واصل تر ہے۔

بیان بحق فلان کا

ایک عزیز نے پوچھا کہ بحق فلان کہین جواب فرمایا کہ باین معنی کہین کہ مناد عدل گا کہ لا وجوبًا کلان الالوهیّة تنافی الوجوب جیسا کہ قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے ؎ وما ان فعل اصلح ذو افتراض علی الهادی المقدس ذی الفعال یعنے کوئی چیز اسد تعالی پر واجب نہین ہے مگر بطریق کرم وعدل جیسا کہ اپنے کلام مجید مین فرمایا ہے وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین پر مگر اسد پر ہے رزق اسکا اسلئے کہ حرف علی وجوب کا تقاضا کرتا ہے جیسے کہ کہتے ہین علیّ کذا لفلان یعنے مجہپر واجب ہے کہ مین فلان کا کام ایسا کرونگا فقہ مین بحق کہنا عوام کے واسطے منع ہے کیونکہ وہ جانینگے کہ ایسا واجب ہے وہ نہ سمجھینگے رہے خواص سو انکو بمعنی مذکور کہنا درست ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ یہ بطریق کرم ہے نہ بطریق واجب دعا گو کو واقعہ مین کہا ہے کہ تو توسل کر بحق الشیخ الکبیر ان تفعل کذا وکذا بس ہے بارگاہ برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی مروی عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه

قال سبعة من الهدى وفيهن الجماعة فمن خرج منهن فقد خرج من الجماعة لا تشهدوا اهل القبلة بالكفر ولا بالشرك ولا بالنفاق وذروا اسرائرهم الى الله تعالى وصلوا على من مات من اهل القبلة واشهدوا الصلوات الخمس والجمعة والجماعة مع كل امام برا او فاجر وجاهدوا عدوكم مع كل خليفة ولا تخرجوا على ائمتكم بالسيف وان جاروا وادعوا لهم بالصلاح والعافية ولا تدعوا عليهم بالهلاك والعقوبة وخالفوا الاهواء فان اولها واخرها باطل وهذا كفاية لمن كان له ادنى عقل ودراية یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ساتھہ چیزین راہ راست سے ہین اور انمین سنت وجماعت ہے پس جو شخص اُنسے نکلا تو وہ نکل گیا سنت وجماعت سے اول یہ ہے کہ تم گواہی مت دو اہل قبلہ پر کفر کی اور نہ شرک کی اور نہ نفاق کی اور چہوڑ دو اُنکی پوشیدہ باتون کو طرف اللہ تعالی کے دوسرے یہ ہے کہ نماز پڑہو اُس شخص پر جو مر جاوے اہل قبلہ سے تیسرے یہ ہے کہ حاضر ہو پانچون نمازون مین اور جمعہ وجماعت مین تنہا مت پڑہو ساتھہ ہر امام نیک و بد کے چوتھے یہ ہے کہ لڑو اپنے دشمن سے ساتھہ ہر خلیفہ کے اور اپنے امامون پیش رون پر تلوار مت نکالو مراد اس سے والیان ومقطعان ہین اگرچہ وہ جور وستم کرین پانچوین یہ ہے کہ صلاح وعافیت کے واسطے اُنکی دعا کرو اور ہلاک وعقوبت کی بددعا اُنپر مت کرو چھٹے یہ ہے کہ علیحدہ و دور ہو جاؤ ہوا و خواہشون نفس سے کیونکہ پوجنا ہوا کا بمنزلہ پوجنے معبود کے ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہے افرايت من اتخذ الهه هواه

یہ ہوا شرک ہے یعنے اللہ تعالے تو خیر و نیکی کا حکم کرتا ہے اور ہوائے نفس شر و بدی کا حکم
دیتی ہے جو شخص ہوائے نفس سے باز رہتا ہے تو اُسکی جگہہ بہشت ہوتی ہے اسلئے کہ شریک کا
مخالف ہوا اور جو شخص برعکس اسکے ہوا تو اُسکی جگہہ دوزخ ہوتی ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے
واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اور اللہ تعالے
نے حضرت داود علیہ السلام کو مخاطب کرکے یون ارشاد فرمایا کہ یاداوُدُ انا جعلناک
خلیفۃً فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن
سبیل اللہ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لھم عذابٌ شدیدٌ بما نسوا
یوم الحساب یعنے اے داود مقرر ہمنے تجھکو خلیفہ کیا زمین مین سو تو حکم کر درمیان
لوگون کے ساتھہ حق و راستی کے اور پیروی مت کر ہوی کے کہ وہ گمراہ کردے تجھکو اللہ
کی راہ سے اور دور ڈالدے بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین اللہ کی راہ سے اور پیروی
ہوا کی کرتے ہین اُنکے واسطے ہے سخت عقوبت بسبب اسکے کہ بہول گئے وہ روز حساب
کو یعنے روز قیامت کو مناسب اسکے یہ بیت فرمائی ہے من ملک النفس فحرٌ
ماھو ؕ والعبد من یملکہ ھواہ ؕ یعنے جو شخص مالک نفس کا ہے آزاد وہی ہے
اور غلام وہی شخص ہے کہ جسکی مالک اُسکی ہوا ہوئی ہے ؎ حرص و ہوا دو بندہ
دارم ؕ من بر سر ہر دو بادشاہم ؕ تو بندۂ بندگان مائی ؕ از بندۂ بندگان چہ خواہم ؕ
ساتوین چیز یہ ہے کہ بدیون کی مخالفت کرین اور نیکیان اختیار فرمائین اسلئے کہ اول
و آخر بدیون کا باطل ہے اور یہ بات کافی ہے اُس شخص کو کہ جو ادنی عقل و دانش

رکہتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس غریب ست۔

ذکر تحمل و برداشت

ایضا ذکر تحمل کا نکلا فرمایا ان یومًا جاء فقیر سائل الی امیر المؤمنین حسین ابن علی رضی اللہ عنہما و توقع منہ شیئا فتوقف الحسین رضی اللہ عنہ فشتم الفقیر لامیر المؤمنین فقال الحسین یا فقیر قد مللت من فقرک فشاھرلی فی بیت المال لک فانشد ~~شعر~~ نحن الجبال الراسخات ٭ لا ترجیھا الریاح العاصفات ٭ یعنے ایک دن کوئی فقیر سائل نزدیک امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے آیا اور اُنسے کسی چیز کی توقع کی تو حضرت حسین نے کہا کہ تو توقف کر یہانتک کہ کوئی چیز پیدا ہو فقیر نے اُنکو گالی دی حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اے فقیر تو اپنے فقر سے آشفتہ و پریشان ہوگیا ہے میری ماہوار جو بیت المال مین ہے وہ مین نے تجھے بخشی وہ فقیر شرمندہ ہوگیا پہر حضرت امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بیت مذکور پڑہی یعنے ہم بڑے جمے ہوئے پہاڑ ہین ہمکو سخت چلنے والی ہوائین نہین ہلاتی ہین ترجی ای تحرک الازجاء الاحراک یعنے تحمل و برداشت ہمارا وظیفہ ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ سادات کو اپنی دادا کی پیروی کرنی چاہیے غصہ نکرنا چاہیے پہر یاران بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ جیسا میرا فرزند سید علاء الدین مرد حلیم ہے اور ساکت باادب اور دعاگو کی صحبت کا ملازم رہتا ہے اور دواعتکاف اربعین ہمارے ساتھ

بعض غضب سادات

کرکے اپنے داداکا ستا بر لیسے پروہے فرمایاکہ سادات کا مزاج مختلف کہا سے ہے مین نے
اس طرف کے محدثون سے پوچہا تو یہ جواب سُنا کہ مزاج مختلف اس سبب سے ہے کہ بعض
سادات غیر کفو کی عورتون سے نکاح کرتے ہین گانون کی لڑکیون اور لونڈیون سے بچے
جناتے ہین اُنکے رگ جنبش مین آتی ہے مزاج مختلف اس سبب سے ہے مناسب تحمل کے
حکایت شیخ جمال الدین اوجہوی رحمہ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ بغایت متحمل تہے
ایک دن اون بزرگوار کے پاس سیاح قلندر آئے وہ اُنکے واسطے نان وروغن لائے قلندر
لوگ خفا ہوئے اور سختین کہینچین اور کہا کہ تو ہمارے واسطے بکری کا گوشت اور یخنی وقرص
وسالن نہین لاتا ہے نان وروغن لاتا ہے شیخ بمعذرت پیش آئے کہ اے درویشو جو کچہ
موجود تہا وہ مین تمہارے آگے لایا انہون نے نہ سُنا شیخ نے اُسی وقت پگڑی اوتار لی اور
سر اُنکے آگے رکہدیا اور کہا تم مارو جب اُنہون نے ایسا تحمل دیکہا تو لوہے کی سیخین اُنکے
ہاتہون سے گر پڑین سب کے سب پاؤن پر گر پڑے پس روے مبارک بزین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فائدہ تحمل امیر المومنین حسین رضی اللہ عنہ وشعر عربی بنویسید
کہ سادات غضوبات را نصیحت باشد **ایضا** ایک عزیز نے خدمت مین قصیدہ لامیہ
پڑہا بیت اس باب مین تہی ؎ مُرِیدُ الخَیرِ والشرِّ القبیحِ ؛ ولکن لیس یرضے
بالمحالِ ؛ ای بالشر وهو الکفر والمعاصی سمے الشر بالمحال لانہ محال الشرع لا
العقل قولہ تعالی ان تکفروا فان الله غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا
یرضہ لکم وقولہ الاخر ولکن الله حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم

الکفر والفسوق والعصیان حاصل یہ ہے کہ رضا اللہ تعالی کی خیر مین ہے شر مین نہین ہے قولہ تعالی بئس الاسم الفسوق بعد الایمان یعنے برا نام ہے فسق بعد ایمان لانے کے

ذکر ابدال

ایضا ذکر ابدال کا نکلا فرمایا البدل لا ءجمع البدیل کا لحکماء جمع الحکیم سمے بدیلا لانہ یبدل مقامہ بعد وفاتہ غیرہ الی یوم القیامۃ ولیس ھذا المعنے فی الشیخ لانہ مرشد یعنے ابدال کو ابدال اسلیئے کہتے ہین کہ بدل کیا جاتا ہے اُسکے مقام مین دوسرا بعد اُسکی وفات کے قیامت تک ابدال صوفیہ ہین دیوانے نہین ہین ولیکن خلق سے گریزان و پنہان رہتے ہین اور یہ معنی شیخ مین نہین ہین اسلیئے کہ وہ مرشد ہے درمیان خلق کے ارشاد کرتا ہے وہ قایم مقام پیغمبرون کے ہے کہ وہ خلق کے درمیان مین رہے ہین اور راہ حق دکہاتے تہے قولہ تعالی قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہو کہ یہ میری راہ ہے مین بُلاتا ہون طرف اللہ کے بینائی دل پر ہون مین اور میرے پیرو آپ کے پیر و مشائخ ہین کہ علم وعمل کے ساتہہ خلق کی تربیت کرتے ہین **ایضا** ذکر اس بات کا نکلا کہ اگر کوئی روزہ دار کسی مجلس مین جا پڑے اور نہ کہائے تو اُسکو ثواب ہے حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام الصائم اذا اُکل عندہ استغفر لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون اُکل فعل ماضی مجہول ہے یعنے جسوقت کہ نزدیک روزہ دار کے کہانا کہائین تو بخشش مانگتے ہین اُسکے واسطے فرشتے جب تک کہ نزدیک اُسکے کہائین اسلیئے کہ اُسکا دل تو کہانا

کہانے کی طرف میل کرتا ہے اور وہ اسکو باز رکھتا ہے **ایضا** یہ حدیث شریف فرمائی کہ من استعمل بما لا یعنیہ فاتہ ما یعنیہ ای من اشتغل بما لا ینفعہ فاتہ ما ینفعہ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مشغول ہووے ساتھ ایسی چیز کے کہ نفع نکرے اسکو تو فوت ہو جاویگی اس سے وہ چیز کہ اسکو نفع کرے مراد اس سے یہ ہے کہ مباح کے کرنے مین نہ ثواب ہے نہ عقاب بلکہ رخصت ہے پس اس چیز مین مشغول ہو کہ اسمین ثواب ہے تاکہ یا اسکے سبب سے فوت نہو جائے اور یہ مسنون و مستحب کا کرنا لیے یعنے مباح کے عوض مسنون و مستحب کیون نہ کرے کہ ثواب پائے۔

فائدہ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین

ایضا فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین مائۃ مرۃ کل یوم استغنی بہا ودخل الجنۃ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کلمۂ مذکور ہر روز سو بار کہے تو وہ تونگر ہو جائے اور جنت مین داخل ہووے یہ معمول دعا گو کا ہے مین ہر روز پڑہتا ہون اس فقیر کو فرمایا کہ تم بھی ہر روز سو بار پڑہو

سی و سہ آیہ

ایضا فرمایا کہ سی و سہ آیۃ کو رات مین پڑہے اسلئے کہ شیخ کبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے اوراد مین ہے اور حدیث صحاح سے کہ من قرأ ثلثۃ وثلاثین آیۃ من القرآن فی منزلہ اولی قافلۃ امر اللہ الملائکۃ ان یحفظوہ من قطاع الطریق والسارق یعنے جو کوئی پڑہے تینتیس آیتین قرآن کی اپنے گہر مین اگر چور آئے تو اندہا ہو جائے اور جو کوئی قافلے

مین پڑے ہے توحقتعالی فرشتون کو حکم دے کہ وہ اسکو اس سے نگاہ رکہین کہ راہ زن وچور حضرت کا ارادہ کرین لوہے کا قلعہ انکے گرد بنا دین ایسا کہ وہ معاینہ کرین پس روی مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزندمن شما ہم سی وسہ آیت را ملازمت کنید۔

ثواب پرورش یتیم

ایضا یہ حدیث شریف فرمائی کہ قولہ علیہ السلام انا وکافل الیتیم فی الجنۃ کھاتین معنی واشار الی السبابۃ والوسطے یعنے آپنے فرمایا کہ مین اور پالنے والا یتیم کا کہ دیانت سے نگاہ رکہے بہشت مین ایک جگہہ ہونگے اور دو انگلیون سے اشارہ فرمایا یعنی کلمے کی اور بیچ کی انگلی

نگاہداشت حیوانات

ایضا ایک بکری چلاتی ہتی یار دن نے پوچہا کہ شاید یہ بیچاری بکری بہوکی ہے یا پیاسی دہن بستہ ہے یعنے بات نہین کرتی ہے کہ اپنے حاجت کا اظہار کرے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام ظلامۃ الدابۃ اشد من ظلامۃ الانسان یعنے ظلم کرنا دابہ کا جیسے گہوڑا وجانور واونٹ وخچر وگدہا وغیرہ سخت تر ہے آدمیون کے ظلم کرنے سے آدمی اگر بہوکا یا پیاسا ہو یا کوئی حاجت رکہتا ہو یا کسی نے اسپر ظلم کیا ہو تو وہ کہہ سکتا ہے بیچارے حیوان دہن بستہ ہین کوئی نہین جانتا ہے کہ بہوکے ہین یا پیاسی یا کوئی درد رکہتے ہین فرمایا کہ مین اسی جہت سے اپنے پاس سواری نہین رکہتا ہون اگرچہ سواری پر نماز جائز ہے اور ڈولی مین درست نہین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ ڈولی مین سوار ہونا آیا ہے فرمایا کہ آیا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند

فرزندمن سواری

فرزندمن این فائدہ بنویس ۔

سلوک و سیر و طیر

ایضاً فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے اور طیر ہے سلوک تو عبادت بدنی ہے اور سیر صفا اور پاک ہونا دل کا ہے اور طیر صفت ہے روح کی اگر اسکو حق کے ساتھ محبت ہوجاے
این فقیر را فرمودند فرزندمن این فائدہ بنویس کہ مایۂ سالک ست

مجتہدین

ایضاً فرمایا کہ مجتہدین مین حق ایک ہے اور وہ نزدیک اللہ کے ہے قیامت کُنہگار ہوگا اگرچہ خطا ہو مواخذہ نہوگا اسلیئے کہ اجتہاد سے تہا اس باب مین ایک حدیث صحاح سے قولہ علیہ السلام المجتہد یخطی و یصیب فان اصاب فلہ کفلان من الاجر و ان اخطأ فلہ کفل من الاجر یعنے مجتہد اگر دین مین خطا کرے تو بہی صواب پر جاے اگر وہ بر صواب تہا تو اُسکے مسئلہ اجتہاد کے دو ثواب ہونگے ایک تو اجتہاد کا دوسرا بر صواب ہونیکا اور اگر مسئلے مین خطا کی تو اُسکا ایک اجر ہوگا جہت اجتہاد سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندمن اسمین کوشش کرو کہ چارون مذہب پر باتفاق عمل کرو فرائض وسنن مین جہان کہ ممکن ہو جیسا کہ تمنے فقہ مین پڑہا ہے مین نے عرض کیا کہ کچہہ اُس سے بیان فرمایئے تاکہ دل مین مستحکم بیٹہہ جاے فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ فرض ہے امام ومقتدی دونو پر اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ مع ضم سورت واجب ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین قولہ علیہ السلام لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

وضم سورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتھہ الحمد کے اور ساتھہ ملانے ایک سورت کے ہمراہ اسکے اسی جہت سے دعاگو نے امام کو کہدیا ہے کہ نماز جہریہ مین درمیان فاتحہ و سورت کے وہ دعا پڑہا کرے جو کہ عوارف مین مروی ہے فاتحہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر فرض ہے مقتدی پر تو دعاگو بہی اسکو خوب پڑہلیتا ہے یہانتک کہ امام دعا پڑہتا ہے اور اس سب پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے اور استماع وانصات بہی ہو جاتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر مسح سر کی نیت شرط ہے اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر مسح تمام سر کا فرض ہے لاطلاق قولہ تعالی وامسحوا برؤسکم اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر دو چیزین وضو توڑنیوالی ہمارے قول سے زیادہ ہین ایک چیز یہ ہے کہ ہاتھہ یا بدن اپنی شرمگاہ کو پہونچ جاے برابر ہے کہ شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے اور اسی طرح اگر ذکر کو کف دست سے پکڑے تو وضو ٹوٹ جا ئے اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اگر وہ دونو چیزین شہوت سے ہون تو وضو ٹوٹ جاے اور ہمارے قول پر نہ ٹوٹے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اسمین کوشش کرو کہ فرائض مین باتفاق چارون مذہب کے عمل کرو تاکہ جس مذہب کا آدمی آئے اقتدا کرسکے وکیف یقبل تطوع امرءٍ حتی لایکمل و یتم فرائضہ اتفاقا یعنے کیونکر قبول ہو نفل آدمی کی یہانتک کہ تمام نہوجائین فرائض اسکے باتفاق چارون مذہب کے فرزند من این فائدہ بگیر ید

سماع ودف وطبل

ایضا فرمایا کہ سماع مین اختلاف ہے لیکن ضرب دف چار ون مذہب مین حرام ہے
مگر نکاح مین قولہ علیہ السلام اَعْلِنُوا النکاحَ ولو بالدف یعنے تم ظاہر کرو نکاح کو اگرچہ
ساتھہ دف کے ہو اور یہ ہمارے بعض اصحاب کا اختیار ہے اور امام مالک رحمہ اللہ تعالے
کا بھی اختیار ہے اور طبل بجانا درست نہین ہے مگر لڑائی کے وقت درست رکھا ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ قافلے کے چلنے مین بھی درست ہے تاکہ راہ بہولا ہوا طبل کی آواز پر
آجائے اور پہونچ جائے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بس
ایضا فرمایا الحزن بالفتح اندوہگین کردن من باب سمع یسمع وبا سکون اندوہگین
شدن من باب حسب یحسب **ایضا** فرمایا کہ درمیان دفع و رفع کے فرق ہے
دفع تو اسچیز کا ہوتا ہے کہ جسمین عدم ہو اور رفع اسچیز کا ہوتا ہے کہ اُسکا وجود ہوا ہو
این فقیر را فرمودند بگیرید **ایضا** فرمایا کہ اگر کہانے مین عبادت کی نیت ہو تو جچاہ
نورانی خالص ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتھہ اور کوئی نیت ہو تو ایسا ہوتا ہے کہ اُسکے ساتھہ
کوئی دہوان ہو **ایضا** فرمایا گل طرہ ابدالشم کا ذعا کو لے اُسطرف رافضیون سے سنا ہے
وہ کہتے ہین پورا ریشمی کپڑا پہننا زمانہ قلیل مین درست ہے انکا یہ قول باطل ہے اہل سنت
وجماعت کہتے ہین کہ اعتبار لبس یعنے پہنے کا ہے نہ زمانے کا یعنے اصل پہننا محض حرام
ہے خواہ زمانہ قلیل ہو یا کثیر اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ السلام ھذان
محرمان علی ذکور امتی وحل لاناثہم یعنے آپنے فرمایا کہ یہ دونو حرام کئے گئے ہین میری
امت کے مردون کو اور حلال کئے گئے ہین انکی عورتونکو اور اشارہ فرمایا طرف سونے

[Margin notes:]
فرق در دفع و رفع
حرمت لباس ابریشم برای مردان
گاه فضل در دلیل لباس مترو زن بودن

اور ریشم کے پس یہ دونو محض حرام ہین یعنے مرد و نہ آین فقیر را فرمودند این فائدہ بنویس

ذکر سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضاً حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت یعنے چال چلن برتاؤ کا ذکر نکلا کہ آپ اچھی چیز کو اختیار نہ فرماتے تھے یعنے اگر دو کپڑے یا اور کوئی سامان و اسباب لاتے ایک قیمتی ہوتا اور دوسرا سہل یعنے غیر قیمتی تو آپ سہل کو اختیار فرماتے۔ فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن یعنے اچھے کو قبول فرماتے تو امت کہتی کہ ہمارے پیغمبر نے تو اچھا اختیار کیا ہے ہم بھی انکی متابعت و پیروی کرتے ہین مناسب اسکے یہ بھی فرمایا کہ جس چیز مین دنیا و آخرت کی خیر ہوتی اس سے احتراز فرماتے یعنے وہ کام کہ اسمین دنیا و آخرت کی مشارکت ہوتی تو جس کام مین کہ محض خیر آخرت کی ہوتی اسی کو اختیار فرماتے پس درویش کو اسی طرح چاہئے تاکہ اپنے پیغمبر کی پیروی کرے جو چیز کہ محض آخرت کی ہو اسی کو اختیار کرے آبچشم پر آب فرمائی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال اوچھوی قدس اللہ سرہ ایک تنکہ بازار مین واسطے کپڑے کے بھیجتے اسکی چادر لاتے پگڑی ذکرتا و تہبند بھی اس سے پہنتے اگر لوگ کہتے کہ آپ کچھ چاندی اور بدوتا کہ ہمین کپڑا یعنے اچھا بنوا لین تو فرماتے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی پہنا ہے۔

ایضاً فرمایا کہ اس طرف جو شخص پیوند کرتا ہے یعنے مرید ہوتا ہے تو چند روز ذکر کا حکم لیتے ہین اور حجرہ دیدیتے ہین مشائخ کبار اسی شخص کو دیتے ہین کہ جو اسکے لائق ہوتا ہے اور جو ویسا نہین ہوتا ہے تو اوراد کا حکم کرتے ہین تاکہ بیکار نہ رہے جیسے کہ دعا

حکم کرتا ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن نزدیک قطب عالم
رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ کے ایک امیر واسطے پیوند کے آیا اور توبہ کی شیخ نے
اسکو ٹوپی دی ایک درویش اس جگہہ حاضر تہا کہا کہ ایسے آدمی کو ٹوپی دیتے ہین وہ
تو دنیا کے کام مین مشغول ہے شیخ نے جواب فرمایا کہ اے عزیز اگر وہ بسبب ایک ٹوپی کے
گناہ سے باز آئے اور اسکی جہت سے بخشا جائے تو کس لئے مین اسکو ٹوپی نہ دون **ایضا**
فرمایا کہ جب مستراح یعنے پاخانے مین جاے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اللھم انی
اعوذ بک من الخبث والخبائث وقال علیہ السلام اذا دخل الخلاء یعنے
اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے جن مردون اور جن عورتون سے اور حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمون کو فرماتے جبکہ پاخانے مین داخل ہوتے یہ لوگ اسجگہہ
مین واسطے ایذا دینے آدمی کے حاضر ہوتے ہین جب وہ یہ کلمے کہہ لیتا ہے تو اللہ تعالے
انکے شر سے اسکو محفوظ رکہتا ہے اور وہ کوئی نکبت وتکلیف اسکو نہین پہونچا سکتے اور
یہ کلمے پاخانے کے دروازے کے آگے کہین اور پاخانے مین چلے جائین اور چاہئے
کہ مونہہ اور پیٹہہ قبلے کی طرف نکرین اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
لا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروھا فی الخلاء ولکن شرقوا او غربوا
انما قال ذلک فی المدینة لا غیر یعنے تم قبلے کی طرف مونہہ مت کرو اور نہ پیٹہہ
کرو پاخانے مین ولیکن مشرق ومغرب کی طرف کرو آپنے یہ حدیث مدینہ شریف مین
فرمائی ہے اسلئے کہ مدینے مین قبلہ بائین جانب ہے مقصود اس حدیث شریف سے

یہ ہے کہ قبلے کی طرف مُنہہ اور پیٹہہ نہ کرنا چاہیے کیونکہ اُسطرف مونہہ اور پیٹہہ کرنا مکروہ ہے
جیسے کہ کتاب متفق کی نظم ہے ٭ یکرہ نحو القبلۃ التخلی ؛ ھکذا البول وھکذا الرجل
یعنے قبلے کی طرف پاخانہ پہرنا مکروہ ہے اور اسی طرح پیشاب کرنا اور پانون دراز کرنا یعنی
یہ دونو ہی مکروہ ہین فقہ مین ذکر کیا ہے یکرہ الاستقبال والاستدبار الی القبلۃ
فی الخلاء وقیل لا یکرہ الاستدبار یعنے مکروہ ہے مونہہ کرنا اور پیٹہہ کرنا طرف
قبلے کے پاخانے مین اور بعض نے کہا کہ پیٹہہ کرنا مکروہ نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب
پاخانے مین جائین تو بایان ہاتہہ بائین گال پر مثل غمزدون کے رکہین باین خیال
کہ طعام ایسا پاک وعزیز تہا گناہ کی شومی سے نجاست مغلظہ ایسا پلید ہو گیا کہ اگر کپڑے
یا بدن سے لگ جائے تو اُسکا دہونا واجب ہو جائے پہر فرمایا کہ انبیاء واولیاء کے فضلے
سے بدبو نہین آتی ہے بلکہ خوشبو آتی ہے دعاگو نے یہ بات تحقیق ویقین کی ہے چنانچہ
مروی ہے کہ پس افگندہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کوس تک خوشبو
آتی تہی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این دعا سے درآن
ستراح بنویس غریب ست۔

ایضاً سر منڈانا

ایک عزیز نے سر منڈانے کا التماس کیا فرمایا جسوقت کوئی چاہے کہ سر منڈائے تو جورو سے
اجازت لے اسلئے کہ بعض عورتین گانون وغیرہ کی ہوتی ہین اُنکو اچہا نہین لگتا ہے اور
اور اگر جورو نہین رکہتا ہے تو اُسوقت مان سے اجازت لے اسلئے کہ شاید کوئی ٹہٹی منتے

سکر لیتے جاتے تھے **ایضا** فرمایا کہ خاندان سہروردیون مین عورتون کو چار گز کی
دامنی دیتے ہین جیسے کہ عورتون کی رسم ہے اور خانوادہ چشت مین ایک گز کی دیتے
ہین اس سبب سے کہ جامہ طافیہ ہے بس چاہیے کہ سر مین بھی ہووے اور دامنی کتف
یعنے مونڈھے مین پڑتی ہے اور جب سر مین ڈالین تو اُسی ایک کپڑے کو مونہہ کے نیچے
لا کر باندہ دین **ایضا** فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما
نے بارانی مبارک ایک درویش کو دی تھی ایک عزیز نے اُس سے خرید لی اور خدمت مین
لایا حضرت حسینؓ نے فرمایا کہ جو چیز ہمنے واسطے رضاے خدا کے اوتار ڈالی تو پھر ہم اوسکو
نہین پہنتے ہین **ایضا** قدس اللہ سرہ کے معنے بیان فرمائی ای اسکنہ فی حظیرۃ القدس
وھو اعظم منازل فی الفردوس یعنے اللہ اُسکو حظیرۂ قدس مین بسائے اور وہ بڑی
منزل ہے فردوس مین **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ ضریح کے کیا معنے ہین جواب
فرمایا الضریح القبر یعنے ضریح قبر کو کہتے ہین ~ ان الطریق الی الحبیب لعامر
خاب الجبان وفازت الابطال یعنے مقرر رستہ طرف دوست کے ہر آینہ آباد ہے
کاہل و سست رہگئے اور مرد پہونچ گئے کہ انہون نے آبادی کا رستہ لیا فرمایا کہ دعاگو
اس بیت کو شجرون مین لکھا جاتا ہے **ایضا** فرمایا ان فقیرا جاء یوما الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی احبک فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یا فقیر استعد للموت یعنے ایک فقیر ایک دن خدمت مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کہا یا رسول اللہ بیشک مین آپ کو دوست رکھتا ہون

تو آپنے فرمایا اے فقیر تو جا موت کے واسطے تیاری کر **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑھ
مین نے شروع کیا ترتیب آمین یہی کہ ینبغی للمؤمن ان یعلم ان التوفیق مع الفعل مستویان
لا من قبله ولا من بعده فمن قال قبل الفعل فهو جبری ومن قال بعده فهو
قدری واعلم ان العبد قد اعطی قوة العمل فکلف بذلک حتی یلزم علیه
ولم یعط قوة التوفیق لانه صفة الرب عز وجل فالقدری یقول الخیر والشر منی
ولیس من الله تعالی فیه فعل والجبری یقول الخیر والشر من الله تعالی ولیس لی فیه فعل فالقدری اضاف الربوبیة
الی نفسه والجبری اضاف العبودیة الی الله تعالی واعلم ان من کان غرضه وقصده وعزمه ومراده
الطاعة وطلب رضاء الله تعالی یجد التوفیق ومن کان غرضه وقصده وعزمه
ومراده المعصیة وما فیه غضب الله تعالی لا یجده ذلک قوله تعالی الذین
جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا وان الله لمع المحسنین یعنے مومن کو چاہیے کہ
جانے کہ توفیق ساتھ عمل کے برابر ہے نہ آگے نہ پیچھے اور معنی توفیق کے ساز وار یعنے موافق
کرنا ہے لغت مین وفی الاصطلاح جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے معنی
توفیق کے اصطلاح مین کرنا بندے کے فعل کا ہے موافق رضاے خداوند تعالے کے اور
جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے آگے ہے اسکو جبری کہتے ہین اور وہ ایک
گروہ ہے بد مذہبون کا عرب مین اور جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے پیچھے ہے
وہ قدری ہے یہ گروہ بھی بد مذہب ہے پس قدریہ اضافت یعنے نسبت ربوبیت
کی طرف اپنے نفس کے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بھلائی برائی ہمسے ہے اور اللہ تعالی کا

اسمین کوئی کام نہین ہے یعنے وہ خدا کے طرف سے نہین ہے اور آسنے پیدا نہین کیا ہے اور جبریہ کہتے ہین کہ خیر و شر یعنے بھلائی برائی خدا سے ہے اور اسمین ہمارا کوئی کام نہین ہے یعے منکر ہین بندے کو فاعل مختار نہین جانتے ہین یہ گروہ جبریہ کا اضافت یعے نسبت عبودیت کی طرف اللہ تعالی کے کرتا ہے ان دونو گروہ کا قول عقلا و نقلا باطل ہے جان کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ جس شخص کے غرض و مقصود و ارادہ و مراد حق کی طاعت و فرمانبرداری اور خداوند تعالی کی طلب رضا ہے تو وہ تو اللہ تعالے کے طرف سے توفیق پاتا ہے اور جسکی غرض و مقصود و ارادہ و مراد معصیت و نافرمانی حق کی ہے اور وہ چیز جسمین اللہ تعالی کا غصہ ہے تو وہ توفیق کو نہین پاتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مجاہدہ کرتے ہین واسطے ہمارے تو ہم انکو اپنی راہین بتا دیتے ہین اور بیشک اللہ ہر آینہ ساتھ ہے نیکو ںکے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی۔

اظہار کرامت کا اپنے مریدسے درست ہے غیرسے نادرست

ایضا فرمایا کہ جسوقت کسی سالک کو کچھہ کرامت ظاہر ہو تو جن لوگون نے اس سے تعلق وبیعت کی ہے اگر انسے کہے تو درست ہے اور غیر سے نہ کہے اور اگر کسی مصلحت سے کہے تو یون کہے کہ ایک درویش کو ایسا ظاہر ہوا ہے اپنا نام نہ لے اپنے پر محمول نہ کرے اسلئے کہ کتاب علم کلام عقیدہ نسفی مین مذکور ہے لو یقول الشیخ للذی تعلقہ وتابعہ من کرامتہ شیئا یجوز یعنے اگر شیخ اس شخص سے جسنے

اُس سے تعلق کیا ہے اور اُسکا تابع ہوا ہے اپنی کرامت سے کچھہ
کہے تو جائز ہے **ایضاً** فرمایا کہ جو مومن کہ قصد گناہ کا کرتا ہے اور
اللہ تعالے کے خوف سے باز رہتا ہے اور حیائی خالق کی جہت
سے اُسکو نہین کرتا ہے تو قیامت مین اُس بندۂ نیکبخت کو ہمراہ حضرت
یوسف صدیق علیہ السلام کے اُٹھاوینگے اور اُنکے ساتھہ وہ بہشت
مین داخل ہوگا اس لیے کہ حضرت یوسف صلوات اللہ علیہ نے
قصد زلیخا کا کیا اور وہ گناہ تہا پہر اللہ تعالے کے خوف سے
خود کو کہینچا اور گرد گناہ کے نہ پہرے وذلک قولہ تعالی وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ وَهَمَّ بِهَا یعنے زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصد کیا
اور اُنہون نے زلیخا کا قصد کیا جسوقت اللہ تعالے کی عنایت
آگئی تو وہ قصد سے باز رہگئے وذلک قولہ تعالی وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
یعنی مین اپنے نفس کو برے نہین کرتا ہون بیشک نفس البتہ بہت حکم کرنیوالا
ہے برائیکا مگر میرے رب نے مہربانی کی تو مین اُس قصد سے باز آیا
یہ قصہ دراز ہے یہانتک کہ نوبت زلیخا کے عشق کی حضرت یوسف علیہ
السلام سے وہانتک پہونچی کہ جو اللہ سبحانہ نے بیان فرمائی ہے
قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کی حُبّ زلیخا کے پرد

دل مین پہونچ گئی زلیخا بولی کہ اگر یوسف میرا کہنا نہ سنے گا اور میری مراد
اچھی طرح سے حاصل نہ کریگا تو مین کہکر اُسکو قید کرا دونگی پس حضرت
یوسف علیہ السلام نے قید خانہ اختیار فرمایا اور گناہ کے گرد نہ پہنچے
جیسے کہ اللہ تعالے تقریر یوسف علیہ السلام سے خبر دیتا ہے لَئِنْ
لَمْ یَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَکُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ
اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ تا
جَاهِلِیْنَ یعنی زلیخا نے کہا اگر نہ کریگا یوسف جو مین اُسکو حکم دیتی
ہون تو ہر آئینہ وہ قید کیا جائیگا اور ذلیلون سے ہوگا حضرت
یوسف نے کہا یارب قید خانہ دوست تر ہے طرف میرے اُس چیز سے
جسکی طرف وہ مجھکو بلاتی ہین اور اگر تو نہ پھیریگا مجھسے مکر اُنکا تو طرف
اُنکے مائل ہوجاؤنگا اور ہوجاؤنگا جاہل نادانون سے بعد اسکے فرمایا
اُسطرف مین نے بعض درویشون سے سنا ہے کہ آخر شب مین یہ رباعی پڑھتے ہین ؎
الٰہی کم رکبت علی الخطایا ۞ فہب لی توبۃً قبل المنایا ۞ ندمت ندامۃً ارجو
الیکا ۞ سیغفر زلتی رب البرایا ۞ فرمایا کہ المنایا مین الف لام جنس کا ہے یعنی جنسیت
کا مستدل ہے مراد اُس سے ایک ہے یعنی یہی ایک موت نہ بہت سی موتین سین اور
سوف واسطے استقبال کے ہین لیکن سین تو واسطے تعجیل کے اور سوف واسطے تاخیر کے آتا
ہے معنی رباعی کے یہ ہوئے کہ الٰہی مین کتنا گناہ پر سوار ہوا ہون یعنی مین کسقدر گناہ ہون کا

مرتکب ہوا ہون سو تو موت سے پہلے مجھکو توبہ عنایت کرین پشیمان ہوا ہون پشیمان ہونے کرین تجھے امید رکھتا ہون کہ عنقریب خداوند مخلوق کا میری لغزش کو بخشدیگا پس روے مبارک بر این فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

دو رکعت بعد وتر

ایضاً فرمایا کہ بعد وتر کے دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے ہین اور نیت تشفیعا للوتر کے کرتے ہین تاکہ یہ دو رکعت بجاے چوتھی رکعت کے ہوجائین اسلیئے کہ نماز بیٹھے کی ازروے ثواب کے آدھی ہے نماز کھڑے ہوئے سے کیونکہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف صلوۃ القائم فرمایا کہ یہ دو رکعت بعد وتر کے وہ شخص پڑھے کہ جو وتر کے بعد تہجد پڑھے گا تو پہلا وتر نفل ہوجائے گا وہ چار رکعتین ہوجائین گی اور جو شخص کہ تہجد نہ پڑھے وہ یہ دو رکعت بعد وتر کے نہ پڑھے این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس دعا گو میکند۔

صلوۃ الاحزاب

فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من صلی اربعا صلوۃ الاحزاب بعد اداء الظہر قہر اعداؤہ لاسیما اعداء الدین الشیطان وجنودہ یعنی جو شخص کہ پڑھے چار رکعتین نماز احزاب کے بعد نماز ظہر کے تو مقہور ہوجائین گے دشمن اسکے خاصکر دین کے دشمن شیطان اور اسکا لشکر این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایضا فرمایا کہ جسوقت کوئی نفقہ یعنے خرچ برچ محتاجی سے عاجز ہوجائے تو وہ سوبار لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم ہر روز لازم کرے کسی کا محتاج نہوگا مناسب ایجے

حکایت بیان فرمائی کہ اُچہ مین ایک درویش تہا عیالدار نفقے کے سبب سے عاجز ہوگیا تہا نزدیک شیخ جمال الدین اوچہوی رحمۃ اللہ تعالی کے آیا اور احوال اپنا بیان کیا کہ مین عیالدار ہون اور کچہہ کسب نہین کر سکتا ہون نفقے کی جہت سے عاجز ہوگیا ہون شیخ نے اُس سے فرمایا کہ تو ہر روز بے ناغہ صد بار لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم وظیفہ کر رزق تیرا فراخ ہوجائیگا اور ایک سپاہی بہی ایسا ہی تہا اُسکو بہی آپنے اسی طرح فرمایا وہ غنی ہوگیا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلے العظیم کنز من کنوز اللہ تعالی فی الارض یعنے لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلے العظیم ایک خزانہ ہے اللہ تعالی کے خزانون سے روے زمین پر این فقیررا فرمودند فرزند من شما ہم بگیرید۔

یا بدیع العجائب

ایضا واسطے کفایت مہمات کے من قال یا بدیع العجائب اثنی عشر الف مرۃ وان لم یستطع فالفا ومائتین مرۃ کفیت مہماتہ یعنے جو شخص یا بدیع العجائب بارہ ہزار بار کہے اور اگر نہ کہہ سکے تو بارہ سو بار کہا اُسکے ہر مہم بر آئیگی مجرب ہے

عقبات طالب

ایضا فرمایا طالب حق کو گہاٹیان پیش آتی ہین وہ اُس طلب سے باز رہتا ہے

اور دنیا مین مشغول ہو جاتا ہے ترقی نہین ہوتی ہے پس طالب کو چاہیئے کہ حق سے التجا
کرے تا کہ وہ اُسکو اُن گہاٹیون سے پار کردے قولہ تعالی ان لا ملجأ من اللہ الا الیہ
ایضا فرمایا کہ گازرون مین شیخ امین الدین کے خانقاہ مین چند فقیر ملتانی تہے دوسرے
یار پہونچے تو اُنسے کہا کہ تم ہم مین نظر کرو اُنہون نے کہا کہ تم تو ایک حجاب ظلمانی مین
رہے ہوئے ہو جب اُنکو مکاشفہ ہوا تو اُنہون نے جان لیا قبول کیا کہ ہان ہم حجاب
مین رہے ہوئے ہین جب دعاگو گازرون مین پہونچا تو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین
رحمۃ اللہ تعالی نے جسوقت دعاگو کا حلیہ دیکہا تو کہا کہ سجادہ و جبہ و عصا و مقراض سید
جلال الدین کو دیوین وہ اُسجگہہ پہونچیگا امانت رکہی تہی دعاگو کو دیدی پہر مین نے
کہا کہ تم مجہپر نظر کرو کہا ہم تم پر نظر نہین کرسکتے ہین قسم کہائی واللہ جو کچہہ کہ دعاگو نے
شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما سے سنا ہے اُسکو کوئی نہین جانتا
ہے دہلی کی خلق اُنکی قدر نہین جانتی ہے اور اُسطرف مکہ مبارک خانہ کعبہ مین مصلا
شیخ رکن الدین کا متصل مصلاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے اور مصلا
شیخ نصیر الدین کا بمقدار چار گز کے پیچہے ہے دعاگو نے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی سے پوچہا
کہ مصلا شیخ نصیر الدین کا پیچہے کیون ہے جواب دیا کہ مرتبہ شیخ رکن الدین کا قریب ہے
اور دعاگو دونو مصلون سے پیچہے نماز پڑہتا تہا یہ ادب شیخ مکہ نے مجہے پسند کیا دعا مانگتا تہا
لیکن اور مدینہ مبارک مین بہی اُنکا مقام ہے طرف پائنتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے اور زیارت کرنیوالون مین سے ہر ایک سینے کی طرف سلام کرتا ہے **ایضا** فرمایا کہ

ف مصلا و مقام شیخ رکن الدین و شیخ نصیر الدین در مکہ و مدینہ [illegible]

جسوقت چھینکے اور ڈکار لے تو الحمد للہ علی کل حال کہے عوارف مین کہ یہ مروی ہے الیضا

نے بجانا

ایک شخص نے بجانے لگا فرمایا منع کرو درست نہین ہے لایجوز عند نلخلاف للشافعی
رحمہ اللہ تعالی جسوقت سرود گو یعنے گانے والے پہونچے تو انکو بہی منع کیا اور کبھی
نہین سنتے تہے یہانتک کہ وہ گانے لگے تو ہمارے طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ ذکر کرتے
ہین ہمنے عرض کیا کہ ذکر نہین کرتے ہین گاتے ہین ایسے مستغرق تہے فرمایا کہ گانا سننا
درست نہین ہے جیسا کہ خود گانا روا نہین ہے اسلئے کہ القاری السامع سواء کیونکہ
سننے والے کو بہی منکر واجب آویگی پس تم منع کرو منع کرنیوالا کیونکر سنے گا الیضا
فرمایا قرارۃ الفاتحۃ بعد اداء المکتوبات بدعۃ وقراءۃ القرآن جہرا عند القبر
بدعۃ یعنے فاتحہ کا پڑہنا بعد ادار فرائض کے بدعت ہے اور باواز بلند قبر پر قرآن
پڑہنا بہی بدعت ہے اور شرح اوراد مین جو کہتا ہے کہ روا ہے خطا ہے غلطی کی ہے
مین نے اس طرف سنا ہے پس روی مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
این فائدہ کہ گفتم بنویس غریب ست الیضا ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنے کا نکلا

ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنے کا

فرمایا صورۃ العقص ستۃ احدہا الجعل والثانی ان یشد شعرہ الی قفاہ
اوالی وسط الراس او الی جبہتہ او الی اذنہ الیمنی او الی اذنہ الیسری کل ذلک
مکروہ التاقا فی الصلوۃ وغیرہا لمخالفۃ السنۃ لان السنۃ الحلق او الفرق
وکل ماسوی الحلق او الفرق عقص و العقص مکروہ یعنے صورتین عقص کی چہہ ہین

اور معنی عقص کے بال باندہنے کے ہین ایک تو جعد دوسرے یہ ہے کہ بالون کو گدی کے
پیچھے باندہے یا درمیان سر کے یا طرف پیشانی کے یا طرف سید ہے کان کے یا طرف
بائین کان کے اور یہ سب صورتین عقص کی ہین چارون مذہب مین مکروہ ہے
واسطے مخالفت سنت کے اسلئے کہ سنت منڈانا ہے یا مانگ نکالنا اور جوان دو کے
سوا ہے وہ عقص ہے اور عقص مکروہ ہے حدیث صحاح ہے قال علیہ السلام دع
شعرک حتی تسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو چھوڑ دے تا کہ وہ بھی تیرے ساتھ
سجدہ کرین اور یہ بالاتفاق نماز و غیر نماز مین مکروہ ہے جیسے کہ فقہ مین ہے صاحب نظم
متفق نے ذکر کیا ہے ؎ من غیر تفریح و بین الفرق ؂ و خیر الرجال
بین الحلق ؂ تفریح درمیان سر کے منڈانے کو کہتے ہین یعنے سوا اسکے مردونکو
اختیار ہے درمیان منڈانے کے اور مانگ نکالنے کے یعنے چاہے تمام سر منڈائے
بغیر اسکے کہ درمیان سر کا یا بعض سر کا منڈائے یا فرق کرے لیکن اس زمانے مین
بہتر یہ ہے کہ حلق کرے اسلئے کہ ہندوستانی سب وقت ساتھ فرق کے نہین رہ سکتے
ہین اور اسطرف جو آدمی سر منڈا ہوا نہین ہے تو وہ ساتھ فرق کے رہتا ہے پس
روے مبارک بدین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد عقص بنویس تا دیگران
را حاصل آید و شما را جزا باشد جزاک اللہ خیرا عقص کی تقریر مین تھے کہ ایک عزیز نے
پوچھا کہ سادات کے جعد کس طرح ہین جواب فرمایا کہ مکروہ نہین ہین اسلئے کہ فرق ہے
اور انکے ساتھ سجدہ کرتے ہین اچھا طریقہ رکھتے ہین سب وقت فرق کے ساتھ

ذکر روافض

رہتے ہین نماز مین اور غیر نماز مین اور یہ جعد ین آنکی نشانیان ہین بعد اسکے فرمایا کہ
عرب مین ایک گروہ ہے اُسکو روافض کہتے ہین یہ لوگ فاجر یعنے بدکار کا اقتدا
نہین کرتے ہین اسکو جائز نہین جانتے ہین اور صالح کا اقتدا کرتے ہین اور اُسکو
روا رکہتے ہین اور گروہ روافض کے بعض جنکو امامیہ کہتے ہین سواے اقتداے
شریف کے نماز درست نہین جانتے ہین وہ اپنی جماعت علیحدہ کرتے ہین جسوقت کہ
سُنّی پڑہکر چلے جاتے ہین یا اُنسے پہلے پڑہ لیتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ جن دنون مین دعاگو اُس طرف مدینہ مبارک مین تہا ایک وقت مسجد کا امام
حاضر نہ ہوا تو شیخ عبداللہ منظری شیخ مدینہ نے دعاگو کو حکم امامت کا فرمایا اور کہا یا سیّدنا
تقدّم حتے یصلے الشرفاء معلک و یقتدوا بک یعنے اے سید تو امامت کر تاکہ سب
شریف تیرا اقتدا کرین ورنہ اور کا نکرینگے جسوقت دعاگو نے تکبیر تحریمہ کہے تو سارے
شریفون نے میرا اقتدا کیا ایک صف دراز ہوگئی جب مین نے نماز کا سلام کیا تو مین نے
دیکہا کہ سب شریفون نے میرا اقتدا کیا تہا شیخ مدینہ نے فرمایا لولم تتقدم لکانوا یمشون
ویذھبون ویصلون موضعًا اخرا و بعد ما صلینا یعنے اگر تو امامت نہ کرتا
تو وہ نماز نہ پڑہتے چلے جاتے اور دوسری جگہہ نماز پڑہتے یا بعد اسکے کہ ہم پڑہ چکتے
وہ جاتے ہین کہ اُنکا شریف ہے سواے دنبال شریف کے نماز روا نہین کہتے ہین عجب
گروہ ہین **ایضًا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترغیب اسمین تہا
ینبغی ان یعلم ان الذی کُتب فی المصاحف هو القرآن بالحقیقة ومن

قال بان المکتوب فی المصاحف لیس بقرآن فقد انکر التنزیل قولہ تعالی
تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا و الم ذلک الکتاب
لاریب فیہ وانا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا وطہ ما انزلنا علیک القرآن
لتشقی ونزل بہ الروح الامین فمن زعم ان ما فی المصاحف لیس بقرآن
فقد انکر التنزیل ومن انکر التنزیل فقد کفر بھذہ الآیات لان اسم الکتاب
یقع علیھا قد دل علیہ ان اللہ تعالی امر لعبادہ بقراءۃ القرآن فاقرأوا ما
تیسر من القرآن فلو لم یکن قرآنا فای شئ یقرأ الا تری ان اللہ امر عبادہ باستماع
القرآن والانصات عند قراءتہ وقال واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ
وانصتوا واذا لم یکن قرآنا فای شئ یسمع ولذلک منّ اللہ علی نبینا علیہ السلام
فقال ولقد اتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم فلو لم یکن فاتحۃ الکتاب
قرآنا فای شئ منّ علی نبیہ ودل علیہ ان اللہ تعالی نھی عن مس المصحف من
غیر طھارۃ قولہ تعالی انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطھرون
تنزیل من رب العالمین یعنے چاہیے کہ جانے اس بات کو کہ جو چیز لکھی گئی ہے مصحفوں
میں وہ حقیقۃً قرآن ہے نہ مجازاً اور فرمایا کہ مصاحف جمع ہے مصحف کی بفتح میم جیسے
مکارم جمع ہے مکرم کی جب سبق اسجگہہ پہونچا تو ایک عزیز نے پوچھا کہ قرآن بحقیقت
کیا ہے جواب فرمایا ھو القرآن بالحقیقۃ لغۃ اعنی من حیث اللغۃ یعنے وہ
قرآن ہے بحقیقت از روے لغت کے اور یہ اسپر دلیل ہے کہ قائم بذات اللہ ہے

جیسے کہ گفتار شاعر کا کہتے ہین کہ یہ قرآن جسکو پڑہتے ہین عین گفتار اسکا ہے اور جو
شخص کہتا ہے کہ مصحف مین لکہا ہوا قرآن نہین ہے تو وہ تنزیل کا منکر ہے اللہ تعالی
نے تنزیل کو بہت جگہہ اپنی کتاب مین قرآن فرمایا ہے اے محمد ہمنے تجہپر قرآن اوتارا
ہے اور جو کوئی گمان کرے کہ جو کچہہ مصحفون مین لکہتے ہین وہ قرآن نہین ہے تو وہ
تنزیل سے منکر ہوگا اور جو کوئی تنزیل کا منکر ہے وہ کافر ہے ان آیات مذکورہ کا
کیونکہ نام کتاب کا اُسپر واقع ہوتا ہے اُسپر دلالت کرتی ہے یہ بات کہ اللہ تعالی نے
اپنی بندونکو قرآن پڑہنے کا حکم کیا ہے کہ تم پڑہو جو آسان ہو قرآن سے سو جو مصحف
مین ہے اگر وہ قرآن نہو تو کون چیز پڑہی جائے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اپنے بندون کو وقت قرارت قرآن کے قرآن سُننے اور خاموش رہنے کا امر فرمایا
ہے کہ جب قرآن پڑہا جائے تو تم اُسکو سنو اور خاموش رہو اور جبکہ مصحف مین قرآن
نہو تو کون چیز سُنی جائے اور کس کیلئے خاموش رہین اور اسی لئے اللہ تعالی نے
ہمارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر منت رکہی پس فرمایا کہ مقرر ہمنے تجہکو سات
آیتین مثانی دین اور بڑا قرآن سو اگر سورۂ فاتحہ قرآن نہو تو کون چیز کا اپنے نبی پر منت
رکہی اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ جو مصحف مین ہے وہ قرآن ہے یہ بات کہ اللہ تعالی
نے بے دون طہارت کے مصحف کے چہونے سے منع فرمایا ہے پس اگر مصحف مین
قرآن نہین ہے تو کیون مصحف کے لیے وضو لینے سے نہی کی ہے یہ ساری ترتیب
شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایک لاکھہ لا الہ الا اللہ پڑہنا واسطے میت کے

ذکر اموات یعنے مردون کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الہ الا اللہ مائۃ الف مرۃ وجعل لثواب للمیت غفر اللہ لذلک المیت وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک لاکھہ بار کہے اور اُسکا ثواب مردے کو بخشے تو اللہ تعالے اُس مردے کو بخشدے اگرچہ وہ عقوبت کا مستحق ہو اس فقیر نے پوچھا کہ ایک مجلس مین کہین جواب فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے اتنے بار کہنا چاہیئے اور مین نے یہ بھی پوچھا کہ محمد رسول اللہ بھی کہین جواب فرمایا کہ حدیث مین یہی لا الہ الا اللہ ہے فرمایا کہ میت والونپر واجب ہے کہ مزدور کرین ایک لاکھہ بار یہ کلمہ کہین اور رسم طرف رسم ہے کہ جو کوئی مرتا ہے اُسکے واسطے کہتے ہین مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ عہد دولت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک صحابی نے وفات پائی آپ اُنکے جنازے پر حاضر ہوئے اور اُسپر نماز پڑہی اور قبر مین اُنکو اُتارا عذاب کے فرشتے اُترے آپ باہر آگئے اُنکی بی بی سے پوچھا کہ یہ میرا یار تیرے ساتھہ کیا معاملہ رکھتا تہا اُسنے کہا کہ نیک تہا آپنے فرمایا کہ تو البتہ یاد تو کر اُسنے کہا کہ ایک دن اوسنے عورت کو گالی دی تہی یعنے قذف کیا تہا آپنے فرمایا تو اُس سے عفو کر تا کہ عذاب اُس سے دور ہو وہ بولی کہ مین نے عفو کر دیا آپنے فرمایا کہ ابھی اُس سے عقوبت باز رہی مین دیکہہ رہا ہون اُس جگہہ حضرت مخدوم نے چشم پر آب کی اور فرمایا کہ جہان خود پیغمبر اُسکے سرپر ہون بسبب ایک قذف یعنے بہتان کے عقوبت اوترپڑی دوسرون کا

حال کہ اپنے عورتون کو مارتے ہین اور افترا و بہتان رکھتے ہین خود معلوم ہے کہ کسقدر عقوبت ہوگی اُسنے تو حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے خلاصی پائی ورنہ کون جانتا اس باب مین ایک آیت ہے ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولهم عذاب عظیم یوم تشهد علیهم السنتهم وایدیهم وارجلهم بما کانوا یعملون یعنے بیشک وہ لوگ کہ بہتان رکھتے ہین اور قذف کرتے ہین اُن بیبیون کو جو پارسا غافل مومن ہین اپنے سر و پا کی کچھ خبر نہین رکھتے ہین ایسی بیبیون کے بدگو لعنت کی گئی ہین دنیا و آخرت مین اُنکے واسطے ہے بڑا عذاب جسدن کہ گواہی دینگی اُنپر زبانین اونکی اور ہاتھ اُنکے اور پاؤن اُنکے اس چیز کے جو اُنہون نے کی پس وہ اپنے اعضا سے کہینگے اے میری زبان اور ہاتھ پانون تم کیون مجھپر گواہی دیتے ہو تم میرے ساتھ عذاب مین شریک ہووگے وہ جواب دینگے کہ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیٔ یعنے ہم کیا کرین ہمکو تو بلایا اسنے جسنے بلایا ہر چیز کو بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے واسطے برادرم حاجی دین محمد کے ایک لاکھ بار لا الہ الا اللہ کہا میرا ایک یار ہے اودھ سے برابر آیا ہے اور مجھسے تعلق و بیعت رکھتا ہے اور اوراد شیخ کبیر کو نگاہ رکھتا ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ مین نے محمد حاجی کے قبر کو دیکھا کہ اُسکو روشن و فراخ کر دیا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا کہ اُسنے دعاگو کو منع کر دیا ہے کہ کسی سے میرا نام مت لو وہ اسی جگہہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ اگر

بشارت حاجی دین محمد را

پرسیدن سید حامد نبیرۂ مخدوم

کوئی رشتہ دار حاجی محمد کا حاضر ہو تو مین یہ بشارت اُسکو دون ایک شخص نے حاضرین
مین سے کہا کہ اُسکا بھتیجا اسجگہہ ہے وہ پاے مبارک پر گر پڑا اُسکو نزدیک بلایا اور فرمایا
کہ تیرے چچا سے درگذر کی اور اُسکے قبر کو روشن و فراخ کر دیا مین یہ بشارت دیتا ہون
ایضا فرمایا کہ ایک دن مردان دولت کا بیٹا نزدیک دعاگو کے آیا اور عرض کیا
کہ مین نے اپنے باپ پر بادشاہ کی خفگی سنی ہے تم دعا کرو تا کہ وہ مرحمت کرے مین نے
دعا کر دی ایک عزیز ہے دعاگو سے تعلق رکھتا ہے اُسنے مجھسے کہا کہ مین نے ابھی اسی
وقت دیکھا کہ اُسنے صحناک خاص بادشاہ سے پائی ہے اُسپر کچھہ خفگی نہین ہے مرحمت
ہے مین نے یہ بشارت مردان کے لڑکے کو دی اُسنے اُسی وقت تاریخ و وقت و ساعت
لکھہ لی واقعہ اُسی طرح تہا وہ شخص تو اوچھہ مین اور مردان دہلی مین اس فقیر نے
اپنے جی مین کہا کہ جہان مریدون کی یہ صفت ہو معلوم ہے کہ پیر کی صفت کیا کچھہ ہو گی
انکی نظر اس سے اعلی تہی اسلئے کہ الادنی یُتَرَقّٰی بالاعلٰی **ایضا** سبق مصابیح کا
تہا اور حدیث شریف یہ تہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من علامات الساعۃ
اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّتَھَا حرف مِنْ واسطے تبعیض کے ہے یعنے قیامت کی بعض
نشانیون سے یہ ہے کہ جنی مان اپنے خودکار یعنے صاحب کو فرمایا کہ مین نے اُسطرف
محدثون سے اس حدیث کے دو طریق سُنے ہین ایک طریق یہ ہے کہ اَمَۃ اللہ مراد
ہے اور رَبَّتَھا مین حرف تا واسطے مبالغے کے ہے تاے تانیث نہین ہے یعنی جنی
اللہ کی لونڈی خوندگار یعنے صاحب اپنے کو یعنی وہ لڑکا اوسکو بطریق صاحب و مالک کے

کام کا حکم دے اور ماں کے حقوق نہ جانے دوسری وجہ یہ ہے کہ آخر زمانے مین
لوگ لونڈیون سے بچے جنائین گے اور اون لڑکون کی ماؤن کو بیچڈالین گے جب
یہ لڑکا بڑا ہو جائیگا تو اپنی ماں کو خرید یگا پس یہ لڑکا اُسکا صاحب و مالک ہوگا
مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اسکا تجربہ کیا ہے کہ کسی گاؤن
مین ایک شخص نے ام ولد یعنے اپنے بچے کی ماں کو بیچ ڈالا پھر چند مدت کے بعد اُسکا لڑکا
بڑا ہو گیا اُسنے جورو کی ایک دن وہ لڑکا بازار کو گیا اور لونڈی خریدی تاکہ اُسکی جورو
کے آگے کام کاج کرے جب وہ اُس لونڈی کو گھر مین لایا تو اُسکے باپ نے پہچان لیا
کہ یہ تو تیری ماں ہے پس وہ لڑکا اپنی ماں کے قدمون پر گرا پس ظاہر ہوا وہ لڑکا اوسکا
صاحب ہو گا بعد اسکے فرمایا لایجوز بیع ام الولد عندنا وعند الشافعی رحمہ اللہ
تعالی فی روایۃ یجوز وفی روایۃ رجع عن ھذا القول وفی روایۃ ھذا
افتراء علیہ یعنے ام ولد کا بیچنا درست نہین ہے نزدیک ہمارے یعنے مذہب حنفی مین
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین تین روایتین ہین ایک روایت مین
تو درست ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع کیا ہے
اور ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ اُنپر افترا کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے اُس طرف
عرب مین مشائخ و محدثون و محققون و فقہاء و علماء و استاذون سے جو کہ ارشاد
رکھتے ہین یہ سُنا ہے کہ دو چیزون کا دو صاحب مذہب پر افترا کیا ہے بیع ام الولد
علی الشافعی رحمہ اللہ تعالی و دخول الغلام المملوک افتراء علی المالک رحمہ اللہ تعالی

دو باتون کا دو صاحب مذہب پر افترا

وھذا اتفاق یعنے ام ولد کا بیچنا افترا ہے امام شافعی پر اور امام مالک پر یہ افترا ہے
کہ اُنہون نے غلام مملوک پر دخول کو جائز رکھا ہے اور یہ افترا امام مالک پر باتفاق
ہے رہے امام شافعی سو ایک روایت مین یون ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع
کیا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنپر افترا ہے مین نے اُسطرف مالکیون سے سُنا
ہے کہ لوگون نے اس بات کا اُنپر افترا کیا ہے قولہ تعالی ومن الناس من یعجبک
قولہ فی الحیوۃ الدنیا ویشھد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی
سعی فی الارض لیفسد فیھا ویھلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد
واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ولبئس المھاد یعنے بعض
لوگون مین سے وہ آدمی ہے کہ تعجب مین ڈالتی ہے تجھکو بات اُسکی زندگی دنیا مین اور
گواہ کرتا ہے اللہ کو اُسچیز پر جو اُسکے دل مین ہے حال آنکہ وہ بڑا جھگڑالو ہے اور جسوقت
والی ہو جائے تو سعی کرے زمین مین تاکہ فساد کرے اُسمین اور ہلاک کرے حرث و نسل کو
یعنے جانے زراعت کو کہ اُس سے نسل ہوئے یعنے عورتون کو چھوڑے اور مردون کو
اختیار کرے اور اللہ دوست نہین رکھتا ہے فساد کو حرث عورتون کو کہتے ہین اسلئے
کہ اُنسے کھیتی ہوتی ہے اور توالد و تناسل ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے نساؤکم
حرث لکم یعنے عورتین تمھاری کھیتی ہین واسطے تمھارے اور جسوقت کہا جائے اُس سے
کہ ڈر اللہ سے تو پکڑے اُسکو عزت گناہ مین اور فخر اپنا گمان کرے سو کافی ہے اوسکو
دوزخ اور ہر آینہ بُری جگہہ ہے دوزخ اور نزول اس آیت کریمہ کا بھی اسمین ہے

کہ ایک کافر تہا وہ یہ کام کیا کرتا تہا اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین میں سے
کسی نے یہ فعل ہرگز نہیں کیا ہے تو پہر کہانسے روا ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہے انما المومنون
اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون یعنے سوا اسکے نہیں کہ مومنین
سب بہائی ہین پس تم اپنے بہائیون سے اچہا معاملہ کرو اور اللہ سے ڈرو شاید تم رحم
کئے جاؤ پس جبکہ سارے مومنین بہائی ہوئے تو ایک بہائی دوسرے بہائی سے
کیونکر دخول کریگا جو اہل ایمان ہے وہ بہائی ہے غلام و مولی زادہ ہو یا انکا غیر جو
شخص یہ کام کریگا وہ قیامت کو روبرو اُنکے شرمندہ ہوگا اور دو نوعقوبت مین
رہین گے حدیث صحاح ہے من نظر الی غلام بشھوۃ فکانما قتل سبعین نبیا
ومن قتل نبیا واحدا فقد کفر یعنے جو شخص کہ نظر کرے طرف اُمرد بے ریش کے
شہوت سے تو گویا اُسنے ستر نبیونکو قتل کیا اور جسنے ایک نبی کو قتل کیا تو مقرر وہ کافر
ہوگیا عیاذا باللہ منہا معنی حدیث کے یہ ہین کہ جو عقوبت ستر پیغمبرون کی قتل کرنیوالیکی
ہے اُسی قدر عقوبت امرد کی طرف شہوت سے دیکہنے والے کی ہوگی نظر مین تو یہ وعید
ہے تو فعل مین بہی اسی پر قیاس کرین و قولہ علیہ السلام لو اغتسل اللوطی بماء البحار
لم یأت یوم القیامۃ الا جنبا یعنے اگر لوطی دریاؤن کے پانی سے غسل کرے تو
نہ آئیگا وہ قیامت کے دن مگر پلید اور پلید دوزخ مین ہوگا اسی طرح اور آیات و
اخبار و احادیث وعید لوطی مین بہت ہین پس روے مبارک بدین فقیر آورند فرمودم
فرزندمن این فوائد ہا کہ تقریر کردم جملہ بنویس غریب ست ایدنا اللہ والمومنین

شرح حدیث قاطع الشجر

عن رقادۃ الغافلین آمین **ایضاً** سنیچر کے دن چاشت کے وقت مولانا شرف الدین

محتسب خدمت مین آئے اور شرف پابوسی حاصل کی اور عرض کیا کہ اس بندے کو

ایک حدیث شریف مشکل ہوئی ہے بکرم آپ بیان فرمائین فرمایا کہ کہو انہون نے کہا

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاطع الشجر و ذابح البقر و بائع البشر

ملعون فرمایا کہ سات کتابون صحاح مین نہین ہے شاید اجزا مین ہو اور موضوع بھی

نہین ہے بعد اسکے معنی فرمائے بائع البشر اذا باع الحرّ او باع امّ ولدٍ او فرّق

بین الوالدۃ و ولدھا ثم باع و قاطع الشجر اذا قطع شجر غیرہ ولا ملک لہ فیہ

ذبح کرنا رات کو اور حالت جنابت مین مکروہ ہے

و ذابح البقر اذا ذبح فی اللیل او ذبح جنبًا فرمایا فتاوی مین ہے کہ صحیح بخاری مین

منقول ہے روی ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حکایۃ عن اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر

و رجل باع حرا فاکل ثمنہ و رجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ و لم یعط اجرہ

لذبح فی اللیل مکروہ یعنی بیچنے والا بشر یعنے آدمی کا جبکہ بیچے آزاد کو یا بیچے ام ولد کو

جدائی ڈالے درمیان ماں کے جو کہ لونڈی ہے اور درمیان اسکے بچے کے پھر بیچے

اور کاٹنے والا درخت کا جبکہ اپنے غیر کی درخت کو کاٹے اور اسکی کوئی ملک اسمین

نہین ہے اور ذبح کرنیوالا گاؤ کا جبکہ ذبح کرے رات مین یا ذبح کرے حالت جنابت

مین یہ تینون شخص ملعون ہونگے مسئلہ ہے کہ رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے پس روی

ازرک بربین فقیر آوردند فرمودند فرزند من فائدہ بیان حدیث کہ تقریر کردم بنویس غریب ست

دسوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ روز جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر جہانگیر کے حاضر تہا شب پنجشنبہ کو فرمایا کہ دعاگو کی چادر کسی آدمی نے چرالی نہین ملتی ہے سید شمس الدین مسعود عراقی نے کہا کہ آپ بددعا کرینا ہر بار کچہہ چیز چوری کرتے ہین فرمایا مین ہرگز دعاے بد نہ کرونگا بلکہ مین نے تحمل کیا اور معاف کردیا اگر وہ آجائے تو کہدین کہ مین نے تجھکو بخشدیا اور بارہا دعاگو کی چیزیں چرائی ہین مثل مسجد وغیرہ کسی وقت مین ہم نے بددعا نہین کی ہے مناسب اس کے

حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش تہا کوئی چور اُسکے گہر مین آیا کچہہ سامان اُسکا لے بہاگا یہ درویش اُسکے پیچہے ہوکر دوڑتے اور کہتے جاتے تہے کہ یا ایھا الرجل وھبت لک ھذا اقل قلت یعنے اے مرد مین نے تجھکو یہ بخشدیا تو کہہ کہ مین نے قبول کیا اُس چور نے یہ جانا کہ وہ میرے پکڑنے کو آتا ہے اوپاے برگردانیش ناپدایتد پس وہ درویش پہر آئے اُنسے پوچہا کہ تم اتنے کیون دوڑے جواب دیا کہ مین چاہتا ہون کہ اسی جگہہ بخشدون تاکہ مین قیامت کو اُسکے کہینچا کہا نجی کا سبب ہون سب دنیاہی مین فارغ کردیتا بعض بندے خدا کے ایسے ہی ہین اُس اثنا مین خادم خوان لایا فرمایا اگر کہانا تہوڑا ہو تو یہ دعا کرین اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار اول وآخر درود شریف پڑہین برکت ہوجائے گی این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس **ایضا** مخدوم کو زحمت یعنے تکلیف مرض کی تہی مسئلہ بیان فرمایا لوکان المریض لایستطیع القیام للتیمم لو تیمم بلحافہ یجوز لان الرجل یشدہ

دعاے طعام اندک

یعنے اگر کوئی بیمار ہو اور آلہ تیمم کا اُس سے دور ہو اور وہ اُٹھ نہین سکتا ہے تو اگر جامہ خواب مین ہاتھ مارے اور تیمم کرلے تو درست ہے اسلئے کہ اُسکو ریت لگی ہوگی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس **ایضاً** فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی فان قیل لقران ھو الذی قال اللہ تعالی والذی سمع جبریل والذی اتی بہ جبریل الی محمد علیہ السلام او الذی کتب فی المصاحف او الذی تقرأہ قلنا اللہ تعالی قال بلا حرفٍ وصوتٍ وھجاءٍ واسمع اللہ تعالی جبریلُ بحرف وصوت وھجاء وقرأ جبریلُ علے محمد علیہ السلام وقرأ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علے الصحابۃ فبعد ما سمعوا منہ اجتمعوا علیہ وجمعہ منھم عبد اللہ بن مسعود وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنھم علی ان یکتبوا فی المصاحف ولیس بین الذی اسمع اللہ تعالی وبین ما سمع جبریل وبین الذی اتی بہ جبریل الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبین ما سمعوا من النبی وبین ما کتبوا فی المصاحف فرق والقرآنُ کلہ واحدٌ فان قال ھل اللہ تعالی قال قل نعم فان قال متی قال قل بلا متے فان قال این قال قل بلا این فان قال کیف قال قل بلا کیف فان قال لم قال قل بلا لم فان قال بصوتٍ قال او بغیر صوت قل بلا صوتٍ ومن قال غیر ھذا فھو مبتدعٌ فاجتنبوہ یعنے اگر کہا جاے کہ قرآن وہی ہے جسکو اللہ تعالے نے کہا یا جسکو جبریل علیہ السلام نے سُنا یا وہ ہے کہ جسکو جبریل علیہ السلام

طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے یادہ ہے جو مصاحف مین لکہا گیا ہے یادہ
ہے جسکو تو پڑہتا ہے تو ہم کہینگے کہ اللہ تعالی نے کہا قرآن کو بغیر حرف وآواز وہجا
کے اور سنایا اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کو ساتہہ حرف وآواز وہجا کے بیان
فرمایا کہ اللہ تعالی نے آواز کو پیدا کیا اس آواز کو جبریل علیہ السلام نے پڑہا اور اوس
آواز سے قرآن کو سنا اور جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ پر پڑہا اور صحابہ نے آنسے سنا پس بعد اسکے
کہ صحابہ نے آپ سے سنا جمع ہوئے اسپر اسکو آیت آیت سورت سورت قصہ قصہ نجم
نجم یعنی ٹکڑے ٹکڑے جمع کیا جیسا کہ منزل ہوا صحابہ مین سے تین شخص نے جمع کیا
اور مصحف لکہا ایک تو حضرت عبد اللہ بن مسعود دوسرے حضرت عثمان بن عفان
تیسرے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اور نہین ہے فرق درمیان اسکے کہ سنایا
اللہ تعالی نے اور درمیان اسکے کہ سنا جبریل نے اور درمیان اسکے کہ لائے اوسکو
جبریل علیہ السلام طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور درمیان اسکے کہ
سنا اسکو صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور درمیان اسکے کہ لکہا انہون نے
مصحفون مین قرآن سب ایک ہے پس اگر کوئی کہے کہ کیا قرآن کو اللہ تعالی نے کہا ہے
تو تو کہہ کہ ہان پہر اگر کہے کہ کب کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کب کے پہر اگر کہے کہ کہان کہا ہے تو تو
کہہ کہ بغیر کہان کے پہر اگر کہے کہ کیونکر کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیونکر کے پہر اگر کہے کہ کیون
کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیون کے پہر اگر کہے کہ آواز سے کہا ہے یا بغیر آواز کے تو تو کہہ کہ

بغیر آداز کے اور جو شخص کہ سوا اسکے کہے تو وہ اہل بدعت و بدمذہب ہے پس تم اس سے بچو علیحدہ رہو پرہیز کرو یہا گو یہ ترتیب ساری آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

گیارہوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ روز شنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا چند عزیز واسطے تعلق و توبہ کے آئے وہ لوگ جعد یعنے جوڑے باندہے ہوئے تہے فرمایا کہ ایک جعد سے نماز مکروہ ہے فرض و نفل پہر پڑہو انہون نے پہر پڑہی اُنکو توبہ کی تلقین کی اور یہ بیت کتاب متفق کی پڑہی ؎ وخیّر الرجال بین الحلق ٭ من غیر تقزیع و بین الفرق ٭ قیدجابل کی لگائی تاکہ عورتین نکل جائین اور تقزیع درمیان سر کی ہوتی ہے یا بعض سرین معنی نظم کے یہ ہین کہ مردون کو اختیار دیا گیا ہے درمیان حلق و فرق کے یا حلق کرین یا فرق باب فرق مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام دع شعرک یسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو آگے چہوڑ دے تاکہ وہ تیرے ساتہہ سجدہ کرین پس روے مبارک بر این فقیر آوردند فرمودند فرزند من این نظم متفق و حدیث کہ خواندم بنویس تا دیگرانرا فائدہ حاصل آید **ایضا** نماز چاشت کے پڑہتے تہے فرمایا کہ وقت ضحی یعنے چاشت کا اشراق سے زوال تک ہے جب آفتاب ڈہل گیا تو وقت چاشت کا جاتا رہا اور اگر کوئی متصل اشراق کے چاشت پڑہ لی تو درست ہے اسطرف بعض لوگ اشراق و چاشت متصل پڑہتے ہین لیکن چوتہائی دن مین مستحب ہے اس

فائدہ: [illegible]

فائدہ: [illegible]

فقیر سے فرمایا فرزند من لو فرمایا کہ اسطرف مشائخ مریدون کو خلوت کا حکم نہین دیتے
ہین جب تک کہ عالم نہو گا زر ردن و مکہ و مدینہ مبارک مین چار مدرسے ہین مدرسہ حنفی
و مدرسہ شافعی و مدرسہ مالکی و مدرسہ حنبلی جسوقت آنیوالا آتا ہے تو پوچھتے ہین کون
مذہب رکھتا ہے جس مذہب کا ہوتا ہے تو اسکو اُسی مدرسے مین بھیجتے ہین تاکہ علم پڑہے
جب علم پڑہ لیا تو اُسکو حجرہ دیتے ہین اور خلوت کا حکم کرتے ہین اور اگر آنیوالا عالم ہے
تو اُسکو تحت حجرہ و خلوت کا حکم فرما دیتے ہین قال المشائخ الصوفیۃ لا تکن من جھال الصوفیۃ
فانھم لصوص الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے مشائخ صوفیہ نے فرمایا
ہے کہ تو جاہل نادان صوفیون سے مت ہو اسلئے کہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے
رہزن ہین **ایضا** روز مذکور گیارہوین ماہ جمادی الآخرہ کو یہ فقیر خدمت مین
اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سید شمس الدین مسعود عراقی وظیفے کی کچھ شکایت کرتے تہے
کہ آج نہین پہونچا ہے حسن خادم کو بلایا فرمایا سید کا وظیفہ دو کہا کچھ فتوح آئے تو دون
سید سے فرمایا کہ تو بقال سے قرض کر جب تک کہ فتوح پہونچے سید نے کہا کہ مین مسلمان
سے تو قرض لیتا نہین ہون کافر سے تو مکروہ ہی ہے فرمایا یجوز اخذ القرض من
مسلم و کافر عند الحاجۃ یعنے حاجت کے وقت مسلمان و کافر سے قرض لینا درست
ہے **ایضا** مخدوم کو زحمت تہی حسن خادم سے فرمایا آب زمزم لا تاکہ صحت کلی
ہو جائے لائے آپ زمزم پیا کہ ویسی ہی اُٹھے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ماء زمزم لما شرب لہ یعنے آب زمزم جس نیت و حاجت کے واسطے پئین

ذکر مدارس چار مذہب در حرم

قرض لینا کافر سے درست

وہ برائے ایضا ایک یار نے چند مسئلے کاغذ پر لکھکر بھیجے ایک یہ ہے کہ نماز تسبیح کی کیا نیت کرے جواب فرمایا کہ نماز تسبیح کی شب جمعہ مین نیت سنت کی کرے متابعۃً لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ دعاگو کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ صحابہ کے نماز تسبیح شب جمعہ مین بجماعت پڑہتے اور غیر شب جمعہ مین تکمیلاً للفرائض نفل کی نیت کرے یہ بہی پوچہا کہ اول رات مین یا آخر مین فرمایا اول رات مین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد عشا کے متصل پڑہتے تہے جیسے کہ دعاگو کرتا ہے اور یہ بہی پوچہا کہ جو فضیلت کہ شب جمعہ کو ہے وہ اُسکے غیر کو بہی ہے جواب فرمایا کہ شب جمعہ مین بہت فضیلت ہے یہ بہی پوچہا کہ یہ تسبیحات کہ ہزار بار یا سو بار ہر روز ہفتے کی روا کی گئی ہین مخدوم فرمائین کہ شروع کون دن سے کرے اور کسدن ختم کرے جواب فرمایا کہ دو روایتین ہین ایک تو یہ ہے کہ روز شنبہ سے شروع کرے اور روز جمعہ کو ختم کرے دوسرے یہ ہے کہ روز جمعہ مین شروع کرے اور پنجشنبہ کو ختم کرے لیکن اول صحیح ہے اور معمول دعاگو کا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہے لو اور جو تسبیحات کہ دعاگو کہتا ہے وہ کہو تسبیح پانچ وقتون کی کہنا چاہیئے ثواب بہت ہے جو نیت کہ دل مین رکہے وہ روا ہو جائے۔

تسبیح پنج وقتہ

بعد نماز فجر کے ستر بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بحق اغثنی یا غیاث المستغیثین

بعد نماز ظہر ستر بار درود شریف بعد نماز عصر ستر بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ بعد نماز مغرب ستر بار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بعد نماز عشا ستر بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ورد ہفتہ از اوراد شیخ الشیوخ رضی اللہ عنہ

ہر روز سو بار کہے سنیچر لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین اتوار لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین پیر لا الہ الا اللہ عزیزا جمیلا یا عزیز یا جمیل منگل اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وبارک وسلم بدھ لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا جمعرات لا الہ الا اللہ خالق کل شئی وھو علی کل شئی قدیر جمعہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر دو رکعت پڑہی جو پڑہ سکے پڑہے بعد سلام کے سر سجدے مین رکہے حاجت مانگے حق تعالی اُسکی حاجت روا کر دیگا اور دعا گوان دو رکعت مین پہلی رکعت مین والہکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور دوسری مین الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم پڑہتا ہے اور نیت صلوۃ الحاجت کی کرتا ہے نوع دیگر ہر روز انمین سے ایک کو ہزار بار کہے جمعہ یا ھو یا اللہ سنیچر یا رحمن یا رحیم اتوار یا واحد یا احد پیر یا صمد یا فرد منگل یا حی یا قیوم بدھ یا حنان یا منان جمعرات یا ذالجلال والاکرام نوع دیگر شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز ایک کو انمین سے ہزار بار کہے واسطے برآنے حاجات کے ایک ہفتہ

تو وہ کہے اور دوسرے ہفتے مین یہ کہے **سنیچر** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **اتوار** یاحی یاقیوم برحمتک استغیث **پیر** درود شریف **منگل** لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **بدہ** استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ **جمعرات** یا اللہ **جمعہ** سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این تسبیحات مدام بگوئید کہ دعا گو میگوید

ایضا شب یکشنبہ بارہوین ماہ جمادی الآخرہ

کویہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا فرمایا الحمد للہ صحت ہو گئی مین ایک ساعت بیٹہہ نہین سکتا تہا دیر ہوئی کہ آج رات مین لئے ساری اوراد ہین پڑہ لی بعد اسکے فرمایا کہ دوگانہ ہدیہ رسول بہی پڑہ لیا اُن دو رکعتون مین مروی ہے کہ پہلی رکعت مین تو سورۃ والضحی اور دوسری مین الم نشرح پڑہی اور بعد فراغ کے یہ دعا پڑہی اور ہاتہہ اُٹہائے اول وآخر درود شریف کہے اللھم صلیت ھذہ الصلوۃ وقد جعلت ثوابھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اجز عنا محمداً ماھو اھلہ ومستحقہ وبلغ منا روح محمد تحیۃ وسلاماً بفضلک وکرمک یامولانا وسیدنا اور نیت یون کرے اُدِّی رکعتین ھدیۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درمیان مغرب وعشا کے پڑہین ثواب بہت ہے این فقیر را فرمودند فرزند من این دوگانہ مدام بگزارید و دعا گو ہم میگزارد **ایضا**

فائدہ [illegible]

فرمایا کہ بعد ادائے وتر کے سات بار یہ دعا پڑہے مروی ہے اور اول و آخرین درود شریف

پڑہے یا الٰہی الیک منتہی طلبی یا رب عجل فرجی بحق محمد العربی اللہم عجل

حزونۃ امری این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید دعا گو میگوید ایضا شب مذکور

مین وقت تہجد کے یہ فقیر خدمت مین اس امیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تہجد سے

فرمایا کہ تہجد کے بعد سونا درست ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض

وقت بعد تہجد کے سو جاتے تہے نیت یہ کرے کہ بعد نماز صبح کے اونگنا تکلیف نہ دے کہ

اور اوکو نگاہ نہ رکہہ سکے یہ بات واقعی ہے اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچہا کہ التہجد

ھو القیام بعد النوم او بین نومین جواب فرمایا کہ بعد تہجد کے سونا درست ہے

یہانتک کہ صبح اوگے پہر اٹہہ کہڑے ہون وضو کی تیاری کرین کتاب مین ہے کہ مکروہ

النوم فی الصبح و نوم الصبح یورث ثلثۃ اشیاء احدھا ضیق العیش و الثانی

قصر فی العمر و الثالث منع الرزق و عکس ذلک علی عکس ذلک و من احیی

الصبح بسط عیشہ و زاد عمرہ و وسع رزقہ یعنے صبح مین سونا مکروہ ہے

اور صبح کا سونا تین چیزین پیدا کرتا ہے ایک تو تنگی عیش کی دوسرے کوتاہی عمر مین

تیسرے منع روزی اور عکس اسکا عکس ہے اسکا یعنے صبح مین بیدار رہنا تین چیزین

پیدا کرتا ہے فراخی عیش کی زیادتی عمر کی کشادگی رزق کی اور جو شخص صبح کو زندہ

رکہتا ہے یعنے بیدار رہتا ہے تو عیش اسکا فراخ ہوتا ہے اور عمر اسکی زیادہ ہوتی ہے

اور روزی اسکی فراخ ہوتی ہے حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوم الصبح یمنع الرزق یعنے صبح کا سونا باز رکہتا ہے روزی کو بعد اسکے فرمایا انما الاعمال بالنیات یہ حصر ہے یعنے نہیں ہین اعمال مگر ساتہہ نیتون کے اصل عمل مین نیت ہے اور نزدیک بعض کے فرض ہے یہہ قول امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے اُنکے نزدیک سب چیزون مین نیت فرض ہے پس روی مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس ایضا

انما الاعمال بالنیات

بارہوین ماہ جمادی الآخرہ روز یکشنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اشراق کے وقت اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی اعلم ان الایمان علی الجارحتین علی القلب واللسان لان من عرف اللہ تعالی بالقلب بانہ واحد ولم یقر باللسان فھو کافر ومن اقر باللسان ولم یعرف بالقلب فھو منافق ومن قال ان الایمان علی القلب دون الاقرار باللسان فھو کرامی وقد اختلف الناس فی الایمان قال بعضھم الایمان ھو الاقرار باللسان والمعرفۃ بالقلب وھذا قول المبتدعین وقال بعضھم الایمان ھو المعرفۃ بالقلب بغیر اقرار اللسان فھو جھمیۃ ومرجئۃ والصواب فی ذلک ان الاقرار باللسان من غیر معرفۃ القلب نفاق وعلی العکس کفر ومعرفۃ القلب مع الاقرار باللسان ایمان کمثل الفرس لا بلق فان الفرس اذا کان ابیض یسمی الاشھب واذا کان اسود یسمی الادھم واذا کان فیہ سواد وبیاض یسمی ابلق وھنا

ایمان

ایضاً کذلک علی ما بینا و تمام الایمان ان یعرف اللہ وحدہ لا شریک لہ
بلا کیفیۃ کما قال اللہ تعالی لموسی بن عمران فی مناجاتہ یا موسی اعلم
اثنین ولا تعلم اثنین اعلم انی الواحد ولا تعلم کیفیتی واعلم انی رازق
ولا تعلم این ارزق یعنے تو جان کہ ایمان دو عضو پر ہے دل و زبان پر اسلئے کہ جس
شخص نے اللہ تعالی کو دل سے پہچانا کہ وہ ایک ہے اور زبان سے اقرار نہ کیا تو وہ
کافر ہے اور جسنے زبان سے اقرار کیا اور دل سے نہ جانا تو وہ منافق ہے اور جسنے کہا
کہ ایمان دل پر ہے بغیر اقرار زبان کے وہ گرامی ہے یہ ایک گروہ بدمذہبوں کا ہے
عرب مین اور انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے لوگون نے ایمان مین اختلاف کیا ہے
بعض نے کہا کہ ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور پہچاننا ہے دل سے اور کام کرنا ہے
جوارح یعنے اعضا سے یہ قول اہل بدعت کا ہے صحابہ و تابعین مین سے کسی نے اسکو
نہین کہا ہے انہون نے اپنے طرف سے کہا ہے جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا تو
عرض کیا کہ یہ قول تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا ہے وہ کیون بدمذہب ہونگے وہ
تو سنت و جماعت کا مذہب رکھتے ہین جواب فرمایا کہ یہ کتاب امام اعظم رضی اللہ عنہ کی
تصنیف ہے اسوقت امام شافعی کہان تھے انکا تو تولد بھی نہین ہوا تھا وہ تو شاگرد
کے شاگرد ہین امام شافعی نے امام محمد بن حسن شیبانی سے پڑھا اور امام محمد نے امام
ابو یوسف قاضی سے پڑھا اور امام ابو یوسف نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے پڑھا ہے
اور بعض کہتے ہین کہ ایمان پہچاننا ہے دل سے سوائے اقرار زبان کے یہ قول جہمیہ و مجسمہ

کا ہے یہ دو گروہ ہین بدمذہبون کے عرب مین مجسمہ کو مجسمہ اسلئے کہتے ہین کہ انہون نے اللہ تعالے
کی نسبت طرف جسم کے کی ہے التجسیم نسبت بجسم کردن یہ گروہ اور انکا قول عقلاً و نقلاً
باطل ہے یہ سب قول غلط ہین صواب قول یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرنا بدون پہچاننے
دل کے نفاق ہے اور عکس اسکا کفر ہے یعنے دل سے پہچاننا بدون اقرار زبان کے
کفر ہے اور پہچاننا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے ایمان ہے جیسے ابلق گھوڑا کیونکہ
جسوقت گھوڑا سپید ہوتا ہے تو اسکو اشہب یعنے سپید خنگ کہتے ہین اور جب سیاہ
ہوتا ہے تو اسکو ادہم یعنے حرمز کہتے ہین اور جب گھوڑے مین سیاہی و سپیدی ہوتی
ہے تو اسکو ابلق کہتے ہین پس یہان بھی اسی طرح ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا جب تک
دونو رنگ نہون تو اسکو ابلق نہین کہتے ہین اسی طرح جب تک کہ اقرار زبان کا اور
پہچاننا دل کا نہو ایمان نہین ہوتا ہے اور پورا ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالی کو پہچانے کہ وہ
ایک ہے اسکا کوئی مثل و شریک نہین ہے بیچون و بیچگون ہے اور معنی ایمان کے لغت
مین گرویدن ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام ابن عمران سے مناجات مین
کہا مناجات کہتے ہین باہم راز کہنے کو کہ اے موسی توجان دو باتون کو اور نہ جانے
تو دو کو توجان کہ بیشک مین ایک معبود ہون اور نہ جانے تو میری کیفیت کو کہ مین
کیسا ہون اور توجان کہ بیشک مین روزی دینے والا ہون اور نہ جانے تو کہ مین
کہانسے روزی دیتا ہون یہ ترتیب تمام آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس
فقیر کے تہی **ایضاً** خبر میت غائب کی پہونچی فرمایا من صلے رکعتین بنیۃ المیت الغائب
فا

یقرأ فی الرکعة الاولی بعد الفاتحة سورة الفیل ثلاث مرات وفی الثانیة سورة
الاخلاص ثلاث مرات فاذا فرغ من الصلوة یدعو بهذا الدعاء ویصلی علی النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولا وآخرا اللهم صلیت هذه الصلوة وجعلت
ثوابها لفلان یا رب اغفره وارحمه وتجاوز عما تعلم فانک انت العلی العظیم
یعنے جو شخص کہ پڑہے دو رکعت نماز بہ نیت میت غائب کے تو پہلی رکعت مین بعد فاتحہ
کے تین بار الم ترکیف اور دوسری مین قل ہو اللہ تین بار پڑہے پہر جب فارغ
ہو تو دعاے مذکور پڑہے اور اول وآخر مین درود شریف پڑہے این فقیر را فرمودند
فرزند من بگیرید ایضا خدمت مین ایک عرب آیا اور عربی زبان مین کہا یا مخدوم
ارید ان اسافر فی الهند الی لکنوتی فاعط لی الزاد والثواب یعنے اے مخدوم مین
چاہتا ہون کہ ہند مین طرف لکنوتی کے جاؤن تم مجہے زادراہ اور اپنے کپڑے دو
ایک عزیز طباق بہر مصری فتوح لایا تہا عرب سے فرمایا خذ یا سیدی یعنے اے سید
تو لیلے اُسنے لے لیا اور کپڑون کی توقع کرنے لگا خادمون سے فرمایا کہ قسم کہا مین
کہ عاریتی کپڑے لوگون کے واسطے تبرک کے پہنے ہین جسوقت ایک آدمی اپنا کپڑا
لیجاتا ہے تو دوسرا آدمی واسطے تبرک کے کپڑے لاتا ہے کہ ملبوس کرکے یعنے پہنکر
استعمال کرکے دیدو اور اکثر وقت عاریتی کپڑے ہوتے ہین سو مین کیونکر دیدون اگر
میرے ملک ہوتی تو مین دیدیتا وہ نہین سنتا تہا خادمون نے اُسپر غصہ کیا اُسنے
کہنا شروع کیا یا مخدوم خدامک یکادون یضربونی یعنے اے مخدوم

حکایت [illegible]

تمہارے خادم چاہتے ہین کہ مجھے مارین فرمایا یاسیدی لو یضربونک فانت تقض بنی
او نقتلنی فابیح لک دمی یعنے اگر وہ تجھے مارین تو تو مجھے مارنا یا مجھے مار ڈالنا مین نے
اپنا خون تجھے معاف کردیا اور گردن مبارک بلند کردی جب عرب نے یہ خلق مخدوم
سے دیکھا تو آیا اور پانون مبارک پر گرپڑا اور معذرت کی پس آپنے اپنی ٹوپی اوسکو
پہنائی اور بغل مین لیا اور بایں طریق رخصت کیا کہ استودع اللہ نفسک و دینک
وخواتیم عملک زودک اللہ التقوی وصانک عن البلاء وبلغک الی مقصدک
سالما غانما ظافرا بالمراد اور جس کے واسطے دعا کرتے تو یہی دعا کرتے اور چار قل مع
فاتحہ کے پڑہتے اور فرماتے کہ روایت کیا گیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام علیکم
بالقلاقل ای الزموھا یعنے تم لازم پکڑو چار قلونکو ایضا فرمایا کہ شیطان لعنہ اللہ
اعلی سے طرف ادنے کے لیجاتا ہے اگر وہ سالک ہے مناسب اسکے حکایت
بیان فرمائی کہ ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر مین ایک مرید شیخ رکن الدین کا حجرہ
خانقاہ مین مشغول تہا اُسنے ایک شخص کو خواب مین دیکہا کہ وہ کہتا ہے کہ تو حج کو جا
جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو خدمت مین شیخ رکن الدین کے آیا پہلے اس سے کہ
وہ یہ خواب بیان کرے شیخ نے شروع کیا کہ یہ خواب تجھکو شیطان نے دکہایا ہے وہ
چاہتا ہے کہ تجھکو مشغولی سے تلف کردے اور تجھپر حج فرض نہین ہے تو تو ایک فقیر آدمی
ہے تو ہرگز مت جا حضرت مخدوم نے اسجگہہ فرمایا کہ پیر و مرشد ایسا چاہیئے کہ کیا
دریافت کرلیا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیطان نیک کامون کا

شیطان انسان کو اعلی سے ادنی طرف لیجاتا ہے

بھی رستہ بتاتا ہے جواب فرمایا کہ وہ تو اس بات پر دشمن ہے دیکھہ نہین سکتا ہے
اعلی سے طرف ادنی کے لیجاتا ہے وہ چاہتا ہے کہ حق کے ساتھہ مشغولی کلی رکھتا ہے
اُسکو اُس سے تلف کردے اور غیر کو جو کہ ادنی بھی نہین جانے تو اُسکو فسق کا رستہ
بتاتا ہے نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا یعنے بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بھی اُسکو دشمن ٹہراؤ ایضا فرمایا
کہ اگر کوئی توبہ کرنیوالا صحیح توبہ کرے تو وہ اگر مٹی ہاتھہ پر لیوے تو سونا ہوجائے اور یہ
بیت زبان پر لائے بیت گر توبہ رخ تو تر گردد ز خاک اندر کف تو زر گردد ز منا

حکایت توبہ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ

اسکے حکایت بیان فرمائی کہ امام فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالی پہلے اُس سے
قطاع الطریق تھے رہزنی کیا کرتے تھے لیکن جو سامان کہ چُراتے نام اُس سامان والے
کا لکھہ لیتے تھے غرضکہ ایک دن اُس راہ مین قافلہ گذر کر رہا تھا جب اُسکے پاس پہونچا تو
قافلے والون نے فضیل سے خوف کیا کہ مبادا راہ مارین وہ اس کام مین نہایت معروف
و مشہور تھے اُس قافلے مین ایک عزیز حافظ تھا اُسنے اہل قافلہ سے کہا کہ ہم یہ آیت بلند
آواز سے پڑھین گے اور تم بہاگو شاید یہ آیت اُسکے دل مین اثر کرجاوے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم جس وقت اس آیت شریف کی آواز فضیل کے کان تک
پہونچی تو دل اُنکا نرم پڑگیا سلسلہ ازلی جنبش مین آیا اور باعث واسطہ اُٹھہ کھڑا ہو
نزدیک اُس حافظ بزرگوار کے آئے کہا کہ وہ مجھہ سے آدمی کو چھوڑدیگا حافظ نے کہا کہ

جب تک زندگی ہے جگہ صلح کی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے انما التوبۃ علی اللہ
للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم
وکان اللہ علیما حکیما جبکہ توبہ کو لفظ علی کے ساتھہ متعدی کرتے ہین تو متعدی
ہوجاتا ہے یعنے اللہ تعالے توبہ دیتا ہے اُن لوگون کو کہ جو نادانی سے برائی کرتے
ہین پہر وہ نزدیک سے توبہ کر لیتے ہین پہر آتے ہین تو وہی لوگ ہین کہ رجوع کرتا ہے
اللہ تعالی اُنپر اور ہے اللہ تعالے دانا اور استوار کار یعنے وہ خوب جاننے والا اور
پختہ کار ہے پس حضرت فضیل رضے اللہ عنہ نے اُس حافظ کے ہاتہہ پر توبہ کی اور اُسنے
توبہ کی تلقین کی حضرت فضیل اُن لوگون کے پاس جاتے کہ جنکا سامان اسباب
چرایا اور اُسپر مالکونکا نام لکہہ رکہا تہا اُنمین سے ہر ایک کے پاس جاتے اور اوسکو
خوش کرتے تہے سب کو پہونچا دیا چنانچہ چند دینار ایک جہودی کے رہ گئے تہے
موجود نہ تہے اُسکے پاس گئے اور خوشنودی چاہی وہ خوش نہین ہوتا تہا یہ الحاح
وزاری کرتے تہے اُس جہودی نے حضرت فضیل سے کہا کہ مین نے توریت مین
پڑہا ہے کہ اگر کوئی تائب امت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہاتہہ خاک پر
مارے تو سونا ہو جاوے جہودی نے ایک ہمیانی ٹہیکریون سے بہری اور حضرت
فضیل کے ہاتہہ مین دی پہر اُنہون نے اُس جہودی کے ہاتہہ مین دیدی دیکہا
تو ساری ٹہیکریان سونا ہو گئی ہین جہودی مع اپنے خاندان کے ایمان لے آیا
اور کلمہ محمدی پیش کیا حضرت موسی علیہ السلام کا دین رکہتا تہا حضرت مخدوم قدس سرہ

نے بیت مذکور پڑہی پس ردے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند مین بنویس

پیر کی رات تیرہوین ماہ جمادی الآخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اُس رات اس فقیر کو مسبحہ تسبیح عنایت کی فرمایا فرزند من لے مین نے استعمال کی ہے اسی اثنا مین سید شمس الدین مسعود نے ایک لونڈی خرید کے خدمت مین عرض کیا کہ مین کیا کرون فرمایا استبرا کر ایک حیض اُسکے گردنہ پہنچکو پہر آپنے مطائبہ وخوش طبعی کی فرمایا مین تجہے ایک اور حیلہ سکہاتا ہون کہ استبرا ساقط ہو جاے تو جا اُس لونڈی کو مکاتب کر اور اُسپر مال مقرر کر پہر تو دوسرے سے اُسکا نکاح کر دے اور اُس سے کہہ کہ قبل الدخول طلاق دیدے پہر تو اُس لونڈی سے مال طلب کر جب وہ مال کی ادا کرنے سے عاجز ہوگی تو بندہ ہو جائیگی جا مجامعت کر اور تبسم کیا اور فرمایا کہ اس حیلے کو کوئی نہین جانتا ہے پس ردے مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس

حیلہ سقوط استبرا

ایضا شرائط مشیخت

فرمایا شرائط المشیخة ثلثة ان لم تکن لا تصح المشیخة احدها ان یکون الشیخ عالما بالعلوم الثلثة علم الشریعة والطریقة والحقیقة والثانی یقبلو نہ بعض علماء زمانہ ویتعلقونہ ویعتقدونہ ویریدونہ والثالث ان لا یکون لہ من المطالب من الدنیا والآخرة وما سوی اللہ تعالی یعنے مشیخت کی شرطین تین چیزین ہین اگر وہ تینون نہون تو مشیخت درست نہو ایک شرط یہ ہے

کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت و طریقت و حقیقت دوسری شرط یہ ہے کہ بعض دانشمند اُسکے زمانے کے اسکو قبول کرین اور اُس سے پیوند کرین اور معتقد ہون اور اُسکے مرید ہون تیسری شرط ہے کہ سواے خدا تعالے کے اسکو اور کوئی طلب نہو اور یہ بیت فرمائی **بیت** مرا ہمتے بس بلند روزی کن ۞ کہ من از تو ہمین ترا بخواہم و بس یاران بزرگ نے فرمایا کہ یہ تینون چیزین ذات عالی صفات مخدوم مین موجود ہین بعد اسکے فرمایا لاتکن من جهال الصوفیة فانهم لصوص الدین وقطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ چور ہین دین کے اور رہزن ہین مسلمانون کے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ شرائط شیخ کے جو مین نے بیان کئے لکہہ لے عزیب ہین بعد اسکے فرمایا کہ زمانہ برا ہو گیا ہے پہاڑ مین رہنا چاہیے خصوصا اس زمانے مین بعد اسکے فرمایا کہ شیخ زادہ محمد متقی گازرونی بیابانی اس شہر مین آیا ہے اوچہ مین آیا تہا دعاگو کو نہ پایا سنا کہ مین یہان ہون تو قصد کرکے نزدیک دعاگو کے آیا اس جگہہ وہ میرے پاس بسبب انبوہ خلق کے نہین آسکتا ہے اور وہ خلق سے گریزان ہے حظیرہ صدر الدین مین کہ جسکو بنبہان کہتے ہین رہتا ہے وہانسے بیابان نزدیک ہے بیابان مین پہرتا ہے وہ محدث ہے اور علم سلوک بہی کہتا ہے اللہ تعالی اُسکو وہ قوت دے کہ درمیان خلق کے رہ سکے کیونکہ کمال یہ ہے یہ مرتبہ پیغمبرون کا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اس طرف جن لوگون نے پہاڑ اختیار کیا ہے وہ سب اہل علم و محدث ہین مین نے پوچہا کہ تم کیون شہر مین نہین

رہتے ہو تاکہ خلق کو تم سے نفع ہو جواب فرمایا کہ ہم ایک کتنا کتا رکہتے ہین ہمنے اسکو قید کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نہ کہائے وہ نفس ہے کہ برادر مومن کے ساتہہ بدگمانی اور اوسکی غیبت وسخن چینی کرتا ہے اور مثل اسکے پس خلق کو رنج پہونچتا ہے ہمنے اس جہت سے یہ پہاڑ اختیار کیا ہے تاکہ ان اوصاف ذمیمہ سے پاک ہوجائے اور ہم شہر مین نہ جائینگے جب صفات حمیدہ اختیار کریگا تو بعد اسکے جائینگے بعد اسکے فرمایا کہ ٹہٹہا مسخراپن کرنا گناہ کبیرہ ہے اور حرام ہے اور قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے یا ایہا الذین آمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم ولا نساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ھم الظالمون یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ٹہٹہا نہ کرے یہ نہی غائب ہے ایک گروہ ایک گروہ سے شاید کہ وہ مومن ہون اور بہتر ہون انسے اور نہ مومن عورتین مومن عورتون سے ٹہٹہا کرین ساتہہ زنا کے شاید کہ جنسے ٹہٹہا کرتے ہین وہ بہتر ہون انسے اور بدگمانی بہی حرام ہے قرآن شریف مین اس سے نہی فرمائی ہے یا ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہے اس باب مین یہ حدیث صحیح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام ظنوا المؤمنین خیرا یعنے تم مومنین کے ساتہہ نیک گمان کرو اور غیبت بہی حرام و گناہ کبیرہ ہے اور

قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے قولہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم
ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم لا یغتب
نہی غائب ہے یعنے غیبت نہ کرے بعض تمہارا بعض کے کیا دوست رکہتا ہے ایک تمہارا
کہ کہائے گوشت اپنے بہائی کا درانحال کہ وہ مردہ ہو سو تم اسکو دشوار رکہوگے اور ڈرو
اللہ سے بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے غیبت کو گوشت برادر مردہ کا کہا
اسلئے کہ وہ حاضر نہین ہے گویا وہ مردہ ہے اور جو شخص غیبت کرتا ہے وہ اپنے برادر
مردہ کا گوشت کہاتا ہے جو گناہ کہ آدمی کے کہانے والے کا ہے اسی قدر گناہ غیبت
کرنیوالے کا ہے غیبت بکسر غین معجمہ بدگوئی کو کہتے ہین اور بفتح غین معجمہ نیک گوئی کو
بولتے ہین استعمال عرب کے جہت سے فرق ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ
علیہ الصلوۃ والسلام الغیبۃ اشد من الزنا یعنے غیبت زنا سے بہی زیادہ ترسخت
ہے پہر فرمایا کہ اس طرف دعاگو نے ایک حدیث درست ترین صحاح سے سُنی ہے کہ
ہرگز ہندوستان مین نہین سُنی تہی قولہ علیہ السلام الغیبۃ اشد من ثلثین زنیۃ
فی الاسلام یعنے غیبت سخت تر ہے تیس زنا سے اسلام مین ای عقوبۃ الغیبۃ
اشد من عقوبۃ ثلاثین زنیۃ فی الاسلام یعنے عقوبت غیبت کی زیادہ ترسخت
ہے عقوبت تیس زنا سے اسلام مین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ حدیث
صحاح ہے لکہہ لو اور ظاہر کرو خبر مین ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا دو نو بیٹہے تہے کہ ایک عورت چادر

اوڑہے ہوئے جاتی تہی حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکہو کہ یہ عورت چادر
دراز اوڑہے ہوئے ہے آپنے فرمایا اے عائشہ تونے اُسکا گوشت کہایا اُنہون نے کہا
کہ مین نے نہین کہایا ہے آپنے فرمایا کہ تو اپنا تہوک باہر ڈال ڈالا تو دیکہا کہ ایک ٹکڑا گوشت
کا مع خون کے حضرت عائشہ کے مونہہ سے باہر آپڑا فرمایا اے عائشہ اسی طرح ایک
دوسریکا گوشت غیبت سے کہاتے ہین دل جو تاریک و سیاہ ہوجاتے ہین سبب اُسکا
یہی ہے اور یہ آیت پڑہی ولا یغتب بعضکم بعضا الآیہ اور ہمکو جو ظاہر نہین ہوتا
ہے سو ہماری شومی ہے ورنہ در معنی غیبت سے برادر مردہ کا گوشت کہاتے ہین

ایضاً ذکر مدح

فرمایا مبتدیون کو چاہئے کہ مدح پر فخر نہ کرین لیکن جب منتہی ہوگیا تو وہ کامل ہے
اب اگر کوئی اُسکی مدح کرے تو نقصان نہین ہے اسلئے کہ نفس نرہا بلکہ مدح دشوار
معلوم ہوتی ہے جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے فرمایا ہے ینبغی ان یکون عندک المدح
والقدح فی قلبک سواء یعنے چاہئے کہ نزدیک تیرے مدح وقدح یعنے تعریف و مذمت
دونو تیرے دل مین برابر ہون

ایضاً ذکر میزر

حسن خادم سے فرمایا کہ واسطے دعاگو کے میزر لاؤ ہوا سرد ہے میزر لائے پوچہا
ابریشمی ہے تو جائز نہین ہے حسن خادم نے کہا کہ ایک انگل ہی ہمین ریشمی نہین ہے
لکنہ ایک تار بہی اور یہ بیت کتاب مستفق کی پڑہی بیت وان تلک الاعلام فی العمائم

اصابع اربعة کو تحریم نہ فرمایا کہ مسئلہ ہے ان کان الابریسم فی ثوب مقدار اربعة
اصابع یجوز وان کان طویلا لان الاعتبار للعرض لا للطول یعنے اگر ابریشم
کپڑے مین بقدر چار انگل کے ہو تو درست ہے اگرچہ لنبا ہو اسلیے کہ اعتبار چوڑائی
کا ہے نہ لنبائی کا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد
کہ تقریر کردم بنویس بملفوظ۔

غرہ ماہ شعبان عمت میامنہ روز شنبہ

کو مخدوم دامت برکاتہ واسطے مبارکبادی شیخ الاسلام کے آئے اور یہ فقیر ہمراہ
رکاب سعادت کے تہا سلام کیا ایک نے دوسرے کو بغل مین لیا پہر بیٹھے فرمایا کہ دعا گو
کو راہ مین نیند آگئی تہی اور تر پڑا وضو کیا اسلیے کہ بندگی یعنے جناب شیخ الاسلام کو بے وضو
کیونکر دیکہون شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ لوگ زندہ دل ہو کہا ان عینی تنامان
ولا ینام قلبی آپ فرزند متبع ہو ذکر اسکا نکلا کہ شیخ الاسلام نے پوچہا کہ مخدوم کے
وجود مبارک کو زحمت تہی اب تخفیف ہے فرمایا شکر ہے لیکن ابتک کچہہ اثر ہے
شیخ الاسلام نے کہا کہ مین نے ملک علی طبیب کو بہیجا تہا فرمایا کہ طبیب کیا کرے پہر
شیخ الاسلام سے التماس کیا کہ اگر تمہارا حکم ہو تو جو خانقاہ کہ شہر مین واسطے شیخ کبیر کے
بنائی ہے اسمین واسطے اربعین اعتکاف رمضان کے معتکف ہو جاون اور مین آرزو
رکہتا ہون کہ ہر روز دست بستہ خدمت کرون واللہ اس خانقاہ سے ہم یکجا نماز
پڑہین شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ اوچہ مین مسجد جمعہ کے اندر معتکف ہوتے ہو اسجگہہ بھی

مسجد جامع مین اعتکاف کرو اس درمیان مین ایک عزیز درویش آیا اور سلام کیا
اور ہاتھہ طرف مخدوم کے اُٹھایا حضرت مخدوم نے دست مبارک سے طرف شیخ الاسلام
کے اشارہ کیا کہ اول اُنکا ہاتھہ لے غرضکہ اُس درویش نے اول شیخ الاسلام کے ہاتھہ
کا مصافحہ کیا پھر مخدوم کا دست مبارک زور سے پکڑا کہ تکلیف پہونچے شیخ الاسلام اُس
درویش پر گرم ہوئے کہا کہ بوڑہون سے آسان مصافحہ کرنا چاہئے حضرت مخدوم نے
فرمایا کہ تم کچھہ مت کہو اُسنے اعتقاد درست سے پکڑا ہے نہ اس قصد سے کہ تکلیف پہونچے
پھر اُٹھہ کھڑے ہوئے اور رخصت کیا۔

پانچوین تاریخ ماہ شعبان بدہ کے دن

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا جمعرات کی رات کو فرمایا کہ چراغ آگے نہین
سے لاؤ تاکہ نماز مکروہ نہوئے اور خادمون کو اس باب مین بہت تاکید کی اُنہون نے
ویسا ہی کیا جب نماز فرض عشا کی پڑھ چکے تو واسطے سنت کے اُٹھے فرمایا کہ واسطے
مقتدی و مقتدا کے لیعنے امام و ماموم کے سنت یہ ہے کہ مقام فرض سے وقت سنت کے
عدول کرین یعنے جگہہ بدل لین فرض کی جگہہ سنت نہ پڑہین اور اگر سجدہ پھر یا قدم
عدول کرلین تو درست ہے مکروہ نہین ہے ورنہ مکروہ ہے لیکن واسطے مقتدی کے
اولے کہا ہے کہ فرض کی جگہہ سے تجاوز کرے اور واسطے مقتدا کے سنت اور بہت
کتاب متفق کی شرح مین لکھا ہے یکرہ للامام لا للماموم نقل مکان فرایضہ
المحتوم وافضل النقل لاجل التنفل للمقتدی فی المقتدی بالنفل الی النفل

اندھیرے مین نماز [illegible] مکروہ ہے

مقام فرض سے ہٹکر سنت پڑھنی

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ایعجز احدکم اذا صلی ان یتقدم او یتاخر
یعنے کیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا جسوقت کہ نماز پڑھ چکے اس سے کہ آگے بڑھ جاوے یا
پیچھے ہٹ جائے بعد اسکے فرمایا کہ ارسال جامہ یعنے کپڑے کا چھوڑ دینا ہی مکروہ ہے
فرض و نفل مین اور اگر مونڈھے پر ڈالے بطریق چادر کے تو مکروہ نہین ہے بلکہ سنت
ہے فقہ مین مذکور ہے ولا یرسل المصلی ثوبہ **ایضا** شب مذکور مین دو آدمیون
نے بیوند کیا ایک تو متعلم یعنے طالب علم نے اور دوسرے حافظ نے حافظ سے فرمایا
کہ تو علم فقہ پڑھ اسلئے کہ فرض و واجب ہے کہ حامل قرآن یعنے حافظ عالم ہوتا کہ احکام
شرع کے اُسپر کہل جائین ورنہ کیا جانے۔

ساتوین تاریخ ماہ مذکور شب جمعہ کو تہجد کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سحری کا کہانا ہریسہ لائے اس فقیر سے
اور یاران دیگر سے فرمایا کہ کہاؤ بہائیو تم روزہ رکہتے ہو اسی اثنا مین فرمایا کہ مومن
کو چاہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے پیغمبرون کے متابعت
و پیروی کرے کبہی تو روزہ رکہے اور کبہی افطار کرے اسلیے کہ حدیث صحاح مین ہے
قال علیہ السلام من صام الدھر فلا صام ولا افطر یعنے جو شخص ہمیشہ روزہ
رکہتا ہے تو اُسنے نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا نقصان کرتا ہے طاعت نہین
کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبرون کو خطاب کیا ہے یا ایھا الرسل کلوا
من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم یعنے اے پیغمبرو تم کہاؤ پاک

چیزون سے اور عمل صالح کرو بیشک مین خوب جانتا ہون جو تم عمل کرتے ہو اور کفار

نے پیغمبر علیہ السلام سے یون کہا قالوا ما لهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی

الاسواق یعنے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ کہانا کہاتا ہے اور بازارون مین چلتا ہے جب

صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو منغص آئے آپ نے

فرمایا اے میرے یارو تم کیون منغص معلوم ہوتے ہو عرض کیا کہ کفار یہ بات کہتے ہین

یعنے بات مذکور تو آپکا دل بہی منغص ہو گیا حق تعالے نے واسطے تسلی خاطر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیت شریف بہیجی وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا

انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہسے پہلے اے محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولونکو مگر بیشک وہ البتہ کہانا کہاتے اور بازارون مین

چلتے تہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل فیض منزل ساکن ہو گیا پس مبارک

... فرزندمن این فائدہ بنویس۔

الیضاً التقوی شرط ہے واسطے علم من لدنی کے

ذکر اسکا کہ واسطے علم من لدنی کے تقوی شرط ہے جیسے کہ وضو واسطے نماز کے شرط

ہے علم من لدنی وہ معانی ہین جو کہ اللہ تعالی کے طرف سے اولیاء اللہ کے دلون مین

وارد ہوتے ہین قولہ تعالی واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ یعنے تم تقوی اختیار کرو تاکہ

تعلیم کرے تمکو اللہ تعالی اپنے نزدیک سے علم اور فرمایا التقوی علی ثلثۃ انواع

احدہا تقوی العام وہو ان یتقوا عن الکفر والمعاصی والبدع والثانی

تقوی الخاص وھوان یتقوا عما لا یعنیہ ای مالا ینفعہ ولا یضرہ اعنی
المباحات والثالث تقوی اخص الخاص وھوان یتقوا عما سوی اللہ تعالے
وھذہ التقوی بسببھا یجد الاولیاء المعانی من اللہ تعالی یعنے پرہیزگاری تین
طرح پر ہے ایک تو پرہیزگاری عام کی ہے وہ یہ ہے کہ کفر و گناہون اور بدعتون سے
پرہیز کرین دوسرا التقوی خاص کا ہے وہ یہ ہے کہ مالا یعنی سے پرہیز کرین یعنے جو
چیز کہ نہ نفع دے نہ نقصان پہونچائے مباحات مین سے تو اُس سے بچین تیسرا التقوی
خاص الخاص کا ہے وہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ تعالی سے پرہیز کرین یہ وہی تقوی ہے
کہ جسکے سبب سے اولیاء اللہ اللہ تعالے سے معانی پاتے ہین یعنے وہ اُنکے دلونپر وارد
ہوتے ہین پھر اس تقریر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ فرزند من یہ تین وجہین تقوی کی جو
مین نے بیان کین انکو لوادر ملفوظ مین لکھو مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی
کہ جن دنون مین دعاگو مکہ مبارک مین مجاور تھا ایک بزرگ محدث تھے سات برس
ہر روز فاتحہ کا وعظ کہتے تھے اس پر پورے سات برس گزر گئے تفسیر سورہ فاتحہ کی
تمام نہین کہہ چکے تھے مین ویسا ہی انکو چھوڑ آیا تھا دیکھئے کئی سال اور کہین گے اس
علم کو علم لدنی کہتے ہین یعنے طرف سے اللہ تعالی کے ہے کہ کسی تفسیر مین نہین ہے
ایک اور حکایت اسکے مناسب بیان فرمائی کہ ایک بزرگ محدث تھے اوچہ
مین چند مدت مقیم ہوگئے تھے اُنہون نے سات جلد مین معانی الہام سے تفسیر کی
تھی اور آگے بھی کرتے تھے ایک دن دعاگو نے حکایت شیخ صدرالدین عارف

قدس اللہ سرہ کی بیان کی کہ ایک روز وہ بزرگوار شیخ کبیر بہاء الحق والدین اپنے والد
کے پاس آئے اور کہا بابا مجھکو فاتحہ مین ہر بار معانی من اسرار اور ظاہر ہوتے ہین
اگر حکم ہو تو مین لکہون شیخ نے منع کیا کہ مت لکہو اسلئے کہ بعض لوگ نہ سمجہین گے اور
انکار کرینگے اور وہ معانی من اللہ ہونگے تو وہ منکر ہو جائین گے اور گمراہی مین
پڑینگے جب اُس بزرگوار نے یہ حکایت دعاگو سے سُنی تو اُس تصنیف کو چہوڑ دیا
اور وہ ساتون جلدین مجہکو بخشدین اور مسافر ہو گئے وہ جلدین لڑکون کی الدہ
کے پاس رکہی ہین دعاگو نے مصابیح اُنسے سُنی ہے قاری شیخ جمال الدین کے بیٹے
تہے **ایضا** فرمایا کہ جو لوگ سیر رکہین جسوقت اوپر سے نیچے آئین اور لوگونکے
حال پر مطلع ہون کہ اُنمین سے ہر ایک کس چیز مین مشغول ہے تو چاہئے کہ ان
فرو ماندگان دنیا پر لعنت نہ کرین بلکہ ترحم کرین کہ بیچار دن نے دنیا مین غوطہ مارا
ہے اور باہر نہین نکلے ہین اس جہان سے خبر نہین رکہتے ہین کاش وہ بہی مثل
ہمارے ہو جائین اگر دنیا کو ترک کر دین اور اگر ترک نہ کرینگے تو موت تو ترک کرا
دیگی قولہ تعالی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ
کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثناہا قوما آخرین فما بکت علیہم السماء
والارض وما کانوا منظرین یعنے کتنے چہوڑے باغ اور چشمے اور کہیتیان
اور اچہے اچہے مکان مجلسین اور عیش آرام کہ جسمین کہاتے تہے اسیطرح اور ہمنے
وارث کر دیا اُنکا اور لوگون کو اور اُنسے دوسرونکو اور اسیطرح قیامت تک

سو نہ رویا اُنپر آسمان و زمین یعنے اُسکے لوگ اور نہ تہے وہ مہلت دئے گئے ان شمسکم
ھذہ ھی شمس قارون وفرعون وھامان ونمرود طلعت علی قصورھم
نو طلعت علی قبورھم یعنے یہ تمہارا سورج جسکو تم دیکھتے ہو یہ وہی سورج ہے جو کہ
قارون وہامان وفرعون ونمرود کے محلون جھروکون پر طلوع ہوا اور یہ وہی ہے اب
انکی قبرونپر طلوع کرتا ہے اور یہی آفتاب ہے کہ انبیاء و مرسلین کے مکانون پر نکلا
اب انکی قبرونپر نکلتا ہے یہی معنی کسی قائل عربی نے نظم کئے ہین ع رایت الدھر
مختلفا یدور ؏ ولا حزن یدوم ولا سرور ؏ وشیدت الملوک بھا قصورا ؏
فما بقی الملوک ولا قصور یعنے مین نے زمانے کو دیکھا کہ گویا اگون گردش کرتا ہے
نہ غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی دوام رہتی ہے کبھی غم ہے تو کبھی خوشی بادشاہون نے دنیا
مین پکے مضبوط محل بنائے پہر نہ بادشاہ رہے نہ محل پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس **ایضاً** فرمایا سبق پڑہ مین نے
شروع کیا ترتیب تفسیر اس آیت مین تہی قولہ تعالی یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت یعنے
یمحو اللہ المعاصی عند التوبۃ ویثبت التوبۃ وقد اجمع المفسرون علیہ فان
ل القول بالتبدیل یؤدی الی تجویز التبدیل علی اللہ تعالی واللہ متعالٍ
عن ذلک قلنا المکتوب فی اللوح المحفوظ صفۃ العبد شقاوۃ وسعادۃ ولیس
صفۃ اللہ والعبد یجوز علیہ التغییر والتبدیل من حال الی حال فقضے علے
صفتہ واما قضاء اللہ تعالی وقدرتہ لا تغییر فیہ القضاء صفۃ الرب والرب

هو القاضی والمکتوب فی اللوح المحفوظ مقضی وصفۃ الرب وقدرتہ غیر محدث والمقضی محدث والحکم والقضاء غیر محدث والمقضی محدث وتغیر المقضی لا یکون تغییر القضاء فالناس علی اربعۃ فرق فریق منہم قضی علیہم بالسعادۃ ابتداء وانتہاء مثل علی وولدیہ الحسن والحسین رضی اللہ عنہم اجمعین وفریق قضی علیہم بالشقاوۃ ابتداء وبالسعادۃ انتہاءً مثل ابی بکر وعمر وسحرۃ فرعون رضوان اللہ علیہم وفریق منہم قضی علیہم بالشقاوۃ ابتداء وانتہاء مثل فرعون وہامان ونمرود لعنہم اللہ تعالیٰ وفریق منہم قضی علیہم بالسعادۃ ابتداءً وبالشقاوۃ انتہاء مثل ابلیس وبلعم لعنہم اللہ تعالی فینفذ قضاؤہ فالتغییر للمقضی علیہ لا للقضاء یعنی یمحو اللہ ما یشاء ویثبت یعنے اللہ تعالیٰ گناہونکو مٹا دیتا ہے وقت توبہ کے اور مضبوط کرتا ہے توبہ کو مفسرین نے اسپر اجماع کیا ہے مذہب اہل سنت وجماعت مین اس قول کے خلاف اور کوئی قول نہین ہے اگر کوئی شخص سوال کرے کہ یہ قول تبدیل کا پہونچاتا ہے طرف روا رکہنے تبدیل کے اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے تو ہم اسکا یون جواب دینگے کہ جو چیز لوح محفوظ مین لکہی گئی ہے وہ بندے کی صفت ہے بدبختی و نیک بختی اور وہ اللہ تعالیٰ کی صفت نہین ہے اور بندے پر تغیر و تبدیل ایک حال سے طرف دوسرے حال کے جائز ہے سو بندے ہی کی صفت پر تغیر روا ہے رہا حکم اللہ تعالیٰ کا اور اسکی قدرت یعنے تقدیرات سو آسمین کسی طرح کا تغیر نہین ہے اور حکم صفت

رب کی اور رب حکم کرنیوالا ہے اور لوح محفوظ مین جو لکھا گیا ہے وہ مقتضی یعنے حکم کردہ
شدہ ہے اور رب کی صفت اور اسکی قدرت محدث نہین ہے اور مقتضی محدث ہے لیکے
حکم و قضا محدث نہین ہے اور مقتضی محدث ہے اور تغیر کرنا مقتضی کا تغیر کرنا قضا
کا نہین ہے پس لوگ چار گروہ پر ہین ایک گروہ تو وہ ہے کہ اول و آخر دونوین اُسپر
نیکبختی کا حکم کیا ہے جیسے حضرت علی اور اُنکے دونو صاحبزادے حضرت حسن و حسین
رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک گروہ اُنمین سے وہ ہے کہ اُسپر اول مین تو بدبختی کا اور آخر
مین نیکبختی کا حکم کیا گیا ہے کہ وہ ایمان سے پہلے کافر تہے بت پوجتے تہے اللہ تعالی نے اُنکو
ایمان دیا جیسے حضرت ابوبکر و عمر اور فرعون کے جادوگر رضی اللہ عنہم اور ایک گروہ
اُنمین سے وہ ہے کہ اول و آخر اُسپر بدبختی کا حکم کیا گیا ہے جیسے فرعون و ہامان و نمرود
لعنہم اللہ تعالی اور ایک گروہ اُنمین سے وہ ہے کہ اول تو نیکبختی کا اور آخر کو بدبختی کا اُسپر
حکم کیا گیا ہے جیسے ابلیس و بلعم لعنہما اللہ تعالی کہ دونو معصیت سے پہلے مومن تہے پس
حقتعالی کی قضا جاری ہوتی ہے سو تغیر واسطے مقتضی علیہ کے ہے نہ واسطے قضا کے
یہ سب کلام اہل سنت و جماعت کا ہے اسپر اعتقاد کرنا چاہیے اسلئے کہ یہ سب حق ہے اور
ضد اسکی باطل ہے پس فرمودند فرزند من بگیر ہدیہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
ت حق مین اس فقیر کے تہی **ایضاً** سبق مصابیح کا پڑہاتے تہے حدیث یہہ تہی
قولہ علیہ السلام اذا اراد اللہ بعبد خیرا یفقہہ فی الدین یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی چاہتا ہے ساتھہ بندے کے بہلائی تو دین

مین اُسکو فقیہ کرتا ہے فائدہ بیان فرمایا کہ فَقُہَ بضم العین فی الماضی علم الطبیعی وبکسر العین علم الکسبی اور فقیہ اُس شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے وجود مین تین معنی موجود ہون ورنہ وہ فقیہ نہوگا العلم والدلیل علیہ والعمل بہ یعنے فقیہ وہ ہے کہ علم جانے اور اُس علم پر دلیل رکھے اور اُس علم پر عمل کرے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من بیان فقہ کا جو مین نے تقریر کیا لکھ لے **ایضا** ذکر علو ہمت کا نکلا فرمایا سالک کو چاہیے کہ عالی ہمت ہو سوا خدا کے اور کوئی چیز نہ چاہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت اوچہ مین سے وہ واسطے زیارت دعاگو کے آتی ہے ایک دن آئے تو کہا اے مخدوم نظر مین عرش وکرسی وبہشت ودوزخ وغیرہ کا مکاشفہ ہے ہم دعا کردین کیا کرونگی تا کہ حجاب ہوجائے زبان سندی مین کہا کہ مین تو تیرے جمال لایزال کی شیفتہ ہون تو مجھے یہ تماشا کیا دکہاتا ہے اور کہا کہ نماز فردوس تیرے واسطے پڑہتی ہون مجھکو فردوس مطلوب نہین ہے دعاگو نے اُس عورت سے کہا نماز فردوس کو تو اس نیت سے پڑہ کہ وعدہ لقا یعنے دیدار فائض الانوار کا بہشت مین ہے عجب عالی ہمت ہے **ایضا** فرمایا طالب کو چاہیے کہ خلوت اختیار کرے تا کہ تفرقہ اسکا جمع ہوجائے پس این کہ حاصل شود مخالطہ باشد اور یہ شعر عربی پڑہی جو کہ کسی قائل نے کہے ہین **شعر** کَانَتْ لِقَلْبِیْ اَھْوَاءٌ مُفَرَّقَۃٌ ۞ فَاسْتَجْمَعَتْ اِذْ رَاَتْکَ العَیْنُ اَھْوَائِیْ ۞ فَصَارَ یَحْسُدُ لِیْ مَنْ کُنْتُ اَحْسُدُہٗ ۞ وَصِرْتُ مَوْلَی الوَرٰی اِذْ صِرْتَ مَوْلَائِیْ ۞ تَرَکْتُ لِلنَّاسِ دُنْیَاھُمْ وَدِیْنَھُمْ ۞ شُغْلًا

بیان فوائد خلوت و اختیار کرنے

بجبك يا دينى و دنيائى ⁂ العين عين القلب اهوائى ⁂ فاعل فاستجمعت یعنی میرے دل کی خواہشین پراگندہ و پریشان تھین پس وہ ساری خواہشین ایک ہو گئین جبکہ میرے دل کی آنکھہ نے تجھکو دیکھہ لیا اس جگہہ حسد بمعنی رشک ہے سو رشک کرتا ہے میرا وہ شخص کہ جسکا مین حسد کرتا تہا یعنی رشک اور ہو گیا مین خداوند ساری خلق کا جبکہ تو میرا خداوند ہو گیا اسجگہہ صار بمعنی کان ہے ورنہ باریتعالی صیرورت سے منزہ و پاک ہے مین نے لوگون کے لئے چھوڑ دیا انکے دین و دنیا کو واسطے شغل تیری دوستی کے اے میرے دین و دنیا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ اشعار عربی کے جو مین نے پڑہے لکھہ لے بعد اسکے فرمایا النبوة كانت كامنة فى وجود النبى صلى الله عليه و آله و سلم كما قال كنت نبيا و آدم بين الروح و الجسد و فى رواية بين الماء و الطين و ظهر النبوة بالخلوة و العزلة كما هو مروى فى جبل حراء و كذلك الولاية لا تظهر الا بالخلوة فينبغى للسالك ان يختار الخلوة و لا يجب فلو كان بظاهره مع الخلق و كان باطنه مع الحق هذا هو الكمال كما ورد فى الحديث الصحاح قوله عليه السلام المؤمن الذى يخالط الناس و يتحمل اذاهم خير من الذى لا يخالط و لا يتحمل على اذاهم اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ تقریر جو مین نے کی مع احادیث صحاح کے لکھہ لے ترجمۂ عربی یہ ہے یعنے نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے وجود مبارک مین پوشیدہ تھی جیسا کہ آپنے فرمایا ہے کہ مین نبی تہا اور آدم میان جان و تن کے تھے اور ایک روایت مین درمیان

اب وگل کے تھے پھر آپ کی نبوت بسبب خلوت و عزلت و تنہائی کے کوہ حرا مین ظاہر
ہوئی جیسا کہ روایت کیا گیا ہے، اور یہی حکم ولایت کا ہے کہ وہ ظاہر نہین ہوئی
ہے مگر بخلوت سو سالک کو چاہیئے کہ سب حال مین خلوت و تنہائی اختیار کرے
اور عُجب نکرے کہ مین خلوتی ہون پس اگر وہ اپنے ظاہر سے خلق کے ساتھ ہو اور
باطن اُسکا حق کے ساتھ تو کمال یہی ہے کم کوئی ایسا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث صحاح
مین آیا ہے کہ مومن کامل وہی ہے کہ ساتھ لوگونکے میل جول رکھے اور اُنکے ایذا
دینے کی برداشت کرے وہ اُس آدمی سے بہتر ہے جو کہ اُنسے خلط ملط نہ رکھے اور
اُنکی ایذا ہی کا تحمل نکرے اسجگہہ صفت محذوف ہے یعنے المومن الکامل **ایضا**
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مثل میری مانند اُس آدمی
کے ہے کہ چراغ کے سر پر کھڑا ہے اور پروانے کو جلنے سے نگاہ رکھے پس وہ کہاں تک
نگاہ رکھے کہ وہ تو بہت اور وہ ایک وہ دوڑکر گرتے ہین مین بھی ایسا ہی ہون کہ تم
دوزخ مین گرتے ہو بسبب افعال قبیحہ کے اور مین بوعظ و نصیحت تمکو نگاہ رکھتا ہون
پس مین کہاں تک نگاہ رکھون تم تو دوڑ کر گرتے ہو اور یہ بھی فرمایا کہ مثل میری مانند
اُس مرد برہنہ کے ہے کہ کسی گانون مین دوڑتا ہوا آئے خبر کرے کہ صبح کو لشکر پڑیگا
اور تمکو لوٹے گا اور غنیمت کریگا سو بعض تو اُسکی بات سنین اور بھاگ جائین اور
بعض اُسکی بات کو سخریہ پر حمل کرین اور کہین کہ مجنون و کاذب ہے اُسکا کہنا سنا
صبح کو لشکر آئے اور سب کو لوٹ لے اور غنیمت کرے اور وہ کہین یالیتنی اتخذ

مع الرسول سبیلا یعنے آرزو کرین کہ کاش مین ساتھہ رسول اللہ کے راہ لیتا
رسول علیہ السلام اس دنیا مین درمیان امت کے ایسے ہی تھے کہ جسنے انکا کہا سنا
اسنے نجات پائی رستگارون سے ہوگیا اور جسنے نہ سنا وہ ہلاک ہوا اور عاقبت کو عقوبت
مین مبتلا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل یا ایہا الناس قد جاءکم الحق
من ربکم فمن اهتدی فانما یهتدی لنفسه ومن ضل فانما یضل علیها
وما انا علیکم بوکیل یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ اے لوگو مقرر آئی
راستی و درستی تمہارے پاس طرف سے تمہارے خداوند کے سو جس شخص نے راہ
پائی تو وہ راہ نہین پاتا ہے مگر واسطے اپنے نفس کے اور جس شخص نے راہ نہ پائی گمراہ
و بے راہ ہوا تو بے راہ نہین ہوتا ہے مگر اپنے نفس پر اور نہین ہون مین تمپر وکیل
یعنے کارران قولہ تعالی افانت تنقذ من فی النار یعنے کیا پس تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کتنے باہر لائیگا آگ سے جو کہ گرتے ہین پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من بنویس **ایضا** پوچھا کہ صبح اوّلی ہے ایک عزیز نے
کہا کہ صبح کاذب ہے ایک یار نے پوچھا کہ صبح صادق وکاذب سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین نے سنا ہے الصبح الصادق ای الصادق مخبرہ والصبح الکاذب
ای الکاذب مخبرہ یعنے صبح صادق کیا ہے صادق ہے اسکا خبر دینے والا
اور صبح کاذب کاذب ہے اسکا خبر دینے والا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہہ
فائدہ لکھہ لے کم کوئی جانتا ہے **ایضا** ایک عزیز نے خدمت مین عرضداشت

معنی صبح صادق و کاذب

بہی اسمین یہ بات تہی کہ فلان قریشی فرمایا کہ قریشی بیا گالی ہے قریش نام ایک دریائی
مچہلی کا ہے یہ مچہلی غلیظ ترین مچہلیون کی ہے عرب والے اگر کسی کو گالی دیتے
ہین تو قریشی کہتے ہین اور قریش ایک گروہ ہی ہے عرب مین کہ جنکی نسل سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جسوقت کسی شخص کو طائفہ قریش کی طرف نسبت کرین تو
حرف یا کو حذف کردین قرشی کہین جیسے مدنی بحذف یا کہین جبکہ مدینۂ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرین اور جسوقت کہ سوا اس مدینہ کے کوئی اور
شہر مراد ہو کیونکہ مدینہ شہر کو کہتے ہین اور طرف اُسکے کسی کی نسبت کرین تو مدینے باثبات
حرف یا کہین پس قریشی بیا خطا ہے اور قرشی بغیر یا صواب آین فقیر را فرمودند این
وجہ کہ تقریر کردم بگیرید **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ چہار ترک طاقیہ سے کیا مراد
ہے جواب فرمایا کہ چہہ ترک اور آٹہہ ترک ہی آئے ہین اور یہ آیت کریمہ پڑہی زین
للناس حب الشھوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من
الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک
متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب یعنے زینت دی گئی واسطے
لوگون کے دوستی خواہشون کی عورتون اور بیٹون اور سونے چاندی کی ڈہیرون
اور گہوڑے داغ دئے ہوئے پاگاہ مین اور چارپایون اور کہیتی سے یہ سب برتنا ہے
زندگی دنیا کا اور اللہ کے نزدیک حسن مآب ہے ان سب کو ترک کرنا چاہئے اُسوقت
طاقیہ یعنے ٹوپی پہنا مسلم ہوگا اور طاقیہ چار ترک سے ان چار چیزون کا ترک کرنا بہی

طاقیہ چہار ترکی

مراد ہے الاولی ترک الدنیا مع اھلھا الثانی طھارۃ القلب من حب الدنیا
الثالث ترک ذکر کل شئ الا ذکر اللہ تعالی الرابع ترک النظر الی غیر اللہ تعالی
کما ورد فی الخبر حاکیا عن اللہ تعالی من ترک بصرہ عن غیری اکرمتہ بنظری
یعنے اول ترک کرنا دنیا کا ہے مع اُسکے اہل کے دوسرے پاک کرنا دل کا ہے دنیا کی
دوستی سے اور جو اُسمین ہے تیسرے چھوڑنا ہر چیز کے ذکر کا ہے مگر ذکر اللہ تعالی کا چوتھے
ترک نظر ہے طرف ہر چیز کے جو غیر خدا ہے جیسے کہ خبر مین اللہ تعالی سے حکایۃً وارد ہوا ہے
کہ جو شخص ترک کرے اپنی بینائی کو میرے غیر سے تو مین اُسکو مکرم و مشرف کرون
اپنے جمال و جلال کے طرف نظر کرنے سے پس ان سب کو ترک کرنا چاہیئے اوسوقت
طاقیہ چہار ترک پہننا مسلّم ہوگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
چہار ترک طاقیہ کہ تقریر کردم بنویس **ایضاً** اس آیت کریمہ کا بیان فرمایا قولہ تعالی
من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا فی ھذہ ای فی الدنیا
فرمایا کہ اعمی اول کو باماله کسر میم اور دوسرے کو بفتح میم بدون اماله کے پڑہین و السم
مین نے اُس طرف سُنا ہے یعنے جو شخص کہ دنیا مین دل اُسکا طلب حق سے تاریک ہے
تو آخرت مین زیادہ تر تاریک اور گمراہ تر ہوگا طلب راہ حق سے **ایضاً** اس آیت
شریفہ کا بیان فرمایا قولہ تعالی و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو
لہ قرین ای و من یعرض عن ذکر الرحمن العشو الاعراض نقیض لہ ای نسلط
لہ شیطانا من الشیاطین فھو قرینہ یعنے جو شخص موہنہ پہیرے اللہ کی یاد سے تو ہم

سلط کرین واسطے اُسکے ایک شیطان شیطانون سے پس وہ اُسکا یار ہو اور اُسکے ساتھ ہمیشہ رہے اور جس شخص کا کام برعکس اسکے ہو یعنے ذکر کی طرف متوجہ ہو تو یار و قرین اُسکا اللہ تعالی ہووے کما درج فی الخبر من الصحاح حکایۃً عن اللہ تعالی انا جلیس من ذکرنی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین ہمنشین ہون اُسکا جو مجھے یاد کرتا ہے ذکر سے مراد طلب مذکور کی ہے روی ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم حکایۃً عن اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا ذکرنی نقل من البخاری پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند سن بیان این ہر دو آیہ بنویس **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ خلوت و یا اربعین غیر مسجد مین روا ہے جواب فرمایا کہ اربعین یعنے چلہ خلوت ہے غیر مسجد مین بھی روا ہے رہا اعتکاف سو وہ سوائے مسجد کے اور جگہہ درست نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وانتم عاکفون فی المساجد اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ لا اعتکاف الا فی المسجد یعنے اعتکاف نہین ہے مگر مسجد مین

بیان خلوت و اربعین در غیر مسجد

ایضا ذکر قطب

فرمایا قطب اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکو تصرف اقلیمی و رکنی ہو جیسے کہ ولایت شیخ کبیر بہاء الدین قدس اللہ سرہ کی اودی پور سے کیچ مکران تک ہے اور ہر پور تک بھی اور ولایت شیخ فرید الدین کی قدس اللہ سرہ اودی پور سے ہندستان تک **ایضا** ذکر اُسکا نکلا کہ زیارت مکہ معظمہ کے بہونچنے کو کہتے ہین اور یہ عربی اشعار پڑہی **ہ** سالتہا

حِینَ زَارَتْ بَرَّزَتْ بُرْقُعَھَا الْقَانِیْ وَاِبْلَاغُ سَمْعِیْ اَطْیَبَ السَّمَرِ ۞ فَزَحْزَحَتْ
شَفَقًا غَشّٰی سَنَا قَمَرٍ ۞ وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتَمٍ عَطِرٍ ۞ حین زارت حصر ہے
سوال کی از روے لغت کے دو معنی ہین ایک تو پوچہنا دوسرے مانگنا اور یہان مانگنا
چاہنا مراد ہے آور شفق سرخ برقع کو کہا یعنے ہین لئے چاہا معشوقہ سے جبکہ وہ حاضر ہوئی
دور کرنا اُسکے سرخ برقع کا چہرے پر سے آور پہونچانا میرے کان مین پاکیزہ تر کہانے کا
سو اُسنے دور کردیا شفق یعنے لعل برقع کو کہ جسنے چاند کی روشنی کو ڈہانک دیا تہا مراد
قمر سے اُسکا چہرہ ہے اور برسائے موتی اپنے معطر لب سے خاتم سے مراد لب ہین یعنی
جسوقت اُسنے اپنے چہرے پر سے سرخ برقع اُٹہایا تو ایسا معلوم ہوا کہ چاند کی روشنی
کو شفق چہپائے ہوئے تہا سو وہ دور ہوگیا اور جسوقت اُسنے باتین کین تو یون کہا ئے
کہ انگشتری معطر خوشبو دار سے موتی بکہر رہے ہے برس رہے ہین آنحضرت فرمایا کہ دعاگو نے
اس رباعی کو مکۂ مبارک مین پڑہا تو مشائخ وفقہا ومحدثین نے دعاگو سے کہا اقول
ھھنا حکایۃ الطرب یعنے کیا تو اسکو حکایت طرب آور کہتا ہے آور اس فقیر سے فرمایا
کہ فرزند من اس رباعی کو لکہہ لے اسمین جہت لغت سے بہی چند فائدے ہین فرمایا کہ
زحزحہ دور کرنے کو کہتے ہین اللہ سبحانہ فرماتا ہے فمن زحزح عن النار وادخل
الجنۃ فقد فاز یعنے جو شخص کہ دوزخ سے دور کیا جاے اور جنت مین داخل کیا جاے
پس مقرر اُسنے خلاصی پائی بعد اسکے فرمایا شفق عرب مین سرخی کو کہتے ہین جبکہ حضرت
امام اعظم رضی اللہ عنہ نے عرب سے سنا جیسے کہ یہ رباعی ہے تو اپنے قول سے کہ شفق

بیان معنی شفق

بیاص وسپیدی کو کہتے تھے رجع الی قولهما وهو الاصح وعلیه الفتوی یعنے طرف قول امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالی کے رجوع کیا اور یہی قول صحیح تر ہے اور اسی پر فتوی ہے اُن دونون کے قول پر اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر شفق سرخی ہے وقال وهو روایة عن ابی حنیفة رحمه الله وهو قول الشافعی الشفق هو الحمرة نقل من الکافی قوله علیه السلام الشفق هو الحمرة پس باتفاق شفق سرخی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ شفق کیا ہے تو آپنے جواب فرمایا کہ شفق سرخی ہے اور اُس طرف بحیز سرخی غائب ہونے کے نماز عشا کی پڑہ لیتے ہین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہی ہے اور سپیدی کو کہا ہے کہ وہ غیبوبت نہین ہے نقل من الکافی تاخیر العشاء الی الثلث مستحب والی نصف اللیل مباح والی نصف الاخیر یکره قوله علیه السلام لو لا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل نقل من الکافی یعنے تاخیر کرنا عشا کا رات کے تیسرے حصے تک مستحب ہے اور اسوقت پڑہنے مین ثواب ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہی ہے اور آدہی رات تک مباح ہے کہ اُسمین ثواب وعقاب نہین ہے اور تاخیر کرنا نصف اخیر تک یعنے نصف ثانی مین بغیر عذر کے مکروہ ہے کچہہ ثواب نہین ہے بلکہ قبول نہ کرے اور عقوبت ہو لیکن اگر بعذر تاخیر ہوگئی تو روا ہے تاخیر عشا کی تہائی رات تک مستحب اسلئے ہے کہ حدیث صحاح مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ مشقت

ڈالون اپنی امت پر تو ہر آینہ مین تاخیر کرتا عشا کو ثلث لیل یعنے تیسرے حصے
رات تک یعنی مین تاخیر نہین کرتا ہون بلکہ تعجیل کرتا ہون مجرد اسکے کہ شفق یعنی
سرخی غائب ہو جاے قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی یستحب التعجیل فی کل
صلوۃ لقولہ علیہ السلام عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل
الموت یعنے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تعجیل ہر نماز مین مستحب ہے اسلئے
کہ صحاح مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جلدی کرو نماز کی پہلے فوت
ہونے سے اور جلدی کرو توبہ کی پہلے موت سے مناسب اسکے حکایت بیان
فرمائی قال الامام ابو یزید البسطامی رضی اللہ عنہ لولا اختلاف علمائنا
لبقیت من العمل یعنے اگر ہمارے علماء کا اختلاف نہوتا تو ہر آینہ مین کام سے رہجاتا
یعنی اگر عذر ہو گیا تو کسی روایت پر عمل کر لے کام سے نہ رہیگا مثلاً اگر کسی شخص کو نیند
آگئی یا اُسپر غشی طاری ہو گئی نماز ظہر کی ایک مثل پر نہ پائی دو مثل مین جاگا یا بیہوشی
سے ہوش مین آیا تو اُس وقت ادا کر لے کام سے نہ رہیگا اسلیئے کہ ایک روایت مین درست
ہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے تین روایتین ہین اصح یہ ہے
کہ جب سایہ ایک مثل ہو جائے تو وقت ظہر کا نکل جاتا ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ
ظہر کا وقت دو مثل تک ہے پس دو روایتین راجح ہین ایک روایت سے اور تینون
روایتون سے اصح یہ ہے روی الحسن عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہما اذا صار ظل
شیء مثلہ خرج وقت الظہر ولم یدخل وقت العصر حتی صار ظل کل شیء

فا اختلاف علما رحمت ہے

فا بیان وقت ظہر و عصر

مثلیہ فعلی ھذہ الروایۃ یکون بینہما وقت مہمل وروی اسد بن عمر رحمہ اللہ عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ اذا صار ظل کل شیٔ مثلہ خرج وقت الظہر ولم یدخل وقت العصر حتی صار الظل مثلین وقال ابو الحسن ھذہ الروایۃ اصح فعلی ھاتین الروایتین یکون بین الوقتین وقت مہمل لا من الظہر ولا من العصر وھو الوقت الذی یسمیہ الناس بین الصلوتین نقل من المحیط قال الامام ابو حنیفۃ وابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی وھو قول الشافعی رحمہ اللہ تعالی وقت الظہر الی بلوغ الظل مثلہ پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اصح روایات کو لاؤ اور ملفوظ مین لکھو اور اسپر کام کرو اور ظاہر کرو اور اس بات مین کوشش کرو کہ مذاہب کا اتفاق ہوجاے تاکہ جس مذہب کا ہوا قتدا کرسکے اور عاجز نہ رہجائے مخدوم نے عربی تقریر فرمائی اس فقیر نے اون روایتون کا ترجمہ کردیا تاکہ عام خلق سمجھین یعنے حسن بن زیاد نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے روایت کی کہ جسوقت سایہ ہر چیز کا مثل اسچیز کے ہوجاے تو وقت ظہر کا نکل جائے اور وقت عصر کا نہ آئے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا دوچند اسچیز کے ہوجائے سو اس روایت کی بنا پر درمیان ایک چند کے دوچند تک ایک وقت مہمل بیکار ہوگا کہ وہ نہ ظہر کا ہے نہ عصر کا اور امام اسد بن عمر نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالے سے روایت کیا ہے کہ جب سایہ ہر ایک چیز کا مثل اس چیز کے ہوجائے تو وقت ظہر کا نکلجائے اور عصر کا وقت نہ آئے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا دو مثل اسچیز کے ہوجائے ابو الحسن بن بابا نے کہا کہ یہ روایت اصح ہے پس ان روایتون کی بنا پر درمیان دو وقتون کے ایک وقت

مہمل بیکار ہوگا کہ نہ تو وہ ظہر سے ہے نہ عصر سے اور یہ وہ وقت ہے جسکو لوگ درمیان دو
نماز کا کہتے ہین اور اسی سبب اختیار ہے امام ابو حنیفہ اور امام قاضی ابو یوسف اور امام محمد شیبانی اور
امام ادریس شافعی مطلبی رحمہم اللہ تعالی کا یہ روایت مصفی و محیط سے منقول ہے یہ دونو
کتابین معتبر ہین پس ان روایتون کے طریق پر اصح باجماع و اتفاق وقت ظہر ایک مثل
مین ہے اور دو مثل مین روا نہین ہے علم اصول مین ایک اصل یعنے قاعدہ ہے کہ درمیان
اصح و صحیح کے فرق کیا ہے اصول کے امام صحیح تو درست کو کہتے ہین اور اصح درست تر کو
بولتے ہین اور اصح راجح تر ہے صحیح سے اور اصح بمنزلہ اعلے ہے اور صحیح بمنزلہ ادنی فالادنے
متروک بالاعلے **ایضا** ایک دیوانے کو لائے اور اسکے بائین کان مین یہ نام باآواز
بلند کہا شیخ عبد القادر جیلانی اور فرمایا اگر کسی شخص کو دیوانگی ہو یا جن کا گرفتار ہو
تو چاہیئے کہ اسکے بائین کان مین یہ نام بلند کہدین جیسے کہ دعاگو کہتا ہے شیخ عبد القادر
جیلانی اور فارسی مین گیلانی کہتے ہین **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ بعض اولیاء اللہ کو
دیکھا ہے کہ وہ کسی مصلحت سے ایک لحظہ و مجلس واحد مین آسمانون پر جاتے اور آتے ہین
اور انکی آنکھین آنسوؤن سے بھری ہوتی ہین دعاگو پوچھتا تہا کہ چشم پر آب کیون ہے تو
وہ جواب دیتے کہ مین خلق خدا پر براہ شفقت رویا کہ وہ دنیا مین اور اسکے کام مین مبتلا
ہین کاش وہ ترک دنیا کرین مثل ہمارے ہو جائین قوله علیه السلام ترك الدنيا
راس کل عبادة وحب الدنيا رأس کل خطيئة یعنے دنیا کا چھوڑنا سر ہے سب
عبادتون کا اور دوستی دنیا کی سر ہے سب گناہون کا **ایضا** فرمایا تشبہ معنوی

شرط ہے نہ صوری جیسے کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم یعنے جو شخص کسی گروہ کے ساتھہ تشبہ کرے تو وہ اُس گروہ سے ہے دعاگو نے اکثر محدثون سے سنا ہے کہ اس تشبیہ سے تشبہ معنوی مراد ہے تشبہ صوری یعنے ظاہری مراد نہین ہے مثلاً اگر کوئی ظاہر لباس مسلمانی کا کرے اور باطن اسکے برعکس ہو تو وہ منافق ہوگا مسلمان نہوگا جب تک کہ ظاہر و باطن اُسکا یکسان نہو آمین فقیر را فرمودند فرزند من این احادیث بنویس **ایضا** فرمایا مومن کو واجب ہے کہ پہلے علم طلب کرے بعد اُسکے عمل مین مشغول ہو راہ پر خطر ہے اسلئے کہ اگر عالم نہو تو عمل کس چیز سے کرے اور نہ جانے گا تو غلط کریگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ان دنون مین کہ دعاگو مکہ معظمہ سے اوچہ مین آیا تو لوگون نے کہا کہ ایک شخص باہر یعنے شہر کے باہر ایک غار مین مشغول ہوا ہے مین اُسکے پاس گیا اُسنے مجھسے کہا سید میرے پاس جبریل آتے ہین اور کہتے ہین تو تو مقرب ہو گیا ہے تجھسے نماز موقوف کردی تجھے حاجت نہین ہے اور بہشت کا کہانا لاتے ہین دعاگو نے اُس سے کہا کہ اے نادان وہ تو شیطان ہے اور یہ کہانا جو وہ لاتا ہے نجاست ہے وہ پیغمبر جو کہ سارے پیغمبرون سے مقرب تر ہین اُنسے تو نماز موقوف ہی نہین کی اسے جاہل تجھسے کیونکر موقوف کردینگے مین نے اُسکو وصیت کی کہ جسوقت وہ تیرے پاس آئے تو تو کلمۂ تمجید کہنا یعنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اُسنے اس بات کو قبول کیا جسوقت وہ آیا تو اُسنے میری وصیت کو یاد رکہا لاحول کہا شیطان اُسکے پاس سے غائب ہو گیا اور وہ کہانا نجاست بن گیا اور سکے

سارے کپڑے پلید ہوگئے دوسرے دن مین اُسکے پاس گیا اُسنے قصہ کہا دعاگو کے ہاتہہ پر توبہ کی مین نے اُسکو توبہ کی تلقین کی اور اُس غار سے اُسکو باہر لایا مین نے کہا تو شہر مین رہ اور علم سیکہہ اور مجلس علم جیسے وعظ و درس مین جا اور جو نماز تو نے فوت کی ہے اُسکی قضا کر چند ماہ نہ گزرے تہے کہ اُسنے قضا کر لی اور عورت کی اور کسب حیاکت یعنے بنے تنے مین مشغول ہوا عثمان نام تہا بیچارہ ہندوستانی تہا اب باین حالت مرا ہے الحمد للہ کہ با توبہ گیا یاران بزرگ نے کہا برکت مخدوم کی تہی کہ بر سر وقت اُسکے پہونچ گئی وہ نیکبخت تہا بعد اسکے فرمایا کہ پیغمبرون سے صلوات اللہ علیہم تکالیف موقوف نہین کین کیونکہ جتنے مقرب ہوتے ہین اُتنے ہی طاعت کا شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَرِحنَا یَا بِلَالُ بِالاِقَامَۃِ یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت نماز سے آین فقیر را فرمودند فرزند من بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی بُنی الاسلام علی اثنتین وستین خصلۃ [۶۲] ان لا [۱] یشک فی الایمان ولا [۲] یخالف الجماعۃ و [۳] یصلی خلف کل برٍّ وفاجرٍ ولا [۴] یکفر اہل القبلۃ بالکبیرۃ و [۵] یصلی علی جنازۃ کل مسلم ومسلمۃٍ صغیر وکبیر ولا [۶] یخرج علی المسلمین بالسیف و [۷] یصلی صلوٰۃ الجمعۃ و [۸] العیدین خلف کل امیر و [۹] یمسح علی الخفین فی الحضر والسفر و [۱۰] یقر بان الایمان عطاء اللہ تعالیٰ و [۱۱] افعال العباد مخلوقۃ و [۱۲] القرآن کلام اللہ تعالیٰ غیر مخلوق و [۱۳] عذاب القبر و [۱۴] سوال منکر ونکیر حق و [۱۵] دعاء الاحیاء ینفع الاموات

وشفاعة النبي صلى الله عليه واله وسلم لاهل الكبائر حق والمعراج وقراءة الكتاب
والميزان والصراط حق والجنة والنار مخلوقتان لا تفنيان ابدا والله تعالے
يحاسبنا بلا ترجمان واصحاب الشجرة عشرة مبشرة من اهل الجنة وهم
ابوبكر وعمر وعثمان وعلى وطلحة وزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمن بن
عوف وابو عبيدة بن الجراح رضى الله تعالى عنهم وافضل الناس بعد النبى
صلى الله عليه واله وسلم ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم على رضى الله تعالى عنهم
ولا نقع فى الاصحاب ونقر بان لله تعالى الرضا والغضب ولا نقول بالجنة
رضاه والنار غضبه ونقر بالرؤية ومنزلة الانبياء فبل منزلة الاولياء
ولا يتساوى عقل الانبياء وعقل الكفار والله تعالى يسعد الشقى بفضله
ويشقى السعيد بعدله والله تعالى عالم قبل خلق العالم والله تعالى عالم
وله علم وقدرة ويعذب لاهل الكبائر على قدر ذنوبهم يفعل الله مايشاء
ويحكم مايريد والقران هو المكتوب فى المصاحف ومايقرأ والايمان حقيقة
لا مجاز ومن له خصم ترفع حسناته اليه ليرضى والاستطاعة والتوفيق مع الفعل
والايمان باللسان والقلب عندنا وعند الجهمية بالقلب وعند الكرامية
باللسان ونفى التشبيه والمكان واجب والكسب فريضة عند الحاجة
وعند بعض الفقهاء سنة ونفيه بدعة ورؤية الرزق من الكسب كفر
وايمان الانبياء والملائكة سواء والعمل غير الايمان والايمان هو الطاعة

ولیس کل طاعة ایمانا کما ان الکفر معصیة ولیس کل معصیة کفرا ونقر بالموت والنشور والقیامة وان الوتر ثلث رکعات بتسلیمة واحدة وحدث الامام لیس حدث الماموم والامام ضمان القوم والایمان لایزید ولا ینتقص وابلیس لعنه الله کان من قبل الخطیئة مومنا وابوبکر وعمر کانا فی الجاهلیة کافرین عند الله وعند الملائکة وفی اللوح المحفوظ ونخاف العاقبة ولا نامن مکر الله تعالی والامر لا یرفع عن المحب بالمحبة والیاس من روح الله کفر پس این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر یدیہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ اسلام بنا کیا گیا ہے باٹھ خصلتوں پر ۱ شک نکرے ایمان مین ۲ سنت وجماعت سے مخالفت نکرے ۳ نماز پڑہے پیچھے ہر نیک وبد کے ۴ کافر نہ کہے اہل قبلہ کو بسبب گناہ کبیرہ کے ۵ نماز پڑہے جنازے پر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت چھوٹی بڑی کے ۶ تلوار نہ نکالے مسلمانوں پر ۷ نماز پڑہے جمعے کی ۸ اور دونو عید کی پیچھے ہر امیر کے ۹ مسح کرے موزون پر حضر وسفر مین جب سبق کا اسجگہہ پہونچا تو ایک عزیز نے پوچھا کہ قال مالک رحمہ اللہ تعالی لایجوز المسح للمقیم یعنے امام مالک کے قول پر مقیم کے واسطے مسح موزے کا جائز نہین ہے اور وہ سنت وجماعت کے مذہب پر ہین جواب فرمایا کہ دعاگو نے اسطرف سنا ہے فی روایة منه یجوز المسح للمقیم یعنے ایک روایت مین امام مالک سے مروی ہے کہ مقیم کے

واسطے ہی موزے کا مسح جائز ہے ۱۰ اقرار کرے اس بات کا کہ بیشک ایمان اللہ
کی عطا ہے ۱۱ افعال بندون کے پیدا کئے گئے ہین ۱۲ قرآن شریف اللہ تعالی
کا کلام غیر مخلوق ہے یعنے پیدا کیا گیا نہین ہے ۱۳ عذاب قبر کا ۱۴ اور سوال
منکر ونکیر کا حق ہے ۱۵ زندون کی دعا مردون کو نفع دیتی ہے ۱۶ شفاعت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کبیرہ گناہ والون کے حق ہے ۱۷ معراج ۱۸ اور نامہ اعمال
کا پڑہنا ۱۹ اور میزان یعنے ترازو جسمین اعمال تلین گے ۲۰ اور پل صراط جسپر
سے گزر کر جنت مین جائین گے حق ہے ۲۱ جنت یعنے بہشت ۲۲ اور دوزخ دونو
پیدا کی گئی ہین کبہی فنا نہونگی ہمیشہ رہین گی ۲۳ اللہ تعالی ہمسے حساب لیگا بغیر
ترجمان کے ۲۴ اصحاب شجرہ عشرہ مبشرہ اہل جنت سے ہین یعنے دس صحابی
جنہون نے درخت کے نیچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے
انکو جنت کی بشارت دی وہ لوگ یہ ہین حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان
حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبد الرحمن
ابن عوف حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صحابیونکا انکار نہ کرین ۲۵ بہترین لوگون کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت
ابو بکر ہین پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان پہر حضرت علی رضی اللہ عنہم ۲۶ صحابہ رضی اللہ
عنہم کے عیب وطعن سے زبان کو روکے سوائے بہلائی کے انکو یاد نہ کرے ۲۷
اقرار کرے اس بات کا کہ اللہ تعالی کے لئے رضا وغضب ہے یعنے خوشنودی وخشم

خوش ہوتا ہے خفا ہوتا ہے ۲۸ یہ نہ کہے کہ بہشت اُسکی خوشنودی ہے اور دوزخ اُسکا خشم ہے ۲۹ اقرار کرے اُسکے دیدار فائض الانوار کا کہ حق ہے ۳۰ منزلت انبیاء علیہم السلام کی یعنے اُنکا مرتبہ پہلے ہے منزلت اولیاء کرام سے ۳۱ برابر نہین ہے عقل انبیاء علیہم السلام کی اور عقل کفار کی ۳۲ اللہ تعالی نیکبخت کرتا ہے بدبخت کو اپنے فضل سے اور بدبخت کرتا ہے نیکبخت کو اپنے عدل سے ۳۳ اللہ تعالے جاننے والا ہے پہلے جہان کے پیدا کرنے سے کہ ہر ایک کیا کریگا ۳۴ اللہ تعالے عالم یعنے جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے ۳۵ اللہ تعالی کے واسطے علم و قدرت ہے یعنے دانائی و توانائی ۳۶ اللہ تعالی عذاب کریگا گناہ کبیرہ والونکو بقدر اونکے گناہونکے ۳۷ اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے ۳۸ قرآن شریف وہی جو مصحفون مین لکہا ہوا ہے اور پڑہا جاتا ہے ۳۹ ایمان حقیقت ہے نہ مجاز یعنے مجاز نہین ہے ۴۰ جسکا کوئی خصم ہوگا تو اسکی نیکیان اسکو دینگے تاکہ وہ خوش ہوجائے ۴۱ استطاعت یعنے توانائی فعل کے ساتہہ برابر ہے نہ آگے اور نہ پیچہے ۴۲ نزدیک ہمارے ایمان زبان و دل دونو سے ہے اور نزدیک جہمیہ کے دل سے ہے اور نزدیک کرامیہ کے زبان سے ہے ۴۳ انکار کرنا تشبیہ و مکان کا واسطے اللہ تعالے کے واجب ہے ۴۴ کسب یعنے کمائی کرنا حاجت کے وقت فرض ہے اور نزدیک بعض فقہاء کے سنت ہے ۴۵ اور انکار کرنا کسب کا بدعت ہے ۴۶ دیکہنا رزق کا کسب سے کفر ہے ۴۷ ایمان انبیاء اور

ملائکہ کا برابر ہے ۴۸ عمل غیر ہے ایمان کا ۴۹ ایمان طاعت ہے یعنے فرمانبرداری
اور نہین ہے ہر طاعت ایمان جیسی کہ کفر معصیت و نافرمانی ہے اور ہر معصیت
کفر نہین ہے ۵۰ اقرار کرے موت کا ۵۱ اور نشور یعنے پراگندہ ہونے کا ۵۲
اور قیامت کا ۵۳ اور اقرار کرے اس بات کا کہ وتر تین رکعتین ہین ایک سلام
سے ۵۴ حدث امام کا حدث مقتدی کا نہین ہے ۵۵ امام ضمان یعنے ضامن
ہے قوم کا ۵۶ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے ۵۷ ابلیس پہلے گناہ سے
مومن تہا نزدیک خدا کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین ۵۸ اور حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما جاہلیت مین ایمان لانے سے پہلے کافر تہے
نزدیک اللہ تعالی کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین اور حال دوسرونکا
بہی اسی قیاس پر ہے ۵۹ عاقبت سے ڈرے دیکہئے کیا ہو ۶۰ اللہ تعالی کے مکر
سے بیخوف نہو ۶۱ امر یعنے اللہ تعالی کا حکم دوست سے بسبب دوستی کے موقوف
نہین ہوتا ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ حج غسل جنابت اور ہر فرض جو ہے ۶۲
ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے کفر ہے اسلئے کہ اس سے کلام مجید مین نہی فرمائی ہے
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم کہدو کہ اے میرے بندو جنہون نے اسراف کیا ہے اپنی جانو پر ناامید مت ہو اللہ
کی رحمت سے بیشک اللہ بخشدیتا ہے سارے گناہونکو بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت

مہربان ہے یہ سب پانسو خصلتین بنائے اسلام کے ہین جنکا ترجمہ کیا گیا والحمد للہ علی ذلک
ایضاً فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا بحکم اس آیت کریمہ کے
ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک ای نافلۃ لامتک یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تم رات سے تہجد پڑہو تمہاری امت پر سنت ہے فرمایا کہ اسی سبب سے بلال رضی اللہ
عنہ رات کے نصف اخیر اذان کہتے تہے کیونکہ سنن ونوافل مین اذان نہین آئی ہے چونکہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا اسلیے بلال رضی اللہ عنہ نصف اخیر شب
مین اذان کہتے تہے اورجسوقت صبح طلوع ہوتی تو واسطے نماز صبح کے دوسری اذان
کہتے ولا یجوز الاذان لصلوۃ قبل دخول وقتہا والاذان سنۃ للصلوات
الخمس وقیل واجب وترکہ مکروہ لمخالفۃ السنۃ یعنے اذان جائز نہین ہے واسطے
کسی نماز کے پہلے داخل ہونے اسکے وقت سے اور اذان پانچون نمازون کے واسطے
سنت ہے اور بعض نے واجب کہا ہے اور ترک کرنا اذان کا مکروہ ہے بسبب مخالفت
سنت کے کیونکہ سنت یہ ہے کہ اول اذان کہین پہر نماز پڑہین آین فقیر را فرمودند فرزند
من بگیرید **ایضاً** فرمایا قال المشایخ الصوفیۃ رجل ونصف رجل ولا شئ
فالرجل الواصل ونصف الرجل الطالب ولا شئ طالب الدنیا کما قال الشاعر
العربی فی الرباعی شعر ولا شئ عندی کل من طلب الدنا ؛ والقاهرون
نفوسهم ابطال ؛ للطالبین تشابہ برجالهم ؛ والواصلون الی الحبیب
رجال ؛ لان الشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ اس فقیر سے فرمایا فرزند

فائدہ اذان

فائدہ [illegible]

مین یہ قول مشائخ صوفیہ کا اور نظم رباعی عربی لکہہ تو غریب ہے اس فقیر نے ترجمہ کردیا
تاکہ عام خلق سمجھے یعنے مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ایک تو پورا مرد ہے
اور ایک آدہا مرد ہے اور ایک کچہہ ہی نہین ہے سو پورا مرد تو واصل ہے یعنے جو کہ
دوست تک پہونچ گیا ہے اور آدہا مرد طالب ہے جو کہ اسکو طلب کر رہا ہے اور جو کچہہ
بہی نہین ہے وہ طالب دنیا ہے اسلئے کہ جو چیز مقصود سے خالی ہوئی تو اسکی نفی یعنی
دور کرنا درست ہے اور یہ بیت عربی فرمائی **سہ** من ملك النفس فھو حر ؛
والعبد من یملکه ھواہ ؛ یعنے جو شخص نفس کا مالک ہے آزاد وہی ہے اور غلام
وہی ہے کہ جسکی ہوا اسکی مالک ہوئی ہے یعنے بندہ بندہ این فقیر را فرمودند فرزند
من این بیت عربی بنویس **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ دعا گو نے اس طرف مشائخ سے
سنا ہے کہ شیخ شیوخ قدس اللہ سرہ نے اس طرف دو خلیفے بہیجے شیخ کبیر بہاء الحق
والدین کو سندہ مین اور شیخ حمید الدین ناگوری کو ہند مین قدس اللہ اسرار واحہم
ایضا ذکر سفر کا نکلا فرمایا دعا گو سفر مین ایک پہاڑ پر پہونچا دو دن مین تو اسکے اوپر
گیا اور دو دن مین نیچے اترا ایک رات مقام کیا مین نے اس پہاڑ کے درمیان
مین نماز کی اذان سنی اور اقامت مین آگے بڑہا مین نے دیکہا کہ حجرے اور غار مین
ہین درویش لوگ خلوت کئے ہوئے ہین مین نزدیک ایک خلوتی کے گیا سلام کیا وہ
شخص دانشمند و محدث تہا مین نے کہا تو تو محدث ہے تو نے کیون عزلت اختیار کی
ہے تو آبادی مین جا تاکہ خلق تجہسے نفع لیوے اسنے خوب جواب دیا کہ مین ایک کتا

بہیجنا شیخ کا دو خلیفون کو طرف سندہ اور ہند مین

رکہتا ہون مین نے اُسکو قید کیا ہے تاکہ وہ کسی کو نہ کاٹے یعنے نفس جسوقت وہ بدخوئی
چہوڑ دیگا نیک خوئی اختیار کریگا تو اُسوقت مین باہر نکل آؤنگا آبادی مین جاؤنگا یہ
نہین کہا کہ خلق بد ہے اُسکی جہت سے مین نے خلوت اختیار کیا ہے بلکہ اپنی برائی کی اور
خلق مین نیک گمانی فرمائی اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ظنوا بالمومنین
خیرا یعنے تم مومنین سے نیک گمان رکہو اور اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا
اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ
تعالی عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یا رسول اللہ قال مؤمن یجاہد
بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من
الشعاب یعبد ربہ وفی روایۃ یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ اخرجہ البخاری
ومسلم **ایضا** اسی درمیان مین ایک عزیز متعلم یعنے طالب علم ہندستان سے خدمت
مین آیا قدمبوسی کی عرض کیا کہ بندے کو بندے کے باپ نے ایک شیخ سے پیوند کرایا
تہا اور وہ شیخ نظام الدین قدس سرہ کا مرید تہا اور وہ مرید کرتا تہا جب اُسکا انتقال
ہو گیا تو مین نے ہر کسی سے سنا کہ وہ اجازت نہین رکہتا تہا تو شبہہ پڑا اسلئے مین نزدیک
مخدوم جہانیان کے واسطے پیوند کے آیا ہون اور بندے کے والد نے بہی التماس طاقیہ
کا کیا ہے تاکہ شبہہ چلا جاوے فرمایا کہ دعاگو شیخ نظام الدین سے اجازت رکہتا ہے مین
اُنہین کے یہان سے دونگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر کسی صغیر سن کو ولی اُسکا کسی جگہہ بیعت
کرادے تو جسوقت وہ بالغ ہو جائے تو اسکو درست ہے اگر وہ کسی شیخ سے پیوند کرلے

فا [illegible]

اور اگر وہ مراہق یعنے قریب بہ بلوغ ہو تو نہ چاہیے **ایضا** سبق مصابیح کا تہا حدیث یہ تہی قولہ تعالی الایمان یرجع الی المدینة یعنے ایمان رجوع کریگا طرف مدینے کے یعنے جبکہ آخر زمانہ ہوگا تو سب جگہہ کفر ہو جائے گا مدینے مین ہرگز کفر نہوگا کوئی کافر قدرت نہ پائیگا جیسے دجال وغیرہ سب وقت وہان اہل ایمان رہین گے روز قیامت تک این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید این معنی غریب است۔

ساتوین ماہ شعبان شب جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من قرأ سورة الدخان فی لیلة الجمعة غفر لہ ومن قرأ سورة الواقعة کفت مہماتہ یعنے جو شخص پڑہے سورۂ دخان کو شب جمعہ مین تو وہ بخشا جائیگا یہ سورۃ مخدوم کا معمول ہے ہر شب جمعہ کو ہمراہ یارون کے باآواز بلند پڑہتے ہین اور جو شخص پڑہے سورۂ واقعہ کو تو اُسکے مہمات کی کفایت ہو این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید و بنویسید بعد اسکے فرمایا صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من صلے لیلة الجمعة رکعتین لحفظ الایمان ویقرأ فی کل رکعة بعد الفاتحة آیة الکرسی مرة وسورة اذا زلزلت ثلث مرات حفظ اللہ ایمانہ وفی الصحاح قولہ علیہ السلام من صلے یوم الجمعة اربعا سواء کان اول یوم او آخرہ مقیما او مسافرا ویقرأ فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة حفظ اللہ ایمانہ یعنے جو شخص پڑہے شب جمعہ مین دو رکعت واسطے حفظ ایمان کے اور پڑہے ہر رکعت مین

لہ یہ حدیث غریب ہے جامع صغیر مین ہے روایت ہے حدیث من قرأ حم الدخان فی لیلة جمعہ اصبح مغفورا لہ ... [illegible] ... علامت الشافعی ... [illegible]

بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اذا زلزلت تین بار تو اللہ اُسکے ایمان کو
محفوظ رکھے اور جو شخص پڑھے جمعے کے دن چار رکعتین برابر ہے کہ اول دن یا آخر
دن مین مقیم ہو یا مسافر اور پڑھے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار
تو اللہ تعالی اُسکے ایمان کو نگاہ رکھے بعد چار رکعت پڑھنے کے سو بار لاحول کہے پہر اِس
فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لو اور یہ نماز پڑہو اسلئے کہ دعا گو پڑہتا ہے اور یہہ
حدیثین لکھو مخدوم دامت برکاتہ بعد اس نماز کے یہ دعا پڑہتے ہین اور اول و آخر
درود شریف کہتے ہین اللھم یا ولی الاسلام واھلہ مسّکنا بالاسلام
حتی نلقاک بہ اور جس نماز ایمان مین کہ دعا مروی نہین ہے تو یہ دعاے مذکور
پڑہین

ایضاً ساتوین ماہ شعبان روز جمعہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر کو طلب فرمایا اور کہا فرزند من
آ اور دستار مبارک اپنے استعمال کی اپنے سر سے اوتاری اور ویسی ہی بندہی ہوئی
اس فقیر کے سر پر رکہی اور یہ دعا کی الٰھی توّجہ بتاج السعادۃ والتوفیق بانواع
العبادۃ یعنے اے خدا تو اسکو پہنا تاج سعادت کا اور توفیق دے اُسکو گونا گون
عبادت کی تا کہ دونو جہان کی سعادت حاصل ہو اُس درمیان مین خوان لائے فرمایا
جو شخص روزہ دار ہو وہ نہ کہائے بہت فضیلت ہے حدیث صحاح مین ہے قولہ
علیہ السلام الصائم اذا اکل عندہ استغفرت لہ الملائکۃ مادامو یاکلون

یعنے روزہ دار جسوقت کہ اُسکے نزدیک کہانا کہایا جاتا ہے تو بخشش مانگتے ہین واسطے
اُسکے فرشتے جب تک کہ وہ کہاتے ہین کیونکہ اُسکا دل تو واسطے کہانے کے کہچتا ہے اور
وہ اُسکو روکتا ہے اور آپنے نمک منگایا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
یا علی ابدأ بالملح واختم بہ فان الملح دواء من سبعین داء یعنے اے علی تو شروع
کر نمک سے اور ختم بہی کر نمک سے اسلئے کہ نمک علاج ہے ستر بیماریون کا اس فقیر سے
فرمایا فرزند من یہ حدیثین جو مین نے پڑہین لکہہ لو **ایضا** اس فقیر کو ایک مسئلہ
مشکل تہا مخدوم سے مین نے پوچہا تو وہ حل ہو گیا وہ مسئلہ یہ ہے کہ گردون یعنی گاڑی
مین نماز نفل درست ہے جواب فرمایا کہ درست ہے مین نے یہ بہی پوچہا کہ فرض بہی
درست ہے اگر قیام و رکوع ممکن ہو جواب فرمایا اگر عذر ہو تو درست ہے خوف وغیرہ
کے سبب سے فرمایا فرزند من لو **ایضا** فرمایا الرؤیۃ بعین القلب حق فی الدنیا
وبعین الرأس فی الآخرۃ لقولہ تعالی قل ہل یستوی الاعمی والبصیر یعنے
اللہ تعالی کا دیکہنا دل کی آنکہہ سے دنیا مین حق ہے اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین
ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تو کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندہا اور آنکہون والا **ایضا**
کہنے والے کہتے تہے کہ مولانا بدرالدین مفتی خدمت مین حاضر ہون پوچہا کیا ہی اشارہ
طرف کان کے کیا کہ مین دستار پہنے ہوئے ہون سنتا نہین ہون بعد اسکے فرمایا کہ عالم
کو چاہیئے کہ سچا عالم کی متابعت پر چلے اُسکا کام زیادہ تر ہو جائیگا اور قربت و محبوبیت
ہو جائیگی اہل بدعت بدعت کو قربت جانتے ہین جیسے لوہا تانبا پہننا ڈاڑہی تراشنا

جیسے کہ قلندرون کی ہوتی ہے یہ قربت نہین ہے بلکہ بُعد وضلالت ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ای فاتبعونی بالافعال
والاقوال والاحوال یعنے اے محمدؐ تم کہدو کہ اگر تم خدا کی محبت کا دعوے کرتے ہو
تو تم میری پیروی کرو گفتار کردار رفتار مین پس اللہ تمکو دوست رکھیگا اور جو کوئی
برعکس اسکے ہوگا تو حال اُسکا برعکس ہوگا یعنے جو کوئی آپ کی مخالفت کریگا تو اللہ تعالے
اُسکو دشمن رکھیگا قولہ علیہ السلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی الحقیقۃ
احوالی یعنے شریعت تو میرا گفتار ہے اور طریقت میرا کردار ہے اور حقیقت میری
رفتار ہے آین فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید ایضا فرمایا اگر کوئی کیمیا بناتا ہے
اور وہ مستقیم رہتی ہے تو روا ہے اور وجہ حلال ہے بعض لوگ اُس طرف بناتے ہین
اور مستقیم رہتی ہے واللہ دعاگو بھی جانتا ہے ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چند یارون نے سُن لیا
کہ سید شمس الدین مسعود مزاحم ہوئے تو مین نے کردی ولیکن مین منع ہوگیا ایضا
ایک مریض کو لائے اور جب کسی مریض کو خدمت مین لاتے تو داہنے ہاتھ سے چھوتے
اور یہ دعا پڑھتے اور اول وآخر مین درود شریف کہتے تھے اَذْہِبِ البَأْسَ رَبَّ
النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا
صحیح بخاری وصحیح مسلم مین حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکور ہے روی
عن عائشۃ رضی الله تعالی عنها کان رسول الله صلے الله علیہ واٰلہٖ وسلم
یدعو بھذا الدعاء اذا اشتکے انسان مسحہ بیمینہ ثم قال اذھب الباس

فائدہ کیمیا

دعاء مریض

رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیر ید **ایضا** ذکر اسکا کہ مرید شیخ کی پیروی کرے مرید کو اتباع شیخ کا واجب ہے لقولہ علیہ السلام الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنے مریدون مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین پس امت کو نبی کا اتباع واجب ہے اسی طرح مرید کو اتباع شیخ کا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی اسوقت کہ شیخ کبیر بہاء الحق والدین شیخ الشیوخ کے مرید ہوئے قدس سرہما تو شیخ نے بعد بیعت کے پوچھا کہ تو کون مذہب پر عمل کرتا ہے جواب دیا کہ جس مذہب پر کہ مخدوم ہین پھر شیخ نے پوچھا کہ تیرے باپ دادے کون مذہب رکھتے تھے اور تجھکو کس مذہب پر چھوڑ گئے ہین جواب دیا کہ مذہب پر امام اعظم ابو حنیفہ کوفی قدس اللہ روحہ کے پس شیخ شیوخ نے فرمایا کہ فرزندم بالذات تو اسی مذہب پر عمل کر اور شیخ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مذہب رکھتے تھے اور جس جگہ کہ تو اپنے مذہب کے موافق دیکھے تو ہمارے مذہب کی موافقت کرنا اسجگہہ کہ مخالفت ہو اور عدم جواز جیسے کہ یہ دعا گو ہے نماز تسبیح مین رب اغفرلی وارحمنی واھدنی واجبرنی وعافنی واعف عنی بعد واجبرلی کے وارزقنی مذہب شافعی مین پڑھتے ہین تو مت پڑھ اسلئے کہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی مین ممنوع ہے کتب فقہ حنفی کے متن مین مذکور ہے ویقرأ بعد التشھد بما یشبہ الفاظ القرآن ولا یقرأ بما یشبہ کلام الناس مثل اللھم زوجنی فلانۃ وارزقنی پس شیخ کبیر نے

مرید کو اتباع شیخ کا واجب ہے

قبول کیا تم اسی جہت سے دیکھو کہ شیخ الشیوخ کے اوراد مین لفظ واد رقنی کا ہے اور شیخ کبیر کے اوراد مین نہین ہے فرمایا کافی مین مسطور ہے کہ یجوز فی العبادات ان یعمل فی مذھب غیرہ ولا یجوز فی المعاملات الا فی مذھبہ وفی العبادات یجوز حتی یکون العمل اجماعًا وھو اولی کما ذکر صاحب المتفق وکل ما وجوبہ مختلف ففعلہ اولی ولا یُخلف کی یخرج المرء بلا ارتیاب عن عھدۃ التکلیف والایجاب یعنے جو چیز کہ عبادت مین وجوب اسکا مختلف فیہ ہے بجالانا اُسکا اولے ہے اور ترک کرنا نہ چاہیئے تاکہ لوگ عہدۂ تکلیف وایجاب سے بیشک باجماع باہر آجائین اور اسباب مین ایک حدیث صحاح ہے **ایضاً** شب جمعہ کو فرض مغرب کے پہلی رکعت مین سورۂ کافرون اور دوسری مین سورۂ اخلاص پڑہین اور شب جمعہ کے فرض عشا کے پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور دوسری مین سورۂ منافقون پڑہنا چاہیئے اور فرض فجر جمعہ مین سورۂ الم سجدہ پہلی رکعت مین اور دوسری مین سورۂ دہر یا سبح اسم ربک مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا ہے پس مسنون ومستحب ہے مکروہ نہین ہے مکروہ اُسوقت ہے کہ نماز پڑہنے والا یہ جانے کہ سوا اسکے اور کچھہ پڑہنا درست نہین ہے اور اگر بغیر اسکے روا جانے تو پڑہنا درست ہے بغیر کراہت کے متن قدوری وہدایہ مین مذکور ہے ولیس فی شیٔ من الصلوات قراءۃ سورۃ بعینہا لا یجوز غیرھا ویکرہ ان یتخذ سورۃ بعینہا لصلوۃ لا یقرأ غیرھا فیہا بحیث ان یعلم المصلے لا یجوز بغیر التعیین والا لا یکرہ پس روے مبارک بہرین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیرید **ایضاً**

بیان قرأت در نماز وقت فرض و...

ذکر معرفت واہل معرفت

ذکر معرفت واہل معرفت کا کلافرمایا سمعت عن بعض المشائخ الصوفیۃ دامت برکاتھم اَنَّ قلوبَ اھلِ المعرفۃِ خزائنُ اللہ تعالی فی ارضہ یَضَعُ فیھا وَدائعَ سِرّہ ولطائفُ حکمتہ وحقائقَ محبتہ وامانۃ معرفتہ التی لا یطلع علیہا احدٌ دونَ اللہ ولیس شئ فی خزائن اللہ اعلے ولا اعظم ولا اعز من المعرفۃ اخرجھا اللہ تعالی من خزائن الفضل والامتنان وغلب نورھا علی جمیع الانوار لا یغلبہا ظلمات الذنوب والاوزار ولا یلحقہا مقام الآفات ولا یدرکھا کثافۃ الشہوات ولا یحجبھ غبار الجھل ولا الغفلات لانھا نور من نور النور نوّرَ بھا قلوبَ اھل النور لا یشبہ نورھا بسائر الانوار فقال بعضھم حقیقۃ المعرفۃ ھی اطلاع القلب علی الحق قال الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ لا یعرف اللہ حق معرفتہ من التفت منہ الی غیرہ وقال بعض العارفین حقیقۃ المعرفۃ رؤیۃ الحق وفقد ان رؤیۃ ماسواہ حتی صار جمیع مملکتہ ھذہ فی جنب رؤیۃ الحق اصغر من خردلۃ فی جمیع مملکتہ فھذا مالا یحتملہ قلوب اھل الغفلۃ وعامۃ الناس وقال ابوعبد اللہ بن خفیف قدس اللہ روحہ من نظر الی اللہ تعالی بعین الحقیقۃ من المعرفۃ لا یلتفت الی الدنیا ولا الی العقبی لان الدنیا والعقبی من المولیٰ والمولی احب علی العارف من برّہ وقیل حقیقۃ المعرفۃ ھی اطلاع الحق علی اسرارہ کما ان الشمس اذا طلعت اشرقت الارض

بانوار ہا کان اذا اطلع الحق علی الاسرار اشرقت القلوب بانوارہ وقال بعضہم
حقیقۃ المعرفۃ نور من نور النور نوربہ قلوب اہل النور وہو اشارۃ الی قولہ تعالے
افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ پس آن امیر کبیر روشن
ضمیر برین فقیر آورد فرمودند فرزند من بگیر بدین نشتم ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ
مین نے بعض مشائخ صوفیہ دامت برکاتہم سے سنا ہے کہ دل اہل معرفت کے اللہ تعالے
کے خزانے ہین اُسکے زمین مین وہ رکہتا ہے اُن دلون مین اپنے بہید کی امانتین اور
اپنے حکمت کے لطائف اور اپنے محبت کے حقائق اور اپنے معرفت کی امانت کو کہ جنپر
سوا اللہ تعالی کے کوئی مطلع نہین ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے خزانون مین کوئی شے
زیادہ تر عالی و عظیم و عزیز تر معرفت سے نہین ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے فضل و امتنان
کے خزانون سے نکالا ہے اور اُسکا نور سارے نورون پر غالب ہوگیا ہے نہ اوسپر
ذنوب و اوزار یعنے گناہون کی اندہیریان غالب ہوتی ہین اور نہ اُسکو آفتون کا
مقام لاحق ہوتا ہے اور نہ شہوتون خواہشون کی کثافت اُسکو باقی ہے اور نہ حجد
یعنی انکار و غفلتون کا غبار اُسکو چہپاتا ہے کیونکہ وہ تو ایک نور و روشنی ہے نور النور
سے کہ جسکے ساتہہ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور و روشن کردیا ہے اُسکا نور باقی نورون
سے مشابہت نہین رکہتا ہے پس بعض نے تو یہ کہا کہ حقیقت معرفت کی دل کی اطلاع
ہے حق پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہین پہچانتا ہے اللہ تعالے
حق اُسکے پہچاننے کا وہ شخص جسنے اُس سے طرف اُسکے غیر کے التفات کیا اور بعض عارفین نے

فرمایا کہ حقیقت معرفت کی دیکہنا حق کا ہے اور اُسکے ماسوا کے دیکہنے کو گم کرنا ہی یہانتک
کہ اُسکی ساری مملکت جو یہ ہے رویت حق کی مقابل مین زیادہ تر چہوٹی ہوجاے ایک
رائی کے دانے سے جو کہ اُسکی ساری مملکت مین ہو سو یہ وہ بات ہے کہ اسکو اہل غفلت
اور عام لوگون کے دل نہین اُٹہا سکتے ہین اُنسے اسکی برداشت نہین ہوسکتی ہے اور
حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ جسنے نظر کی طرف اللہ تعالی
کے ساتہہ چشم حقیقت کے جو کہ معرفت ہے تو وہ نہ دنیا کی طرف التفات کرتا ہے نہ
طرف عقبی کے کیونکہ دنیا و عقبی تو مولے کا تریعنے عطا و احسان ہے اور عارف کو مولے
اُسکے بر سے زیادہ تر محبوب ہوتا ہے بعض نے کہا کہ حقیقت معرفت کی مطلع ہونا حق کا ہے
اُسکے اسرار پر جیسے سورج کہ جسوقت وہ طلوع ہوتا ہے تو زمین اُسکے چمکارون سے جگمگا
اُٹہتی ہے اسی طرح جسوقت حق اسرار پر طلوع فرماتا ہے تو دل اُسکے چمکارون سے چمکنے
دمکنے لگتے ہین اور بعض نے فرمایا کہ حقیقت معرفت کی ایک نور ہے نور النور سے کہ جسکے
ساتہہ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور کر دیا ہے اور وہ اشارہ ہے طرف اس قول الہی کے
کہ کیا پس وہ شخص کہ جسکے سینے کو اللہ تعالی نے واسطے اسلام کے کہول دیا ہے سو وہ
ایک نور پر ہے اپنے رب سے۔

اکیسوین تاریخ ماہ شعبان ختمت میامنہ روز جمعہ

کو فرمایا کہ دعاگو نے اعتکاف اربعین کی نیت کی ہے بعد اسکے اس فقیر سے پوچہا کہ تو
بہی نزدیک ہمارے چالیس دن معتکف ہوگا بندے نے عرض کیا کہ مین نے نیت کی ہے

قول کیا فرمایا مبارک ہو بعد اسکے فرمایا فرزند من آج مسجد مین داخل ہوجائین اور اعتکاف
کرین اسلئے کہ بروایت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اکثر نہار یعنے دن واسطے دخول اعتکاف
کے روا ہے جب مسجد مین تشریف لائے تو سورج ڈہل گیا تہا فرمایا کہ امام محمد بن حسن شیبانی
رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہمنے اعتکاف کیا اور انکے نزدیک تو گہڑی بہر بہی اعتکاف درست
ہے بعد اسکے فرمایا جو یار لوگ کہ چالیس دن کی نیت نہین کرتے ہین تکلیف نہین ہے وہ
اخیر دہہی مین معتکف ہوجائین کیونکہ وہ سنت مؤکدہ ہے وقیل واجب یعنے بعض علمار
نے واجب کہا ہے **ایضا** فرمایا الصلوۃ فی جامع مصر بخمسمأتہ درجۃ
وفی مسجد الحی بخمس وعشرین درجۃ وفی موضع اخر بعشرۃ درجات یعنی
نماز مسجد جامع شہر مین پانسو درجہ ہے اور محلے کی مسجد مین پچیس درجے اور دوسری
جگہہ دس درجے ہے **ایضا** فرمایا کہ مین ہر روز نیت اعتکاف کے تجدید کرتا ہون
اسلئے کہ مین نے اس طرف مشائخ کو دیکہا اور سنا ہے کہ اگر کوئی مہم پیش آجاے تو باہر
جانا روا ہے اور کچہہ باک نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ فتاوی مین مسئلہ ہے المعتکف اذا
خرج للطہارۃ ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ او غیر ذلک لا یفسد اعتکافہ
وان خرج بغیر نیۃ الطہارۃ ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ او غیر ذلک
فسد اعتکافہ وذلک حیلۃ وھذا کلہ علی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی
وعلیہ الفتوی وعندھما لو خرج نصف النہار لا یفسد یعنے معتکف جس وقت کہ
طہارت کی نیت سے باہر آئے پہر بیمار کے پوچہنے کو جائے یا نماز جنازے کی پڑہ لے یا سوا اسکے

بیان اعتکاف

فضیلت نماز در مسجد جامع

تو اُسکا اعتکاف فاسد نہوگا اور اگر وہ بغیر نیت طہارت کے نکلا ہے پہر آسنے بیمار کی عیادت کی یا جنازے کی نماز پڑہلی یا سوا اسکے تو اُسکا اعتکاف بگڑ جائیگا اور یہ ایک حیلہ ہے اور یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہے اور اسی پر فتوی ہے اور نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالے کے اگر معتکف دوپہر کے وقت نکلے تو اسکا اعتکاف فاسد نہوگا بعد اسکے فرمایا فتاوی مین مسئلہ ہے لا ینام المعتکف حتی یغلبہ النوم یعنے معتکف نہ سوئے یہانتک کہ نیند اُسپر غلبہ کرے ـــ

ایضاً آخر شب جمعہ بائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین علمون کے ساتہہ مخصوص تہے ایک تو علم شرائع یعنے حدود و قصاص دوسرا وہ علم کہ آپنے بعض صحابہ سے بانداز حوصلہ فرمایا جو کہ اُسکے لائق تہے نہ سب سے کما قال علی رضی اللہ عنہ علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعین بابا من العلم ما علمہا لغیری یعنے جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو ستر قسم کا علم سکہایا کہ سوا میرے اور کو نہین سکہایا تیسرا وہ علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ خاص تہا اُسکو کسی سے نہ کہا مبہم رکہا اور مبہم کہا اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا یعنے اگر تم جان لو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تہوڑا اور روؤ بہت ایک عزیز نے پوچہا کہ ضحک قلیل سے کیا مراد ہے فرمایا مین نے دو طرق سُنے ہین ایک یہ ہے کہ ضحک قلیل سے

مراد تبسم یعنے مسکرانا ہے عرب والون کی رسم ہے کہ ضحک قلیل کو بمعنی تبسم کہتے ہین تم تبسم
بھی نہ کرو سب وقت روتے رہو دوسرا طریق یہ ہے کہ اس قلیل ضحک سے نفی مراد ہے یعنی
تم نہ ہنسو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے واللہ یالیتنی کنت شجرۃ تُعضد
یعنے قسم ہے اللہ کی کاش مین ایک درخت ہوتا کہ اُسکو پارہ پارہ کر ڈالتے یہ بھی اُسی علم
سے ہے جو آپ کے ساتھ مخصوص تھا اسجگہ حضرت مخدوم روئے بخدا کہ بات نہین نکلتی
تھی اور حاضرین مجلس سے ایک غلغلہ اُٹھا دیر تک رونے مین اور اسی فکر مین تھے خوب وقت
تھا بعد اسکے فرمایا کہ جہان افضل انبیاء ایسا فرمائین وہان ہم بیچارے کہان کے ہین
بعد اسکے فرمایا کہ اس حدیث مذکور کو واعظون سے کہو کہ اس حدیث کو خلق سے کہین
تاکہ اُنکے دلون مین خوف جم جاوے پھر یہ عربی ابیات اہوال قیامت کے فرمائین اور
چند بار تکرار کی ~~ عظیمٌ خوفہٗ والناس فیہ ۞ حَیَارَیٰ مثل مَبثوثِ
الفراش ۞ بہ یتغیر الالوانُ خوفاً ۞ وتضطلٌ الفرائض بارتعاشِ ۞
ھنالکَ کل ماقدمت یبدو ۞ فغیبُکَ ظاہرٌ والسرّ فاش ۞ یعنے قیامت کا
خوف وہول بڑا ہے لوگ اُسمین پروانے کی طرح حیران سرگردان ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے
یوم یکون الناس کالفراش المبثوث یعنے جسدن کہ لوگ مثل پروانے کے سرگردان
ہونگے اور خوف کے مارے قیامت کے ہول سے رنگ بدل جائین گے اور سینے کی
ڈیان بسبب کانپنے کے ہل جائین گے اور اسجگہہ یعنے قیامت مین جو تو آگے بھیج چکا ہے
ظاہر ہوگا سو تیرا عیب تو کہل جائیگا اور بہید ظاہر ہوگا بعد اسکے فرمایا حیاری جمع ہے

حِذْاء کی جیسے کہ صَحَادی جمع ہے صحرا کی اور فراش بضوث پروانہ سرگردان کو کہتے ہین
اور فرائص جمع ہے فریصہ کی فریصہ سینے کی ہڈی کو کہتے ہین اور ارتعاش کانپنے کو
بولتے ہین اور کل فاعل ہے تبدو کا اور مقدم ہے فعل پر آتا ہین مذکر و مونث برابر ہے
اور السرا مبتدا اور فاش خبر مبتدا ہے جیسے کہ ضعیف ظاہر مبتدا و خبر ہے فاش اصل
مین مرفوع ہے کیونکہ خبر ہے مگر منقوص کی حالت رفعی و جری بجر ہوتی ہے اس لئے
مجرور ہوا اور کسرہ بجہت موافقت نظم ہے اسلئے کہ ابیات مذکور سارے مکسور ہین پھر
اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ دو نوحدیثین اور اشعار عربی جو مین نے
کہے لکھہ لو بعد اسکے موافق اس نظم کے **حکایت** اپنے والد مخدوم بزرگ کے بیان
فرمائی دامت برکاتہ کہ وہ کسی وقت خوف کے مارے بستر پر نہین سوتے تھے سردی
و گرمی مین کوئی چیز اوپر کہینچ لیتے تھے اور اسی پر کفایت کرتے اور ہر روز دو ختم
قرآن شریف کے کرتے ایک دن مین اور ایک رات مین سوائے اور مشغولیون کے
نہایت بزرگ آدمی تھے **ایضا** فرمایا کہ یہ فتوحات جو کہ نزدیک دعاگو کے آتے ہین
سب کو قبول کرتا ہون اور رد نہین کرتا ہون اسواسطے کہ اس طرف کے مشائخ نے
مجھے کہا ہے جیسے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ مدینہ عبد اللہ مطری
اور دیگر مشائخ رحمہم اللہ تعالے کہ تو فتوحات قبول کر اور دوسرون کو پہونچا وظیفہ
مقرر کر اور خود بھی بضرورت کہا اس کے مناسب **حکایت** شیخ جمال الدین
اوچہوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان فرمائی کہ وہ فتوحات کو قبول کرتے اور رد نہین فرماتے تھے

حالات والد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہما

قبول فتوح

حالات شیخ جمال الدین اوچہوی قدس سرہ

اور اگر فتوح وجہ شبہہ سے ہوتی تو ذرا دیر سر جھکاتے اللہ تعالی کی طرف سے آواز سنتے
مَلَّکْنَا لَکَ یعنے ہمنے تیری ملک کردی بعد اسکے لیتے العبد وما بیدہ لا ملک لمولاہ
یعنے بندہ اور جو اُسکے ہاتھہ مین ہے مولی کی ملک ہے یہ ایک مسئلہ ہے مین نے اُس طرف
مشائخ سے سُنا ہے کہ یہ مرتبہ جو وہ رکھتے تھے اُس وقت کے مشائخ کو نہ تھا بعد اسکے فرمایا
کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور ابراہیم غوری ایک جگہہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عزیز دو
طباق حلوے کے لایا ایک واسطے شیخ جمال الدین کے اور دوسرا واسطے ابراہیم غوری
کے وہ صاحب کشف تھے اُنہون نے لانے والے سے کہا کہ تو یہ وجہ سود سے لایا ہے
پھیر دیا شیخ جمال الدین نے وہ دوسرا طباق بھی لے لیا اور ذرا دیر سر نیچا کیا اور ابراہیم
غوری کو بلایا کہا حکم ہوا ملکنا لک یعنے ہمنے تجھکو مالک کر دیا اب تو آ اور کہا دونون نے
کھایا **ایضاً** فرمایا ذکر مصطلح مزکّی کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر بکسر الذال عام
یقع علی القلب واللسان وبضم الذال خاصۃ للقلب فحسب یعنے ذکر بکسرہ
ذال عام ہے زبان و دل دونو کو شامل ہے اور بضم ذال خاص دل کا ذکر ہے اور یہ
حدیث فرمائی قولہ علیہ السلام افضل الذکر لا الہ الا اللہ یعنے بہترین ذکر
لا الہ الا اللہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر محبون کا ساتھہ مد کے کہنا ہے تاکہ غیر خدا کو دل
مین نفی کرین اور اثبات خالص دل مین بیٹھہ جاے بعد اسکے فرمایا من قال لا الہ
الا اللہ الف مرۃ علی الدوام زکی باطنہ یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک ہزار بار
ہمیشہ کہے تو اُسکا باطن پاک ہو جاے اور ذکر محبوبون کا بسرعت ہے اسلئے کہ انکے دل

غیر خدا تو منتفی ہوچکا اب باقی نہین رہا مگر اسد تعالی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزندمن فائدہ ذکر کا جو مین نے کہا لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا اسی اثنا مین ایک
عزیز آیا کہ ترابی جو تمہارا مرید ہے اُسنے سلام و قدمبوسی پہونچائی ہے سلام کا جواب
دیا علیہ السلام بعد اسکے اُسکی **حکایت** بیان فرمائی کہ وہ ایک بدل ابدال سے
ہوگیا ہے اور اُسنے بواسطہ دعا گو کے خرقہ شیخ کبیر قدس اسد روحہ کا پہنا ہے اور
وہ میرے اذن سے حج کو گیا کعبے کا مجاور بن گیا برکت مجاورت کعبے سے منجملہ ابدال
ہوگیا یاران بزرگ نے کہا کہ مخدوم قطب عالم کی برکت سے اُسکا یہ مرتبہ ہوگیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وہ عالم طیر بہی رکہتا ہے ایک دن نزدیک خانقاہ اوچہ کے اوڑتا
ہوا گزر کر رہا تہا نیچے اُترا اور سلام کیا مین نے پوچہا تو کہان جاتا ہے کہا مردوست
کو واسطے کسی مصلحت کے جاتا ہون ان تہانون مین بفراغ مشغول ہونگا نا کہ کوئی
شخص مزاحم نہو **ایضا** فرمایا خاص اُس شیخ کو ولایت دیتے ہین جو کہ عالم ہوتا ہے
بلکہ تینون علمون کا عالم ہوتا ہے شریعت و طریقت و حقیقت بعد اسکے فرمایا ولایۃ
بفتح الواو المحبوبیۃ وبکسر الواو ھو تصرف الاقلیم اسی درمیان مین فرمایا کہ ایک
عورت مجذوبہ ہے واسطے زیارت دعا گو کے سیوستان سے اوچہ مین آتی ہے وہ عالم طیر
رکہتی ہے اور تصرف رکہتی جیسے کہ شیخ رکن الدین متصرف سند کے تہے اور شیخ نصیر الدین
متصرف ہند کے **ایضا** مشارق کا سبق ہوتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من ابتاع شیئا فلا یبعہ حتی یستوفیہ یعنے جو کوئی کچہہ چیز خریدے تو اُسکو

حکایت ترابی کا ابدال ہو جانا بہ برکت مخدوم صاحب و تقرب

ذکر ولایۃ بالفتح و بالکسر و ذکر عورت مجذوبہ

نہ بیچے یہانتک کہ اُسکا استیفا کرے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے استیفا کے دو معنی سنے ہین ایک
معنی یہ ہین کہ اگر کوئی شخص کچھہ چیز خرید کرے تو اُسکے واسطے تصرف نہین ہے یہانتک
کہ اُسکو ماپ لے یا تول لے جو چیز پیمانے سے تعلق رکھتی ہے اُسکو ماپ لے اور جو چیز
تولنے سے تعلق رکھتی ہے اُسکو تول لے اگر زیادہ نکلے تو بائع کو دیدے اور جو کم نکلے تو
اپنا حق اُس سے لیلے دوسرے معنی یہ ہین کہ تصرف اُسکا روا نہین ہے یہانتک کہ
بائع سے قبض نہ کرلے بعد اسکے فرمایا اس مسئلے مین ایک حیلہ ہے مشتری کو چاہئے کہ
بائع پر شرط کرے کہ اس روپیہ سے تونے اپنا سامان میرے ہاتھہ بیچڈالا بائع کہے کہ مین نے
بیچڈالا اگر کم و زیادہ جانبین کا ہوگا تو درست ہے اسلئے کہ معنی مین کیلے و وزنی نہین
ہے یعنے اس تقریر و حیلے مین بائع و مشتری دونو کیل و وزن سے جدا ہوجاتے ہین
ورنہ زیادتی خریدنے والے کو اور کمی فروشندہ کو درست نہوگی پہر اس فقیر پر متوجہ
ہوئے فرمایا فرزند من دونو وجہین اس حدیث کی اور یہ مسئلہ حیلے کا جو مین نے کہا لکھہ لو

مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے

ایضاً فرمایا جامع الفتاوی مین مذکور ہے یکرہ التحدث فی المسجد بحدیث
الدنیا لقوله علیه السلام التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل العمل
کما تاکل النار الحشیش یعنے مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے اسلئے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسجد مین دنیا کی بات کرنا کہاتا ہے عمل کو جیسے کہ
آگ گہاس کو کہاتی ہے۔

مسجد مین کہانا مکروہ ہے

ایضاً فرمایا جامع الفتاوی مین مسطور ہے یکرہ الاکل فی المسجد الا للمعتکف یعنے مسجد مین کہانا مکروہ ہے مگر واسطے اعتکاف والے کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ مسائل وحدیث جو مین نے کہے لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لیا

ایضاً فرمایا جسوقت مؤذن شہادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پونچے تو انگوٹہے کو آنکہہ مین ملین بعد اسکے فرمایا اس بات کا بہید یہ ہے کہ جسوقت اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام پر صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کی امت کی پیش کی تو حضرت آدم نے کہا یا رب کس کی نسل سے ہوگا حکم ہوا کہ تیری نسل سے ہوگا پس حضرت آدم نے کہا مین آرزو رکہتا ہون کہ اُسکو دیکہون پس حکم ہوا کہ اپنی انگلی مین دیکہہ جب دیکہا تو حلیہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسمین ظاہر ہوگیا اُنہون نے چوم لیا اور آنکہہ پر ملا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا۔

شرائط ذکر کے چار ہین

ایضاً فرمایا شرائط الذکر اربعۃ احدھا التصدیق وان لم یکن یکون منافقا والثانی التعظیم وان لم یکن یکون مبتدعا والثالث الحلاوۃ وان لم تکن یکون مرائیا والرابع الحرمۃ وان لم تکن یکون فاسقا یعنے ذکر کی شرطین چار چیزین ہین ایک تو تصدیق ہے اگر تصدیق نہوگی تو منافق ہوگا دوسری شرط تعظیم

ہے اگر تعظیم نہوگی تو بدعتی ہوگا تیسری شرط حلاوت ہے یعنے ذکر سے لذت و مزہ لینا اگر
حلاوت نہوگی تو مرائی یعنی دکہاوا کرنیوالا ہوگا چوتہی شرط حرمت ہے اگر حرمت نہوگی
تو فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ چار چیزین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہین
اسلئے کہ وہ کامل حال تہے جب کہ آپ کو اللہ تعالی نے خطاب کیا تو فاعلم فرمایا ای
فاعرف لم یقل علمت ای عرفت اسلئے کہ معرفت کی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور
جب اللہ سبحانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خطاب کیا تو اسلم فرمایا قال
اسلمتُ لرب العالمین یعنے حضرت ابراہیم نے کہا کہ مین مطیع و منقاد ہوا واسطے
رب العالمین کے اسلئے کہ اسلام کی ایک حد و نہایت ہے **ایضا** فرمایا اول الذکر
باللسان ثم یوافقہا مع القلب ثم تسکت اللسانُ و یقول بالقلب و یوافقہ
باعضائہ کلہا یعنے اول ذکر ساتہہ زبان کے ہے پہر موافق کرے زبان کو ساتہہ
دل کے یعنے دل و زبان دونو سے کہے پہر زبان چپ ہوجاتی ہے اور دل سے ذکر کرتا
ہے اور موافق کرتا ہے دل کو ساتہہ سارے اعضا کے یعنے اُسکے سارے اعضا ذکر
مین ہوجاتے ہین **ایضا** فرمایا المرید الطالب یعنے اصطلاح مین مرید طالب
دکہتے ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من فائدہ ذکر کا جو
ن لنے کہا لکہا ہے مشائخ مرید طالب کو کہتے ہین اور طالب راہ حق کو بغیر رفیق کے
ارہ نہین ہے اور رفیق شیخ کو کہتے ہین کہ جو رستہ چلا ہوا اور امن و خوف راہ کو خوب
یافت کیا ہوا اور امن کے رستے کو اختیار کیا ہو خوف کی راہ کو چہوڑ دیا ہو جیسا کہ

فائدہ: ذکر زبان و دل و اعضا

فائدہ: معنی مرید

پختہ رہبر ہوتا ہے یہ بات حدیث شریف مین آئی ہی کہ الرفیق ثم الطریق هما منصوبان

علے الاغراء ای الزم الرفیق ثم الطریق کما فی النحو الورع الورع ای الزم الورع

یعنے تو لازم پکڑ رفیق کو پہر رستے کو رفیق و طریق دونو بنا بر اغرا منصوب ہین جیسا کہ

علم نحو مین ہے لازم پکڑ تو ورع یعنے پرہیزگاری کو فرمایا کہ یہ حدیث شریف بر طریق

مثل ہے معنی مثل کے بیان فرمائے المثل ما یشبہ بہ الشیٔ یعنے مثل وہ ہے

کہ تشبیہ دین اسکے ساتہہ کسی چیز کو بعد اسکے ہم معنے اسکے یہ حدیث بیان فرمائی

قولہ علیہ السلام الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنے قوم مین ایسا ہے

جیسا نبی اپنی امت مین بعد اسکے فرمایا کہ اس سے مراد شیخ معنوی ہے کیونکہ اوسکی

تشبیہ نبی کے ساتہہ دی ہے یہانتک کہ اگر کسی کو بسبب مال یا کبرسن کی شیخ کہین

تو شیخ لغوی ہوگا بعد اسکے یہ حدیث بیان فرمائی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

بسبب الزهد والتعبد والرشد والارشاد یعنی میری امت کے عالم مثل

پیغمبرون بنی اسرائیل کے ہین بسبب ترک دنیا اور عبادت کرنے اور راہ حق پانے

اور راہ حق بتانے کے علماء سے مراد مرشد ہین نہ مجرد عالم اسلئے کہ پیغمبرون سے تشبیہ

دی ہے ع علیکہ رہ بحق ننماید جہالت ست لأن الانبیاء علیہم السلام

کانوا عابدین وزاهدین وراشدین ومرشدین وامرین بالمعروف

وناهین عن المنکر یعنے اسلئے کہ انبیاء عبادت کرنیوالے تہے اور بے رغبتی کرنیوالے

دنیا مین اور راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے اور نیک بات کا حکم کرنیوالے اور بری بات

سے منع کرنیوالے تھے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ
فائدہ مشیخت کا اور ارادت کا اور حدیثین مناسب اُسکے جو مین نے کہین سب کو لکہ لو
ایضاً فرمایا کہ سلطان محمد نے دعاگو کو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری
تصرف مین کردین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے مجہسے کہا کہ تو چہوڑ دے
حج کو چلا جا مجہکو کیچ سے نکالا مین نے چہوڑ دیا ورنہ تم جانتے ہو کہ کتنا تکبر حاصل
ہوتا مین نے اُس طرف بڑے بزرگ مشائخ کو پایا سب نے بجہت وکالت مجہکو اجازت
دی اسوقت ایک بہی باقی نہین رہا سب کے سب چلدئے اور یہ شعر فرمایا ؏
ذهب الذین یُعاش فی اکنافهم ؛ وبقیتُ فی خلفٍ کجلد الاجرب ؛ یعنی
جن لوگون کے اطراف وحمایت مین زندگی بسر کی جاتی تہی وہ سب چلدیے اور
مین ایسے خلق مین رہگیا کہ جیسے خارش والے اونٹ کی کہال ؏ یاران
دگر رخت بمنزل بردند ؛ بارم چو گران بود ازان پس ماندم ؛ بعد اسکے فرمایا کہ شیخ
لہ عبدالله یافعی رحمة الله علیہ نے دعاگو سے کہا کہ جسوقت تو لوٹے تو خشکی مین جانا
سلئے کہ ایک شخص خلفاء شیخ رکن الدین سے باقی رہا ہے اُسکو پالے یعنے اُس سے ملاقات
رلے مین نے ایسا ہی کیا اُن بزرگوار کو پالیا نام اُنکا شیخ قوام الدین ہے اُنہون نے
مجہے خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بہی دی بعد اُسکے مین گازرون مین آیا شیخ
امین الدین نے واسطے میرے تمام سجادہ ومقراض وعصا امانت رکہا تہا وہ مین نے
پایا **ایضاً** ایک عزیز نے مخدوم کی مدح نظم کی تہی وہ اُسکو پڑہتا تہا تو فرمایا قال

شیخ الاسلام ہونا حضرت مخدوم کا اور ترک کرنا اسکا

المشائخ الصوفية ينبغي ان يكون عندك وصف المدح والذم سواء یعنی
مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے لائق یہ ہے کہ وصف مدح وذم نزدیک تیرے
دونو برابر ہون پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ
جو مین نے کہا لکھ لو۔

اسماے الہی کو مع حرف ندا کے پڑہے

ایک عزیز نو دو نہ نام کی شرح پڑہتا تہا فرمایا کہ ہر اسم کے اول مین حرف ندا لائین
جیسے کہ یا سلام و یا غفور بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مین نے
اس شرح کے مؤلف شیخ جلال الدین تبریزی کو انہین کے مقام سُنار کانو فرودست
مین خواب مین دیکہا مین نے سلام کیا انہون نے سلام کا جواب دیا فرمایا ستید ہر
نام کے اول مین حرف ندا کا پڑہ مین اس سے پہلے بغیر حرف ندا کے پڑہتا تہا پس
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ شرح نو دو نہ نام
باریتعالی کا لکہ لو **ایضا** حکایت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک شخص کو قبر کا عذاب کر رہے تہے اور اُس شخص نے شیخ کو دیکہا
تہا تو مین نے کہا کہ اُن بزرگوار نے کیون نہ کہا طوبی لمن رآنی ورای من رآنی
ورای من رأی من رآنی یعنے خوشی وخنکی ہو جیو واسطے اُس شخص کے کہ جسنے
مجہکو دیکہا یا اُس شخص کو جسنے مجہے دیکہا یا اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا یا
اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا پانچ آدمیون تک اور مین نے اُس شخص کو دیکہا

ذکر مدح وذم برابر ہونیکا

ذکر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ہے کہ جسنے اُنکو دیکھا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اپنے جی مین کہا کہ انہون نے تو
حق کے اذن سے کہا ہے مین نے سُنا کہ وہ شخص یعنے جسپر عذاب ہو رہا تہا زیارت
کا قصد نہین رکہتا تہا وہ تو کوچے مین چلا جاتا تہا شیخ کو دیکھا کہ آگے سے آگئے بعد اسکے
فرمایا کہ مین نے دعا کی الہی خلّصہ من العقوبۃ لانہ رأی من قال باذنک
طوبیٰ لمن رانی یعنے اے اللہ تو اس مرد کو عذاب سے خلاصی دے اسلئے کہ اُسنے
اُس شخص کو دیکھا ہے کہ جسنے تیرے حکم سے کہا ہے کہ خوشی وخنکی ہو جیو واسطے اُس
شخص کے کہ جسنے مجکو دیکھا اُس سے عذاب اُٹھا لیا بعد اسکے فرمایا کہ دیکھنے کا تو یہ اثر
ہے کہ البتہ خلاصی پائے اگر صحبت کرے تو کیا کچھ اثر ہو کمتر صحبت اربعین یعنے چالیس
دن ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من چاہیے کہ تم دعا گو
کے صحبت کے ملازم رہتے ہو اور ایک اربعین ہمارے ساتھ معتکف ہوئے بعد اسکے
فرمایا کہ شیخ عبد القادر بغداد مین آسودہ یعنے آرام فرما ہین

ایضاً واعظ با عمل ہو

فرمایا کہ واعظ عامل ہونا چاہیئے یعنے جس چیز کا لوگون کو وعظ کرے تو خود بھی اُسپر
عمل کرتا ہو اگر وہ عامل نہو گا تو لوگ اُسکی بات کو نہ لین گے اُسکا قبول نہ ہو گا
اس کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تھے اُنسے نماز چاشت
کی ثواب کا پوچھا اُنہون نے کچھ نہ کہا اندر گئے نماز چاشت کی پڑہکر آئے کہا کہ ثواب
چاشت کا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی اثنتی عشرۃ

یہ حاصر منین
یہ حدیث شریف
یون ہے من صلی
فی الیوم واللیلۃ
ثنتی عشرۃ رکعۃ
تطوعا بنی اللہ لہ
بیتا فی الجنۃ رواہ
مسلم عن ام حبیبۃ
اور ضحی کی حدیث
یون ہے من صلی
الضحی ثنتی عشرۃ
رکعۃ بنی اللہ لہ قصرا
فی الجنۃ من ذہب قال
الترمذی غریب بس من
ثنتی عشرۃ
جملہ الضحی
رکعۃ وہ صرف فی الرواۃ
لکن الروح عند الشافعیۃ
ان اکثرہا ثمان رکعۃ
عن انس واسنادہ
ضعیف

رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ فی کل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے جو کوئی پڑہے بارہ رکعتین
ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا
کہ جسقدر اُسکی عمر ہو گی ہر روز ایک محل بنے گا تو کتنے محل ہونگے بعد اُسکے اوس
پوچہنے والے نے اُن بزرگوار سے کہا کہ جسوقت مین نے ثواب چاشت کا پوچہا تو اُسوقت
آپنے نہ کہا اب آپنے کہا اسکا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا کہ مین نے نہین پڑہی
تہی تو نے یاد دلادی ہین جب تک نہین پڑہتا ہون نہین کہتا ہون واعظ ایسے
چاہئین کہ جب تک خود نہ کرلین نہ کہین **ایضا** ایک عزیز خدمت مین جوتی کا
جوڑا لایا قبول کیا بعد اُسکے فرمایا کہ نعلین پہنا سنت ہے مین نے مدینہ مبارک مین
نعلین مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکہین ہین نے اُنکو آنکہون پر رکہا
اور ازار یعنے تہمد مبارک بہی دیکہا **ایضا** ایک عزیز نے یارون مین سے شاخین
لگائی تہین یہ حدیث بیان فرمائی قولہ علیہ السلام ان امثل ما تداویتم
بہ الحجامۃ والقسط البحری یعنے بیشک بہتر اُسچیز کا کہ جسکے ساتہہ تم دوا کرو شاخین
لگانا ہے اور دریائی کُٹ جو کہ دریا مین ہوتا ہے اور خشکی کا کُٹ واسطے علاج بدن
کہجلانے اور کان کے درد کی ہے یہ اوس علم طب سے ہے کہ جسکا دعوی اوپر مذکور
ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا یہ فائدہ اور یہ حدیث جو مین نے کہی
سب کو لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** ایک عزیز نے کنوین کے پانی
کا پوچہا کہ لونڈیان لاتی ہین دل مین شک آتا ہے جواب فرمایا کہ شک شبہہ مین ہے

ذکر نعلین مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر حدیث علاج قسط بحری

آب آوردہ کسی کا

اور یقین طاہر ہے یعنے پانی بالیقین پاک ہے والیقین لا یزول بالشک یعنے یقین شک سے زائل نہین ہوتا ہے **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا کیسا ہے جواب فرمایا لا یجوز الا ان یکون الفضة غالبا والذھب مغلوبا ولکن للہ الا بیسیر یعنے روا نہین ہے مگر یہ کہ چاندی سونے پر غالب اور سونا مغلوب ہو اور اسی طرح ریشم کا حکم ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ دونو مسئلے جو مین نے کہے لکھہ لو پس مین نے لکھہ لئے **ایضا** ایک عزیز نے چند مسئلے لکھے تہے اُنکو پڑہتا تہا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک شخص چھہ روزے شوال کے تین تو ایام بیض مین اور تین اُسکے سوا اور دنون مین رکھے تو وہ محسوب ہونگے جواب فرمایا کہ محسوب ہونگے لیکن بہتر یہ ہے کہ بعد عید کے متصل رکھے ایک عزیز نے پوچھا کہ اتصال تو منع ہے جواب فرمایا کہ علما رہند نہین جانتے ہین مین نے اُس طرف فقہا سے سنا ہے کہ فرق عید ہے اور اتصال مکروہ ہے ساتہہ روزہ عید کے اُس طرف سارے فقہا و مشائخ بعد عید کے متصل رکھتے ہین اور دعا گو بہی اُسوقت سے بے ناغہ ویسا ہی کرتا ہے اور ایام بیض کے روزے علیحدہ رکھتا ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کفر کا کلمہ کہے اور اُسکو نہ جانے اور کلمہ طیبہ و شہادت کہہ لے تو وہ مسلمان ہو جائیگا جواب فرمایا کہ مسلمان نہوگا جب تک اپنے اُس کہے ہوئے سے توبہ نہ کریگا اسلئے کہ وہ اپنے کہے ہوئے کو جانتا ہے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی روزہ دار محتلم ہو جاے تو غرغرہ کرے جواب فرمایا نہ کرے

پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من جواب این مسائل کہ گفتم برسید

ایضاً فرمایا قال اللہ تعالیٰ للجنۃ لمن خُلقتِ قالت لاھل لا الہ الا اللہ یعنی اللہ تعالیٰ نے بہشت کو ندا کی کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے آسنے کہا کہ خاص واسطے لا الہ الا اللہ والون کے روے مبارک ہمارے طرف لائے اور فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ تم بہشت کو دنیا مین دیکھوگے مین تمکو بشارت دیتا ہون یار لوگون نے کہا کہ الطفیل محی الدین دیکھین گے بعد اسکے فرمایا کہ دیکھنا بہشت کا دنیا مین دو طرح ہے ایک تو یہ ہے کہ ولی ہوجاے کرامت سے بہشت مین پہونچے دوسرے یہ ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی رکعتین یوم الجمعۃ بین الظہر والعصر ویقرأ فی الرکعۃ الاولی اٰیۃ الکرسی مرۃ وقل اعوذ برب الفلق خمسا وعشرین مرۃ او خمس عشر مرۃ فی روایۃ وفی الثانیۃ قل ھو اللہ احد مرۃ والناس خمسا وعشرین مرۃ وفی روایۃ خمس عشر مرۃ واذا فرغ من الصلوۃ یقول لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لایخرج من الدنیا حتی یری مکانہ فی الجنۃ ویری ربہ فی المنام وینوی صلوۃ حفظ الایمان یعنی جو شخص پڑہے دو رکعت دن جمعے کے درمیان ظہر وعصر کے اور پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق پچیس بار اور ایک روایت مین پندرہ بار اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد ایکبار اور قل اعوذ برب الناس پچیس بار اور ایک روایت مین پندرہ بار اور جب نماز سے فارغ ہوجاے تو

جنت واسطے لا الہ الا اللہ والون کے مخلوق ہوئی ہے

دوگانہ حفظ الایمان جس کے پڑھنے سے دیدار باری تعالیٰ خواب میں ہوتا ہے

لاحول ولا قوة الا باللہ العظیم پچاس بار کہے یہان العلی کا لفظ مروی نہین ہے تو وہ
نہ نکلے گا دنیا سے یہانتک کہ دیکھہ لیگا اپنی جگہہ بہشت مین اور دیکھہ لیگا اپنے پروردگار
کو خواب مین اور نیت نماز حفظ ایمان کی کرے اس کے مناسب حکایت بیان
فرمائی کہ جسوقت مین مکۂ مبارک مین تہا تو روافض کا بادشاہ زادہ ایک عورت پر
عاشق ہو گیا وہ اس فکر مین تہا کہ اگر وہ حلال ہو جاوے اپنے مذہب مین صالح تہا
ایک دن وہ نزدیک شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور اپنا احوال بیان
کیا تو شیخ نے اس طرح دعا کی کہ الٰہی اَرِہِ الجنۃ یعنے خدایا تو اسکو جنت دکہادے
شیخ مدینہ کی دعا مستجاب ہو گئی اُسنے بہشت کو دیکھہ لیا بیہوش ہو گیا گر پڑا بعد ایک
مدت کے ہوش مین آیا تو مین نے پوچہا کہ تو نے کیا دیکہا کہا مین نے بہشت دیکہا مع
حور و قصور کے قولہ تعالیٰ وفیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین یعنے بہشت
مین وہ چیز ہے کہ جسکو جی چاہتے ہین اور آنکہین لذت لیتی ہین اُس بادشاہزادے نے
شیخ کے روبرو توبہ کی مذہب روافض کا چہوڑدیا سُنّی ہو گیا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت
اُس شہزادے کا باپ مر گیا تو سبنے کہا کہ بادشاہی تجہکو پہونچتی ہے اُسنے بادشاہی
چہوڑدی اور گودڑی پہنی درویش ہو گیا بادشاہی اپنے بہائی کو دیدی بہشت کے
دیکہنے لے عورت کا عشق اور بادشاہی چہوڑدی تو جو شخص حق کا جمال دیکہتا ہے وہ
کب دنیا و آخرت کی طرف نظر اٹہا کر دیکہیگا بعد اسکے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ زائران کو
نہ وقت موت کے وحشت ہوتی ہے اور نہ قبر مین اور نہ قیامت مین اور نور لا الہ الا اللہ

کا ایسا طالع ہوتا ہے کہ سارے نوروں کو چھپا دیتا ہے یعنے آفتاب اور مہتاب اور
ستاروں کے نور کو وذلک قولہ تعالی اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
اسلئے کہ نور لا الہ الا اللہ کا حقیقی ہے اور انکا نور مجازی ہے اذا طلع الحقیقۃ اندرج
المجاز یعنے جسوقت حقیقت طالع ہوجاتی ہے تو مجاز ناپیدا ہوجاتا ہے بعد اسکے فرمایا
قال اللہ تعالی لجہنم لمن خلقت قالت للجحود کلمۃ لا الہ الا اللہ یعنے اللہ تعالے
نے دوزخ سے خطاب فرمایا کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے تو اُسنے کہا کہ واسطے منکرین
کلمہ لا الہ الا اللہ کے ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جحد وانکار کے کیا فرق ہے فرمایا
الانکار عام والجحد الانکار مع الیقین وذلک قولہ تعالی وجحدوا بہا
واستیقنتہا انفسہم ظلما وعلوا یعنے انکار تو عام ہے اور جحد انکار ہے باوجود
یقین کے بعد اسکے فرمایا کہ اہل لا الہ الا اللہ کے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے
قیامت تک سب داخل ہیں ایک عزیز نے پوچھا کہ سکرات موت کے انکو ہوتے ہیں
جواب فرمایا کہ ہوتے ہیں لقولہ تعالی وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ
تحید سکرات موت کے حق ہیں لیکن اللہ تعالی آسانی کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس
اہل میں سب داخل ہیں لیکن میں سماع رکھتا ہوں کہ اس اہلیت سے مراد موافق شریعت
کے ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ لا الہ الا اللہ کا لکھو
اور فرق جحد وانکار کا جو میں نے بیان کیا غریب ہے **ایضا** فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ
روحہ کے وصال کا دن سہ شنبہ ہے یعنے منگل کا دن اور شیخ فریدالدین قدس اللہ روحہ

فرق درمیان جحد وانکار

کا وصال بہی روز سہ شنبہ کو ہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ کبیر منگل کے دن خوش ہوتے انکے
پوتے کہتے کہ آج سبق نہین ہے اس سبب سے خوش ہین ایک پوتا انکے پوتون مین
سے ولی اللہ تہا اُسنے کہا کہ خوشی شیخ کی یہ ہے کہ انہون نے لوح محفوظ مین دیکہہ لیا ہے
کہ منگل کے دن انکا وصال ہوگا وہ اس سبب سے خوش ہین لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف
دوست کے پہونچاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منگل کے دن مین واسطے زیارت مخدومون
کے گیا شیخ رکن الدین قدس سرہ کے قبر سے مین نے سنا کہ یا سید عظم یوم الثلثاء
لانہ وصال جدی و توسل بہ بعد اسکے فرمایا کہ مین اس سے پہلے منگل کے دن سبق
نہین پڑہاتا تہا اُسوقت سے پہر سبق پڑہاتا ہون اور باین طریق توسل کرتا ہون الٰہی
توسلت بھذا الیوم یوم وصال الشیخ الکبیر ان تجعلنا من المقربین لدیک
والواصلین الیک بعد اسکے فرمایا شیخ ہر کہ بتو پیوند میکند او در امان ست اور یہ آیت
شریف پڑہی قولہ تعالی وابتغوا الیہ الوسیلۃ ای توسلوا الیہ باولیائہ یعنے تم
توسل کرو طرف خدا تعالی کے ساتہہ دوستون خدا کے پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا سب لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا
بعد اسکے فرمایا کہ قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ کے مکہ و مدینہ مبارک مین واسطے تبرک
کے لیجاتے ہین مین نے دیکہا ہے کہ بیمارون کو دیتے ہین وہ صحت پاتے ہین اُس
زمین کے مشائخ ایسا اعتقاد رکہتے ہین اسی درمیان مین **حکایت** شیخ رکن الدین

فائدہ قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ سے بیمارون کو شفا ہوتی ہے

کی بیان فرمائی کہ ایک دن سندہی اُنکی خانقاہ سے حج کو گیا وہان غلہ گران تہا اُسکو سخت اضطرار ہوا کہا کہ مین تو شیخ کبیر کی خانقاہ مین چار قرص پاتا تہا اور یہان ایک بہی نہین پاتا ہون ایک بزرگ تہے اُنہون نے اُس سے کہا کہ شیخ شب جمعہ کو یہان آتے ہین بے ناغہ مقام شیخ کا بتایا جس جگہہ کہ وہ مشغول ہوتے تہے اس سندہی نے شیخ کو پہچان لیا سلام کیا اُنہون نے سلام کا جواب دیا شیخ نے ملتانی زبان مین کہا کہ مین تجہے کیون حیران دیکہتا ہون اُسنے اپنا واقعہ حال ملتانی زبان مین کہا شیخ نے اُس سے فرمایا کہ چار قرص تیرا وظیفہ یہان ہی پہونچیگا ہر روز اُسی وقت کہ وہان پہونچتا تہا تو لینا ہر روز چار قرص خانقاہ کے اور دو پیالے سالن کے پاتا اور کہاتا اور رہتا تہا

بعد اسکے فرمایا کہ شیخ رکن الدین نے واقعہ مین مجہسے کہا کہ سالک کی غذا قلیل الکمیۃ وکثیر الکیفیت ہونی چاہیے حتی یراعی اوراد جلدی لیجئے تاکہ وہ میرے دادا کے اوراد کی مراعات کرے بعد اسکے فرمایا کہ قلیل الکمیۃ وکثیر الکیفیۃ وہ ہے کہ وزن مین کم ہو اور اگر کسی کو اُسکی کیفیت پہونچے تو بہت ہو چند میوون کو گہی مین یا دودہ مین جوش دین اُنکو کہالے وضو و طاعت مین مقوی ہونگے بعد اسکے فرمایا ایک دن مین نے اپنے واسطے ایسی غذا کی تو شیخ کو بغایت خوش آئی پہر کسی نے واسطے میرے نہ کی دو تین تنکہ چاہیئے مین تہا کیونکر کہاؤن اور اشارہ طرف خادمون کے کیا کہ وہ واسطے ہمارے ایسا نہین کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن شیخ رکن الدین سے خاندان شیخ فرید ... ملتانی کو بلایا اور اُس سے کہا کہ شیخ کہانا نہین کہاتے ہین اور شیخ دوپہر کو وہی غذا کہاتے

[illegible]

بیان غذاے سالک قلیل الکمیۃ کثیر الکیفیۃ ہو

تھے جو مین نے کھے اُسدن ہی پیالہ بھر لائے پس خوردہ فرید طبیب کو دیا اُسنے کھالیا کہا
مین سات دن کھانا نہ کھاؤنگا ایسے غذا جو شخص کھاتا ہے وہ تھوڑے سے سیر ہو جاتا
ہے اور طاعت و وضو مین قوت ہوتی ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھ لے کہ تو سالک ہے کام آئیگا بعد اسکے فرمایا
کہ شیخ کامل حالت ممات مین وہ تربیت کرتا ہے کہ جو زندگی مین کرتا تھا جیسے کہ دعاگو
کو شیخ رکن الدین قدس سرہ نے تربیت کیا منجملہ اُس تربیت کے ایک یہ ہے کہ سلطان محمد
نے مجھکو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری تصرف مین کردین شیخ مجھکو خواب مین
دکھائی دیے کہا تو حج کو چلا جا تو غرق ہو جائیگا صبح کو شیخ کے امام نے کہا کہ سید جلد
روانہ ہو جا کیا تیاری کرتا ہے شیخ نے تجھے اشارہ کیا ہے مین نے مخدوم والد دامت
برکاتہ سے اجازت چاہے روانہ ہو گیا میرے پاس کوئی وجہ یعنے خرچ نہ تھا اللہ تعالی
نے اتنے فتوحات پہونچائے ایک عزیز حج کو روانہ ہوا تھا اُسکے گھر والے اُسے پھیر لائے
وہ لوٹ آیا وہ زادراہ مجھکو دیا مین پیادہ تھا گھوڑا دیا لیکن
مین نے وہ گھوڑا مولانا نظام الدین کرہ کو دیا پیادہ مدقوق تھے شہر مین لوٹ آئے
اور دعاگو پیادہ گیا حج سے پہلے پہونچ گیا بانواع نعمت مشرف ہوا دوسری تربیت
یہ ہے کہ اُنھون نے دو بار خواب مین مجھکو خرقہ پہنایا مین نے بعینہ وہی خرقہ اپنے سر
پہ پایا ایک خرقہ تو یہ ہے کہ ایک دن مین نکلے سے واسطے زیارت فقیہ بقال قطب کے
رن مین آیا انکو مین نے پایا کہ وہ مریض تھے بعد چند دن کے وفات پائی تیسری

فائدہ شیخ کامل حالت ممات مین بھی تربیت کرتا ہے

رات مین نے شیخ کو یعنی شیخ رکن الدین کو خواب مین دیکہا کہ انہون نے مجہے خرقہ پہنایا
اور کہا کہ یہ خرقہ صبح کو وقت زیارت کے پسر خرد فقیہ بصال کو پہنانا اور سجادہ اوسکو
دینا جسوقت مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے پایا اور تیسرے دن اُسکی زیارت
کے واسطے حاضر ہوا سارے امام واسطے زیارت کے حاضر تہے چاہتے تہے کہ بڑے
بیٹے کو سجادہ دیوین ایک بزرگ تہے اُنہون نے بآواز بلند مجہسے کہا یا سید البس
الخرقة التی البسہا لک الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین واجازہا لهذا
الصغیر یعنے اے سید تو پہنا وہ خرقہ کہ جو تجہکو شیخ رکن الدین نے خواب مین پہنایا ہے
اور اجازت پہنانے کی دی ہے تو اُسی فقیہ بصال کے چہوٹے بیٹے کو پہنا دے مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین نے تو یہ خواب کسی سے نہین کہا ہے اس سے کس نے کہدیا شاید
اہل مکاشفہ ہے پس مین اُٹہا اُس لڑکے کے نزدیک گیا وہ خرقہ مین نے اُسکو پہنا دیا
مین نے دیکہا کہ اُسکے سب بڑے بہائی آئے ہاتہہ باندہے اُسکے آگے کہڑے ہوئے اور
سجادہ اوسکو دیا اور کہا کہ ہم خادمی کرینگے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ لڑکا تمہارا مرید ہوگا
فرمایا مین شیخ نہین ہون مین تو وکیل ہون وہ میرے واسطہ سے شیخ رکن الدین کا مرید
ہوا بعد اسکے فرمایا اب مین نے سنا ہے کہ وہ بڑا ہو گیا ہے اور اُسدن بالغ نہین ہوا تہا
مقام ولایت مین پہونچا ہے اور میرے واسطے خطوط لکہتا ہے بعد اسکے فرمایا دوسرا
خرقہ یہ ہے کہ مین نے شہر کا قصد کیا خانقاہ مین چند روز مقیم ہو گیا مین نے خواب مین
شیخ کو دیکہا کہ انہون نے مجہے خرقہ پہنایا جب مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے اپنے سر پر

پاپا ہین نے لڑکون کے مان کے پاس رکہہ چہوڑا ہے اور اجازت پہنانے کی دی ایسی کم کسی کو
ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ خرقہ کس چیز سے ہے فرمایا بفرمان ملائکہ لائے بعد کے
شیخ نے کہا تو قطب عالم ہو گیا بشرط تواضع و مسکنت کے ایک عزیز نے پوچہا کہ قطب
اقلیم کے یا اقالیم کے فرمایا کہ ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ قطب الدین مؤلف رسالۂ
مکیہ کے بہی قطب تہے فرمایا کہ اُسی اقلیم ہین کے نہ اقالیم کے اس جگہہ سے ہشتم نظر ہی
ایضا ایک جوان آیا طاقیۂ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ کا التماس کیا اور کہا
کہ ہین نے اُنکی طاقیہ یعنے ٹوپی پہنی ہے فرمایا کہ ہم کسی کی تکذیب کیون کرین لاؤ پہناؤن
پہر پہنادی یارون نے یقین کر لیا کہ یہ کرامت مخدوم کی ہے **ایضا** فرمایا کہ پیوند
ایسے شیخ سے کرین کہ علماے زمانہ اُسکے مرید و معتقد ہون ساتہہ متشبہہ روستائی یعنی
دہقانی کے مغرور نہ ہو جائین اسلیئے کہ راہ مین خطر بہت ہے اتنے لوگ ہلاک ہو گئے ہین
دین بہی برباد کر دیا ہے وہ سخت کام ہے **ایضا** یہ حدیث بیان فرمائی لا الہ الا اللہ تواہ
بعدد کل کافر و کافرۃ یعنے ثواب اس کلمے کا بشمار منکرین اس کلمے کے ہے اسلیئے کہ
اُنہون نے رد کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب شیخ رکن الدین نے مجہسے کہا کہ تو قطب عالم
ہو گیا تو ترابی کہ جسنے بواسطۂ دعاگو کے شیخ کبیر کا خرقہ پہنا ہے مکے سے واسطے مبارکبادی
کے آیا اور کہا کہ اُس طرف بہی مشائخ کو یہ خبر ہو گئی ہے وہ بہی مبارکبادی ہین آئینگے
چونکہ ہین آپکا مرید ہون اسلیئے پہلے آیا بعد اسکے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری اور دیگر مشائخ
بہی واسطے تہنیت کے آئے اور بار ہا آتے تہے اسوقت بہی آئے ہین بعد اسکے فرمایا

ذکر قطب عالم شدن حضرت مخدوم قدس سرہ

ایسی شیخ سے کہ مرید ہون کہ علما و زمانہ معتقد او گردیدہ باشند

آمدن شیخ مدینہ و مشائخ دیگر برای مبارکبادی منصب قطبیت

که جب مین اس خطاب قطبی کے ساتہہ مخاطب ہوگیا تو مین نے دل مین ٹھیرایا کہ کسی جگہہ
نہ جاؤن بعض عزیز مزاحم ہوئے کہ شہر مین آؤ اور ہماری غرضین حاصل کرین چاہتا
تہا کہ لکھکر طرف بادشاہ کے بہیجدون کہ واقعہ مین شیخ عبداللہ مطری اور مشائخ دیگر کو
مین نے دیکہا کہ انہون نے کہا کہ تو جا اور انکی غرضین حاصل کر اسلئے کہ شیخ قطب عالم
نے تواضع و مسکنت کے ساتہہ تیری صفت کی ہے مین روانہ ہوگیا بعد اسکے فرمایا
تاکہ ہر کوئی جانے کہ حامی ہے آمد و شد رکہتا ہے ابتک انکسار ہے یارون نے کہا
کہ اعتقاد عام و خاص کا آپ کے حق مین خاص ہے اسلئے کہ اتنی ہزار توبہ و تعلق
کرتے ہین **ایضا** وقت تہجد کا خالی تہا ہم چند یار حاضر تہے فرمایا کہ سید مسعود میرے
مزاحم ہوئے کہ سونا کردے مین نے کردیا لیکن منع ہوگیا بعد اسکے یہ بیت فرمائی
گر ذرہ رخ تو تر گردد ؛ خاک اندر کف تو زر گردد ؛ بعد اسکے فرمایا کہ بعض اصحاب
میرے ان شاء اللہ تعالی ایسے ہوجائینگے مین امید رکہتا ہون ہم سب نے قدمبوسی
کی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من اینکہ گفتم جملہ بنویسید بنوشتم
ایضا توکل مؤذن نے اذان کہی فرمایا اجابة الفعل اولی من القول یعنے اجابت
فعلی بہتر ہے قولی سے یعنے ہم مسجد مین ہین اگر بات کرین تو درست ہے بعد اسکے فرمایا
کہ فتاوی مین ہے یکرہ الکلام اذا طلع الصبح ای کلام الدنیا یعنے جو وقت صبح
اوگے تو دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر سبق پڑہین اور دینی فائدہ
یا حکایت اخروی ہو تو روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند

من این مسائل وحدیث کہ گفتم بنویسید **ایضاً** فرمایا کہ شیخ ضیاء الدین چچا شیخ شہاب الدین کے ایکدن انکو خدمت مین شیخ عبد القادر قدس سرہ کے لے گئے کہا کہ میرے اس بھتیجے نے علم کلام ومناظرے مین غلو کیا ہے شیخ نے اُنکے سینے پر ہاتھ ملا علم کلام ومناظرہ محو ہوگیا مگر اسقدر کہ مسائل اعتقاد کے فرض ہین دوسرے بار ہاتھ ملا تو علم سلوک رکھدیا اور خرقہ تبرک کا پہنایا اور فرمایا کہ شیخ شیوخ ہوگا پس وہ مشغول ہوگئے بعد اسکے اُنکے چچا نے علم مناظرے کا ایک مسئلہ پوچھا جواب نہ دیا سب بھول گئے

ایضاً ایک عزیز نے پوچھا کہ اَوّابین کے کیا معنی ہین فرمایا الاَوْبُ الرجوع الی اللہ عما سوی اللہ تعالی والانابۃ مثلہ والتوبۃ عام یعنے اَوب کے معنی رجوع ہونا ہے طرف اللہ تعالی کے اُس چیز سے جو کہ سوا اللہ سبحانہ کے ہے اور معنی انابت کے بھی یہی ہین اور معنی توبہ کے عام ہین یعنی معنے مذکور کو شامل ہین اور دوسرے معنی یہ ہین کہ الرجوع من المعصیۃ الی الطاعۃ ومن الدنیا الی العقبیٰ ومن الشر الی الخیر ومن الشرک الی التوحید ومن النفاق الی الاخلاص ومن الکفر الی الایمان ومن الظلم الی الصلاح ومن الحرام الی الحلال یعنے پھرنا ہے نافرمانی سے طرف فرمانبرداری کے اور دنیا سے طرف آخرت کے اور برائی سے طرف بھلائی کے اور شرک سے طرف توحید کے اور نفاق سے طرف اخلاص کے اور کفر سے طرف ایمان کے اور ظلم سے طرف صلاح کے اور حرام سے طرف حلال کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند وفرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس پس نبشتم **ایضاً** ایک عزیز نے پوچھا کہ گلیم یعنے کمل پر نماز پڑھنا کیسا ہے

ذکر عطا فرزندان بحر علوم کو خرقہ خلافت شریف حضرت غوث الاعظم

فائدہ معنی اوابین

فائدہ نماز پڑھنا گلیم

جواب فرمایا یجوز عندنا وعند الشافعی وعند احمد بن حنبل خلافا لمالک

فانہ یقول اذا کان الکساء ثخینا یکرہ الصلوۃ علیہ واذا کان رقیقا بحیث

یصل شدۃ الارض فی جبہتہ لایکرہ عندہ یعنے نزدیک تینون امامون کے

کمل پر نماز پڑہنا بغیر کراہت کے درست ہے اگرچہ وہ سخت ہو بخلاف امام مالک رحمۃ اللہ

تعالی کے کہ وہ کہتے ہین کہ اگر کمل سخت ہو تو اسپر نماز مکروہ ہے اسلئے کہ سختی زمین

کی اسکی پیشانی کو نہین پہونچتی ہے ویسے کمل دمشق مین ہوتے ہین یہان نہین ہین

اور اگر کمل باریک ایسا ہو کہ سختی زمین کی اسکے پیشانی کو پہونچے تو باتفاق نماز مکروہ

نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہمارے دیار کے کمل پر زمین کی سختی پیشانی کو پہونچتی ہے

تو نماز باتفاق مکروہ نہین ہے اور ویسے سخت کمل دمشق مین ہوتے ہین اور جگہہ

نہین ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ گلیم اور فائدہ جو مین نے

کہا لکہہ لو غریب ہے **ایضا حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ پیادہ جاتے تہے تہک

گئے کہنا شروع کیا یارسول اللہ ارکبنی فقال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا ارکبک واللہ ثم قال واللہ ارکبنک فارکبہ یعنے ابو موسی نے کہا یارسول اللہ

مجہکو سوار کر لو مین تہک گیا ہون پس آپنے فرمایا واللہ مین تجہکو سوار نکرونگا وہ پیچہے

رہگئے ذرا دیر بعد آپنے فرمایا کہ تو آ واللہ مین تجہکو سوار کرونگا پہر انکو سوار کر دیا بعد اسکے

فرمایا یہ کیونکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کہائی کہ مین سوار نہ کرونگا

بعد اسکے قسم کہائی کہ مین سوار کرونگا فرمایا کہ پہلے قسم اور حالت مین تہی قافلہ کسی خوف کی وجہ سے جلد جاتا تہا اگر مین سوار کرونگا تو اونٹ گران بار ہین زیادہ تر گران بار ہوجائین گے یہان سے تو بکثر گزر جائین آخر کو جب خوف جاتا رہا امن ہوگیا آہستگی آئی تو آپ نے قسم کہائی کہ مین تجہکو سوار کرتا ہون اول قسم اور حالت مین تہی اور دوسری قسم اور حالت مین ایسا درست ہے پس روے مبارک بر این فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ سوگند کہ گفتم بنویسید پس نوشتم **ایضا** ایک عزیز سبق مصابیح کا خدمت مین پڑہتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من علامات الساعۃ ان یکون العُراۃُ الرعاء الشیاہ یتطاولون فی البنیان یعنے ایک نشانی قیامت سے یہ ہے کہ نا اہل فرمان فرما ہوجائین یعنے نالائق حاکم ہون پس بڑے بڑے مکان بنائین بعد اسکے فرمایا کہ غلام ہون اور اس دیار کے امیرون کا یہی حال ہے جسوقت ولایت اقطاع مین جاتے ہین تو لوگون کے گہر بغصب لیتے ہین اور خود اُنمین رہتے ہین بر سر چند روز دوسرا آتا ہے وہ اُس جگہہ بیٹہتا ہے اور یہ بات واقعی ہے ؎ بچند روز دگر بارگاہ بوم شود ٭ نگار خانۂ دولت کہ بارجاے شہست ٭ ؎ این منظر نو بلند افراشتہ گیر ٭ صد نقش در و ز رنگ انگاشتہ گیر ٭ در روے مہ ساز حرمی داشتہ گیر ٭ روزے دو سہ بنشستہ و بگزاشتہ گیر ٭ ؎ طلب منصب نمیکند صاحب عقل ٭ عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایانرا ٭ اور یہ آیت شریف پڑہی قد جئتمونا فرادیٰ کما خلقناکم اول مرۃ و ترکتم ما خولناکم وراء ظہورکم

ومانری معکم شفعاءکم الذین زعمتم انھم فیکم شرکاء لقد تقطع بینکم وضل عنکم ماکنتم تزعمون ای لقد تقطع وصلکم بعد اسکے فرمایا کہ لفظ بین مرفوع آیا ہے فاعل تقطع کا نہ یہ وہ بین ہے جو کہ بمعنی وسط ہے وہ منصوب ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ بین کے معنی اضداد مین اسکو فراق مین بہی استعمال کیا ہے اور وصال مین بہی اور یہان اس آیت شریف مین بمعنی وصل کے مستعمل ہے یعنے تمہارا وصل کٹ گیا جو کہ درمیان شریکون یعنے معبودون تمہارے کے تہا اور یہ بیت عربی پڑہی

بیت لولا البین لم یکن الھوی ؎ ولولا الھوی ما شق البین ؎ اول بین کے معنی فراق ہین یعنی اگر فراق نہوتا تو ہوی نہوتی اور دوسرے بین کے معنی وصال ہین یعنے اگر ہوی یعنے محبت نہین ہوتی تو وصال خوش نہ کرتا پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ با بیان آن آیت و شعر عربی بنویسید کہ غریب ست پس نوشتم

ایضا ایک عزیز قصیدہ لامیہ کا سبق پڑہتا تہا نظم اس باب مین تہی **بیت** یراہ المؤمنون بغیر کیف ؎ وادراک وضرب من مثال ؎ مخدوم دامت برکاتہ نے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار بعد اسکے فرمایا الادراک رؤیۃ الشئ مع الجوانب والجھات واللہ تعالی متعال عن ذلک والمخلوقات کلھا فی الجوانب والجھات فتحقق الادراک یعنے معنی اصطلاحی ادراک کے یہ ہین کہ دیکہنا کسی چیز کا مع جانبون طرفون جہتون کے اور اللہ تعالی انسے منزہ ہے اور ساری مخلوقات جانبون جہتون

بیان معنی ادراک و رویت حق سبحانہ

مین ہے پس ادراک متحقق ہوتا ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزندمن فائدہ ادراک کا لکہو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنا ہے ہرگز ہندوستان مین
نہین سنا تہا **ایضا** فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بی بی کے
حجرے مین تشریف رکہتے تہے دوسری بی بی نے اپنے حجرے سے ایک پیالہ کہانا بہر کر
بہیجا اُن بی بی کو جنکے حجرے مین تہے غیرت آئی اسلئے کہ آپ اُنکے حجرے مین تہے اُنہون
نے وہ پیالہ توڑ ڈالا اور کہا کہ آپ میرے حجرے مین اُسکا کھانا کہاتے ہو پس آپ نے
وہ پیالے لیا او جمع کیا اور کہانا اُسمین ڈالا اصحاب کو بلایا اور اُنکے ساتہہ کہایا اور
فرمایا کہ تمہاری مان نے غیرت کی پہر دوسرا برتن اُن بی بی کے حجرے مین بہیجدیا اور
ٹوٹا ہوا پیالہ اُنہین بی بی کو دیا بعد اسکے فرمایا کہ جہان پیغمبر علیہ السلام کی بی بیان
ایسی ہون جو کہ ساری عورتون سے بہتر و برتر ہین تو اور عورتون کی رشک کا کیا
کہنا ہے **ایضا** فرمایا ولذکر اللہ اکبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ اسکے دو معنی ہین ایک یہ ہین کہ اضافت طرف فاعل کے ہے تو معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا
اللہ تعالی کا تمکو بہتر ہے تمہاری یاد کرنے سے اُسکو دوسرے یہ ہین کہ اضافت مصدر
کی طرف مفعول کے ہے معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا تمہارا اللہ تعالی کو بہتر ہے ساری طاعت
سے جو کہ سواے ذکر کے ہے ای اکبر من کل طاعتکم پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا لا یصل احد الی اللہ الا بذکرہ یعنے نہین پہونچتا ہے
کوئی طرف اللہ تعالی کے مگر اُسکے یاد کرنے سے فرمایا کہ واسطے ذکر کے تنہا حجرہ چاہئے اور

فا — غیرت کرنا امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن

فا — معنی ولذکر اللہ اکبر

وجہ حلال چاہیے شبہات نہو یہان کیونکر میسر آئے اوچہ مین لوگ آتے ہین انکو حجرے
دیتا ہون اور ذکر مین مشغول کرتا ہون روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے کہ بہائیو چاہیے کہ رات دن مین ایک دو وقت یا مین وقت ذکر مین مشغول
ہوؤ تو بہی نافع ہے ہم سب نے قبول کیا اپنے حجرون مین مشغول بذکر ہوئے بعد اسکے یہ
حکایت بیان فرمائی حاکیا عن اللہ تعالی انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت
شفتاہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے سے حکایت کی کہ اللہ سبحانہ
فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ساتھ ہون جسوقت کہ وہ مجھکو یاد کرے اور اُسکے دونو
ہونٹھہ ہلین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مشائخ مریدون کو اوراد مین مشغول نہین کرتے
ہین ابتدا ذکر کا حکم دیتے ہین جب بعد ذکر کے تصفیہ پاگیا تو اوراد مین مشغول کرتے
ہین مین کیا کرون مین تو اوراد کے نگاہ رکہنے کا حکم دیتا ہون تاکہ بیکار نرہین بعد اسکے
فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا ہے کہ واذکر ربک فی نفسک
تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والآصال فرمایا تضرعا ای
جہرا لان التضرع من الضراعۃ وھو الاظہار اور خیفۃ مشترک ہے بمعنی سر وجہر
دونو کے اور ودون الجہر مین واو عطف کا ہے یعنے صبح وشام مین پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث اور بیان اس آیت کا جو مین نے
کہا سب کو لکہہ لو بعد اسکے ایک عزیز نے تلقین ذکر کا التماس کیا فرمایا مربع بیٹہہ یعنے
چار زانو اور دونو ہاتہہ زانو پر رکہنا چاہیے یا ہاتہہ باندہ لین جیسے کہ نماز مین باندہتے

زین بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو تلقین ذکر کی بر طریق سند کے اول ہوئی ہے یعنے ہاتہون کو
رانو پر رکہنا چاہیئے بائین طرف سے لا کا مد شروع کرین اور دائین جانب نفی کو تمام
کرین پہر اثبات بہی بائین جانب مین کرین اسلئے کہ دل بائین طرف ہے پس دل سے
نفی کرے اور دل ہی مین اثبات کرے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی
ہے کہ آپ نے صحابہ کو تلقین ذکر کی فرمائی ہے اور ذکر خفی دل مین کہے زبان کو بند کرے
لیکن ساتہہ حرکت مذکور کے بعد اسکے قعود بہی وہی فرمایا کہ قعود دو طرح کا ہے ایک تو تشہد کا
قعود جو کہ ارکان سے ہے دوسرا بدل قیام سے کہ بیٹہکر پڑہے بعد اسکے فرمایا وہ قعود کہ
قائم مقام قیام کے ہے ہمارے مذہب یعنی مذہب حنفی مین مربع بیٹہے تاکہ فرق ہوجاے
درمیان قعود نماز کے اور اُس قعود کے جو کہ قائم مقام قیام کے ہے اسی اثنا مین ایک عزیز
نے پوچہا کہ مربع بیٹہے جواب فرمایا کہ اخذنا قول مالک رحمہ اللہ تعالی بعد اسکے فرمایا
کہ مربع بیٹہنا بادشاہون کے ساتہہ مشابہ ہوجاتا ہے اس جہت سے ہمنے چہوڑ دیا ہے
اور ہمنے تفحص و تلاش بہی کیا تو ہمارے مخدوم لوگ مربع نہین بیٹہتے تہے اور یہ روایت
معمول بہ نہین ہے کہ کوئی مربع بیٹہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من فائدہ ذکر و قعود کا اور اُسکا اختلاف لکہو غریب ہے کم کوئی جانتا ہے پس مین نے لکہہ لیا
بعد اسکے اس آیت شریف کے معنے بیان فرمائے قولہ تعالی الیہ یصعد الکلم الطیب
والعمل الصالح یرفعہ فرمایا کہ یصعد فعل لازم ہے پس معنی یون ہونگے کہ طرف اللہ عز و جل
کے چڑہتی ہین باتین پاک اور یرفع فعل متعدی ہے پس معنی یہ ہونگے کہ نیک کام کو اوپر

لیجاتا ہے یعنے فرشتے اوپر لیجاتے ہین پس ذکر تو بیواسطہ ہے اور عمل صالح بادواسطہ ہے اور
ذکر واصل ہے اور موصل بھی ہے یعنے خود پہونچتا ہے اور صاحب اپنے کو بھی پہونچا دیتا ہے
ایک عزیز نے سوال کیا کہ الکلم جمع ہے اور الطیب واحد ہے پس واحد صفت جمع کی
کیونکر مستقیم ہوگی فرمایا کہ طیب بر وزن فیعل ہے اجوف یائی سے یاے اول اصلی ہے اور
دوسری زائدہ ہے دونو جمع ہوئین اور یہ مکروہ ہے اسلئے ایک کو دوسرے مین ادغام
کردیا جیسے کہ سید دست تعلیل یہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ فعیل مشترک ہے درمیان مذکر و مونث
کے اور درمیان واحد و جمع کے یہان طیب بھی بمعنی جمع کے ہے پس صفت جمع کی ہوسکیگی
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من بیان آیت مذکور کا لکھ لو
پس مین نے لکھ لیا **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز منجملہ ابدال کے عالم طیر رکھتا ہے وہ شب جمعہ
کو دروازے کے آگے پہونچا تہا خانقاہ بادشاہ کی جہت سے اندر نہین آیا اُسنے ایک آدمی
بھیجا اُسنے سلام کہا اور زمین چومی اور کہا کہ تم ہر لحظہ ملوک کا کہانا کہاتے ہو یہ وظیفہ جو کہ
فوت ہوتا ہے اُسی سبب سے ہے اور وہ فوت وظیفے کا مسبعات عشر تہی بعد اسکے فرمایا
کہ تہجد بھی فوت ہوگیا جو کہ کسی وقت فوت نہین ہوا ہے مین نے اُسدن خان جہان کا
کہانا کہایا تہا اُس طرف تاجر لوگ خانقاہ بناتے ہین اور وجہ حلال خرچ کرتے ہین اور
خانقاہ کے نیچے حجرے وقف کردیتے ہین ہندوستان مین اصلا یہ رسم نہین ہے بعد اسکے
فرمایا کہ اُس طرف مشائخ کبار سے کوئی نہین رہا ہے عزیزان مجاورین دعاگو کو التماس
خرقے کا لکہتے ہین مین اسی جگہہ سے بہیجدیتا ہون اور نیز بواسطۂ دعاگو مخدوم لوگون کے

مرید ہوئے ہین آسی حکایت مین تہے کہ ایک عزیز پہونچا بہت رویا ذرا دیر کے بعد اُسکو
تسکین ہوئی پوچہا تو کہان سے آتا ہے اور تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ مین مجاور کعبہ
سے آتا ہون چند سال مین مجاور رہا ہون مخدوم جہانیان کے اشتیاق مین آیا ہون
اور نام میرا فخر الدین ترمذی ہے اور تولد میرا ترمذ مین ہوا ہے پوچہا کہ اُس طرف
مشائخ مین سے کوئی باقی رہا ہے اُسنے کہا کہ مثل مخدوم قطب عالم کے کوئی نہین ہے
مشغول لوگ بہت ہین بعد اسکے بیعت کی مرید ہوا اور واسطے تین ۳۰۰ سو آدمیون کے خرقہ
طلب کیا کہ اُنہون نے بیعت کا التماس کیا ہے فرمایا دیتا ہون سر مبارک پر ملبوس
کیا پہر اُسکو دیدیا بعد اسکے اُسنے کہا کہ جو خانقاہ کہ بنام مخدوم اُس طرف نصب کی
ہے آپ اُس بادشاہ کو لکہدو کہ اُس خانقاہ کی خادمی مجہکو دین منشیون سے فرمایا کہ
لکہدو اُنہون نے لکہکر دیدی چند مدت وہ شخص اسی جگہہ خدمت مین تہا پہر اُسکو
رخصت کیا **ایضا** فرمایا کہ منصور نے انا الحق کہا مین نے اُس طرف مشائخ سے
دو طریق سنے ہین ایک یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے طرف سے حکایت کرنیوالے تہے
اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ مجنون سے پوچہا ما اسمک قال لیلے
حاکیا عن محبوبتہ یعنے تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ میرا نام لیلی ہے غایت غلبۂ محبوبہ سے
خود ناپیدا ہو گیا وکذالک المنصور یعنے منصور بہی اسی طرح تہے دوسرا طریق یہ ہے
کہ وہ منبر پر وعظ کہہ رہے تہے ندا سُنی کہ مَن یفدی لنا روحہ فقال انا الحق ای
الثابت بفداء روحی یعنے کون ہے کہ اپنی نازنین جان کو ہمارے واسطے قربان

فا ذکر منصور رحمہ اللہ

کرے منصور نے منبر پرسے کہا کہ مین ثابت و استوار ہون واسطے فدا کرنے اپنی جان کے

بعد اسکے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ای لن

تنالوا الباز حتی تبذلوا الارواح کم بالمجاهدة یعنے تم ہرگز نہ پہونچوگے اسد عزوجل

کو یہانتک کہ تیغ مجاہدہ سے جان بازی نہ کرو ف جان عود بود ہمیشہ در مجمر ما

خون ریز بود ہمیشہ در کشور ما گر داری سر ما وگرنہ دور از بر ما ما دوست کشیم تو ندار ی

سر ما پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ دو نو وجہین منصور

کی اور بیان اس آیت کا لکہو غریب ہے ایضا فرمایا کیا حکمت ہے کہ پس افگندہ یعنے

فضلہ مکہی کا شہد شیرین ہوجاتا ہے اسلئے کہ اُسنے فرمانبرداری کے فرمان بری کی تاثیر سے

شہد ہوا اور لوگون کی شفا ہوگیا اور یہ آیت کریمہ پڑہی قولہ تعالی و اوحی ربك

الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا و من الشجر و مما یعرشون ثم کلی من کل

الثمرات فاسلکی سبل ربك ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه

شفاء للناس ان فی ذلك لایة لقوم یتفکرون نحل سے مراد شہد کی مکہی ہے کہ شیرین

و تلخ درخت سے کہاتی ہے فرمانبرداری کی تاثیر سے ایسا پاکیزہ شہد اُسکے پیٹ سے باہر

آتا ہے اور آدمی کی نافرمانی سے اُسکا پس افگندہ ایسا پلید باہر آتا ہے یہ اُسکی نافرمانی

کی تاثیر سے ہے اور یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا

من الظالمین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو سنے

کہا لکہو پس مین نے لکہہ لیا ایضا فرمایا کہ جسوقت اعادی یعنے دشمن غلبہ کرین تو

ف [illegible]

ف [illegible]

ف [illegible]

ٹوپی کوائی نہین وہ اُسی وقت مقہور ہو جائین گے جب دفع ہو جائین تو سیدہی کرلین
اور یہہ لین مجرب ہے اور جو مین ہوا تہا دعاگو نے ایسا ہی کیا تہا وہ مقہور ہو گئے فرمایا
کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور
آپ وضو کر رہے تہے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور ایک
روایت مین ہے کہ تیمم کیا اور جواب دیا اُس صحابی نے پوچہا یا رسول اللہ آپنے کیون سلام
کے جواب مین دیر فرمائی آپنے فرمایا کہ السلام ایک اسماے صفات اللہ عزوجل سے
ہے مین کیونکر بے وضو زبان پر کہون بعد اسکے فرمایا واسطے سالک کے بہی یہ شرط ہے کہ
ذکر مین با طہارت ہو اور بدن مین پاک ہو اور دل مین پاک ہو اور کپڑے مین پاک ہو اور
جاے پاک مین ہو اُس ذکر کا اثر اُسمین پیدا ہوگا اور ایسا ہی ذکر موصل ہے طرف حقتعالی
کے **ایضا** فرمایا کہ اگر کوئی چہینکے اور حمد نہ سُنے تو یون کہے یرحمک اللہ ان حمدت
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو
جملہ غریب ہے مین نے لکہہ لیا **ایضا** ملک مین بلاد عرب کا ذکر نکلا فرمایا کہ وہان
کی مسجدون مین مردون کے حجرے علحدہ اور عورتون کے حجرے علحدہ واسطے اعتکاف
کے ہوتے ہین اور اُسمین عورتین علحدہ مشغول ہوتے ہین اس جگہہ نہین ہے اور بلاد
فارس مین بہی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف خواجگان تجار خانقاہین اوپر
بناتے ہین اور خانقاہ کے نیچے حجرے اُنکو وقف کر دیتے ہین اور کنیزکان شرعیہ یعنے
لونڈیان بازار سے خرید کرتے ہین جب کوئی مسافر پہونچتا ہے اور جو رد دو الا ہے تو

اسکو ہبہ کر دیتے ہین یعنے بخشدیتے ہین اور اسلی ملک کر دیتے ہین اسلیئے کہ واسطے دخول
کے ملک شرط ہے جب تک کہ وہ رہین جسوقت وہ جاتے ہین تو اُس بخشی ہوئی لونڈی
کو خصم یعنے مالک کے سپرد کر دیتے ہین اور اگر مسافر جورو نہین رکھتا ہے تو نکاح کر دیتے
ہین جب تک کہ وہ رہے جب جاوے تو چھوڑ دے اور مالک کو سونپ دے اُس طرف
یہ بات نہین ہے اگر مسافر کو حاجت ہو تو وہ کہان جائے بعد اسکے فرمایا کہ خواجگان تجار
نے نام دعاگو کے خانقاہین اوپر بنائی ہین اور اُنکے نیچے حجرے بنا گئے ہین مسافر آرام
پاتے ہین **ایضا** مخدوم جہانیان نے اس فقیر سے فرمایا کہ چند روز ہوئے کہ کوئی سبق
نہین پڑہتا ہے بندے نے خدمت کی یعنی سلام کیا اور سبق رسالے کا شروع کیا
ترتیب اسمین یہی کہ اول مرتبہ شریعت ہے مرید کو چاہیئے کہ شرائط صحت شریعت پر
مواظبت یعنے مداومت و ہمیشگی کرے اور اُسکی محافظت و نگہداشت مین کوشش
فرمائی جب کہ اس باب مین باندازہ وُسع و طاقت کوشش کریگا اور اُسکا حق پورا پورا
ادا کریگا اور ہمت عالی رکھیگا تو بسبب برکت ادا کرنے حق شریعت کے اور ثمرۂ علو ہمت
کے طریقت کا دروازہ اُسے مونہہ دکھائیگا جو کہ دل کی راہ ہے اور جسوقت طریقت کے
حقوق ادا کریگا اور اُسمین کسی طرح کی تقصیر نہ لائیگا اور اسمین بہی ہمت اعلی رکھیگا
کیونکہ بے ہمت مرید کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے اور جب عہدۂ طریقت سے باہر آئیگا اور
حق تعالی اُسکے اندر سے یہ بات جان لیگا کہ وہ ہمت عالی رکھتا ہے اور سوائے حق کے
کسی چیز سے آرام نہین پکڑتا ہے تو وہ اُسکی آنکہہ کے روبرو سے پردے اُٹھا دیگا اور معنی

حقیقت کے جو کہ مقصود سالکون کا ہے اُسپر کشف ہو جائیگا اُسوقت لوگون نے عرض
کیا کہ حقیقت کیا ہے جواب فرمایا کہ دل کی آنکھہ سے اپنا دیدار بیچون و بیچگون اوسکو
دکہادیگا جسوقت مرید صادق کو یہ معنی ظاہر ہوتے ہین تو وہ سب سے مونہہ پہیر کر
حق کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اُسکی طلب مین کمر ہند جدّ و اجتہاد یعنے سعی و کوشش
کا جان کے کمر پر باندہتا ہے اور ہمیشہ اُسکا طالب رہتا ہے اگر دنیا و آخرت کو اُسکے
دل کی آنکھہ کے روبرو رکہین تو اُسمین نہین دیکہتا ہے اور جو کچھہ جانتا ہے اُس سے
ی غیرت رکہتا ہے اُسکا نقش اپنے روبرو سے مٹا دیتا ہے اور سخت کام اُسپر آسان
ہوجاتے ہین کوئی چیز زیادہ تر سخت بے تعلقی و بے چیزی و تنہائی دل سے نہین ہے
ب چیزین اُسکے مطلوب ہو جاتی ہین اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ یہ چیزین اُسکے مطلوب
نہین ہوئی ہین تو تو جان لینا کہ اُسکو یہ معنی ظاہر نہین ہوئے ہین اور اُسکی نظر طریق
پر نہین کہلی ہے اور جام جمعیت کا اُسکو نہین دیا ہے اسلیئے کہ آرام وہم کا پانے مین
اور پریشانی مین اور وجود اسباب و کاردانی مین ہے اور آرام دل کا نہ پانے مین اور
جمعیت مین اور ترک اسباب و ناتوانی مین ہے اگر مرید صادق ہے اور صدق مین
صادق سچا ہے یعنے زیرک دانشمند ہوشیار تو وہ درویشی و بے اسبابی و بے چیزی
کو اختیار کریگا اور اُسمین مفتخر و مباہی ہوگا کیونکہ فخر و مباہات سب چیزون مین حرام
ہے مگر فقر مین حرام نہین ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی وجہ کے
ساتھہ فخر نہین فرمایا مگر ساتھہ فقر کے کیونکہ آپکا قول ہے فقری فخری یعنے فقر میرا فخر ہے

میرا ہر مرتبہ عالی تر اور ہر درجہ متعالی ترمین اپنے فخر ہین کیا اور اسلیے ساتھہ مباہات
نہ فرمائی اور جب فقر پر پہونچے تو اسمین مباہات کی اور اُسکے ساتھہ فخر فرمایا اور اس
مرتبے کا بزاری وابتہال حضرت ذوالجلال سے سوال کیا اللھم احینی مسکینا
وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یعنے اے اللہ تو مجھکو زندہ رکھہ
مسکین اور مار مجھکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پہلی راہ سلوک کی
توبہ نصوح ہے جیساکہ حق تعالی نے فرمایا ہے توبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون
لعلکم تفلحون یعنے توبہ کرو تم طرف اللہ کے سب اے ایمان والو شاید تم فلاح
پاؤ یہ آیت شریف حق مین صحابہ رضوان اللہ علیہم کی نازل ہوئی ہے اور وہ تائب
ہوئے ہین اور اُنہون نے کفر سے اعراض اور طرف ایمان کے اقبال و توجہ اور گناہ
کی طرف پیٹھہ کی تہی اور طاعت کے طرف متوجہ ہوئے تہے مین نے پوچھا کہ جب وہ
ایسے صفت کے تہے تو پہر توبوا الی اللہ کے کیا معنے ہین جواب فرمایا کہ توبہ تو سب پر
فرض ہے ہر ساعت مین اور ہر سانس مین لیکن کافرون پر فرض ہے کہ وہ کفر سے
توبہ کرین اور فاسقونپر فرض ہے کہ وہ طاعت و فرمان برداری کے طرف جہکین اور
مومنونپر فرض ہے کہ وہ محسن ہو جائین اور محسنونپر فرض ہے کہ وہ احسن ہنجائین
اور واقفونپر یعنے ٹہیرنیوالونپر فرض ہے کہ وہ نہ ٹہیرین اور چلے جائین اور مقیمون پر
یعنے اقامت کرنیوالونپر فرض ہے کہ وہ حضیض سے طرف اوج کے چڑہ جائین مین نے
پوچھا کہ حضیض کیا ہے فرمایا ضد اوج کے یعنے فرو ماندن یعنے نیچے رہجانا اور اگر انکو

فرض ہے کہ وہ مقرب ہو جائین اور طالبون پر فرض ہے کہ وہ واصل ہو جائین ہر رستہ
چلنے والا کہ کسی مقام مین مقیم ہو جاوے تو وہ گناہ ہے اُس سے توبہ کرنا چاہیے اور آگے
چلنا چاہیے تمراس معنی کا ہے کہ توبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون توبہ گناہ کے اندازے
پر ہوتی ہے گناہ شریعت اور گناہ طریقت سے تاکہ رستگار نجات پانیوالے ہو جائین مقصود
یہ ہے کہ تو جس مرتبے مین ہے اُس سے اور مرتبہ برتر ہے اُس مرتبے سے اس مرتبے
مین آنا فرض ہے ورنہ سلوک سے رہ جائیگا اسلیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے سیرُوا سبق المفردون تم سلوک کی راہ چلو سبقت لینے پیش دستی کر گئے
تنہا کرنیوالے یعنے غیر حق کو اپنے دل سے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی سالک سیر سلوک مین
توقف کرے اور نہ گزرے تو وہ اُسکے حال کا گناہ ہوگا اسکے مناسب **حکایت** بیان
فرمائی کہ شیخ عبدالرحمن بغدادی کا ایک مرید تہا چار برس اُسنے کوئی چیز نہ کہائی اُس
مرید کے واقعۂ حال کی شیخ کو خبر پہونچی شیخ نے فرمایا کہ بیچارہ ترقی سے رہ گیا فرشتون
کے مقام مین منزل کی مین نے پوچہا کہ وہ تو بصفت ملائکہ ہو گیا اس مرتبے سے اور بہی
کوئی مرتبہ بالاتر ہے کہ اُس سے ترقی ہو جاوے مین نے اسکا جواب پایا کہ فرمایا مرتبہ نبوت
کا اس سب سے ترقی کا ہے یہانتک کہ وصال ہو جاوے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ عبدالرحمن
نے کہا کہ لوح محفوظ مین اسکے نام پر چار برس کا رزق لکہا ہے پس اُس مرید کو طلب کیا
اور ایک لقمہ اسکے موہنہ مین دیا اُسنے کہا لیا اُسی وقت اُسکو ترقی ہوگئی اللہ تعالی کا قول
پاک ہے یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق کہانا کہانا اور بازارون مین چلنا پھرنا

پیغمبرون کی صفت ہے سب کہانا کہاتے اور بازارون مین پیادہ چلتے تہے اور سودا
سُلف لاتے تہے المشی پیادہ رفتن یعنے مشی عربی زبان مین پیادہ پا چلنے کو کہتے
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من حمل سلعۃً من السوق فقد
بَرِیٔ من الکبر یعنے جو شخص کہ سامان اُٹہا لائے بازار سے تو مقرر وہ بری ہوا کبر سے کبر
کے معنے ہین بزرگی کردن آور برارت کے معنے بیزار شدن یعنے وہ اپنے آپ کو بڑا
سمجہنے سے پاک صاف ہوگیا یہ سب ترتیب آغاز سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہے
ایضاً مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت مین مصحف یعنی قرآن شریف پڑہتے تہے فرمایا
کہ مین ساتون قراتون کا سُماع رکہتا ہون اُس طرف مین نے استادون سے سُنی ہین
اور اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور آپ سے اللہ تعالی تک ہے جو شخص
مجہسے سُنے تو اسناد اُسکا صحیح ہے **ایضاً** فرمایا کہ امام مجاہدؒ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہین کہ اُنہون نے کہا کہ مین بہوک کے مارے واسطے قوت کے پیٹ پر
پتہر باندہتا اور نماز سے دونو ہاتہ زمین پر رکہکر اُٹہتا تہا ایک دن مین بر سر راہ
بیٹہا امیر المومنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گزر کیا مین نے ایک آیت بیان مین
بہوک کی پیٹ بہرنے کی پڑہی مین بہوکا تہا او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا
مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ اُنہون نے مجہے سیر نہ کیا اُنکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے گزر کیا مین نے وہی آیت پڑہی اُنہون نے بہی سیر نہ کیا اسی طرح بہت سے صحابہ نے گزر
کیا کسی نے میرا پیٹ نہ بہرا یہا نتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گزر فرمایا

مجھپر نظر کی جو کچھہ میرے دل مین تہا اُسکو دریافت کرلیا اور تبسم فرمایا پہچان گئے کہ مین بہوکا ہون مجہسے فرمایا اے ابو ہریرہ تو میرے گہر مین آ آپنے برابر مجکو اندر لے گئے ایک پیالہ دودہ کا آگے لائے اور مجہسے فرمایا تو اصحاب صُفّہ کو بُلا لا مجہے دشوار معلوم ہوا کہ اس ایک پیالے مین مین ہی تو سیر ہونگا مین چاہتا تہا کہ نہ جاؤن بعد اسکے آپنے فرمایا اے ابو ہریرہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسولَ یعنے تم اطاعت کرو اسکی اور اطاعت کرو رسولؐ کی تو جا اور بُلا لا مین بُلا لایا مجہسے فرمایا کہ اس پیالے کو انمین سے ایک کے ہاتہہ مین دے جب مین نے اُسکے ہاتہہ مین پیالہ دیا تو وہ سیر ہوگیا اور پیالہ ویسا ہی باقی تہا چنانچہ سارے اصحاب صفہ سیر ہوگئے اور دودہ کا پیالہ برقرار رہا پس آپ نے میرے ہاتہہ سے پیالہ لیا اور سب سے آخر پیا اور یہ حدیث شریف فرمائی ساقی القوم اخرھم شربا یعنے لوگونکے پلانیوالے کو چاہیئے کہ وہ سب کے آخر پیئے پس اس حکایت مذکور مین دو چیزین ہین ایک تو یہ ہے کہ فضل اُفقر کا فقیر پر مقدم رکہا اسلیئے کہ اصحاب صُفّہ اُفقر تہے اور ابو ہریرہ فقیر تہے دوسرے یہ ہے کہ آپ کا معجزہ ہوا کہ سارے اصحاب ایک پیالے سے سیر ہوگئے اور خود بہی پیا اور سیر ہوگئے پس ازان آن امیر روے نیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید

ایضاً ذکر حق تعالیٰ کے خوف کا نکلا

رمایا کہ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن روتے اور خروش کرتے تہے اور ے تہے کہ ہم ہی اپنے واسطے آگ کا شعلہ روشن کرتے ہین اگر ہم گناہ نہ کرین تو مستوجب

عقوبت دوزخ کی کیون ہون اور زار زار روتے تہے سارے اہل مجلس رونے مین بیہوش ہوگئے تہے اُس دن اُنکے مجلس سے تیرہ جنازے باہر لائے بعد اسکے فرمایا کہ جنازہ بفتح الجیم ہو المیت و بکسر الجیم ہو السریر یعنے جنازہ بفتح جیم مردے کو کہتے ہین اور بکسر جیم پلنگ اور کہاٹ کو بولتے ہین **ایضا** سردی کے موسم مین ہوا سرد تہی انگلیان آگ پر رکہی ہوئی تہی فرمایا کہ اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی ہو تو نزدیک اُسکے نماز پڑہنا مکروہ ہے اسلئے کہ آتش پرستون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے اور اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی نہو انگشت یعنے انگاری ہون تو مکروہ نہین ہے اسلئے کہ انگشت کو کوئی نہین پوجتا ہے مگر آتش افروختہ کو پوجتے ہین ــ

آگ کے سامنے نماز پڑہنا مکروہ ہے اگر شعلہ ہو

ایضا ذکر سماع

ایک عزیز نے پوچہا کہ سماع کس سبب سے منع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو مروی ہے کہ آپنے دو بیتین باعی کی سُنی ہین ~~~ لقد لسعت حیۃ الہوی کبدی ؎ فلا طبیب لہا ولا راقی ؎ الا الحبیب الذی شغفت بہ ؎ فانہ رقیتی وتریاقی ؎ فرمایا کہ بروایت صحیح نہین ہے غیر صحیح ہے برطریق احتمال والاحتمال ترکہ واجب یعنے احتمال کا ترک کرنا واجب ہے اور ہاتہہ پر ہاتہہ نہین مارا ہے اور نغمہ کیا ہے باواز خوش شعر کے طریق پر پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا منع ہے اسلئے کہ سرود گویون یعنے گویّون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے مگر ایک طریق ہے کہ جسوقت کسی کو بلائین تو سیدہے ہاتہہ کی پیٹہہ بائین ہاتہہ کی ہتیلی پر مارین اسلئے کہ اسمین تشبہ

نغمہ بفتح اول و دوم و فتح بمعنی آواز و لطیف و نغمہ سرود ۱۲ لغات

نہین ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند
من این فائدہ کہ گفتم در ملفوظ بنویسید پس نبشتم ـ

روز یکشنبہ وقت چاشت غرۂ ماہ رمضان مبارک

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز شہر سے آیا قدمبوسی کی کہا کہ ماہ رمضان کا
ہلال طالع ہو گیا تو نیت نفل کی فسخ کی روزۂ فرض کی نیت فرمائی اور فرمایا مسئلہ ہے
کہ اگر کسی نے سلخ شعبان مین روزۂ نفل کی نیت کے بعد اُسکے معلوم ہوا کہ رمضان کا
چاند ہو گیا تو نیت اُسکی درست اور روزہ اُسکا درست ہے خلافاً للشافعے
رحمہ اللہ تعالی کیونکہ اُنکے نزدیک رات کی نیت معتبر ہے اور اگر کسی نے سلخ شعبان
مین روزہ نہین رکہا تہا پہر معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کا چاند طلوع ہو گیا اور کچہہ کہایا
نہ تہا تو واسطے موافقت روزہ دارون کے امساک کرے اور اگر کہا لیا ہے تو روا
ہے بعد اسکے **کیفیت ہلال** کی بیان فرمائی کہ فتاوی مین ہے ان کان الہلال
یغیب قبل الشفق فلاول لیلۃ وان کان یغیب بعد الشفق فللیلۃ
ماضیۃ یعنے اگر ہلال شفق سے پہلے غائب ہو جائے تو اول رات کا ہے اور جو بعد
شفق کے غائب ہو تو گزری رات کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جس ماہ مین کہ شبہہ ایام کا
ہو تو البتہ اُسمین عظیم خطر ہے کیونکہ اوقات افاضل یعنے افضل وقت شبہے مین پڑینگے
خلق ثواب سے محروم رہی گے اور اگر شبہہ نہو گا تو اچہی طرح سے گزرینگے بعد اسکے
فرمایا کہ ماہ رمضان مین **ایک ختم قرآن شریف کا تراویح مین سنت ہے**

وقیل واجب یعنے کسی نے کہا کہ واجب ہے لیکن مستحب وہی ہے مین نے کتاب مین
اس طرح پایا ہے کہ ہر رات ایک سیپارہ اور کچہہ پڑہین ستائیسوین رات کو ختم ہوجائے
صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی طرح کیا ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد فرمود
فرزند من این مسائل کہ گفتم غریب ست بنویسید بعد اسکے فرمایا کہ کسی حافظ کو لاؤ تاکہ
ختم کرے ویسے ہی مولانا محمد حافظ مہانی نے التماس کیا کہ بندہ ختم کرے گا اگر حکم
ہو فرمایا مبارک ہو۔

شب دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان

کو اس فقیر کو طلب کیا اور اپنے پہلو مین جگہہ دی اور بہت اکرام کیا فرمایا مین نے
تجہکو اجازت دی کہ تو ہر شب وقت افطار اور سحرے کے دسترخوان پر نزدیک میرے
بیٹھے جیسا کہ تو اسوقت بیٹہا ہے مین نے قدمبوسی کی اور قبول کیا ع چہ کند بندہ
کہ گردن نہ نہد فرمان را۔ اس فقیر کو کہانا کہانے مین جہد یعنے اصرار کرتے اور یاران
دیگر کو بہی اور فرماتے تہے کہ حدیث شریف مین ہے من اکل فوق شبع فہو حرام
الا السحور لقوۃ الصوم وللضیف لاجل الضیف یعنے جو شخص پیٹ بہرے پر
کہائے تو وہ حرام ہے مگر سحور واسطے قوت روزہ کے اور واسطے مہماندار کے مہمان
کی خاطرداری کے لئے بعد اسکے یہ حدیث شریف پڑہی قولہ علیہ السلام تعجیل
الافطار وتاخیر السحور سنۃ یعنے جلد کرنا افطار کا اور دیر کرنا سحری کا سنت ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وجہ حلال چاہیئے آسی واسطے دعاگو ملوک کا کہانا نہین کہاتا ہے

جب تک کہ وہ نہین کہدیتے ہین کہ ہمنے قرض لیاہے کیونکہ اُنکے وجوہات مین شبہہ ہوتاہے
بعد کہانے کے فقاع لائے اُسکو کہاتے تہے اور فرماتے تہے کہ روافض خذلہم اللہ تعالے
فقاع کو حرام کہتے ہین بسبب تشبیہہ شراب کے اسلئے کہ متغیر ہے مین اُس طرف پوشیدہ
کہاتا تہا کہ مبادا وہ دیکہہ لین اس جہت سے کہ وہ مجہکو ڈکار لاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جو
کچہہ ہو سیدہی طرف سے لین اسلئے کہ ان اللہ یحب التیامن یعنے اللہ تعالی دوست
رکہتا ہے تیامن کو اسی کے مناسب حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجلس مبارک مین ایک اعرابی سیدہی جانب بیٹہا تہا اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بائین طرف بیٹہے تہے تو آپنے پانی کا پیالہ حضرت ابوبکر کو
ندیا کیونکہ وہ بائین طرف تہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُس طرف ایک یہ روایت بہی
سُنی ہے کہ مراد اس سید ہے جانب سے ساقی کے ہاتہہ کی ہے نہ مُستقی کے فرمایا
لاتشربن بعد اکلک عاجلاً یعنے بعد کہانا کہانے کے جلد پانی مت پی پس وے
مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ و مسائل کہ گفتم بنویسید عزیز ست
کار خواہد آمد ترا و یاران ترا۔

دوسری تاریخ ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا قاضی علاء الدین صدر جہان نے سوال کیا کہ ختم
تراویح کے رات مین امام کو چاہئے کہ بعد چند آیتو نکے سورہٗ اخلاص پڑہے تاکہ جواز
نماز کا متفق علیہ ہو جائے اسلئے کہ نزدیک امام مالک رحمہ اللہ کے سورت کا پڑہنا فرض ہے

مع سورۂ فاتحہ کے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ نزدیک امام مالک کے تمام سورت فرض
مین شرط ہے نہ نفل مین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے مالکیونکو دیکہا ہے کہ تراویح
ختم کرتے ہین اور آخر مین کوئی سورت نہین پڑہتے ہین صحابہؓ نے بہی ایساہی کیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے امام مالک کی کتاب مین پڑہا ہے کہ فرض مین پوری
سورت شرط ہے نفل مین نہین ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین کہ
لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وضم سورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتہہ فاتحۃ الکتاب
کے اور ساتہہ ملانے کسی سورت کے ہمراہ اسکے بعد اسکے فرمایا کہ اس صلوۃ سے نماز مکتوبہ
یعنے فرض مراد ہے نہ تطوّع یعنے نفل ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے ہمارے
مذہب مین فضل یہ ہے کہ ساتہہ فاتحہ کے کوئی سورت پڑہین اور یہ بات فقہ مین مذکور
ہے دیقرأ الفاتحۃ وسورۃ معہا او ثلث ایات من ای سورۃ شاء والاول اولی
یعنے پڑہے سورۂ فاتحہ کو اور کسی سورت کو ہمراہ اسکے یا تین آیتین جس سورت سے
چاہے اور قول اول اولے ہے اور فرمایا کہ کتاب متفق مین یہ بیت مذکور ہے **بیت**
وکل مسئلۃ فیہا اختلفا ففعلہ اَولیٰ ولا یختلفا درین روے مبارک بر بن فقیر
آوردند و فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسی دا آمد کار
خواہد آمد بنوشتم **ایضا** اس فقیر نے التماس کیا کہ مین چاہتا تہا کہ اوچہ مبارک
مین جاؤن فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالی تجہکو اسی جگہہ تربیت حاصل ہوجائیگی۔

ایضا ذکر مسجد سے نکلنے کا بعد اذان کے

فرمایا کہ فتاویٰ مین ہے یکرہ الخروج من المسجد بعد الاذان لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یخرج من المسجد بعد الاذان الامنافق الا ان یکون محدثا او یکون جنبا او یکون اماما لمسجد اخرا و یکون مؤذنا لمسجد اخر یعنے بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے یہانتک کہ نماز پڑہ لین اسلیئے کہ آپکا قول ہے کہ نہین نکلتا ہے مسجد سے بعد اذان کے مگر منافق بعد اسکے فرمایا مگر یہ کہ نکلنے والا بے وضو ہو یا جنب ہو یا نہانے کی حاجت رکہتا ہو یا کسی اور مسجد کا امام یا مؤذن ہو کہ ان سب کو بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ نہین ہے

ایضاً ذکر مسجد مین جماعت سے نماز پڑہنے کا

فرمایا مؤمن کو چاہیئے کہ نماز بجماعت مسجد مین پڑہے اور باوضو منتظر نماز کا رہے کہ المنتظر للصلوٰۃ کانہ فی الصلوٰۃ یعنی انتظار کرنیوالا نماز کا گویا فی المعنی عین نماز مین ہے اور اگر جماعت مین حاضر نہو گا تو ہرگز کچہہ چیز نہو گا اور یہ حدیث شریف پڑہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من سمع اذان الحی ولم یحضر لا یموت فی قبرہ الدیدان ولم یطف عن قبرہ النیران یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد محلے کی اذان سُنے اور حاضر نہو تو کیڑے اسکے قبر مین نہ مرین گے اور اُسکی قبر سے آگ نہ بجہے گی وہ سب وقت عذاب مین رہیگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر معذور ہو جیسے مریض تو یہ وعید اُسکے حق مین نہین ہے۔

ذکر فاتحہ پڑہنے کا پیچہے امام کے

ایضاً فرمایا کہ دعاگو نماز مین فاتحہ پڑہتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالے کے قول پر امام و مقتدی دونون کے واسطے فرض ہے ہمارے مذہب مین بہی ایک روایت ہے کہ نماز جہریہ مین جیسے مغرب وعشا و فجر مین فاتحہ کا پڑہنا واسطے مقتدی کے مستحسن ہے مین نے امام سے کہدیا ہے کہ جو دعا عوارف مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے اُسکو درمیان فاتحہ وسورت کے پڑہے تاکہ اُسقدر دیر ہوجاے کہ مین فاتحہ پڑہ سکون کیونکہ استماع یعنے سننا قرآن کا فرض ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا قرئ القران فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون یعنے جسوقت قرآن پڑہا جائے تو تم اُسکو سُنو اور چپ رہو شاید تم رحم کئے جاؤ بعد اسکے فرمایا کہ مذہب مین امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اگر مقتدی نے امام کو رکوع مین پایا ہے تو فاتحہ کا پڑہنا ساقط ہے اسلئے کہ تمکن یعنے قدرت پڑہنے کی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر فاتحہ سے کچھہ باقی رہگیا ہے اور امام رکوع مین چلاگیا تو رکوع مین تمام کرے اور مین اسی طرح کرتا ہون پس آن امیر روے سیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسائل در روایات احادیث کہ گفتم چہا بنویسید غریب ست۔

ذکر گناہ و استغفار

ایضاً فرمایا کہ گناہ بر اندازہ حال ہے اور استغفار بر اندازہ گناہ جیسا کہ حق تعالی نے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ہے انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر اس ذنب یعنے گناہ سے مراد شریعت کا گناہ نہین ہے

طریقت کا گناہ مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکیان نیک لوگونکی گناہ ہین مقربین کے اسلئے کہ ابرار خدا کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب کی طمع بہی دل مین ہوتی ہے اور مقرب لوگ خاص اُسکی ذات کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب پر کچہہ بہی نظر نہین کرتے اگر وہ کرین تو اُنکے حال کا گناہ ہو جائے اُس سے استغفار کرین استغفروا اللہ فانی استغفرہ فی کل یوم مائۃ مرۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرماتے ہین کہ تم اللہ تعالے سے بخشش مانگو اسلئے کہ مقر مین ہر روز اُس سے سو بار مغفرت مانگتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اگر راہ سلوک مین لحظہ بہر فتور ہو جاوے تو اُسی وقت استغفار کر لے پس وہ مترقی ہو جائیگا پس وے بارک برین فقیر آورد ند فرمود ند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید تو سالکی کار آید

بیان ذکر اللہ تعالی جل جلالہ وعم نوالہ

رضا ذکر اللہ کا ذکر نکلا فرمایا ذکر اللہ تعالی فرضٌ دائمٌ علے المسلمین غیر مُوقّتٍ کالصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج لقولہ تعالی والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا ای اوجبہم کلمۃ لا الہ الا اللہ لقولہ تعالی واذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے اللہ تعالی کا ذکر سب وقت فرض ہے مسلمانون پر لیکن کسی وقت معین پر نہین ہے مثل نماز و زکوٰۃ و روزہ و حج کے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور لازم کر دیا اللہ نے اُنپر کلمہ تقوی کو اور تہے وہ زیادہ تر حقدار اُسکے اور اہل اُسکے یعنی واجب کر دیا اُنپر کلمہ لا الہ الا اللہ کو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور یاد کرو تم اللہ کو یاد کرنا

بہت لیکن اسکا کوئی وقت معین نہین فرمایا فویل للقاسیة قلوبھم من ذکر اللہ
فھی کالحجارة او اشد قسوة یعنے پس خرابی ہے واسطے اُن لوگون کے کہ جنکے دل سخت
ہین اللہ کی یاد سے سو وہ مثل پتھرون کے ہین بلکہ اُنسے بھی زیادہ تر سخت مراد اس سے
منافقون کافرون کے دل ہین یہان اَوْ بمعنی بَلْ ہے جیسا کہ او ادنی یعنے بل ادنی
پس ذاکر کو چاہیئے کہ ساتھہ شدت و سختی کے ذکر کرے تاکہ وہ قساوت و سختی زائل ہوجائے
اور طریقہ ذکر کا اس طور پر فرمایا کہ نفی کو بائین طرف سے شروع کرے دائین جانب مین
لائے اور اثبات کو بھی بشدت بائین طرف مین القا کرے اسلئے کہ دل بائین جانب
ہے تاکہ یہ شدت و سختی ذکر کی اُس شدت و سختی دل کو صیقل کر دے بعد اسکے یہہ
آیت شریف پڑہی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا من الشیاطین
فھو لہ قرین فی الدنیا والاخرة یعنے جو شخص مونہہ پہیرے رحمن کی یاد سے تو مقرر کرین
ہم واسطے اُسکے ایک شیطان شیطانون مین سے پس وہ شیطان اُسکا قرین اور ساتھی
ہو دنیا و آخرت مین بعد اسکے فرمایا کہ جو شخص ذکر کی مداومت و ہمیشگی کرے تو اُسکا
حال برعکس اسکے ہوگا یعنے اُسکا قرین اللہ تعالی ہوجائیگا اور وہ مقربان حق تعالے
سے ٹھیریگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا جلیس من ذکرنی
یعنے مین جلیس ہون اُس شخص کا کہ جو مجھے یاد کرے بعد اسکے فرمایا کہ لفظ شیطان کا
بروزن فعلان کے ہے اور اُسکے اشتقاق کے دو وجہین بیان فرمائین کہ اگر وہ مشتق
شطن سے ہوگا نون اصلی یا زائدہ تو اُسکے معنے بُعد من اللہ عز وجل ہونگے یعنے وہ اللہ تعالے

اشتقاق لفظ شیطان از شطن

سے دور ہوا ہے اور اگر مشتق شیطٰ سے ہوگا بیاے اصلی و نون زائد تو اسکے معنی ہلاک کے ہونگے یعنے وہ ہلاک شدہ ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد ندو فرمودند فرزند من این فوائد ذکر دہر دو وجہ اشتقاق شیطان بنولیسید۔

ایک شیخ کا مرید ہو

ایضاً فرمایا کہ طالب کو بغیر شیخ مرشد کے چارہ نہین ہے کہ وہ اسکو ارشاد کرے اور واسطے طلب حق کے اسکا سبب ہو جائے اور طالب کو چاہیئے کہ ایک کا مرید ہو جائے اور اگر اور مشائخ کا بہی مرید ہوگا تو طریقت کا مفسد ہوگا کہ کسی طرح مُصلح نہو گا اور اگر خرقہ تبرک پہنے تو روا ہے اسلئے کہ خرقہ تبرک کا ارادت نہین ہے۔

ہاتہہ چومنا

ایک عزیز زائر آیا اور دست مبارک کو چوما فرمایا فتاوی مین ہے کہ تقبیل الیدین ان کان للطمع یکرہ وان کان لتعظیم الاسلام یجوز ولا یکرہ یعنے ہاتہون کا چومنا اگر طمع کے واسطے ہے تو مکروہ ہے اور اگر اسلام کے تعظیم کے واسطے ہے تو درست ہے مکروہ نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید و سبق بخوانید۔

منازل سلوک

ایضاً یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا بات اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم نے راہ خداوند جل ذکرہ مین واسطے راہ چلنے والونکے بر سبیل اجمال چار منزلون کا

بتا دیا ہے تاکہ اُنسے گزر کر کے مقصود کو پہونچ جائین پہلی منزل ناسوت ہے دوسری
منزل عالم ملکوت کی ہے تیسری منزل عالم جبروت کی ہے چوتھی منزل لاہوت کی
ہے فرمایا کہ **ناسوت** تو عالم حیوانات کا ہے اور فعل اس منزل کا پانچون حواس
سے ہے جیسے کہانا پینا سونگہنا دیکہنا سننا چہونا اور جو مثل انکے ہے جسوقت سالک
ریاضت و مجاہدہ کر کے اس عالم سے گزر جاتا ہے اور ان صفتون کو چہوڑ دیتا ہے
تو وہ عالم **ملکوت** مین پہونچ جاتا ہے اور ملکوت فرشتون کا عالم ہے فعل اس
منزل کا تسبیح و تہلیل و قیام و رکوع و سجود و قعود ہے جسوقت اسکی طرف نظر
ترک کر کے اس منزل سے گزر جاتا ہے تو عالم **جبروت** مین پہونچتا ہے یہ عالم
روح کا ہے تاکہ صفات حمیدہ حاصل کرے جیسے شوق ذوق محبت طلب وجد سکر
صحو اثبات محو جب ان صفتون سے مجرد ہو جاتا ہے تو عالم **لاہوت** مین پہونچتا ہے
یہ ایک عالم ہے بے نشان جسوقت سالک اس جگہہ پہونچ جاتا ہے تو خود سے رہائی
پاتا ہے جسوقت خود سے رہائی پالیتا ہے تو خود مین پہونچتا ہے اور اسکو لامکان کہتے
ہین یہان نہ گفتگو ہے نہ جستجو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وان الی ربك المنتہی یعنے
بیشک تیرے ہی رب تک پہونچنا ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے **ع** در دیدہ
دیدہ دیدہ بہادندہ و آنراز دیدہ دیدہ غذامی دادندہ ناگہ بسر حد کمال افتادندہ
از دیدہ دیدنی کنون آزادندہ اور یہ عربی نظم فرمائی کہ اسمین اس فارسی کے معنی
ہین **ع** كَانَتْ لِقَلْبِي اَهْوَاءٌ مُفَرَّقَةٌ فَاسْتَجْمَعَتْ اِذْ رَأَتْكَ الْعَيْنُ

اَهْوَائِیْ ؎ فَصَارَ یَحْسُدُنِیْ مَنْ کُنْتُ اَحْسُدُہٗ ؎ وَصِرْتُ مَوْلَی الْوَرٰی مُذْ صِرْتَ مَوْلَائِیْ ؎ تَرَکْتُ لِلنَّاسِ دُنْیَاھُمْ وَدِیْنَھُمْ ؎ شُغْلًا بِحُبِّکَ یَا دِیْنِیْ وَدُنْیَائِیْ ؎

ف صبر و دل و دین و ہوش جملہ ز من گم شدند ؎ روح مجرد بماند دامن دلبر گرفت ؎ پھر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ عربی شعر اور فارسی شعر لکھ لو و بعبارت دیگر فرمودند از راہ شفقت و اشارت بر من کردند عبارت ازین منقطع است و اشارت با تمام باین ہم گفتیم بدل تا خاص و عام برسد ناسوت صفت نفس کی ہے اور ذمیمہ ہے جسوقت صفات محو ہو جاتی ہین تو عالم ناسوت سے نکلتا ہے ملکوت مین جا ملتا ہے اور ملکوت فرشتون کی صفتین ہین سب کی سب حمیدہ ہین جب سالک بتوفیق الٰہی اسکو بھی گزر کر جاتا ہے تو عالم جبروت مین جا ملتا ہے اور یہ خاص روح کی صفتین ہین اور ذات مقدس الٰہی سے قریب ہین ۔

اور صفات کے ساتھ مشغول ہونا ذات کا حجاب ہو جاتا ہے اور مین کہتا ہون کہ مجموع آدمی یعنی سارا آدمی یہی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح نفس تو شیطان کی جگہ ہے اور دل فرشتون کا مجمع ہے اور روح محل نظر رحمن ہے اور انمین سے ہر ایک کی ایک صفت اُسکے لائق ہے پس صفت نفس کی جھکنا ہے طرف اس جہان کے اور صفت دل کی میل کرنا ہے طرف بہشت جاودان کے اور صفت روح کی طلب کرنا رحمن کا ہے اور پوشیدہ بھیدون کا جو کوئی نفس کی پیروی کریگا تو وہ دوزخ کی آگ مین پڑیگا اور جو شخص دل کی متابعت کریگا تو دار نعیم مین پڑیگا اور جو کوئی

روح کی فرمابرداری کریگا تو وہ خداوند کریم کے پڑوس مین پڑیگا ۵ گر در رہو
تن روے مہیا نا رست ٭ ور در رہِ دل روے بہشتت دارست ٭ ور در رہِ جان
روہے اے جان بدیہی ٭ قصہ چہ کنم کہ حاصلت دیدارست ٭ یہ ساری ترتیب حق
مین بندے کے تہی کیونکہ سبق بندے کا تہا ایسے کرم فرماتے تہے بعد اسکے موافق
معنی مذکور کے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مین کسی درویش کے گہر مین
اترا تہا اور وہ عالم ملکوت رکہتے تہے عالم ملکوت عالم سماوی کو کہتے ہین کہ آسمان پر
چلے جاتے ہین مین نے دیکہا کہ وہ میرے روبرو سے غائب ہو گئے ذرا دیر کے بعد آگئے
مین نے معلوم کیا کہ عالم ملکوت رکہتے ہین انکی بی بی نے کہا کہ اسی وقت تو غائب ہوا
اور آگیا کہان تہا سچ کہہ کہ مین تجہکو مہر بخشدونگی اُن درویش نے کہا کہ مین آسمان
مین گیا تہا اُس بی بی نے اپنا مہر انکو بخشدیا بعد اسکے فرمایا کہ ملک روے زمین کے
تصرف کو کہتے ہین اور ملکوت تصرف آسمانی ہے یہ ترتیب ساری شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من یہ ترتیب جو مین نے تمکو کی لکہہ لو

ذکر خلق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضاً حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک دن
ایک اعرابی یعنے جنگلی آدمی آیا اُسنے مسجد نبوی مین پیشاب کر دیا وہ جانتا نہ تہا
آپ مع اصحاب کے بیٹہے تہے صحابہ نے چاہا کہ اُسکو رنج پہونچائین آپنے منع فرمایا
کچہہ مت کہو اسلیے کہ اُسکو ضرر پہونچیگا یعنے درمیان پیشاب کرنے کے اُٹہہ کہڑا ہو

نقصان ہے جب وہ فارغ ہو چکا تو آپنے اُسکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ اللہ کا گھر ہے
نماز و تلاوت قرآن و ذکر رحمن کی جگہہ ہے آپنے شیرین زبانی سے فرمایا کہ یہان پیشاب
پاخانہ نہ کرنا چاہئے تب اسکے ایک ڈول پانی کا منگایا اور اُس جگہہ کو پاک کر دیا بعد اسکے
فرمایا اے یارو ذرا سے پانی سے مسجد پاک ہو گئی کسواسطے ایک نادان کے دل کو رنجیدہ
کرو ایسا کہو کہ اُسکو دشوار معلوم نہ ہو **حکایت** ایک دن اور ایک اعرابی خدمت
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کسی چیز کی توقع کی آپ برد پہنے ہوئے
تھے یعنے دبیز کپڑا پس اعرابی نے اُس کپڑے کو اپنے طرف کھینچا چنانچہ حضور کا سینۂ
مبارک چھل گیا تو آپنے سختی سے نہین زبان شیرین سے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے اُسنے
کہا کہ تم مجھے بیت المال سے مال دو آپنے صحابہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ دیدو بعد اسکے
فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ خلق میری ہاتھہ پاؤن زور سے کھینچتے ہین مین تاب
نہین لا سکتا ہون ضعیف ہو گیا ہون مین بھی اس بات پر تحمل کرتا ہون اسلئے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمل فرمایا ہے **حکایت** ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک اعرابی آیا اُسنے سوال کیا آپنے کچھہ اُسکو دیا بعد اسکے
آپنے فرمایا تو جانے مینے تیرے حق مین احسان کیا وہ بولا کہ تم نے کچھہ احسان نہین کیا
صحابہ اسپر ہوئے کہ اُسکو مار ڈالین اسلئے کہ اُسنے تکذیب کی آپنے منع کیا کہ تم کچھہ مت کہو
پھر آپ اُسکو اپنے خانۂ مبارک مین لے گئے زیادہ تر احسان کیا پھر فرمایا کہ مینے تیرے
حق مین احسان کیا اُسنے کہا کہ تمنے احسان کیا پھر آپ نے بزبان شیرین کہا کہ اس

سبب سے کہ تو نے نفی کی صحابہ تجہسے رنجیدہ ہوئے توانکے آگے بہی کہدے جیساکہ تو نے میرے روبرو کہدیا اُسنے ویساہی کیا پہر آپ صحابہ پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ مثل میرے اوس شخص کے ساتہہ مشابہ ہوتی ہے کہ اونٹنی اُس سے بہاگ گئی ہو ایک خلق واسطے پکڑنے کے اُسکے پیچہے دوڑے اور وہ اُنکے ہاتہہ نہ آئے جسوقت اُسکا مالک آئے تو کہے کہ تم باز رہو پہر وہ اُسکو گہاس چارہ دکہائے تو وہ اونٹنی اپنے مالک کو پہچان لے پس وہ جائے بہتر طریق پر اُسکو پکڑلے جیساکہ مین ان جنگلیون کو ہاتہہ مین لاتا ہون **ایضا** فرمایا کہ تراویح مین تین رات متابعا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیت کرین مخدوم کا معمول بہی نہایت بلند کرتے تہے۔

ادب پانی وغیرہ پینے کا

ایضا فرمایا کہ پانی یا شربت یا فقاع کو تین سانس مین پینا چاہیے اگر ساقی یعنے پلانیوالا کہڑا رہے جبکہ غلام ہو تو درست ہے اور اگر آزاد ہو تو بیٹہنے کا حکم دے پس تین سانس مین پیتین مخدوم کا معمول یہی ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من این اخلاق مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در نیت تراویح و مسئلہ آب خوردن کہ گفتم جملہ بنویسید۔

شریعت طریقت حقیقت

ایضا یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا ترتیب اسکین تہی کہ شریعت ہے اور طریقت ہے اور حقیقت ہے اور مجموع آدمی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح دنیا نفس کی جگہہ ہے اور عقبیٰ دل کا محل ہے اور جان کا مقصود مولی ہے اور آج کے دن یہ تینون چیزین

دنیا مین ساکن ہین اور اُسکے اسباب ہین اور ان تینون کو امر کیا ہے کہ اس جگہہ سے
نکلین اور اس مقام سے تجاوز کرین نفس کو امر کیا ہے کہ الی مغفرۃ من ربکم اور دل
کو امر کیا ہے کہ واللہ یدعوا الی دار السلام اور روح کو اسکی ندا کی ہے کہ یا ایتھا
النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور ان تینون کے واسطے رستے
رکھے ہین نفس کے واسطے شریعت اور دل کے واسطے طریقت اور روح کے واسطے حقیقت
نفس شریعت کی راہ سے عالم ملک سے جہان ملکوت مین جاتا ہے اور دل کی صفتین لیتا ہے
اور دل طریقت کے رستے سے عالم ملکوت سے سکان جبروت مین جا ملتا ہے اور صفت
روح کی لیتا ہے تاکہ ساتھ صفات قدسیہ کے متحقق ہو جاتے اسلئے کہ حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے تخلقوا باخلاق اللہ یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ نفس دل
ہو جاتا ہے اور دل روح ہو جاتا ہے یہانتک کہ تینون ایک حکم لیتے ہین اس معنی کو
توحید مطلق کہتے ہین جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا کہ العشق والعاشق والمعشوق
واحد یعنے عشق وعاشق ومعشوق ایک ہین تو مین نے گستاخی کی پوچھا جواب فرمایا کہ
یہ بات وہ شخص جانتا ہے کہ جسکو عشق مجاز کا اتفاق پڑا ہو اور اشارہ طرف اس فقیر کے
کیا اور تبسم فرمایا کہا کہ کسی وقت تجھے عشق مجاز کا اتفاق ہوا ہے مین نے قدمبوسی کی میرا
بدن کانپنے لگا خود انہون نے کرم کیا فرمایا کہ ایک دن دعا گو اسی محل مین یعنی العشق
والعاشق والمعشوق واحد نزدیک شیخ مدینہ عبد اللہ مطری قدس اللہ روحہ کے پڑھتا
تہا مین نے پوچھا جیسا کہ تو نے مجھسے پوچھا تو شیخ نے فرمایا کہ اگر تو کسی وقت عاشق ہوا ہے

تو سمجھ جائیگا پس مین نے شیخ سے کہا کہ والد کا ایک کنیزک زادہ تہا بنہایت مرغوب مجہکو
اُسکے ساتہہ ایک خیال پڑگیا پس مین خدا سے ڈرا کہ وہ والد کا مملوک ہے میری کیا حد ہے
مین نے اُس خیال کو ترک کیا اور یہ بات جو مذکور ہوئی اسکو توحید مطلق کہتے ہین کہ
قال المشائخ الصوفیۃ رضی اللہ تعالی عنہم التوحید افراد الھمم باجماع کلامہ
یعنے جب تک کہ ایک ہمت اور ایک نظر نہین ہو جائے تب تک جمعیت کے دروازے
اُسپر نہین کہلتے ہین اور اسباب وحدت کے واسطے اُسکے آمادہ نہین ہوتے ہین سرا سر
بات کا یہ ہے کہ جس جگہہ تو ہو روے دل طرف اُسکے لا اور جس حال مین ہو روے جان
طرف اُسکے حضرت وبارگاہ کے رکہہ اللہ تعالے فرماتا ہے وھو معکم اینما کنتم یعنے وہ
تمہارے ساتہہ ہے جہان کہین تم ہو تم اُس سے غائب نہین ہو ونحن اقرب الیہ
من حبل الورید یعنے ہم قریب ترہین طرف اُسکی جان کے رگ سے جسوقت تونے یہ
بات جان لی تو لحظہ بہر اُس سے غائب وغافل مت رہ جبکہ تونے کہ وہ حاضر ہے او
جان رکہہ کہ تیرا دل تیرے ہاتہہ مین نہین ہے اور طریقت جو کہ اُسکی راہ ہے کسی کو معلوم
نہین ہے اور روح کو کوئی نہین پہچانتا ہے قل الروح من امر ربی یعنے اللہ پاک نے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم کہدو کہ روح میرے رب کی
امر سے ہے الا ماشاء اللہ اور حقیقت جو کہ اُسکا کام ہے وہ عبارت مین نہین آتی ہے
اور نہ اشارے مین سماتی ہے رہی اسجگہہ شریعت جو کوئی چاہے کہ طریقت کا درواز
اُسکی طرف کہولین اور حق حقیقت اُسکو دکہا دین تو اُسے چاہئے کہ شریعت کا حق ادا

کرے اور امر و نہی کی حرمت کو نگاہ رکھے اور جب تو نے یہ جان لیا تو اب کہہ کہ کیا لکھا یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی شروع سبق سے فارغ ہونے تک۔

منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ رمضان

کو یاران بزرگ خدمت مین حاضر تہے جیسے ۱ سید صدر الدین محمد ۲ سید شرف الدین ۳ سید شمس الدین مسعود ۴ سید راستین ۵ سید رکن الدین راجا ۶ سید رفیع الدین ۷ سید معین الدین ۸ مولانا فرید الدین ۹ مولانا مختار ۱۰ مولانا تاج الدین محمد ۱۱ مولانا نجم الدین شیخ زادہ ۱۲ مولانا حسام الدین بہکری ۱۳ مولانا تاج الدین مانکپوری ۱۴ مولانا مسعود مہونی ۱۵ مولانا محمد مہونی ۱۶ مولانا نظام الدین ابراہیم ۱۷ خواجہ بدر الدین بہزاد درویش ۱۸ مسعود درویش ۱۹ خواجہ خسرو دہلوی ۲۰ خواجہ مظفر سامانی ۲۱ خواجہ نصرت اور یاران دیگر جیسے ۲۲ ملک زادہ نصیر الدین ۲۳ مولانا رکن الدین دیپالپوری ۲۴ مولانا علاء الدین مانک پوری ۲۵ ملک زادہ شہاب الدین عرف پیبان ۲۶ خواجہ مسعود باخرزی ۲۷ مولانا خواجگی ۲۸ مولانا سالار سرسی ۲۹ شمس الدین الغرض سب خدمت مین حاضر تہے کہ عزیزان حفاظ شیراز سے آئے پاے بوسی کی پانچ آیتین قرآن شریف کی پڑہین اور چند شعر بہی پڑہے حلق انکا نے کی طرح آواز کرتا تہا یارون کو رقت و بکا بہت ہوا مولانا تاج الدین نے نعرہ مارا اور گر پڑے ہاتہہ پانون مارنے لگے اور مونہہ سے کف نکلتا تہا یارون نے انکو پکڑ لیا اور حضرت مخدوم مراقبے

مین تہے پوچہا یہ کیا ہے یارون نے عرض کیا تو اُنکے حق مین دعا کی باین طور کہ الٰہی قوّہ فی سبیلک یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے پس وہ ہوش مین آگئے حافظ لوگون کی تحسین کی اور فرمایا کہ کتب فتاوی مین باین عبارت مذکور ہے کہ یقدم درست خوان و لا یقدم خوش خوان یعنے امامت کا درست خوان سے کہین نہ خوش خوان سے اگر وہ درست نہین پڑہتا ہے یعنے آن حافظون نے درست خوش پڑہا شربت کا گہڑا نکالا ایک ایک پیالہ دیتے تہے اس فقیر کو طہارت کی حاجت ہوئی مین باہر گیا بعد اسکے خوان لائے اُسکو کہولا اور یارون کو یاد کیا اس فقیر کو بہی بعادت قدیم یاد کیا فرمایا کہ میرے نزدیک آ یشتر خادمون نے کہا کہ یہان نہین ہے باہر گیا ہوگا پس کہانا کہاچکے یہ فقیر پہونچا پوچہا آیا یا نہین خدام نے عرض کیا کہ آگیا پس خادمون سے فرمایا کہ ایک صحنک اُسکی علحدہ لاؤ خادم لے آئے فرمایا کہ وہ تنہا کیونکر کہاسکیگا یار لوگ تو سب کہاچکے ہین فرمایا کہ مین نے ایسا پیٹ بہر کر نہین کہایا ہے وہ میرے ساتہ کہائیگا پس اس فقیر کو اپنے نزدیک بلایا اور اس فقیر کے ساتہ کہانے لگے مین اور وہ تہے کوئی تیسرا آدمی نہ تہا اور فرمایا کہ فرزند من تو کہان تہا مین نے تجہے یاد کیا مین نے عرض کیا کہ طہارت کے واسطے باہر گیا تہا جب ہم کہانے سے فارغ ہوئے تو مین نے قدمبوسی کی اپنے حجرے مین آگیا بعد اسکے یاران بزرگ جنکا ذکر ہوا وہ سب واسطے تہنیت کے آئے مبارکبادی دی اور اس فقیر کا ہاتہ چوما اور کہا کہ آج کی رات تو نعمت لے گیا کہ تو نے مخدوم کے ساتہ ایک صحنک مین کہانا کہایا ایسے طور پر کہ کوئی تیسرا درمیان میں

نہ تہا ایسا بہی مخدوم کے ساتہہ کسی نے نہین کہایا ہے جیساکہ تونے ایک صحنک مین کہایا
بعض لوگ تو انکے پس خوردہ کی آرزو رکہتے ہین سو وہ بہی نہین پاتے شب مذکور مین
وقت سحر کے بندہ نزدیک مخدوم کے تہا یارون سے پوچہا کہ نوبت بجادے تو بعض
نے عرض کیا کہ بجادے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ مبارک اور گازرون اور دوسرے شہرون
مین بہی پانچون وقت نوبت بجاتے ہین اچہی بات ہے تاکہ ابر مین وقت معلوم ہوجائے
ایک عزیز نے طاس کا پوچہا تو کچہہ نہ فرمایا بعد اسکے یہ فرمایا ہے ضرب المزامیر کذا
استماعہا وزر سوی طبل الحرب فی الوغا وضرب الطبل ایضا وزر الا فی الوغا
والقافلة یعنے مزامیر کا بجانا اور اسکا سننا گناہ ہے اور طبل کا بجانا بہی گناہ ہے مگر لڑائی
مین اور قافلے مین کہ بمنزلہ عبادت ہے بعد اسکے فرمایا ضرب الناى لا یجوز خلافا
للشافعی رحمہ اللہ تعالی یعنے نا ے کا بجانا درست نہین ہے بعد اسکے فرمایا ضرب
الدف لا یجوز وقال بعض اصحابنا و مالک رحمہم اللہ تعالی یجوز ضرب الدف
عند النکاح لقولہ علیہ الصلوة والسلام اعلنوا النکاح ولو بالدف یعنے
دف کا بجانا روا نہین ہے مطلقا بنا بر قول صحیح اور ہمارے بعض اصحاب اور امام مالک
نے کہاہے کہ نکاح کے وقت دف بجانا درست ہے اسلیئے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تم ظاہر
کرو نکاح کو اگرچہ ساتہہ دف کے ہو بعد اسکے فرمایا کہ اس دف سے عرف مراد ہے ساتہہ
اس چیز کے کہ اسمین شہرت ہو لیکن قضاة و ائمہ اور رفریان دہ لوگون کو نہین چاہیئے
اسلیئے کہ یہ لوگ صدور ہین انکے حق مین دف وغیرہ بجانا منع ہے پس روے مبارک

برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسائل که گفتم بنویسید در ملفوظ غریب ست

پس ازین تم **ایضاً** عوارف کا سبق ہوتا تہا بات اسمین تہی کہ انابت کیا ہے الرجوع منہ الیہ لا یطلب منہ غیرہ یعنے انابت پہرنا ہے اُس سے طرف اُسکے یعنے اُس سے کوئی چیز نہ چاہی مگر اُسی کو خدا سے اُسی کی ذات کو طلب کرے اور کوئی چیز طلب نہ کرے

ایضاً قطب کے فرشتے مطیع ہو جاتے ہین

فرمایا کہ جب ولی قطب کے مرتبے مین ہو جاتا ہے تو فرشتے اُسکے مطیع ہو جاتے ہین اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن حوالی ملتان مین مغل پہونچے تاکہ لوٹین لوگون نے شیخ رکن الدین قدس سرہ کو خبر کی کہ مغل پہونچے ہین شیخ نے ذرا دیر سر نیچا کیا اور فرمایا کہ مغل اُس سے دفع ہو گئے کنارہ آب پر پہونچے ہزیمت پڑ گئی ایک عزیز محرم راز تہا اُسنے پوچہا تو شیخ نے فرمایا کہ باری تعالی نے فرشتون کا لشکر بہیجا چند لاکہا آگئے سب کو منہزم کر دیا جیسے کہ بدر کی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین سو صحابہ کے ساتہہ لڑائی کے واسطے پیش آئے تو پانچ ہزار فرشتون کی مدد ہوئی اور سب کو منہزم کر دیا نصرت خاص اسلام کی ہوئی اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثۃ الاف من الملائکۃ منزلین بلیٰ ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین بعد اسکے فرمایا کہ جب ولی اللہ قطب ہو جاتا ہے

تو اللہ تعالی سرّ قدر یعنے اپنے تقدیرات اُسکو دکہا دیتا ہے اور وہ اُسکا متصرف ہو جاتا
ہے جیسا کہ حضرت خضر کا قصہ ہمراہ موسی علیہما السلام کے قرآن شریف مین مذکور ہے
مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز ملتان مین شیخ عارف صدر الحق
والدین رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس مین ایک بیوہ عورت کا لڑکا مر گیا وہ بڑہیا زار زار روتی
تہی چنانچہ اُسکا رونا شیخ کی سمع مبارک مین پہونچا پوچہا یہ کیا رونا ہے لوگون نے واقعہ حال
عرض کیا پس شیخ نے جوتا پہنا اور خانقاہ سے اُسکے گہر مین آئے اُس جوان کے نزدیک
گئے اور کہا یا حی یا قیوم قم باذن اللہ وہ جوان مردہ زندہ ہو گیا اُٹہکر بیٹہہ گیا اور
کہا کہ مین مر گیا تہا اور مین نے موت کے سکرات چکہے مین کیونکر زندہ ہو گیا اوس
جوان کی مان شیخ کے پانون پر گر پڑے اور اُسکو بہی ڈالا شیخ نے فرمایا کہ تو تو بیہوش
ہو گیا تہا چپ رہ کچہہ مت کہہ بعد اسکے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ یہ سب ہے سرّ قدر اور
اُسکا تصرف پہر وہ جوان بوڑہا ہوا ابہی مرا ہے جب وہ یارون مین ہوتا تو اُنسے کہتا
کہ مین مر گیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے مین بولایت شیخ زندہ ہو گیا پس
آن امیر روے منیر بر رین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید اور
سبق پڑہ پس یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا روز دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان
کے وقت چاشت کا تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور تربیت فرمائی
جان اے مسعود کہ اس معنی کے طلب کرنے سے تو محمود ہو گیا سا تہہ اس عبارت کے
کہ اللہ تعالی کے راہ چلنے والے کی تین حالتین ہین ایک تو سلوک دوسرے وقوف تیسرے

فائدہ سالک کی تین حالتین

رجوع **سلوک** عبارت ہے مقامات کے چلنے سے کہ مقصود کو پہونچ جائین اور **وقوف**
سے یہ مراد ہے کہ کسی مقام مین توقف کرین یہ وقوف تین حال سے خالی نہین ہے یا تو
ترقی ہو جاے کہ اُس مقام سے گزر کرے یا اُسی مقام مین رہجاے آگے نہ جائے
یہانتک کہ مرجائے یا یہ کہ کام مین خذلان و نسیان کاری ہو جائے رجوع کرے اُسسے
ہی پہرآئے اور **رجوع** عبارت ہے پہرنے سے اور سبب پہرنے کا چند چیزین ہین سالک
مین سالک مین نعوذ باللہ حرام مین یا مکروہ مین یا مالا یعنی مین مشغول ہو جاے یا یہ ہے
کہ کوئی تعلق پیش آجاے اسلئے کہ وہ راہ بے تعلقی کی ہے جو کوئی تعلق ہو جبکہ سالک
مین واقع ہو تو چاہیے کہ صابر رہے اور اگر نہو تو صحیح تائب تو ہو جاے ختم مقابر درس
مدارس امامت مساجد کسب مکاسب تعلیم صبیان عہدۂ دیوان اور جو انکے مانند ہے
یا یہ کہ سالک مین کوئی فتور وکسل یعنی بیکاری پڑجاے یہ بہی رجوع کا سبب ہے یا یہ
کہ ابناے دنیا کے ساتہہ اختلاط کرے پس ان تینون حالون کا کوئی نفع و مضرت نہین
ہے بغیر مشیئت و ارادت حق سبحانہ وتعالی کے لیکن بندے کو واسطے محافظت فرمان حق
واعبد ربک حتی یاتیک الیقین کے کام مین رہنا چاہیے اور واسطے امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ سیروا سبق المفردون سبکبار ہونا چاہیے تاکہ حق کی عنایت
بندے کے لئے آئے جسوقت سالک خلق سے روگردانی کرتا ہے اور حق کی طرف متوجہ
ہوتا ہے تو اُسکو جمعیت کا جام پلاتے ہین اور چشمہ جمع مین اُسکو غرق کرتے ہین اور یہ بیت
فرمائی بیت کانت لقلبی اھواءٌ مفرقۃٌ فاستجمعت اذ رأتک العین اھوائی

اور جس شخص کو کہ حق جل وعلا نے اپنے ساتھہ اور اپنے کام مین مشغول کیا ہے تو جان لینا چاہیئے کہ عنایت اسکے کام پر سابق ہو چکی ہے اور حقیقت اسکے بارے مین لاحق ہوگی جب یہ بات معلوم ہو گئی تو کام مین رہنا چاہیئے اور انتظار مین بڑہنا چاہیئے **ع** زنہار دلا چو آمدی باز مرو ﴿ دشوار بود کہ رفتہ را باز آرند ﴾ بعد اسکے اس فقیر کو تربیت فرمائی کہ فرزند من اگر تو چاہتا ہے کہ حق تعالی تجہکو بنظر عنایت دیکہے تو تو بعد اول سنت جمعے کے ایک سو ایک بار یا بصیر کہہ اور مین بہی باواز بلند کہون تاکہ مذاکرہ ہو جاوے مین نے عرض کیا کہ شرح نور دونہ نام مین اس بندے کی نظر پڑی تہی تو ایک سو ایکبار ہمیشہ بے ناغہ بعد سنت جمعے کے کہتا ہون فرمایا کہ اسی سبب سے ہے کہ تو میری صحبت کا ملازم رہتا ہے اور سالک ہو گیا اور ملفوظ جمع کرتا ہے اور سلوک مین امن وخوف کا رستہ دریافت کر لیا اس دن مین بہت کچھہ مرحمت ارزانی فرمائی اور تسبیح اپنی استعمال کی عطا کی اور دعا فرمائی اور باطن کی نظر اس فقیر کے باطن مین ڈالی یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے تا فراغ حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** فرمایا دوام الذکر اثر المحبۃ لقولہ من اَحَبَّ شیئًا اکثر ذکرہ لاسیما افضل الاذکار وھو قول لا الہ الا اللہ یعنے ہمیشہ ذکر کرنا نشان دوستی کا ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو دوست رکہتا ہے تو وہ اسکو بہت یاد کرتا ہے خاصکر بہترین ذکر اور وہ کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو اسناد تلقین ذکر کی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رکہتا ہے درمیان میرے اور شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ کے

تلقین ذکر کا ایک واسطہ ہے اور وہ واسطہ اُنکے خلیفہ شیخ شرف الدین محمود شاہ تستری
قدس اللہ ارواحہا مین بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز عہد دولت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اعدا کی تشویش تھی یارون کو طلب کیا اور فرمایا
ارفعوا ارفعوا ایدیکم وقولوا لا الہ الا اللہ یعنے آپنے یارونسے فرمایا تم مربع بیٹھو سیدہے پانؤنکو
بچھاؤ اور بائین پانؤنکو اسپر رکھو اور ہاتھونکو آستین سے کھینچو اور ران پر رکھو اور بائین جانب
سے نفی شروع کرو سیدھی جانب کو لیجاؤ ساتھ جہد کے وہان تک کہ سانس یاری
کرے پھر اثبات بائین طرف کرو یارون نے ویسا ہی کیا پس تشویش اعدا کی مرتفع
ہوگئی اور یارون نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین ذکر کی ہمکو
اسی طرح کی ہے اور آپ بھی کہتے تھے **ایضاً** ایک عزیز نے پوچھا کیا حکمت ہے کہ منھ
اور ہاتھ وقت دعا کے آسمان کی طرف اٹھاتے ہین جواب فرمایا کہ یہ بات حدیث شریف
مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام السماء قبلۃ الدعاء والکعبۃ قبلۃ الصلوۃ
یعنے آسمان دعا کا قبلہ ہے اور کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔

ختم سورۂ انعام

ایضاً فرمایا کہ واسطے کفایت مہمات کے اکتالیس بار سورۂ انعام پڑہین ساری
مہمات کفایت کو پہونچین گے بعد اسکے فرمایا کہ اچہ مین اکتالیس بار اس سورت کو لکھا ہے
اور اُسکی جلد باندھی ہے جب کوئی مہم پیش آتی ہے تو اکتالیس آدمیون کو بلاتا ہون یا
دس آدمیون کو تو وہ چار چار بار پڑہتے ہین وہ مہم کفایت کو پہونچتی ہے پس روے مبارک

بدین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ ذکر حدیث قبایہ دعا و فائدہ سورہ انعام بتو رسید

ایضا شب پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا سحر ے کے وقت کند دری مائدہ مین تہوڑی سی چیز تہی ایک عزیز بازار سے ہریسہ لایا تہوڑا تہوڑا ہمراہ یارون کی اُس سے تناول کیا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت مین مکہ مبارک مین تہا تو ماہ رمضان مین ایک رات سحری کچہہ نہ تہی جیسے کہ آج کی رات ہمین نے پانی پی لیا اور روزے کی نیت کر لی فرادیرکے بعد کسی نے اُس حجرے کا دروازہ ٹہونکا کہ جسمین ہمین رہتا تہا مین نے دروازہ کہولا تو دیکہا کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ ہین سحری کا کہانا اور چند دینار فتوح کے میرے ہاتہہ مین دی مین نے تبدیل کئے اور حق تعالی کا شکر بجا لایا

ایضا روز پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رات کو مین چاہتا تہا کہ دوگانہ استحباب بیٹہکر شروع کرون تو مین نے آواز سنی کہ محب باشی و دوگانہ استحباب چون نشستہ بگزاری یعنے تو محب ہوئے اور دوگانہ استحباب کا بیٹہکر کیون پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا مین نے شروع کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین یہہ ہی چاہتا تہا کہ واسطے نفع یارون کے دوگانہ ادا کرون اور دعا کرون مین نے ندا سنی کہ تو دعا یارون کی کرے اور دوگانہ بیٹہکر پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا اور مین نے شروع کیا **ایضا** بروز مذکور بعد ادائے نماز ظہر کے

بندہ خدمت مین حاضر رہتا ہارون کو نزدیک بلایا پس ہم نزدیک گئے فرمایا مین چاہتا
تہا کہ صلوٰۃ ظہر بیٹہکر شروع کرون مین نے دیکہا کہ ایک صوفی آیا سلام کیا اور کہا
کہ مین نے تجہسے کہا ہے کہ تو دس رکعتین پڑہ اور تو پانچ پڑہتا ہے کیونکہ دس رکعتین
بیٹہکر از روے ثواب کے پانچ ہوتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے
صلوٰۃ القاعد نصف علی صلوٰۃ القائم یعنے بیٹہکر نماز پڑہنے کا ثواب آدہا ہے
اس نماز سے جسکو کہڑے ہوکر پڑہین پس مین اٹہہ کہڑا ہوا مین نے کہڑے ہوکر نماز
شروع کی بعد اسکے فرمایا کہ مین ضعیف ہوگیا ہون اگرچہ مین چاہتا تہا کہ بیٹہکر شروع
کرون حضرت خضر کو مین نے پایا کہ انہون نے یہ وعظ کیا وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے
یارون سے ملاقات کرونگا پس تمکو چاہیئے کہ تم ہمیشہ پڑہو اور اس بات مین کوشش
کرو کہ کہڑے ہوکر پڑہو **ایضا** فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرے
اس سے پہلے صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انجیل مین پڑہی تہی جب
مین نے انکو دیکہا تو انپر ایمان لے آیا اور مین نے چند صفتین اور پائین ایک یہ تہی
کہ سبق حلمہ علی جہلہ یعنے سابق ہوا ہے انکا حلم انکے جہل پر بعد اسکے فرمایا کہ میرے
کہ مبارک مین سنا ہے للجہل معنیان احدہما السفاہۃ والثانی الاختصام
یعنے جہل کے دو معنی ہین ایک تو نادانی دوسری خصومت اگر جہل علم کی ضد پڑے
تو مراد سفاہت ہوتی ہے اور اگر اسکی ضد حلم پڑے تو خصومت مراد ہوتی ہے اور
اسجگہہ بہی خصومت مراد ہے کیونکہ ضد اسکے حلم ہے اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

فائدہ ... مین ... ثواب ... آدہا
فائدہ در ملاقات حضرت خضر علیہ السلام
فائدہ ... جہل کے دو معنی

وسلم کم خصومت تہے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ بہی اگر کوئی خصومت کرتا ہے تو کہتے
ہین کہ جہل چہوڑ یعنے خصومت چہوڑ تبسم فرمایا پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد ند
فرمودند فرزند من این فائدہ وہر دو وجہ معنی جہل بنویسید غریب ست کم کسی میداند
من آن طرفہا سماع دارم پس نبشتم

ایضا بیان خوف و رجا

ذکر خوف و رجا کا تہا مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز حضرت
بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون مین سے ایک مرید اُنکے پاس آیا اُسنے اُنکو دیکہا کہ
ایسے موٹے ہوگئے ہین کہ تمام گہر کو بہر دیا ہے پہر بار دیگر آیا تو دیکہا کہ پانی کی طرح
ہوگئے اور پگہل گئے ہین یعنے دبلے ہوگئے ہین پس اُس مرید نے خادم سے پوچہا کہ
شیخ کا کیا حال ہے خادم نے کہا کہ جسوقت اُنکو رجا یعنے امیدواری ہوتی ہے تو
پہلی حالت پر ہو جاتے ہین جیسے کہ تو نے دیکہی اور جب خوف کرتے ہین تو دوسری
حالت پر ہو جاتے ہین جیسے کہ تو نے دیکہی

ایضا شب جمعہ چہٹی ماہ رمضان

کو ہر تراویح مین یعنے چار رکعتون مین دو رکعت نماز پڑہتے تہے ایک عزیز نے پوچہا
کہ یہ کیا نماز ہے فرمایا مین بعد نماز عشا کے آٹہہ رکعتین پڑہتا ہون دو رکعتین حفظ ایمان
کی شب جمعہ مین بعد اسکے فرمایا کہ نماز تسبیح کی وتر پر مقدم رکہتا ہون اس سبب سے
کہ اگر کوئی کاہلی کرے تو نماز تسبیح کو چہوڑ دے اور چلا جائے مکہ مبارک مین بہی نماز تسبیح کو

وتر پر مقدم رکہتے ہین اور خانقاہ شیخ کبیر مین ہی وتر پر مقدم کرتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ ماہ رمضان مین بعد وتر کے دو رکعتین مروی ہین انکو پڑہین ثواب بہت ہے دونو
رکعتون مین فاتحہ اور اخلاص تین بار پڑہین اور یہ مخدوم کا معمول ہے پہر طرف اس
فقیر کے متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو کام آئیگا اور اسی
شب مذکور مین اُن یارون کو جو کہ خدمت مین معتکف ہوئی امیدوار کیا کہ اس شب
قدر مین تم ہی میرے ساتہہ ہوگے اور جو اصحاب کہ میرے ساتہہ معتکف ہین اُنکے واسطے
مخصوص دعا کرونگا اور شب قدر کے خرقے پہناؤنگا جیسے کہ ہر سال پہناتا ہون اور
واسطے جملہ مسلمانون کے ہی دعا کرونگا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو کو شب قدر میراث سے
پہونچی ہے مع جملہ اجداد کے تا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تا حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والد دعاگو کے چہوٹے تہے اور اُنکے برادران دیگر اُنسے بڑے تہے یہ
نعمت اُنہین کو پہونچی اور اُنسے مجہکو پہونچی دیکہئے مجہسے کس کو پہونچتی ہے بڑے کو یا چہوٹے
کو بعد اسکے فرمایا کہ مین ایک رات ماہ رمضان کی راتون سے سو گیا اور وہ شب قدر
تہی اور مجہے اُسکی خبر نہ تہی مخدوم والد دامت برکاتہ آئے مجہکو جگا دیا اٹہہ شب قدر
ہے جب مین بیدار ہو گیا تو شب قدر طالع ہو رہی ہے مین نے سوچا کہ اگر مین وضو
کرونگا تو شاید وہ وقت مخصوص گزر جائیگا مین نے تیمم کر لیا اور دعا مین مشغول ہو گیا
بعد اسکے فرمایا کہ شب قدر کی دو علامتین ہین ایک یہ ہے کہ اُس رات مین اول
رات سے آخر رات تک کتا آواز نہین کرتا ہے دوسرے یہ ہے کہ قطرات باران کے

ہوتے ہین اور ہوا نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم خنک ہوتی ہے اور علامت یہ ہے کہ اگر کسی کی وہ آنکہہ ہووے تو ساری موجودات سجدہ کرتی ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ مین بماہ رمضان مسجد مین معتکف تہا مین نے دیکہا کہ مسجد کے دیوارین سجدے مین ہوگئین اور چہت ویساہی برقرار تہا۔

شب مذکور شب جمعہ

مین بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز جمشید نام نے مخدوم کے مریدون مین سے ایک حدیث للکہکر غیر کے ہاتہہ بہیجی تہی اسکو خدمت مین عرض کرتے تہے اور یہہ لکہا تہا کہ یہ بندہ اربعین ماہ رجب مین معتکف تہا کبہی ایک سیر طعام کبہی آدہ سیر اور کبہی دانگ سیر کہاتا تہا اور کبہی فاقہ کرتا تہا کچہہ فتح باب نہوا جواب فرمایا کہ جو کوئی اربعین یعنے چلہ یا کوئی طاعت واسطے فتح باب کے کرتا ہے لا یفلح ولا یفتح لہ الباب قط یعنی وہ رستگار نہین ہوتا ہے اور نہ کبہی اسکے واسطے دروازہ کہولا جاتا ہے اسلیئے کہ اُسنے خاص خدا کے واسطے نہ کی پس آدمی کو چاہیئے کہ جو کوئی طاعت کرے تو واسطے تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کی کرے تو وہ خاص واسطے خدائے عزوجل کے ہے جب تک کہ نفس اوصاف ذمیمہ سے پاک نہو جائیگا ہرگز خالص واسطے خدا کے نہوگی۔

روز شنبہ ساتوین ماہ رمضان وقت اشراق

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا چند نفر دانشمند شہر سے آئے اور شرف قدمبوسی حاصل کیا اور ختم تراویح کا پوچہا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا ایک قوم کے ساتہہ

کیا تو اس شخص کے گردن سے اور اس قوم سے سنت ساقط ہو گئی پہر اگر دوسرا ختم شروع
کرے اور دوسری قوم اسکی مقتدی ہو تو ختم تراویح کا انکی گردن سے ساقط ہو گا
یا نہین اور ختم ثانی واسطے امام کے مستحب ہو گا جواب فرمایا کہ ساقط ہو گا اور وہ سنت ہے
وقراءة المقتدی قراءة المقتدی پس ساقط ہو گا اور اس سب پر روایت و سماعت
ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ و مدینہ مبارک مین بہی ایسا ہی کرتے ہین بعض دانشمندون
سے جو کہ سالک ہوئے ہین ہمکو سماع ہے کہ اگر کوئی جسکی عمر چالیس برس سے کم ہو سلوک
طریقت مین مشغول ہو گا تو فتح باب ہو جائیگا ورنہ نہو گا جواب فرمایا اکثر یہی ہے کہ چالیس
برس کے اندر فتح باب ہو جاتا ہے وللاکثر حکم الکل لیکن چالیس برس سے
زیادہ مین بہی بعض نادر کو ہو جاتا ہے۔

ایضا سردی مین تیمم کرنا

ہوا سرد تہی فرمایا فتاوی مین ہے یجوز التیمم فی البرد علی قول ابی حنیفة
رضی الله عنه وعلیه الفتوی یعنے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر سردی
مین تیمم درست ہے اور فتوی اسی قول پر ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند
و فرمودند فرزند من فائدہ ختم تراویح و فائدہ فتح باب و تیمم سردی جملہ بنویسید غریب
است کار خواہد آمد ترا و یاران ترا ایں نوشتم۔

روز مذکور ساتوین ماہ رمضان کی شب

کو خدمت مین حاضر تہا اس فقیر کو سبق پڑہنے مین جہد بہت کیا اور فرمایا فرزند

من سبق پڑھ اسلیئے کہ شنبے کا دن ہے نباید کہ فوت ہوجاوے اور یہ حدیث فرمائی جو کہ
صحاح سے ہے فوت السّبت فوت البیت یعنے فوت شنبے کا فوت سے چھہ دن کا
بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف مین نے اس حدیث کے عجب معنی سُنے ہین کہ ہرگز ہندوستان
مین نہ سنی تہی یعنے جو کوئی شنبے کے دن فوت کریگا تو چھہ دن نہوگا پانچ دن ہوگا اور
جمعے کے دن سبق نہین ہے یہ معنی نہین ہین کہ سارے چھہ دن چلے جائین گے معنی
اس حدیث شریف کے یہ ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من اس حدیث کے معنے جو مین نے کہے لکہہ لو غریب ہین اور سبق پڑھو پس
اس فقیر نے سبق شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ بعد تحقیق ایمان و تصحیح توبہ کے مرید کو چاہیئے
کہ دائم الوضو رہے اور پانچون وقت کی نماز جماعت کے ساتھہ پڑہے اور حفاظت رکھے
تاکہ کوئی نماز فوت نہوجائے اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے حافظوا علے الصلوات
یعنے تم محافظت کرو نمازونپر بلکہ جب نماز پڑھ چکے تو دوسری نماز کا منتظر رہے المنتظر
للصلوۃ فی الصلوۃ یعنی منتظر نماز کا عین نماز مین ہے اور جب نماز پڑھ چکے تو اور نماز
کا انتظار کرے اور جو ورد کہ اپنے اندازے کے موافق خود پر مقرر کرلیا ہے اسمین مشغول
ہو اور وہ قرآن شریف کی تلاوت ہے اور نفل نماز ہے اسلیئے کہ کہا ہے کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ حق تعالی تیرے ساتھہ بات کرے تو تو قرآن پڑھ اور اگر چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالی سے
بات کرے تو تو نماز پڑھ اور اخلاص اُسمین نگاہ رکھہ نماز دوسرون کے واسطے مت پڑھ
اور قرآن شریف دوسرون کے واسطے مت پڑھ باطن کی طہارت کو ظاہر کی طہارت

اوصاف ذمیمہ

کے ساتھ یار کریہ سب جو مین نے کہا کچھ فائدہ نہین رکھتا ہے جب تک کہ پہلے اوصاف ذمیمہ کو نہ چھوڑے جیسے غل وغش وغضب وحسد وحقد وبغض وکینہ وحرص ورغبت وکبر ومنزلت وجاہ وقبول خلق اور انکا تعریف کرنا اور عجب وریا وہوا وجفا وشرک خفی یہ سب بیس۲۰ چیزین ہین کہ یہ اوصاف بمنزلہ طہارت کے ہین واسطے نماز کے جیسے کہ نماز بغیر طہارت ظاہر کے درست نہین ہوتی ہے توسلوک کہ باطن کی نماز ہے بے طہارت باطن کے درست نہوگا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کی تہی

ایضاً ذکر مُردون کا نکلا

فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ الصلوۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ مأتہ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفر لہ وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے جو کوئی لا الہ الا اللہ کو ایک لاکھ بار کہے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت بخشا جائے اگرچہ عقوبت کے لائق ہی کیون نہو ایک عزیز نے پوچھا کہ مجلس واحد شرط ہے فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے فرمایا مین نے مکہ مبارک مین دیکھا ہے کہ ایک سو تسبیح ہزار ہزار مہری کی صندوق مین رکھی ہین سو آدمیون کو دیتے ہین فی الحال ایک لاکھ تمام ہوجاتا ہے اور میت کو بخشدیتے ہین پہر روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث ملفوظ مین لکھو غریب ہے پس مین نے لکھ لی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے برادرم محمد حاجی کی نیت سے کہا اُسکو بخشدیا اور فرمایا کہ کوئی اُسکے رشتہ دارون مین سے حاضر ہے ایک عزیز نے کہا کہ اُسکا بھتیجا حاضر ہے اُسکو بُلایا اور کہا کہ مین تمکو بشارت دیتا ہون

کہ اسکو بخشدیا اُسنے قدمبوسی کی آسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ مرزان کا حال کس طرح ہے فرمایا مین ہر روز چاہتا ہون کہ اُسکی نیت سے کہون نہین کہہ سکتا ہون لیکن ان شاء اللہ تعالی کہونگا خان زادہ سلطان شاہ خدمت مین حاضر تہا پوچھا کہ واسطے سلطان محمد کے بخشش مانگی ایک دانشمند خدمت مین حاضر تہا کہا کہ اپنے والد خان جہان کے واسطے بہی کہہ فرمایا کہ مین کون ہون کہ دعا کرون لیکن مین واسطے زیارت خان کے گیا تہا بخشش مانگی اُسکی عاقبت بخیر ہوئی سلطان کی زیارت کے واسطے نہین گیا ان شاء اللہ تعالی اُسکی بخشش بہی مانگونگا **ایضا** فرمایا کہ اولیاء خدا مین بعض کو دل کی آنکہہ سے رویت ہے مشائخ جو کہ واصلین سے ہین نماز فرض و نفل مین اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ عین ذات دیکہتے ہین۔ جواب فرمایا بالقسم واللہ عین ذات دیکہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ جب حاصل ہوتا ہے کہ یہ شرط حاصل ہو جاے جو کہ مشائخ صوفیہ نے کہی ہے کہ الطہارۃ فصل و الصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الوضوء عن الکونین لم یصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین یعنے طہارت جدا ہونا ہے اور نماز ملنا ہے سو جو شخص کہ وضو مین دنیا و آخرت سے جدا نہوگا تو وہ نماز مین ہرگز طرف مالک دونو جہان کے نہ پہونچیگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ روحہ شروع حال مین وضو کرتے تہے جب فارغ ہوئے تو الحمد للہ کہا خادم نزدیک جدبادر شیخ کے گیا کہا کہ آج بعد وضو کے شیخ رکن الحق والدین نے الحمد للہ کہا جو دعا

مولوی ... [illegible]

کہ آئے ہین اُنکو نہین پڑہا وہ نزدیک شیخ کے آئے اور واقعہ حال پوچہا شیخ نے کہا کہ
آج وضو مین دنیا و آخرت دل مین نہین گزرے مین نے جانا کہ آج میرا وصال
ہوگا اس جہت سے مین نے الحمد للہ کہا پس روے مبارک بر زمین فقیر آورد و فرمود کہ
فرزند من این خانہ کہ گفتم بتو پسید غریب ست **ایضا** فرمایا کہ صفت سالک کی
ناطق و ساکت و غائب و حاضر و موجود و مفقود ہے حال واحد مین شخص واحد
مین یہ صفت کیونکر درست ہوگی فرمایا کہ ناطق بحق اور ساکت غیر حق سے غائب
خلق سے اور حاضر ساتہہ حق کے اور موجود ساتہہ وجود خالق کے اور مفقود و معدوم
خود سے **ہ** غائب ز خود و بد دست باقی ؛؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛؛
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مخدوم والد دامت
برکاتہ مین ایک مسافر سیاح مہمان ہوا اُچہ مین تین خانقاہین ہین ایک تو والد کی
دوسری شیخ جمال الدین کی تیسری خانقاہ گازرونیون کی پس اُس سیاح نے
والد سے کہا سید جیو مین نے تمہاری اچہ مین ایک شخص جمال الدین نام دیکہا مین نے
اتنی سیاحی کی مثل اُسکے نہین دیکہا ظاہر با خلق بشاشت نمودن و باطن با حق
بودن یعنی ظاہر مین تو خلق سے بشاشت کرنا بکشادہ پیشانی پیش آنا اور باطن
مین حق کے ساتہہ ہونا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین مشائخ کبار سے سُنا ہے
کہ شیخ جمال الدین کی زمانے مین مثل اُنکے کوئی دوسرا اُنکے مرتبے کا نہ تہا۔

معنی شیخ

ایضاً ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کس کو کہتے ہین جواب فرمایا الشیخ هو العالم بالعلوم الثلثة علم الشریعة و علم الطریقة و علم الحقیقة وان یتعلقه و یعتقده بعض علماء زمانه والشیخ هو الذی یحیی و یمیت یعنی شیخ اُس شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے واسطے تین چیزین ہون ایک تو یہ ہے کہ وہ تین علمون کا عالم ہو علم شریعت و علم طریقت و علم حقیقت دوسری چیز یہ ہے کہ بعض علماء اُسکے زمانے کے اُس سے تعلق کرین اور اُسکے معتقد ہون تیسری چیز یہ ہے کہ وہ زندہ کرے اور مارے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن ملتان مین جاتقا شیخ کبیر کے جوار مین بعہد شیخ عارف صدر الحق والدین قدس اللہ روحہما ایک بیوہ عورت کا لڑکا مر گیا وہ بڑھیا زار زار روتی تہی شیخ نزدیک اُس جوان کے آئے اُسکا ہاتہہ پکڑکے بٹہادیا وہ زندہ ہو گیا اُس جوان نے کہا کہ مین مر گیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے یہ سِر ہے اس معنی کا کہ الشیخ یحیی و یمیت ایک عزیز نے پوچھا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احیاء و اماتت یعنی جلانا مارنا کیا ہے جواب فرمایا کہ معدود جیسا کہ عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ جس زمانے مین آپنے مکہ مبارک سے ہجرت فرمائی مدینے مین تشریف لائے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکے ہمراہ تہے جو لوگ توانگرون مین سے آپکے معتقد تہے اُن سب نے آپکے واسطے مہمان خانہ آراستہ کیا یہ عبد اللہ انصاری فقیر تہے اُنہون نے اپنے فقیری کے سبب سے کہا کہ ہم بہی کچھہ کرین ایک بکری تہی اُسکو ذبح کر ڈالا اور مہمان خانہ درست کیا اور دروازے کے آگے واسطے

اونٹ کے گہاس رکہا کہ شاید اس درویش کے گہر مین نزول فرمائین آپنے شتر مبارک
کو اونکے گہر کے دروازے مین اوتارا اور خود اندر تشریف لے گئے عبد اللہ انصاری نے
جان پائی اسلئے کہ اول قدم مبارک مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجہہ درویش کے
گہر مین آیا بکری ذبح کی ہوئی کا کہانا موجود تہا وہی آگے لے آئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ کہانے مین ہاتہہ ڈالین کہ جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالی کا حکم
لائے کہ تم کہانے مین ہاتہہ مت ڈالو یہانتک کہ عبد اللہ انصاری کے لڑکے تمہارے
ساتہہ نہ کہائین عبد اللہ نے اونکو طلب کیا بی بی سے پوچہا کہ لڑکے کہان گئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ تم کہانا مت کہاؤ یہانتک کہ وہ حاضر نہ ہوجائین
اون لڑکونکا واقعہ حال یہ تہا کہ جسوقت اونہون نے اوس بکری کا ذبح ہونا دیکہا
تہا تو بڑے بہائی نے نادانی سے چہوٹے بہائی کو ذبح کر ڈالا جب وہ مرگیا تو اس
بڑے بہائی نے اپنے تئین اوپر سے نیچے گرا دیا گردن تن سے جدا ہو گئی یہ بہی مرگیا
جسوقت عبد اللہ کی بی بی نے یہ ماجرا دیکہا تو اونکو کپڑے سے ڈہانکدیا اسلئے کہ آج
شادی ہے اگر مین روونگی تو غم پیدا ہوگا اور اپنے جی مین کہا کہ نعمت غم سے بدل
جائے گی جب عبد اللہ نے طلب کیا تو وہ بی بی اونکو لڑکونکے نزدیک لے گئین کپڑا
اونکے اوپر سے دور کر دیا جسوقت عبد اللہ نے دیکہا تو کہا کہ مین کیونکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہون شادی کا دن ہے غم پیدا ہوجائیگا نہ کہا یہ عرض کیا کہ وہ کہی
جگہہ کہیلنے کو گئے ہونگے آپنے چاہا کہ کہانے کی طرف ہاتہہ لیجائین پہر حکم آیا کہ تم مت کہاؤ

جب تک کہ وہ حاضر نہ ہو جائین پہر ہاتہہ کہانے سے کہینچ لیا فرمایا کہ عبداللہ حکم نہین ہے مین کیونکر کہاؤن وہ جہان کہین ہون انکو ڈہونڈ کر لے آ جب عبداللہ نے ایسا دیکہا تو واقعہ حال بیان کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک ان لڑکون کے تشریف لائے اور اپنا دست مبارک انکے حلق کے نیچے لیگئے ہاتہہ پکڑا اٹہا دیا دونو زندہ ہو گئے اور آپ کے ساتہہ کہانا کہایا غم شادی سے بدل ہو گیا یہ ہے احیاء اماتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بعد اسکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود قوت کے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی رعایت کو نگاہ رکہتے تہے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے ایک معجزہ انکے معجزون سے یہ تہا وہیحیی الموتی باذن اللہ یعنے وہ اللہ تعالی کے حکم سے مردے کو زندہ کرتے تہے اور اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی رعایت کو بہی نگاہ رکہتے تہے جبکہ یارون نے پوچہا کہ جن وشیاطین انکے زیر فرمان تہے تو آپ نے فرمایا کہ برادرم سلیمان نے کہا ہے رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے اے میرے رب تو مجہے ایسا ملک دے کہ میرے بعد کسی کے واسطے لائق نہو ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ تو حسد ہے فرمایا حسد نہین ہے حسد تو وہ ہوتا ہے کہ مثل ہوس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید غریب ست نبشتم

ایضا اللہ سبحانہ بعض اولیا رضی اللہ عنہم سے بات کرتا ہے

فرمایا کہ حق تعالی بعض اولیا سے بات کرتا ہے خلق صوت ہو جاتا ہے اسکے ساتہہ بات کرتا ہے جیسے کہ موسی علیہ السلام سے اور اور پیغمبرون سے باتین کی ہین اللہ تعالی کا

قول پاک ہے وکلم الله موسیٰ تکلیما یعنے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین
کین اولیاء کرام سے اس طور پر بات کرتا ہے کہ ھذا افعل وھذا لاتفعل یعنے یکر
اور یہ مت کر مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور
عمر غوری جو کہ حرم شیخ مین آرام کئے ہوئے ہین دونو ایک جگہہ تہے جبکہ تغلق نے مولانا
علم الدین کو ملتان مین شیخ کیا اور شیخ رکن الدین کو اس جگہہ بلایا تو عمر غوری ملتان
سے اُچہ مین چلے گئے اسلئے کہ اسنے شیخ رکن الدین کی مخالفت کی ہے شیخ اسجگہہ نہین
ہین تو مین اسجگہہ ملتان مین کیا کرون **ایضاً** ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کوئی شخص
صلاحیت مین ہو اور کسی شیخ سے پیوند نکرے تو یہ بات کیسی ہے یہ معنی ہاتہہ آئین یا
نہین جواب فرمایا کہ نہین ہاتہہ آئین شیخ چاہیے کہ خود کو اُسکی کنف حمایت مین ڈالے
اور اُسکی صحبت کرے راہ امن وخوف کی دریافت کرے مگر وہ آدمی کہ مجتہد کامل ہو
جیسے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کہ کمال نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنمین تہی
ایضاً ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی شخص کو شیخ کامل قبول کرلے تو مقبول ہوجائیگا
اور مردود نہوگا فرمایا کہ مقبول ہوجائیگا لیکن خوف مین رہنا چاہیے اور یہ بیت پڑہی

بیت از ہیبت آن دوراہ خون شد دل من ؛ بود منزل این قم

ایضاً اسدن یعنے **ساتوین ماہ رمضان** ہین بندہ خدمت مین حاضر تہا مولانا
تاج الدین محمد مفتی دام غنوادے نے مخدوم سے گزارش کی کہا کہ سید علاء الدین نے فوائد
مخدوم سے جمع کیا ہے روے مبارک طرف بندے کے لائے پوچہا کہ فرزند من تو نے

حاشیہ: پیر کا پکڑنا ضروری ہے

کسقدر ملفوظ جمع کیا ہے مین نے عرض کیا کہ ایک جلد ضخیم ہو گی فرمایا کہ بہت ہو گیا ہے
تجھے چاہیئے کہ میرے مریدون اور معتقدون سے صحاب اردو ل کو پہونچائے تقصیر
نہ کرے تا کہ جن لوگون نے میری صحبت نہین کی ہے انکو بہی کافی ہو جائیگا تو نے بہت
زحمت دیکھی ہے خدا تجھپر رحمت کرے راحت سے بدل ہو گی کیونکہ تو نے دعا گو سے
فوائد وارشاد کو لیا ہے اور سلوک مین امن وخوف کی راہ کو دریافت کر لیا ہے اور
تو سالک ہو گیا ہے اور تو نے صحبت کی ملازمت کی ہے امن کی راہ کو اختیار کیا ہے
خوف کے رستے کو چہوڑا ہے اور ہاتھ اٹھائے اور بہت سی دعائین کین کہ مین شرمندہ
ہو گیا وَاَنْ تُنَوِّرَ قَلْبَہٗ بنور معرفتک الٰہی اِجْعَلْ وَلَدِیَ المعنوی سید
علاء الدین مِنَ المقربین لدیک والواصلین الیک وَاَنْ تَخْتِمَ اَمْرَہٗ
بالایمان وَاَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَہٗ بالخیر وَاَنْ تَجْعَلَہٗ للمتقین اماما وَاَنْ تَجْعَلَہٗ
محبوبا فی قلوب اہل الایمان فی الاہل وَاَنْ تَقْضِیَ حوائجہٗ وان تُحَصِّلَ
مقصودہٗ بفضلک وکرمک یا مولانا وسیلنا بعد اسکے فرمایا کہ جن لوگون نے
اس دعا گو سے بیعت کی ہے انکو اور اور خلق کو واجب ہوا کہ نزدیک تیرے آئین اور
فتوح لائین اور تکبر نہ کرین اور فوائد حاصل کرین پس تو انکو ارشاد کرے بعض سے مین کہونگا اور بعض سے
مین نے مجلس ہی مین کہدیا ہے کہ تیرے پاس آئین اور فتوح لائین گویا وہ میرے
پاس آئے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی مزاحم ہوئے تو میری طرف سے خرقہ پہنانا اور
مین نے تجھکو وکیل کیا اس واقعے کی مبارکی کو یاران بزرگ جانتے ہین پس مین نے

ندمبوسی کی اور مین اپنے جی مین سوچا کہ مین کیا اُسکے لائق ہون لیکن بسبب ملفوظ
جمع کرنے کے نعمت پہونچی واللہ مین نے خود نہین طلب کی ہے اُنہون نے خود ساتھ
اس تربیت کے فرمایا جو کہ مذکور ہوا مین نے اسکا بیان اس جہت سے کیا کہ لوگ
گمان نکرین کہ شاید مین نے طلب کی ہے ع چہ کند بندہ کہ گردن نہند فرمانرا!
ایضا فرمایا کہ دعاگو جمعے کے دن دوسرنے خطبے مین نماز پڑہتا ہے اس جہت سے
کہ نام سلاطین کا کان مین نہ پڑے بعد اسکے فرمایا کہ یہ بات فتاوی کامل مین ہے اذ
خطب الخطیب خطبۃ ثانیۃ یجوزان یذکر اللہ اویسبح اویصلے صلوٰۃ
حتی لا یستمع ذکر الظلمۃ لانھم یوصفون بخلاف اوصافھم یعنے جسوقت
خطیب دوسرا خطبہ پڑہے تو ذکر اللہ کرنا یا تسبیح کرنا یا نماز پڑہنا درست ہے علت
یہ ہے کہ ظالمون کا ذکر نہ سنا جائے کیونکہ وہ بخلاف اُنکے اوصاف کے صفت کئے
جاتی ہین جو کہ اُنمین نہین ہین بعد اسکے فرمایا یہی فتادی کامل مین ہے لو قال
رجل لسلاطین زماننا عادل کفر والاصح انہ لا یکفر لانہ عدل فی
عمرہ مرۃ واحدۃ ولو قال علی الاطلاق کفر اتفاقا یعنے اگر کسی آدمی نے ہمارے
زمانے کے بادشاہون کو عادل کہا تو وہ شخص کافر ہو گیا صحیح تر یہ ہے کہ وہ کافر
نہوگا اسلئے کہ اُسنے اپنی عمر مین ایکبار عدل کیا ہو اور اگر اُسنے مطلق کہا ہے کہ وہ
عادل ہے کسی وقت اُسنے ظلم نہین کیا ہے تو باتفاق کافر ہو جائیگا **ایضا** فرمایا
کہ سوے بند ابریشم اور جُوز یعنے جوڑے مین نماز مکروہ ہے اسکے ساتھ قبول نہوگی

ولیکن روا ہوگی بایں جہت کہ اُسکی گردن سے نماز ساقط ہو جائیگی فرشتے گناہ لکھینگے ایضاً فرمایا کہ اگر کوئی مکلف ساری رات بیدار رہے تو اُسنے ترک سنت کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول تو یہ ہے کہ انا اصلی وانام یعنے مین نماز پڑہتا ہون اور سوتا ہون۔

اتوار کے دن آٹھوین تاریخ ماہ مبارک رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعاگو اس سے پہلے بسبب ضعف کے بعض نوافل بیٹھکر پڑہتا تہا اسوقت مین کھڑے ہو کر پڑہتا ہون اسلیئے کہ فضیلت کے دن ہین بعد اسکے فرمایا کہ تضعیف عمل کی یعنے بڑہنا عمل کا تین چیز مین ہے ایک تو مکان مین جیسے خانۂ کعبہ اور مسجدین دوسرے زمان مین جیسے ماہ رمضان اور مواسم دیگر تیسرے نسب مین جیسے شریف لوگ یعنے سادات اسمین بہی تضعیف عمل کی ہے اور بہت فضیلت ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یضاعف لمن یشاء

ایضاً فضیلت سورۂ ملک

میت غائب کی خبر پہونچے سورۂ ملک پڑہے ہمراہ یارون کے واسطے آسانی سوال قبر کے اور ثواب اُس میت کو بخشا اور یہ حدیث شریف فرمائی من مات غریبا فقد مات شہیداً حدیث صحاح کی ہے یعنے جو شخص کہ مرے غربت یعنے مسافرت مین تو مقرر وہ شہید مرا یعنے شہیدونکا درجہ اُسکو دینگے اسی درمیان مین ایک قلندر پہونچا قدمبوسی کی اور کہا کہ مدت پندرہ سال کی ہے کہ مین عالم بیہوشی مین ہون

ینے پندرہ برس سے چمڑا پہنتا ہون اسوقت مین توبہ کرتا ہون اور مرید ہوتا ہون
اور چمڑا اوتارتا ہون صوفی ہوتا ہون صوفیون کے کپڑون کا التماس رکہتا ہون
فرمایا مبارک ہو تب اسکو مرید کیا اور فرمایا کہ چمڑا ست آثار یہانتک کہ کپڑے پیدا
ہون کیونکہ بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے پہر رو مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فائدہ تضعیف عمل کا اور حدیث غریب کی
لکہہ لو بعد اسکے فرمایا کہ فرزند من سبق پڑہو مین نے قدمبوسی کی اور شروع کیا بات
صفت سالک مین تہی کہ ابتدا سلوک کی بیداری ہے ظاہرا وباطنا جسوقت مرید نیند
سے جاگے تو طہارت پاک بجالائے اور دو رکعت تحیت طہارت کی ادا کرے جب
صبح نکلے تو دو رکعت سنت وقت کی پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل
یاایہا الکافرون اور دوسری مین بعد فاتحہ کے اخلاص پڑہے اسلئے کہ حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے بعد اسکے ستر بار اس طور پر استغفار کرے
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ واسألہ التوبۃ
اور سو بار تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر کہے جیسے کہ دعا گو کہتا ہے اللھم انی اسألک
رحمۃ من عندک تھدی بھا قلبی یہانتک کہ اللھم زدنی نورا واعطنی
نورا واجعل لی نورا قوت القلوب مین اس طرح لایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اسکے پڑہنے مین ملازمت فرمائی ہے بعد اسکے فرض نماز صبح کی
ادا کرے اور اسمین کوشش کرے کہ بحضور دل پڑہے اور جب سلام پہیرے تو یہ

کہے اللھم انت السلام تا یاذا الجلال والاکرام بعد اسکے اُن دعاؤن مین مشغول ہو جو کہ آئی ہین جسقدر کہ مداومت کر سکے اپنا ورد کرے اور ہر دم استغفار کرتا رہے اور توبہ از سر نو کرے اور واسطے گزری ہوئی عمر کے بخشش مانگے اور زیادہ بات نہ کرے مگر نیک بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے اور صلاح مسلمانونکی دعا مانگے یا وہ بات کہے کہ جسمین مسلمان بھائی کا نفع ہو یا کوئی بات علم کی کہے اور جہانتک ہو سکے جس حال مین کہ ہو قبلے کی طرف مونہہ کرکے بیٹھے اگر کسی صاحب دل کی زیارت یا کسی پیر کی صحبت یا کسی عالم ربانی کی مجالست کرے تو یہ اُس سے بہتر و فاضلتر ہے کہ مصلے پر اوراد مین مشغول ہو کیونکہ اوراد ذکر کی یاد دہی کرتے ہین اور صحبت مذکور کو یاد دلاتی ہے اگر ایسی باتین میسر نہون تو اُسوقت مسجد جماعت مین مصلے پر بیٹھنا یا خلوت مین اللہ تعالی کے ذکر مین مشغول ہونا بہتر ہے اور جسوقت سورج نکل آوے تو بعد طلوع آفتاب کے اشراق کی دو رکعت نماز پڑھنے مین بہت فضیلت ہے اور جسوقت آفتاب بلند ہو جائے تو چاشت کی نماز ادا کرے چنانچہ یہ نماز سنت ہے یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تھی یہانتک کہ مین سبق سے فارغ ہوا۔

نوین تاریخ ماہ رمضان شب شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تھا ایک عزیز نے یارون مین سے دعاے فتح باب کا التماس کیا اس سے پہلے بھی بارہا التماس کرتا تھا فرمایا کہ جب تک علائق کا انقطاع

نہ ہو جائیگا تب تک فتح باب نہ ہوگا **ایضاً** فرمایا کہ اولیاے خدا تعالی کسی آدمی سے اور
کسی چیز سے نہین ڈرتے ہین مگر خداے عزوجل سے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخشونہ ولا
یخشون احدا الا اللہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت مین ہے اگر کہین کہ یرجون
رحمتہ ویخشون عذابہ کس کی صفت ہے تو جواب دینگے تفسیر مین ہے کہ یہ عام
مومنین کی صفت ہے **ایضاً** فرمایا کہ جاہل ہرگز شیخ نہین ہوتا ہے اور قسم کہائی
تا کہ تم یقین کرو بعد اسکے فرمایا کہ شیخ شیوخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدونکو
وصیت فرمائی ہے کہ لا تکونوا من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص الدین قطاع
الطریق علی المسلمین یعنے تم جاہل صوفیون سے مت ہوا سلئے کہ وہ دین کے چور اور
مسلمانونکے رہزن ہین **ایضاً** فرمایا کہ فتاوی کامل مین ہے یکرہ الصلوۃ اذا
حرکت الریح الرجل والا لا یکرہ یعنے نماز مکروہ ہے جسوقت کہ ہوا آدمی کو ہلاوے ورنہ
مکروہ نہین ہے **ایضاً** ایک شخص چہینکا جواب دیا اور فرمایا کہ الحمد للہ علے
کل حال کہین عوارف مین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ جسوقت کل حال کہے گا تو شر
بہی داخل ہو جائیگا جواب فرمایا کہ مین نے دو وجہین سنی ہین ایک وجہ یہہ ہے کہ
حال شر مین امہلنی وما اہلکنے یعنے حالت شر مین حمد اسپر ہے کہ اُسنے مجہے مہلت
دی اور مجہے ہلاک نہین کیا دوسری وجہ یہہ ہے علی کل حال من النعم والحمد
مقابلتہ یعنے حمد بمقابلہ نعمت ہے پس دونو طریق پر الحمد للہ علی کل حال کہنا روا
ہوگا **ایضاً** ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کوئی بغیر تکیہ لگائے بیٹہا ہوا سو گیا تو اسکا وضو

اولیاء اللہ سوا خدا کے کسی سے نہین ڈرتے

وصیت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

ٹوٹے گا یا نہین جواب فرمایا کہ اگر مقعد زمین پر چپکی ہوئی ہے تو وضو اُسکا درست ہے
ورنہ ٹوٹ جائیگا صحیح روایت یہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک وتر ایک رکعت ہی ہے اور قنوت نہین پڑھتے ہین مگر نصف رمضان مین
اور فجر مین تو سب وقت پڑھتے ہین اور ہم اپنے مذہب پر عمل کرتے ہین پھر روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من مسئلہ یہ اور دونو جہین حمد چھینک کے
اور وضو ٹوٹنے کا مسئلہ سب کو لکھ لو **ایضاً** فرمایا سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو
خدا تعالی سے سوائے اُسکے اور کو طلب نہ کرے یہ مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ سندھ مین ایک عورت ولیہ تھی مکاشفہ رکھتی تھی بارہا میری زیارت کو آتی تھی
اور کہتی کہ دعا کرو بہشت و عرش و کرسی وغیرہ کا تماشا دکھاتے ہین مین کیا کرونگی
مجھے دور کرے مین تو اُسکی شیفتہ ہون سندی زبان مین کہتی تھی جسوقت اوسنے
انتقال کیا تو اُسنے اپنی چادر و مصلا نزدیک دعاگو کے بھیجدی مین نے اُس چادر
کے خرقے بنائے اور یارون کو پہنائے اور مصلا لڑکو نکی مان کے پاس ہے یہ بیت
پڑھی **بیت** آن زن کہ بہ از ہزار مرد ست تو لی ؟ وآن مرد کہ از زنے تخجل ماندہ
منم ؟ بعد اسکے فرمایا کہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے یہ بیت حق مین رابعہ رضی اللہ
عنہا کے کہی تھی جسوقت کہ اُنسے سوال کیا تو جواب دیا منجملہ اُن سوالونکے ایک یہ تھا
کہ رابعہ نے بایزید سے پوچھا کہ اگر پہونچے تو تم کیا کرو بایزید نے فرمایا کہ مین کہا لون
اور اگر نہ پہونچے تو صبر کرون پھر بایزید نے رابعہ سے پوچھا کہ تم کیا کرو کہا اگر پہونچے

فائدہ
فائدہ: حمد چھینک کی ...
فائدہ: ... عالی ہمت ...
فائدہ: ... رابعہ ...

تو مین کہاؤن اور کہلاؤن ورنہ صبر کردن پس رابعہ نے بایزید سے کہا کہ یہ جو تمنے کہا
بازار کے کتے بہی یہ صفت رکہتے ہین اگر پہونچتا ہے تو کہا لیتے ہین ورنہ بیٹہے رہتے
ہین **ایضاً** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مین فرمایا کہ آپ پشت برہنہ
گدہے پر سوار ہوتے اور اگر یارون مین سے کوئی تہک جاتا تو اپنے پیچہے سوار کر لیتے
تہے ایک دن جنگلی آدمی آیا اور آپکے جامۂ مبارک کو کہینچا چنانچہ بدن مبارک چہل گیا
پس آپنے یارون سے فرمایا کہ اسکو بیت المال سے کچہہ دیدو فقیر ہے بعد اسکے فرمایا
کہ بیت المال درست نہین ہے مگر اُس شخص کو کہ جو اُسکے لایق ہے قولہ تعالی
انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفة قلوبهم
وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله وابن السبیل فریضة من الله
والله علیم حکیم فهؤلاء ثمانیه اصناف وقد سقطت المؤلفة قلوبهم
لان الله تعالی اعز الاسلام واغنی عنهم فبقی سبعة واما الفقیر فمن
له ادنی شئ والمسکین من لا شئ له وقیل علی العکس وهو قول الشافعی
رحمه الله علیه والعامل من یدفع الیه الامام بقدر عمله والرقاب
ای المکاتبون یعان فی فك رقابهم والغارم من لزمه دین ولیس
عنده شئ وفی سبیل الله هو الغازی منقطع الغزاة وابن السبیل هم
المسافر وان کان له مال فی وطنه وهو فی مکان لا شئ له فیه فهؤلاء مستحقہم
لبیت المال وللامام ان یدفع الی کل واحد منهم یعنے بیت المال کے مستحق

اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مستحقین بیت المال

آٹھہ آدمی ہین کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اُنکا ذکر فرمایا ہے مؤلفۃ القلوب کو
نزدین مشروع اسلام ہین اُنکو دیتے تھے وہ عرب کے بوڑہے لوگ تھے پہر اللہ تعالے
نے اسلام کو عزت دی اور اُنسے مستغنے کردیا پس یہان سات آدمی باقی رہے
ایک اُنمین سے فقیر ہے فقیر اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکے پاس نصاب سے کم ہو
دوسرا مسکین ہے مسکین اُسکو کہتے ہین کہ اُسکے ملک مین کوئی شے نہو بعض نے
یون کہا کہ فقیر اُسکو کہتے ہین کہ اُسکی ملک مین کوئی شے نہو اور مسکین وہ ہے کہ
اُسکے پاس نصاب سے کم ہو یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے لیکن قول اول
صحیح تر ہے اور فتوے بہی اوسی پر ہے تیسرا عامل جیسے عالم وکاتب اور مثل اسکے
امام اُنکے کام کے موافق اُنکو دے چوتہا مکاتب اسکی بیت المال سے مدد
کیجائے تاکہ وہ غلامی سے خلاصی پائے پانچوان قرضدار اگر اُسکے پاس کچہہ نہو تو
اُسکے قرض خواہونکو دین تاکہ وہ قرض سے رہائی پائے چہٹا غازی راہ خدا
یعنے لشکری ساتوان مسافر کہ وطن مین اُسکے پاس مال ہے اور یہان فقیر ہے
تو اُسکو بہی دین یہ سب بیت المال کے مستحق ہین امام ہر ایک کو اُنمین سے دے
بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف خانقاہ بیت المال سے بناتے ہین اور اوسطرف خواجگان
تجار نے خانقاہین بنائی ہین اور اُنکے واسطے حجرے وقف کیے ہین بعد اسکے فرمایا
فتاوے کامل مین ہے یعطے لھؤلاء من بیت المال بقدر کفافھم واھالیھم
وقضاء دیونھم یعنے اُن لوگونکو بقدر اُسکے کفاف اور گہر والونکے اور اداے قرض

کے بیت المال سے دے مین نے یہ مسئلہ بادشاہ سے بیان کیا اور کہا کہ عورتونکا مہر
بھی دین ہے پس اُسکو بیت المال سے دین بادشاہ نے کہا کہ خدا کے واسطے آپ
اس روایت کو ظاہر مت کرو یہی سب سعی کرینگے اور دامن پکڑینگے تبسم فرمایا
بعد اسکے فرمایا کہ اسوقت بیت المال کے مستحقون کی لابدی ضروری بھی گزر
نہین ہوتی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
سائل بیت المال کہ گفتم بنویسید کہ کار خواہد آمد پس نوشتم **ایضا** فرمایا کہ موئے
ابریشم اور جد اور ریشمی کپڑے مین اور اُس کپڑے مین کہ جسمین ایک تار حرام کا
ہو یا لقمہ حرام کا پیٹ مین ہو ان صورتون مین نماز مکروہ ہے قبول نہین ہے نماز
پڑہنے والے کے مونہہ پر مارتے ہین اسلئے کہ سبب قبولیت کا تقوے کی شرط ہے
وشرائط التقوی عظیمۃ قولہ تعالی انما یتقبل اللہ من المتقین یہ حصر ہے
ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقیون
سے **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیے کہ حلال طلب کرے کہانا پینا پہننا کرنا سونگہنا
کہنا سننا پکڑنا جانا سب حلال پر کرے کیونکہ یہ سب فرض ہے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ یعنے طلب حلال
کی فرض ہے بعد فرض کے یعنے اول حلال طلب کرے کہ فرض ہے وکلوا من الطیبات
بعد اسکے فرائض و واجبات و سنن و مستحبات مین اور نوافل مین مشغول ہو اسلئے
کہ کلام اللہ مین اللہ کی طرف سے پیغمبرون کو یہ خطاب ہے کہ یا ایہا الرسل کلوا

فرض طلب حلال

من الطیبات واعملوا صالحا یعنے اے میرے پیغمبر و اول حلال طلب کرو بعد اُسکے
عمل صالح کرو تا کہ ثمرہ دے اللہ تعالے فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء
والمنکر والبغی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من لم تنہہ صلوٰۃ
عن الفحشاء والمنکر لم یزد من اللہ الا بعدا یعنے جسکو اُسکی نماز حرام ومکروہ سے
باز نہ رکہے تو وہ زیادہ نکریگا اللہ سے مگر دوری کو پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این خاتمہ وجہ حلال کہ گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا کہ
مذہب روافض مین ایک عجب رسم ہے مہمان اُنکے پاس اُترتا ہے تو عورت اپنے
خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور مہمان پر حلال جب تک کہ وہ مہمان اُنکے گہر مین ہے
جب وہ چلا جاتا ہے تو پہر وہ خاوند پر حلال ہو جاتی ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن مین اُس طرف ایک گہر مین مہمان ہوا مین نے دیکہا کہ اُس
گہر کی عورت میرے نزدیک آئی اور بیٹہی اور کہا کہ حُرّمتُ علی زوجی وحُلّلتُ
لک ما دمت فی البیت یعنے مین اپنے خاوند پر حرام ہوگئی اور تجہپر حلال جب تک
کہ تو اس گہر مین مہمان ہے مین نے دریافت کرلیا کہ یہ عورت رافضیہ ہے پس مین
اُس جگہہ سے بہاگا اور میرے ہمراہ اور یار بہی تہے ہم ایک مسجد مین آئے اور اعتکاف
کی نیت کرلی تا کہ ہم اُس علت سے خلاصی پائین اور ہمنے کہا کہ اس مقام سے بہتر
کہان جائین بعد اسکے فرمایا کہ وہ لوگ صحابہ کے منکر نہین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو اور اصحاب پر تفضیل دیتے ہین الحمد للہ کہ ہمارے دیار مین نہین ہین یہ بہت ہی

فائدہ مذہب روافض

بڑی رسم ہے ورنہ یہان بہی جاہل ہین فساد مین پڑجائین عورتونکے فاسد کرنیکو
ہرایک مہمان ہوجائے اور تبسم کرکے فرمایا کہ اُس جگہہ سُنی لوگ اُنکے گرد نہین آتے ہین
مگروہی جواُنکے ہم مذہب ہین بعد اسکے فرمایا بلا تو یہ ہے کہ مدارس کا درس اور
کتاب واحادیث سے تمسک کرتے ہین اور آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے تاویل
کرتے ہین اور یہ یعنے تاویل آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے ہرگز جائز نہین ہے
الیضا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزندمن سبق پڑہ مین پہلے
شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سالک کو چاہیئے کہ بعد فراغ کے نماز چاشت سے
واسطے حاجت مسلمان بہائیون کے مصلے سے اُٹہے جیسے بیمار کی عیادت کرنا
جنازے کے ساتہہ جانا بوڑہے ضعیف کمزور کی مدد کرنا یا امر بمعروف ونہی عن المنکر
کرنا اللہ تعالی نے بندونکو امر فرمایا ہے کہ وتعاونوا علے البر والتقوی ولاتعاونوا
علے الاثم والعدوان یا صلۂ رحم ہے یا کسی عالم کی زیارت کو جائے یا مجلس وعظ
مین بیٹھے یا سبق پڑہائے اگر عالم ہو یا تحصیل علم کرے اگر متعلم یعنے طالب علم ہو اگر
ان سب باتون مین سے کچہہ نہو تو اُسوقت تلاوت قرآن شریف کی کرے یا نماز نفل
پڑہے یا ذکر مین مشغول ہو اور نفس کے ساتہہ محاسبہ کرے کہ تو نے رات مین کیا کیا
اور آج کیا کیا اگر اچہا کیا ہے تو اللہ تعالی کا شکر کرے ورنہ استغفار کرے اور اگر
یہہ سب بہی نہو تو عیال کا نفقہ حاصل کرے اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا قضیت
الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ یہ آیت شریف پڑہی

اور اگر یہ سب نہو تو قیلولہ کرے ان فی النوم سلامۃ کی حقیقت جانے پس قیلولے
مین چلا جائے جسوقت اس راہ پر چلے تو سارے کتب منزل اور سارے انبیار
ورسل کی متابعت کی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت مین چند قول سنے ہین ایک
قول یہ ہے کہ بیع وشرا یعنے خرید و فروخت کرو کیونکہ جمعے کی نماز سے پہلے ممنوع تھی
وذروا البیع دوسرا قول یہ ہے کہ بعد ادائے نماز کے عالم ربانی کی مجلس مین
یا کسی واعظ کی مجلس مین حاضر ہو تیسرا قول یہ ہے کہ واسطے زیارت اولیاء اللہ کے
جاؤ چوتھا قول یہ ہے کہ صلۂ رحم کرو پانچوان یہ ہے کہ بیمار کی عیادت کرو چھٹا قول
یہ ہے کہ ذکر مین مشغول ہو اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا وابتغوا من فضل اللہ
واذکروا اللہ کثیرا ساتوان قول یہ ہے کہ اگر جنازہ ہو تو اسکے ساتھ جاؤ آٹھوان
قول یہ ہے کہ اگر درمیان دو آدمیونکے خصومت ہو تو صلح کرا دو نوان قول یہ ہے
کہ اگر کسی کو تارک فرائض و واجبات وسنن کا دیکھے تو امر بمعروف کرے دسوان
قول یہ ہے کہ اگر کسی کو معصیت مین دیکھے تو نہی عن المنکر کرے گیارہوان قول
یہ ہے کہ بوڑھے ضعیف کی مدد کرو بارہوان قول یہ ہے کہ فقیر و مسکین کو صدقہ دو
تیرہوان قول یہ ہے کہ باہم مصافحہ کرو چودہوان قول یہ ہے کہ پڑوسیون کی مدد
کرو پندرہوان یہ ہے کہ نفقۂ عیال کا حاصل کرو کیونکہ فرض ہے سولہوان قول
یہ ہے کہ وجہ حلال حاصل کرو سترہوان قول یہ ہے کہ اپنے خاندان کو نصیحت
نیک کرو اٹھارہوان قول یہ ہے کہ اپنی اور مسلمانون کی دعا کرو انیسوان قول

یہ ہے کہ حق مین والدین کے احسان کرو بیسوان قول یہ ہے کہ اگر دعوت مین بلائین تو جاؤ اکیسوان یہ ہے کہ بارگاہ باریتعالی سے آخرت مانگو بائیسوان یہ ہے کہ اللہ تعالی سے اسکی ذات مانگو لعلکم تفلحون یعنے شاید تم رستگار ہو جاؤ یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضاً فرمایا خرقہ دو نوع ہے

خرقہ تصوف و خرقہ تشبہ خرقہ تصوف خرقہ صحبت ہے اور اسکو خرقہ ارادت کہتے ہین وکل من الاصحاب لبسوا خرقة الصحبة وھی خرقة الارادة والارادة ھو طلب اللہ تعالی یعنے سارے صحابہ نے خرقہ صحبت کا پہنا ہے اور وہ خرقہ ارادت ہے اور ارادت طلب خدا کو کہتے ہین اقل صحبت شیخ کی ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے خبر مین ہے کہ سلف مین کہتے ہین کہ فلان شیخ کے اسّی مرید یا سو ہین اور اسوقت ہزارہا پیوند کرتے ہین اور صحبت ایک بہی نہین کرتا ہے اور جانتے تہے کہ مرید طالب حق کو کہتے ہین پس کوئی نادر ہوتا کہ دنیا سے اور دنیا کے کام سے تارک ہوتا لیکن واسطے توبہ کے بہت آتے تہے جیسے کہ دعاگو کے پاس توبہ کرتے ہین یہ سب تائب ہین جو کہ تعلق کرتے ہین لیکن مرید وہ آدمی ہے کہ صحبت کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا جیسا کہ فرزند میرا سید علاء الدین دعاگو کی صحبت مین رہتا ہے اور شیخ نجم الدین اور مولانا فرید الدین اور دوسرے چند عزیز معدود جب یہ فرمایا تو مین نے شکر حق

ادا کیا الحمد للہ کہ مین نے مدت دس ماہ اور دو چلّے ایک اربعین موسی دوسرا اربعین ماہ رمضان مین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت حاصل کی دوسرا خرقہ تشبہ تصوف ہے اور اسکو خرقہ تبرک کہتے ہین کہ خرقہ پہنے اور پیوند کرے اور صحبت مذکور نہ کرے پس ہمہ مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ارادت و صحبت و بیان دو خرقہ ارادت و تبرک چنانکہ بیان کردم بنویسید پس منتم ایضا ایک عورت آئی کچھ کہنے لگی فرمایا کتاب مین ہے صوت العورۃ عورۃ یعنے عورت کی آواز بھی عورت ہے نہ سننا چاہیے منع فرمایا۔

دسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو وقت چاشت کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تھا ایک عزیز مصلے فتوح لایا فرمایا نشانی کردو تاکہ مین نماز پڑھون پوچھا کہ سیدھی جانب نشانی کرین یا بائین جانب جواب فرمایا کہ روبرو چاہیے اس جہت سے کہ جائے سجدہ ہے سبحان ربی الاعلی کہا ہے اور سانس اُسپر پہونچی ہے پانون کے نیچے نہ رکھا جائے ایک عزیز نے پوچھا کہ چادر سر پر ڈالین یا مونڈھے پر جواب فرمایا دونو طریق مسنون ہین لیکن اگر دستار نہو تو سر پہ نہ ڈالین کہ اسمین عورتون کے ساتھ تشبہ ہوتا ہے **ایضا** فرمایا کہ سحور یعنے سحرے مین خلال کرنا سنت موکدہ ہے اور غیر سحرے مین مستحب ہے بعد اسکے فرمایا خلال القصب مکروہ لانہ غیر مسنون یعنے نے کا خلال کرنا چاہیے کیونکہ مکروہ ہے اسلئے کہ سنت نہین ہے اسی اثنا مین ایک عزیز

نے پوچھا کہ بعد کھانا کھانے کے اگر کلی نکریں اور نماز پڑھیں تو کیسا ہے فرمایا کہ نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ لذت کھانے کی سونہہ میں ہے۔

ایضاً ذکر ولایت کا نکلا

فرمایا قوت القلوب میں ہے کل من صحت لہ ولایتہ یحضر لیلۃ الجمعۃ والعیدین فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ وعیدین کو مکہ مبارک و مدینہ مشرفہ میں حاضر ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ولایۃ بفتح الواو وھی المحبوبیۃ اور اسجگہہ بفتح واو ہے محبوبیت مراد ہے وبکسر الواو العطیۃ وھی تصرف الاقلیم مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک عورت محبوبہ ہے ہر شب جمعہ کو مکہ و مدینہ مبارک میں حاضر ہوتی ہے اور بارہا واسطے میرے کچہہ نشانی وہانسے لاتی ہے اور میں اسکو بانٹ دیتا ہوں بعد اسکے فرمایا کہ واسطے بعض محبوبین خدا کے کہانا اور پانی بہشتی پہونچتا ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ مکہ مبارک میں ایک عزیز جبل ابوقبیس میں حجرہ رکہتا مشغول رہتا تہا ایک دن میں اسکی زیارت کے واسطے گیا اُسنے بہشت کے قرص مجہے دئے نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے کچہہ میں اُنمیں سے بہی لایا اسی درمیان میں ایک عزیز نے پوچہا کہ جیسا دنیا کا کہانا ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا جواب فرمایا ویسا ہی ہے لیکن لذیذ ہے قولہ تعالی واتوا بہ متشابہا یعنے طعام بہشت کا مشابہ طعام دنیا کے ہے۔

ایضاً تاثیرات ذکر اللہ کا ذکر نکلا

فرمایا ان فی الجنة یسقط جمیع العبادات الا ذکر الله تعالی یعنے بہشت عنبر سرشت
مین ساری عبادتین ساقط ہو جائین گی مگر ذکر اسد عزوجل کا اسلئے کہ اہل جنت ذکر کرینگے
اسد سبحانہ فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنة زمرا حتے اذا جاؤھا وفتحت
ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد لله
الذی صدقنا وعدہ وھذا ذکر الجنة مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا شمس الدین برادر قتلغخان مرید شیخ علاء الدولہ کے تہے رحمہا اسد تعالی اور اُنسے
نعمت لی تہی اور خانہ کعبہ کے مجاور ہو گئے تہے ذکر مین ایسے مستغرق ہوتے کہ اگر کسی وقت
سوتے تو اُنکے سینے سے آواز ذکر کی نکلتی جسوقت اُنہون نے وفات پائی دعاگو نے
اُنکو دیکھا تہا پس مین اُنکے جنازے پر حاضر ہوا شیخ نکہ عبد اسد یافعی اور مشائخ دیگر بہی
حاضر تہے اُنکے جنازے سے ذکر کی آواز آتی تہی چنانچہ سب حاضرین نے سنی اور سب کے
سب ذکر مین مشغول ہو گئے ایک شور اُٹہا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے کہا کہ جس جگہہ تو
اختیار یعنے پسند کرے اُس جگہہ دفن کرین مین نے اُنکو اپنی دادی ام المومنین خدیجہ
رضی اسد عنہا کے پائنتی نزدیک قبر ابراہیم ادہم رضی اسد عنہ کے دفن کیا اور دوسرے
مسافرون کو گورستان غریبان مین دفن کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ذکر خدا کا ایسا
اثر ہوتا ہے پس روے مبارک بدین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم
و تاثیرات این جملہ بنویسید پس نبشتم۔

ایضاً ذکر مزاح یعنے خوش طبعی کا نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ مزاح کیسا ہے جواب فرمایا کہ مزاح شرعی روا ہے اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی لامزح ولا اقول الاحقا یعنے مین البتہ مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا ہون مگر حق یعنی مین سچی خوشطبعی کرتا ہون مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھہ مطائبہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی پیادہ تھے انہون نے کہا یا رسول اللہ احملنی اما ماشی قال احملک علی ولد الناقة یعنے تم مجھکو سوار کر دو مین پیادہ ہون تو آپنے مطائبہ کیا کہ مین تجھکو اونٹنی کی بچے پر سوار کرونگا یعنے اونٹ بے شبہہ اونٹنی کا بچہ ہے ایک دن اور نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھیان تھین آپنے مزاح کیا فرمایا لاتدخل العجائز فی الجنة یعنے بڑھیان جنت مین داخل نہونگی بڑھیون نے کہا یا رسول اللہ ہمنے کیا کیا ہے کہ ہم بہشت مین نہ جائین فرمایا کہ بڑھیان سب جوان ہو جائین گی بعد اسکے بہشت مین داخل ہونگی ایک اور دن خدمت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عورت آئی اور کہا کہ مین ہمراہ اپنے شوہر کے ایسا ملاعبہ کرتی ہون اور وہ بھی میرے ساتھہ ایسا ملاعبہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ روا ہے اور یہ آیت شریف پڑھی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم یعنے عورتین تمہاری کھیتی ہین تمہاری پس تم آؤ اپنی کھیتی مین جس طرح چاہو بعد اسکے زبان ہندی مین فرمایا کہ چوراسی یعنی ہشتاد وچہار طریق پر عورتون سے صحبت کرنا چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت کی تفسیر مین دیکھا ہے فأتوا حرثکم انی

شئتم ای قائما وراکعا وقاعدا ومضطجعا متکئا عریانا ملتحفا ولاحفا اسکے
مثل چوراسی طریق ہین یعنے تم صحبت کرو اپنی عورتون سے دران حال کہ خود کہڑے
ہو اور بطریق رکوع اور بیٹہکر اور لیٹ کر اور تکیہ لگا کر اور کپڑے پہن کر اور ننگے ہو
اور اوپر کہینچکر مثل لحاف کے خواہ خود اوپر ہو کر پس تبسم کرتے جاتے تہے اور یہ بہی
فرمایا کہ شرح مین کہا ہے کہ جماع کو شکل شعب پر اختیار کیا ہے اسلیئے کہ اور شکلین مرد
کو نقصان پہونچاتی ہین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح مین
ایسا تبسم فرماتے تہے حتی بدی داخل فمہ یعنے یہانتک کہ درون دہن مبارک دکہائی
دیتا تہا پس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من بیان مزاح و بیان
این آیت کہ گفتم بنویسید غریب ست ہر کسی نمے داند

ایضا ذکر نصیحت کرنیکا نکلا

مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
ایک یار کو وعظ و نصیحت کرتے تہے فرماتے تہے کہ یا اخی اذا رایت رجلا تکلم معہ
بمقدار عقلہ وفہمہ فان کان طالب الشریعۃ فقل من الشریعۃ وان کان
طالب الطریقۃ فقل من الطریقۃ وان کان طالب الحقیقۃ فقل من الحقیقۃ
فان لم تقل قصرت فی حقہ یعنے اے میرے بہائی جسوقت تو کسی لائق آدمی کو
دیکہے تو بمقدار اسکے عقل و فہم کے اسکے ساتہہ بات کر پس اگر وہ شریعت کا طالب ہے
تو شریعت سے کہہ اور اگر طریقت کا طالب ہے تو طریقت سے کہہ اور اگر حقیقت کا

طالب ہے تو حقیقت سے کہہ پس اگر تو نہ کہیگا تو تو نے تقصیر کی اور اگر ہر ایک کے
اندازہ عقول پر نہ کہیگا تو تو ظالم ہوگا اسلئے کہ وہ تو اور چیز کا طالب ہے تو اسکو اور
چیز بتاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بھی کہا ہے
من منح الجهال علما فقد اضاعه ؛ ومن منع المستوجبين فقد ظلما ؛ الخلق
كالماء يبدي ضمائره مع الصفا ويخفيها مع الكدر وان الملح هو العطاء یعنی
جو شخص عطا کرے نادانوں کو علم طریقت کا یہاں علم سے مراد علم طریقت ہے تو مقرر
اسنے اس علم کو ضائع کیا اور جو لوگ کہ لائق طریقت کے ہیں انسے جسنے باز رکھا تو
مقرر اسنے ظلم کیا اسلئے کہ حکم باریتعالی کا یہ ہے واذا قلتم فاعدلوا یعنے جب تم بات
کرو تو عدل کرو بعد اسکے فرمایا کہ یہ حکم ہے تکلموا الناس علی قدر عقولهم یعنے تم
بات کرو لوگوں سے انکے اندازہ عقول پر مثلا ایک شخص شریعت کو خوب نہیں جانتا ہے
تو اس سے طریقت کہتا ہے وہ کب جانیگا **ایضا** ایک عزیز دانشمند و سالک واسطے
زیارت مخدوم کے آیا فرمایا من زار فقيرا يكتب في ديوانه بكل خطوة سبعين
الف حسنة ويقول الملائكة يارب صل به كما وصل لوليك یعنے جو شخص
کسی درویش کی زیارت کو آتا ہے تو ہر قدم میں ستر ہزار نیکیاں اسکے نامۂ اعمال
میں لکھے جاتے ہیں اور فرشتے کہتے ہیں الہی تو اسکو اپنا وصال روزی کر جیسا کہ
اسنے تیرے ولی سے وصال کیا دنیا میں وصال ایک اسی قول سے ثابت ہے پھر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نصیحت کا جو کہ حضرت

ثواب زیارت بزرگان

عیسے علیہ السلام نے اپنے یارون کو بتایا اور اشعار عربی جو کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ
نے کہے مع اس حدیث کے جو مین نے کہے سب کو لکھہ لو غریب ہے تمکو اور تمہارے
یارون کو کام آئیگا پس مین نے لکھہ لیا۔

بارہوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ

لو فرمایا کہ امام جسوقت نماز مین سجدۂ تلاوت پڑہے اگر جماعت کثیر ہو تو ایک یہہ
روایت ہے کہ رکوع کے ساتہہ کفایت کرے اور ایک روایت یہ ہے کہ سجدۂ نماز
ن کفایت کرے اور واقع مین وہی ہو جائیگا **ایضا** امام نے ختم تراویح مین
توقف کیا ایک عزیز نے کہا کہ امام رکوع مین گیا فراغ کے بعد دو رکعت پڑہنے
کا اُسکو حکم دیا کہ تو اپنی نماز پہیرے بعد اسکے فرمایا کہ اگر امام بند ہو جائے تو دوسرا
آدمی اُسوقت بتائے کہ امام نے مقدار مایجوز بہ الصلوۃ نہ پڑہا ہو اور اگر مقدار مایجوز
بہ الصلوۃ پڑہ چکا ہے تو نہ بتائے اور مقدار مایجوز بہ الصلوۃ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کے ما یتناولہ اسم القراءۃ ہے لقولہ تعالی فاقرأوا ما تیسر من القرآن
یعنے جسکو اسم قرات کا شامل ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس پڑہو تم جو آسان ہے
قرآن سے اور نزدیک اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چہوٹی تین آیتین ہین مثل
سورۂ اخلاص کے یا ایک لنبی آیت مثل آیت الکرسی کے پہر روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ سجدۂ تلاوت کا اور حصر یعنے رکجانے امام کا
جو مین نے کہا لکہہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** فرمایا کہ گیارہوین تاریخ کے شب کہ

مین منتظر رہا کہ شاید شب قدر ہو پانی کے قطرے برستے تھے لیکن مین نے کتے کا
بھونکنا سنا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچھا کہ اُسی وقت لطیف مین یا ساری
رات فرمایا کہ اُس رات مین اصلا کتا نہین بھونکتا ہے بعد اسکے پوچھا کہ اس زمانے
مین عورتون مین سے بھی کوئی عورت شب قدر پاتی ہے جواب فرمایا کہ تیری دادی
شب قدر کو پاتی ہے **ایضا** ایک عزیز مشارق کا سبق خدمت مین پڑھتا تھا
حدیث شریف یہ تھی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من اثنیتم علیہ خیرا
وجبت لہ الجنۃ ومن اثنیتم علیہ شرا وجبت لہ النار انتم شہداء اللہ
فی الارض قال ثلث مرات یعنے آپنے فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم نیک کہو تو واجب
ہوئی واسطے اسکے بہشت اور جسکو تم برا کہو تو واجب ہوئی واسطے اسکے دوزخ تم
گواہ ہو اللہ تعالی کے روے زمین مین یہ خطاب ہے پس تمکو چاہئے کہ درمیان
بھائیونکے نیک زندگی کرو تا کہ وہ پس پشت تمکو نیک کہین کیونکہ انکے اچھا برا کہنے
سے آدمی بہشتی و دوزخی ہوتا ہے ؎ بدنام زیستن بتر از مرگ کافرست ؎
مردن بہ نیک نام این حیات اولیاست ؎ بعد اسکے یہ حدیث شریف فرمائی قولہ
علیہ السلام من ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ یعنے جس شخص کو اسکے عمل نے
پیچھے ڈالدیا تو نسب اسکا کچھ نفع نہ کریگا اور یہ آیت شریف پڑھی فاذا نفخ فی الصور
فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینہ فاولئك
ھم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئك الذین خسروا انفسھم فی

خالدین تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون یعنے جسوقت صور پہونکا جائیگا تو اسوقت
نسب نفع نہ دینگے اسدن تو جسکے اعمال کا وزن بہاری ہوگا تو وہ رستگارون سے
ہوگا اور جسکا ہلکا ہوگا وہ زیانکارونسے ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ سید ونکو سیادت نفع
نہ دے گی جب تک کہ عمل صالح نہو اور یہ اشعار عربی پڑہے ؎ بجدٍ لا
بجدٍ کلُّ مجدٍ ✽ وما جدٌّ بلا جدٍ بمجدٍ ✽ فکم عبدٍ یقوم مقام حرٍّ ✽
وکم حرٍّ یقوم مقام عبدٍ ✽ ؎ الجدُّ یدنی کل امرٍ شاسعٍ ✽ والجد
یفتح کلَّ بابٍ مغلق ✽ واذا سمعت بان مجدُودًا خفی ✽ عودًا فاثمر فی یدیہ
فصدّقِ ✽ واذا سمعت بان محرومًا اتی ✽ ماء لیشربہ فغاض فحقّقِ ✽ جد اول
بکسر جیم ہے کیونکہ معنی اسکے کوشش کے ہین اور دوسرے جد بفتح جیم ہے اسلئے کہ اسکے
معنی دادا کے ہین پہر جد اول بفتح جیم بمعنی دادا کے ہے اور دوسرے جد بکسر جیم
بمعنی کوشش ہے معنی اشعار کے یہ ہین کہ ہر بزرگی بسبب کوشش کے ہے نہ بسبب
دادا کے کیونکہ دادا بغیر کوشش کے نفع نہین دیتا ہے کہ وہ بزرگ کر دے پس کتنے
غلام کہڑے ہونگے آزاد کی جگہہ مین اور کتنے آزاد کہڑے ہونگے غلام کی جگہہ مین پہر
یہ شعر فرمایا ؎ من ملک النفس حرٌّ ما ھو ✽ والعبد من یملکہ ھواہ ✽
یعنے جو شخص کہ مالک نفس کا ہے وہ آزاد ہے اور جو شخص نفس و ہوا کا بندہ ہے
وہ بندے کا بندہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ از حرص و ہوا دو
بندہ دارم ✽ پس بر سر آن ہر دو بادشاہم ✽ تو بندہ بندگان مائی ✽ از بندہ بندگان

چه خواهم ۝ بعد اسکے فرمایا شریف کو چاہیئے کہ جد و اجتہاد یعنی سعی و کوشش کرے
نسب پر کفایت نفرمائے اور دین کے کام مین ناز نہ کرے کہ مین سید ہون چاہیئے
کہ اپنے دادا کی متابعت و پیروی کرے آخیر شعر دون کے یہ معنی ہین کہ سعی و کوشش
ہر بعید کام کو قریب کر دیتی ہے اور ہر بند دروازے کو کہولدیتی ہے اور جس وقت تو سنے کہ کسی سعید بخت نیکنہاد
آدمی نے سوکہی لکڑی کو ہاتہہ مین لیا تو وہ اُسکے ہاتہون مین میوہ دار ہوگئی پس تو
اسکو سچ جاننا اور جب تو سُنے کہ کوئی محروم و شقی و بدنصیب و بیچارہ پانی پر آیا تاکہ
اسکو پئے پس وہ خشک ہوگیا تو تو اس بات کو سچ سمجہنا بعد اسکے فرمایا کہ دنیا مانند زمین
کے ہے اور حیات مثل پانی کے ہے اور عمل مثل کہیتی کے ہے آور یہ حدیث شریف
پڑہی الدنیا مزرعة الآخرة یعنے دنیا کہیتی ہے آخرت کی بعد اسکے فرمایا کہ ہر
سانس جو تجہسے گزرتی جاتی ہے ملک دو جہان کی قیمت رکہتی ہے اگر تو اسکو خیر مین
صرف کرے ورنہ دنیا و آخرت دونو جہان کی خرابی ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی۔

بیت بغفلت میگزاری روزگارے ۝ مگر در گور خواہی کرد کارے ۝

کارے کن وکار بگزار ۝ گفتار کے کار دار دکار ۝ پس روے مبارک برین فقیر آوردہ
فرمودند فرزند من این حدیث بیان نسب و عمل و آیت کہ گفتم مناسب آن دو اشعار
عربی ہر ہفت یا اشعار پارسی دیگر بنویسید بملفوظ غریب ست کار خواہد آمد ترا
و یاران ترا ایں نبشتم بیت گر ہمہ عمر خود باتو برآرم دمے ۝ حاصل عمر آن دم ست
باقی ایام رفت ۝ ہر انکہ غائب از دے یک زمان ست ۝ دران دم کافر ست

اما نہانست ؎ ہمہا وانعا سیئے پیوستہ باشد ؎ در اسلام بروے بستہ باشد ؎ حضوری
بخش اے پروردگارم ؎ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ؎ بعد اسکے فرمایا کہ یہہ
اشعار شیخ امین الدین گازرونی نے کہے ہین **ایضا** فرمایا کہ جس عمل کرنیوالے کی
صحت توبہ نہو گی تو اُسکا عمل مقبول نہوگا اول توبہ صحیح کرنا چاہیئے بعد اُسکے عمل کرے
تاکہ اس صفت مین داخل ہو قولہ تعالی التائبون العابدون -

ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر تھا

فرمایا کہ آپنے کسی صبح کی نماز مین قصار مفصل کی سورتین پڑہین تو یارون نے
پوچھا یا رسول اللہ آپ تو صبح کی نماز مین طوال مفصل پڑہتے ہین آج کیا ہے کہ
آپنے قصار مفصل پڑہین فرمایا کہ مین نے ایک بچے کا رونا سن لیا اسلیے مین نے جلد
نماز ادا کی تاکہ اُسکو گود مین لون اور رونے سے اُسکو باز رکہون کیونکہ اُسکی مان
فتنے مین پڑے گی یعنی اُسکا وقت غارت جائیگا آپنے فرمایا ہے من لم یرحم
صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ای من متابعینا یعنے جو شخص کہ مہربانی نہ
کرے بچون پر اور بزرگی نہ رکہے بزرگونکی تو وہ ہمارے پیروی کرنیوالون سے
نہین ہے **ایضا** فرمایا ہر عمل کہ پیر سے دیکہین اُسکو لین کیونکہ کامل غیر مشروع
کام ہرگز نہ کریگا اور یہ عمل جو کہ فعل مین ہو دوسرے کے دل مین اثر کریگا لسان
الحال افضل من لسان المقال یعنے حال کی زبان مقال کی زبان سے بہتر
ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ عمل

باَبت کہ خواندم وآن حدیث کہ گفتم جملہ بنویسید پس نشستم۔

تیرہوین تاریخ ماہ رمضان روز جمعہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا بادشاہ نے کپڑے بہیجے خانجہان لایا قدمبوسی کی اور
عرض کیا کہ بادشاہ نے خدمت مین کپڑے بہیجے ہین فرمایا قبول ہین بعد اسکے فرمایا
کہ اگر مشروع ہین تو مین پہنونگا ورنہ نہین پہنونگا واسطے لڑکونکی والدہ کے رکہہ
چہوڑونگا خانجہان نے قسم کہائی کہ مشروع کپڑے ہین یارون نے کہا کہ مشروع
کپڑے ہین اور اگر مشروع نہون تو مردون کو درست نہین ہین عورتونکو حلال ہین
لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام ھذان محرمان لذکور امتی وحلال لاناثھم
یعنے ریشم اور سونا میری امت کے مردونپر حرام کیا گیا ہے اور حلال ہے واسطے
انکی عورتونکے غرضکہ دین کے کام مین اتنا احتیاط رکہتے ہین سارے مسلمانون کو
بہی ایسا ہی چاہیئے پس خانجہان رخصت ہوا عرض کیا کہ مین غلام بجان و
دل مخدوم کے زیر قدم ہون اگرچہ بعد دیر کے قدمبوسی کی جاتی ہے آسپر یہہ
حدیث شریف پڑہی من احب قوما فھو معھم یعنے جو شخص کسی قوم کو دوست
رکہتا ہے تو وہ انکے ساتہہ ہے پس تو معنی مین ہمراہ دعاگو کے ہے پوچہا کہ سلطان
نے کتنے کپڑے بہیجے ہین عرض کیا کہ چوبیس جوڑے حسن خادم ذراسی نبات
یعنی مصری واسطے تبرک کے لایا اپنے دست مبارک سے اسکے مونہہ مین دی اور
یہہ دعا فرمائی اللھم ارزقہ حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو اسے ایمان کی حلاوت

روزی کر بعد اسکے فرمایا کہ جب دوسرے کو شیرینی کہلائین تو اس طرح دعا کرین
اور اگر خود کہائین تو یون کہین الٰہی ارزقنی حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو
مجہے ایمان کی حلاوت روزی کر اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسی طرح دعا فرمائی ہے غرض یہ ہے کہ جس حال مین ہون خدا کو یاد کرین کہانے
اور سونے مین بہی جیسا کہ اوراد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صحابہ
وتابعین رضی اللہ عنہم سے مروی ہے خان جہان چلا گیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
بادشاہ کا کپڑا پہن لیا اسلیئے کہ امتثال بادشاہ کے حکم کا واجب ہے اللہ تعالی فرماتا
ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

فائدہ امتثال حکم بادشاہ

شب پنجشنبہ چودہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعاگو سے فرمایا ہے کہ غرہ پیر کے دن تہا اتوار
کے دن خلاف گواہی دی اور جملہ اطراف مین یہی ہے اور مین نے یہ بہی سنا ہے
کہ لشکر منصور مین بہی غرہ پیر کے دن تہا دعاگو چاہتا تہا کہ صدر جہان آتا ہے
اُس سے کہدون اور مین نے نہ کہا اسلیئے کہ اُسکا حکم ہو جائے لیکن اوقات شریف
سے تو نہ چاہیئے کہ محروم ہو جائین **ایضاً** فرمایا کہ مین ہر تراویح یعنے چار رکعتون
مین دو رکعت پڑہتا ہون اسلیئے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر تراویح
۳۶ رکعت ہین مکہ و مدینہ مبارک مین مین نے دیکہا ہے حنفی و شافعی و حنبلی مذہب
والے بہی اسی طرح کرین تا کہ اتفاق ہو جاے اسی درمیان مین خوان لائے

فائدہ [illegible]

اُسکو صرف کیا فرمایا کہ اُس چیز کے کہانے کے بعد کہ جسکو آگ پہونچی ہو مونہہ دہو ڈالین
کیونکہ سنت ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی جو کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام الوضوء مما مستہ النار ای المضمضۃ بعد اسکے فرمایا کہ اس وضو سے
مراد کلی ہے بنا بر سنت کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کلی فرماتے تہے نہ کہ
وضو کو دُہراتے اور اگر کوئی کلی نہ کریگا تو بسبب خلاف سنت ہونے کے نماز مکروہ
ہوگی لیکن اگر ایسی چیز کہائی مین کہ جسکو آگ نہین پہونچی ہو تو کلی کی حاجت نہین ہے
مخدوم کا معمول یہی تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
بگیر پدراین فائدہ ترادیج وحدیث مضمضہ بنویسید غریب ست۔

شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا مائدہ سحور یعنے سحری کا خوان لائے اُسمین پیاز تہی
فرمایا کہ پیاز نہایت مفید ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی من اکل حفاء الارض
لم یضرہ ماؤہا الحفا ای البصل یعنے جو شخص زمین کی پیاز کہائیگا تو اُسکو اُس
زمین کا پانی ضرر نہ پہونچائیگا ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی کو زمین کے پانی نے
پکڑلیا ہو اور وہ پیاز کہالے تو پانی کی گرفتگی اُس سے جاتی رہے گی فرمایا جاتی رہیگی
اسلئے کہ حدیث صحاح کی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
این حدیث فائدہ پیاز کہ گفتم در ملفوظ بنویسید **ایضا** اس فقیر کو ایک مشکل
تہی مین نے خدمت مین عرض کیا کہ محراب داخل مسجد ہے یا خارج جواب فرمایا

که داخل مسجد ہے پھر مین نے پوچھا که اسمین قدم رکھنے سے نماز کیون مکروہ ہوتی
ہے فرمایا که خلاف سنت ہونے کی جہت سے دوسری وجہ یہ ہے که اگر کوئی آنیوالا
آئیگا تو جانیگا که واسطے فرض کے کھڑا ہے وہ بھی شروع کریگا لیکن نوافل مکروہ نہین
ہین **ایضا** فرمایا که مصیبت زدہ پر نوحہ و فریاد کرنا درست نہین ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی که جسوقت حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات قریب ہوئی اور وہ آپکے گود مین تھے تو آپ نے
دریافت کرلیا آپ کا دل فیض منزل غمگین ہوا اور چشم مبارک سے آنسو بہتے تھے
اور کچھ فریاد نہین فرماتے تھے پس چاہیئے که اپنے پیغمبر کا اتباع کرین انکا خلاف
نکرین بعد اسکے فرمایا که دعاگو نے مدینہ مبارک مین تربت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی
زیارت کی ہے بقدر ایک گز کے ہے کچھ زیادہ مین نے پیمائش کی ہے ایک عزیز
نے پوچھا که ابراہیم کونسی حرم سے تھے فرمایا که جاریہ ماریہ نام رضی اللہ عنہا سے تھے
بعد اسکے فرمایا که وہ ایسی لونڈی نہ تھین که بازار سے خریدتے ہین ایک بادشاہ نے
اپنی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامی کے واسطے بھیجی تھی **ایضا** فرمایا
که جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی دشوار کام آتا تو آپ الحمد للہ
علی کل حال فرماتے **ایضا** اخلاق نبوی سے فرمایا که جب آپ مجلس مین
تشریف لاتے تو تین بار سلام کی تکرار فرماتے اور اگر کوئی چیز قرآن مجید یا حدیث
شریف سے کہتے تو تین بار تکرار کرتے اور بآواز بلند فرماتے تاکہ یارون کے دل مین

فا: نوحہ و فریاد منع ہے

فا: ذکر حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا

بیٹھ جائے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویسید۔

شب یکشنبہ پندرہوین ماہ رمضان

ایصال ثواب میت

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز واسطے روح اپنی بہت کے کہانا لایا تہا اُسکو قبول کیا فرمایا کہ جب کسی کی روح کے واسطے کہانا کرین تو چاہیے کہ دوسرو نکو کہلائین اور خود ہی اُنکے طفیل مین کہالین اُسکی روح کو پہونچیگا **شب مذکور**

نکاح چہار زن

مین بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع بعض روافض نے اس آیت سے نو عورتین حلال رکہی ہین اور بعض نے اٹہارہ اُنکے مذہب مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ مثنی دو عورتین ہوئین اور ثلاث تین اور رباع چار مجموع نو عورتین ہوئین اور بعض کہتے ہین اٹہارہ مثنی دو دو اور ثلاث تین تین دس ہوئین اور رباع چار چار یہ آٹہہ ہوئین مجموع اٹہارہ ہوئین بعد اسکے فرمایا کہ یہ باطل ہے صحیح مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے اس مذہب صحیح مین یہی چار عورتین مراد ہین کیونکہ متعارف ہو چکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے **ایضا**

فرمایا سنا بالقصر الضوء قولہ تعالی یکاد سنا برقہ ای ضوء برقہ وبالمد هو العلو پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو غریب ہے کام آئیگا۔

سولھوین تاریخ ماہ رمضان پیر کے دن

اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ خدمت مین حاضر تھا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا فرمایا خبر مین ہے کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا مشی علی الارض مشی مشیا تکفیا ای تبجیلا یعنے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت زمین پر چلتے تو جلد چلتے نہ بطور کاہلون کے گویا پہاڑ سے اُترتے ہین یا زمین خلاش مین جلد جاتے ہین اگر کوئی چاہتا کہ سلام کرے تو دوڑتا اُسوقت سلام کرتا اور زمین مین بہت دیکھتے آسمان مین کم نظر فرماتے راہ چلنے مین دائین بائین نہ دیکھتے تھے سر جھکا کر چلتے اور اگر کسی جگہہ دیکھتے تو تمام بدن مبارک کو پھیرتے کنارہ چشم سے نہین دیکھتے تھے اور اگر کسی جگہہ سوار ہوتے تو صحابہ کو اپنے آگے روانہ کرتے آپ کے عقب مین فرشتے چلتے اسواسطے کہ جلد پھرین

ایضاً ایک عزیز سر بند فتوح لایا قبول کیا فرمایا کہ طرہ دستار یعنے پگڑی کے شملہ چھوڑنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین طریق مروی ہین کتب مین ہے طراۃ العمامۃ تکون قدر شبر او الی وسط الظھر او الی موضع الجلوس فھذا الطریق مسنون لاغیر واختار اھل الصوفیۃ مقدار شبر لان فیہ فضیلتین احدھما مسنون والثانی لیستر سل الملائکۃ مقدار شبر یعنے شملہ عمامے کا بقدر ایک بالشت کے ہو یا وسط پشت تک یا بیٹھنے کی جگہہ تک یہ تینون طریق سنت ہین نہ انکا غیر اور مختار مشایخ صوفیہ کا ایک بالشت ہے اسلئے کہ اسمین دو فضیلتین ہین ایک تو سنت دوسرے یہ ہے کہ فرشتے طرہ دستار کو ایک بالشت چھوڑتے ہین آگے

بائین جانب مین آپ روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این اخلاق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گفتم وطرۂ دستار جبلہ بند بسید ایضا فرمایا فرزند
من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ جب وقت نماز ظہر کا آئے تو
سالک نیند سے جاگے وضو کرے اور بعد اسکے شکر طہارت چار رکعتین صلوۃ
زوال کی پڑہے بعد اسکے سنت ظہر کی ادا کرے بعد اسکے فریضہ ظہر بجماعت پڑہے
جب نماز ظہر کے ورد سے فارغ ہوجاوے تو تلاوت کرے یا ذکر کرے عصر کی نماز
تک اور اگر دل فارغ نہین رکہتا ہے تو فراغت دل مین کوشش کرے اسلئے کہ
حضرت داود علیہ السلام کے حق مین خطاب ہے یا داؤد فرغ قلبك یعنے اے
داؤد تو اپنے دل کو فارغ کر تاکہ وہ ذکر کے واسطے مہیا ہوجاوے اسلئے کہ ذکر اعمال
قلوب کا جامع ہے فرائض کو مسجد مین پڑہے اور نوافل کو گہر مین کیونکہ دین کی سلامتی
اور دل کی جمعیت یہی ہے اور جو چیز سلامتی وجمعیت سے نزدیک تر ہے اسکی نگاہداشت
زیادہ تر اولی ہے مگر یہ کہ مرشد ہو تو اسکے واسطے عمل کا ظاہر کرنا واجب ہے تاکہ دوسرے
دیکہین اور اس سے عمل اخذ کرین جب عصر کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعتین سنت
عصر کی پڑہے اور فرض کو بجماعت ادا کرے اور جب فارغ ہو تو ذکر وفکر مین مشغول
ہوجاوے کہ یہ دل کا کام ہے اور وہ اعضا کا کام ہے اور جسوقت آفتاب زرد پڑجاوے
تو تلاوت ادعیہ وتسبیح مین جو کہ بعد عصر کے آئی ہین مشغول ہو یہانتک کہ سورج ڈوب
جاوے اور اسوقت کا زندہ رکہنا فضیلت مین مثل زندہ رکہنے ورد اول کے ہے

فرائض کو مسجد مین اور نوافل گہر مین پڑہے

ہے صبح کے جاگنے سے طلوع آفتاب تک اسلئے کہ اول النہار الدین واخرۃ العقبی اور درست تر یہ بات ہے کہ استغفار مین رہے کہ سورج ڈوب جاے اور ساتہہ نفس کے محاسبہ کرے کہ دن تجہسے گزر گیا تو کیا ساتہہ مین لایا کیونکہ خبر مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا بورک فی یوم لا یزداد فیہ خیر یعنے برکت نہین ہے اُس دن مین کہ جسمین خیر زیادہ نہو یہہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

ایضا معنی رمضان

فرمایا کہ اسم صفات خداوند تعالی کا ہے فعلان کی وزن پر بمعنی فاعل ہے رمض سے اے اُحرق یعنے بندون کے گناہونکا جلانیوالا اور ماہ رمضان کو شہر رمضان کہتے ہین تاکہ فرق ہوجاے درمیان اسم صفات کے دوسرے یہ کہ کلام مجید کا اتباع ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن فرمایا رمضان الذی نہین کہا معنی رمضان کے مُحرق ہین یعنے جلانیوالا اسلئے کہ اسمین گناہ گارون کے گناہ بسبب روزے کے جلتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این معنی رمضان کہ گفتم بنویسید غریب ست۔

ایضا ذکر وصال حق کا نکلا

فرمایا کہ وصال خدا تعالی کا ہر گز نہ پائین جب تک مجاہدہ نہ کرین اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین جاھدوا لاجلنا لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ کہ ہمارے واسطے مجاہدہ کرتے ہین تو ہم اپنے انکو

اپنے وصال کی راہین بتاتے ہین بعد اسکے فرمایا المجاهدة هو ترك الماكولات والمشروبات

والملبوسات والمنکوحات ای قلتها یعنے مجاہدہ ترک کرنا ہے بہت سے کہانے پینے

پہنے عورتین کرنیکا بعد اسکے فرمایا کہ اگر ایسا واصل وفات پائے تو لذت وصال کی اسکو

بہی ہو بعد اسکے فرمایا کہ بعض ایسے واصلونکو گورمین تنہا نہیں چہوڑتے ہین عرش کے

نیچے لیجاتے ہین پس ردے مبارک بربین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این معنی مجاهده

ووصال که گفتم جمله بنویسید غریب ست۔

سترہوین ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ختم تراویح کا ذکر نکلا فرمایا کہ اُس طرف ہر رات نماز

تراویح مین قرآن شریف کا ایک سپارہ اور کچہہ پڑہتے ہین ستائیسوین رات کو ختم کر دیتے

ہین مخدوم کا معمول یہی تہا بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین

رات تراویح پڑہی ہے اسی سبب سے مین تین رات متابعاً لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نیت کرتا ہون اور باقی راتون مین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ادا کی ہے

اسلئے مین متابعاً للخلفاء الراشدین نیت کرتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اس طریق کی نیت

خاصہ میرا ہے کسی کتاب مین یہ طریق نہین ہے تمنے پایا ہے حاضرین مجلس نے عرض کیا کہ

ہمنے کسی کتاب مین نہین پایا ہے فرمایا کہ مقصود تراویح سے ختم ہے اگر کوئی ایک رات

مین ختم کرلے پہر اور راتون مین تراویح نہ پڑہے تو گنہگار نہوگا کیونکہ مطلوب ختم ہے

بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک بعض کے ختم تراویح کا واجب ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے

اسی اثنا مین ایکعزیز نے پوچھا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا کر لیا تو اسکے گردن سے
سنت ساقط ہو گئی اگر وہ دوسرا ختم تراویح مین شروع کرے تو مستحب ہوگا اور ایک
دوسری جماعت اسکا اقتدا کرے تو اُنکے ختم تراویح کا سنت مین محسوب ہوگا یا نہین
جواب فرمایا کہ محسوب ہوگا اسلیئے کہ سنت و مستحب قریب الحکم ہین اور نفس تراویح اسمین
حاصل ہے اور اسطرف محدث و مشائخ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جس جماعت نے
تراویح کا ختم نہین کیا ہے وہ اس امام کے ساتھہ پڑھین کہ جسنے دوبارہ ختم تراویح کا
شروع کیا ہے اور یہ کام شیخ جمال الدین اُچھی رحمۃ اللہ علیہ بھی کرتے تھے اور دوسرون
کو فرماتے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ نیست
تراویح کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسے میداند **ایضا** فرمایا کہ یہ دعا جو کہ اوراد
مین ہے کس طرح مستقیم یعنے درست وراست ہوسکتی ہے کہ کما اتیت ابراھیم رشدہ کا
فآترشدنا وکما اتیت موسیٰ سؤالہ فاعطنا سؤلنا وکما غفرت لمحمد ذنبہ
فاغفر لنا ذنوبنا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ختم انبیا اور سب سے افضل ہین
اُنکا گناہ کے ساتھہ کیونکر ذکر کرین فرمایا کہ دعا گو نے اس طرف محدثون مشائخون سے
پوچھا کہ شیخ شہاب الدین رح کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گناہ کے ساتھہ ذکر
کرتے ہین مین نے یہ جواب پایا کہ یہ دعا مروی ہے وہ کیا کرین لیکن تم اس بات کا بھید
سنو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سبب سے گناہ کے ساتھہ یاد کیا ہے تاکہ اُنکی
امت کے گناہگارون کے دل آرام پکڑین اگرچہ اس ذنب سے ذنب شرعی مراد

نہین ہے ذنب حال مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکون کی نیکیان مقربون کی بدیان ہین اور وہ نیکی ابرار کے عمل با طمع اجر ہے اور مقرب لوگون کا عمل بغیر طمع اجر کے ہوتا ہے اُسکی طاعت واسطے اُسکی ذات کے کرتے ہین اور اگر انکی خاطر و ضمیر مین اجر کی طمع گزرتی ہے تو یہ اُنکے حال کا گناہ ہے اُس سے استغفار کرنا چاہئے جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین یعنے بیشک میری نماز اور میرا حج اور میری زندگی اور میری موت اور میری ساری طاعتین واسطے ذات خداوند کے ہین جو کہ پروردگار ہے جہان والون کا نہ واسطے طمع اجر کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید بنوشتم۔

سترہوین ماہ رمضان

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سید صدر الدین راجا برادر مخدوم منصور کے لشکر سے آئے قدمبوسی کی بغلگیر ہوئے پوچہا تو جواب دیا کہ سلطان نے بہت مرحمت کی کہ تقریر مین نہین آتی ہے ایک گانون میرے نام پر کر دیا اور دو ہزار تنکہ پیشکش کیا اور خلعت پہنایا پہر رخصت کیا اور خط بہیجا اور کہا کہ میری طرف سے پابوسی بندگی مخدوم کو پہونچاؤ اور معذرت کرو کہ مین لقاے مبارک کا سخت مشتاق ہون مہم پیش آئی ہے ان شا اللہ تعالی فتح ہوگی بعد فتح کے خدمت مین حاضر ہونا ہوگا روز مذکور مین یہی فرمایا کہ طالب حق کا کام بسبب جہد واجتہاد

کے وہانتک پہونچتا ہے کہ اُسپر مکاشفہ ہوتا ہے اگر اُس سے قطع نظر کی تو مقصود کو
پہونچ گیا ورنہ اُسی مین رہجاتا ہے مقصود کو نہین پہونچتا ہے اور وہ یعنے مقصود
ذات حق ہے مثلاً اگر ملتان سے دہلی کا قصد کیا اور منزل گذرتی ہے آگے ہوتا جاتا
ہے یہانتک کہ اسی اثنا مین اجودہن مین رہگیا تو وہ مقصود کو نہ پہونچا پس طالب حق
کو چاہیئے کہ انوار مکاشفہ کے جو اُسپر منکشف ہوتے ہین اُنسے ترک نظر کرے اُنکو دفع فرمائے
آگے جائے اُنپر فریفتہ نہو جاے کیونکہ کام تو آگے ہے یہانتک کہ نور تجلی اُسپر متجلی
ہوجاے خداے عزوجل کو دل کی آنکہہ سے دیکہے اُسکی ذات پاک کو اکثر نماز مین
دیکہے اور یہ وہ نور ہے یہ آیت شریف پڑہی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
وخر موسی صعقا ولی کا دل پہاڑ سے کمتر نہین ہے فرمایا کہ مین نے ایک درویش
سے یہ بیت یاد رکہی ہے بیت طاقت دیدن رخ تو کراست ؛ من مسکین شدہ
حیرانم ؛ اور یہ وہ مقام ہے کہ خود سے فانی اور دوست کے ساتھہ باقی ہوجائین
خود کی کچہہ یاد نہ لائین اُسی کی یاد مین رہین اور ہمیشہ خطاب کرین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن امام ذوالنون رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ مین
آئے ایک مرد سیاہ رنگ یعنے حبشی کو دیکہا کہ اپنی خبر نہین رکھتا ہے میرے آنے کی
اُسکو کب خبر ہوگی اُسنے میرے طرف کچہہ نہ دیکہا ویسا ہی مستغرق تہا اور آہستہ کچہہ
کہتا تہا مین نے اپنا کان نزدیک اُسکے رکہا تو مین نے سُنا کہ وہ کہتا ہے اَنْتَ اَنْتَ
یعنے توہی تو ہے بعد ایک زمانے کے ہوش مین آیا مجھکو دیکہا تو مین نے سلام کیا

اس سے پوچھا کہ تو یہ خطاب کس سے کرتا تھا اُسنے جواب دیا کہ وہ سر ہے کہ محبوب جانتے ہین ہر کسی سے نہ کہنا چاہئے کہ فضیحت ہو جائین تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر کوئی عاشق مجاز معشوقہ کا ذکر کرے تو بالضرور فضیحت ہو جائے ~~سے~~ یکسانسر بت وصل تو به از طاعت صد سال ؛ کز طاعت پندار نشد حاصل وید اسرّ پوشیدہ بنوشیدہ ضیار وصلش ؛ اظہار نمی باید کرد این ہمہ اسرار ؛ یہ قول لاناضیا الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ تو نہین دیکھتا ہے کہ خانقاہ شیخ کبیر قدس اللہ سرہ مین شروع کلمۂ لاالہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہین جب خود سے فانی ہو جاتے ہین تو اللہ اللہ کہتے ہین اسلئے کہ جملہ خواطر کی نفی کر چکے تو اثبات مین ہو گئے بعد اسکے فرمایا کہ وہ درویش کہان رہے ہین اس زمانے کے ولی اُن درویشونکے اتباع کو نگاہ رکھتے ہین شاید بعض ویسے بہی ہون خالی نہین ہین پس بروے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد انوار وتجلی اسرار کہ گفتم بنویسید تو سالکی کار خواہد آمد ترا۔

شب چہار شنبہ اٹہارہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا تہجد کے وقت مائدۂ سحور لائے مخدوم کہانے سے پہلے ہاتہہ نہین دہوتے ہین اُسی طرح کہاتے ہین علی الدوام اور بعد کہانے کے ہاتہہ دہوتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ کہانے کے اول وآخر ہاتہہ دہونا سنت ہے جواب فرمایا کہ اول مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے بعد اسکے فرمایا کہ درویش اول

ہاتہہ نہین دہونے مین اس جہت سے کہ مُذہِب فقر ہے یعنے محتاجی کو لیجاتا ہے چونکہ اُنکو
صدق افتقار ہے اسلئے اول ہاتہہ دہونا ترک کیا ہے حتی لاینفی الفقر و تنفی اللمم
بعد اسکے ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی کا ہاتہہ بہرا ہوا ہے فرمایا تو دہو ڈالے ورنہ حاجت نہین ہے

اٹہارہوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **ذکر عطریات کا نکلا** فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم عطریات کو بہت دوست رکہتے تہے اور بدن مین اور کپڑے مین ملتے تہے
اور خود بہی ایسی خوشبو تہی کہ آپکا پسینا بہی اسی طرح کا تہا یعنے اگر مدینہ مبارک مین
بوئے خوش آتی تو لوگ کہتے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین گزر فرمارہے
ہین اور جس جگہہ آپ مُستراح کرتے یعنے قضاے حاجت فرماتے تو خوشبو آتی اگر آپ
راہ مین گزر فرماتے اور آپ کو لوگ نہ دیکہتے تو جان لیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم گزر فرمارہے ہین اور یہ بہی خبر مین ہے کہ آپ آخر شب کو بدن اور کپڑے
مین عطر ملتے تہے باین نیت کہ صبح کو درمیان یارون کے جاؤنگا تو اُنکو خوشبو پہونچا ؤنگا
اسی لئے جمعے کے دن غسل کرنا کپڑے دہونا خوشبو ملنا سنت ہے اسلئے کہ پسینے کے
سبب سے بدن مین بدبو آنے لگتی ہے تاکہ ارد گرد کے لوگونکو مضرت نہ پہونچے بعد
اسکے فرمایا کہ جب باین حد برادر مومن کا ضرر روا نہین رکہتے ہین تو ہاتہہ اور زبان
سے کب رنج پہونچائین گے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام المسلم من سلم المسلمون
من یدہ و لسانہ یعنے مسلمان وہی ہے کہ اُسکے ہاتہہ اور زبان سے مسلمان

سلامت رہیں بعد اسکے فرمایا کہ اولیاے کامل کے غذر ہ مین خوشبو آتی ہے اور اگر کامل نہین ہے تو بدبو بھی نہین آتی ہے دعاگو نے اسکا امتحان کیا ہے مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ اجہ مین ایک عورت عاملہ ہے لڑکون کی مان کے پاس عوارف پڑھنے کو آتی تھی اُس سے عطر کی خوشبو آتی ایک دن لڑکون کی مان نے اُس سے پوچھا کہ تو بدن مین عطر ملتی ہے اُسنے کہا برسین ہوئین کہ میرے خاوند نے انتقال کیا ہے مین کسکے واسطے عطر ملون معلوم ہوا کہ وہ ولیہ ہے اور یہی عورت جمعے کی راتون کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے وہان ایک عورت ہے اُس سے کہا یا کیا ہے بارہا واسطے دعاگو کے قرص مکہ اور نبات مصری لاتی ہے سید شمس الدین مسعود نے کہا کہ بارہا مین نے بھی اُس سے کہا یا ہے پس بروے مبارک برین فقیر آمرد ند فرمودند فرزند من این فائدہ و معطر گفتم بنویسید غریب است۔

ایضا شب قدر پانے کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ شب قدر طاق شب مین ہوتی ہے یا جفت شب مین جواب فرمایا۔ دعاگو نے ہر سال طاق شب مین پائی ہے اور اسی طرح مروی ہے بعد اسکے فرمایا کہ بعض عورت ولیہ بھی پاتی ہے اور صبح کو خود آتی ہے یا آدمی بھیجتی ہے کہ مین نے شب قدر پائی آج کی رات تھی صحیح ہے یا نہین اُسی رات مین دعاگو نے بھی پائی تو مین جواب دیا کہ آج کی رات شب قدر تھی بعد اسکے فرمایا کہ سال گزشتہ کو مین نے شب قدر شب بست و سیوم کو پائی ہے اور جس شخص نے کہ سال گزشتہ مین میرے ساتھ شب قدر

پانی پتی وہ اس بار معتکف نہین ہے دہلی مین رہتا ہے بندے نے پوچھا وہ کون ہے
آہستہ فرمایا کہ سید شرف الدین بعد اسکے فرمایا محمد ظفاری بہی دو سال ہوئے کہ معزول
ہوگیا ہے میرے پاس بہی نہین آتا ہے **ایضا** ایک زائر نے عرض کیا کہ مین نے
حج کی نیت کی ہے آپ کسی بادشاہ کو لکہدین تاکہ وجہ توشہ یعنے کچھہ زادراہ دیدے
منشیون سے فرمایا کہ لکہدو بعد اسکے فرمایا فقہ کی کتاب مین ہے من اراد الحج واخذ
من الملوک زاداو یاکل فی طریق الحج لا یقبل منہ حج ولا عمرۃ یعنے جو شخص چاہے
کہ حج کو جاے اور توشہ وجہ ملوک سے کرے اور اسکو حج کی راہ مین کہائے تو اللہ تعالے
اسکے حج وعمرے کو قبول نہ فرمائے بعد اسکے فرمایا کہ بعض لوگ یہ مسئلہ نہین جانتے ہین
حج کا توشہ وجہ ملوک سے کرتے ہین اور اصل اعمال مین وجہ خالص چاہیئے تاکہ قبولیت
ہو اور فقرا پر تو حج ہے فرض نہین ہے جسوقت فرض ہوجائے تو اسوقت چلا جاے
قولہ تعالی وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے واسطے
اللہ کے ہے لوگون پر حج خانہ کعبہ کا جو شخص کہ طاقت رکہے طرف اسکے راہ کی حج اسوقت
فرض ہوتا ہے کہ راہ کا زاد وراحلہ ہو اور عیال کو اتنا خرچ دیجائے کہ جاے اور پہر
آجائے اور راہ مین امن ہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند مین
مسئلہ حج کہ گفتم ہنوز بسیار غریب ست کم کسے میداند **ایضا** روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ جسوقت سالک
فرض مغرب کے پڑہ چکے تو کسی سے بات نہ کرے یہانتک کہ چہہ رکعت نماز ادا نکرے کیونکہ

سنت ہے فقہ میں ذکر کیا ہے وندب الست بعد المغرب لقولہ علیہ الصلوۃ
والسلام من صلی بعد المغرب ست رکعات قبل ان یتکلم
بسوء کتب له عبادة ثنتی عشرة سنة یعنے بعد مغرب کے چھ رکعتین
مندوب ہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
شخص مغرب کی نماز پڑھے پھر بعد اسکے چھ رکعت نماز پڑھے قبل اسکے
کہ کوئی بری بات بولے تو لکھی جائے گی واسطے اسکے عبادت بارہ برس کی
بعد اسکے بیس رکعت صلوۃ الاوابین کی پڑھے ہمیشہ درمیان مغرب وعشا
کے اسلئے کہ حق میں اوابین اداکرنیوالونکے یہ آیت شریف نازل ہوئی
ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یعنے الگ ہوتی ہین کروٹین انکی
بچھونون سے یہ انہین سبکے حق میں ہے کہ درمیان مغرب وعشا کے وقت
کو زندہ رکھتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تہی۔

شب پنجشنبہ اونیسوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا مسعود درویش گوشت نہین کہاتا تہا فرمایا
حدیث شریف مین ہے قال علیہ الصلوۃ والسلام سید ادام اہل الدنیا
والجنة اللحم یعنے آپ نے فرمایا کہ دنیا وجنت والون کے سالن کا سردار گوشت ہے

ایک عزیز نے پوچھا کہ بہشت مین گوشت کہائین گے جواب فرمایا قوله تعالی ولحم طیر مما یشتھون یعنے بہترین گوشتون کا یہی پرندون کا گوشت ہے۔

ایضا توحید و شرک کا ذکر نکلا

فرمایا کہ مشائخ کی اصطلاح ہے التوحید افراد الحق عن غیرہ والشرک اشراک الغیر به یعنے توحید جدا کرنا حق کا ہے اُسکے غیر سے اور شرک شریک کرنا ہے غیر کا ساتہہ اُسکے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن حدیث فائدهٔ گوشت ومعنی توحید و شرک که تقریر کردم عزیز ست بنویسید۔

ایضا شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ کہانے کا دانہ کہ وقت کہانے کے گر پڑتا ہے اسکے کہانے کا کیا فائدہ ہے جواب فرمایا کہ قضاے مہور حور ہے بعد اسکے فرمایا کہ حرمت اس دانۂ طعام کی واسطے رضاے خدا کے ہے پس خدا کی رضا بجالائی جائے اور یہ مثل اُس بات کی ہے کہ کوئی شخص اپنی لونڈی کو کسی کے نکاح مین دیوے تو اُس لونڈی کا مہر واسطے مولی کے ہوگا سو وہ حورین اللہ تعالے کی لونڈیان ہین اور وہ اُنکا ولی ہے یہ اُنکا اجر اُسکو دیوے بعد اسکے فرمایا کہ مہر با جر ایا ہے جیساکہ نکاح شعیب علیہ السلام کے صاحبزادی کا موسیٰ علیہ السلام سے ہوا یہ قصہ قرآن شریف مین ہے قوله تعالی انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ہاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج فان اتممت عشرا فمن عندک وما ارید

ان اشق علیک ستجدنی ان شاء اللہ من الصالحین قال ذلک
بینی و بینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی واللہ علی ما نقول
وکیل یعنے حضرت شعیب نے حضرت موسی سے کہا کہ مقرر مین چاہتا ہون
کہ تیرے نکاح مین دون ایک کو میرے ان دو بیٹون سے اس شرط پر کہ تو میری
خدمت کرے ساتھ چرانے بکریونکے آٹھ برس پھر اگر تو دس برس پورے کردے
تو تیرے طرف سے ہے اور مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تجھپر مشقت رکھون انجام
کو تو مجھے پائیگا اے موسے اگر اللہ نے چاہا صالحون نیک مردونسے حضرت
موسی نے کہا کہ یہ شرط درمیان میرے اور درمیان تیرے ہے جونسی مدت
مین پوری کردون تو کوئی زیادتی مجھپر نہین ہے اور اللہ وکیل ہے اسپر جو ہم
کہتے ہین پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من فائدہ مہور بندو بسید

انیسوین ماہ رمضان روز پنجشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا حضور مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لباس مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ آپ پیراہن یعنے کرتا پہنتے اور اسکو دوست
رکھتے تہے لیکن بے گرہ بند کے یعنے جیب نہ ہوتی تہی آپ کا قول ہے کہ اَحَبُّ
الاثواب الیّ القمیص والحبرۃ یعنے دوست ترین کپڑونکا طرف میرے پیراہن
اور بارانی ہے اور اگر آپ بارانی پہنتے تو بارہا بند کہلے ہوتے بعد اسکے فرمایا کہ

پیراہن باجیب پہننا بدعت ہے ہندوستان مین پہنتے ہین اور اُسطرف پیراہن
باجیب کوئی نہین پہنتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ آستین مبارک آپکی ایک روایت مین
ہے کہ بند دست تک ہوتی اور ایک روایت مین تا سر انگشتان اس سے زیادہ نہین
ہوتی تھی اور آپ جامہاے کوتاہ پہنتے تھے یعنے اونچے کپڑے پہنتے اسلئے کہ اللہ تعالے
نے فرمایا ہے وثیابک فطھر ای فقصر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ ایک دن آستین امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی انگلیوں سے زیادہ تھی تو اُسی کاٹ
ڈالی اور دور کردی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
لباس مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تقریر کردم بنویسید پس نوشتم **ایضا** روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تھی کہ جب عشا کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعت سنت پڑہے پہر فریضہ عشا
ادا کرے بجماعت بعد اُسکے دو رکعت سنت اور اوشیخ کبیر مین دوسرا طریق مروی ہے
لیکن دعاگو نے اُس طرف ایک اور طریق سُنا ہے اور مین اُسی طرح پڑہتا ہون حدیث
شریف مین ہے من صلے بعد رکعتے سنۃ العشاء اربع رکعات سنۃ ویقرأ
فی الرکعۃ الاولی اٰیۃ الکرسے ثلاث مرات وفی الثانیۃ سورۃ الاخلاص ثلاث
مرات وفی الثالثۃ الفلق ثلاث مرات وفی الرابعۃ الناس ثلاث مرات
تضیت لہ حوائجہ وقالت الصحابۃ واظبنا ھذہ الصلوٰۃ قضیت حوائجنا
بہا یعنے جو شخص پڑہے بعد دو رکعت سنت عشا کے چار رکعتین سنت کی اور پڑہے

فائدہ [illegible]

پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی تین بار اور دوسری رکعت مین سورۂ اخلاص تین بار
اور تیسری مین سورۂ فلق تین بار اور چوتھی مین سورۂ ناس تین بار تو اُسکی حاجتین
پوری کیجائین اسکو صلوۃ الحاجۃ بھی کہتے ہین جیسے کہ صحابہ نے کہا کہ ہمنے اس نماز
کی مواظبت و مداومت کی تو ہماری ساری حاجتین روا ہو گئین بعد اسکے فرمایا کہ
نیت متابعًا للنبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے کیونکہ آپنے اس نماز کو پڑہا ہے اور یہ
میرا معمول ہے بعد عشا کے جو سورتین کہ آئی ہین انکو پڑہے سورہ یٰس و حٰم الدخان
والم تنزیل و تبارک اور اگر نماز مین پڑہے تو بہتر ہے بعد اسکے فرمایا کہ پائچہ ازار مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹخنے سے اوپر رہتا تہا ٹخنے سے نیچے نہ تہا قوم لوط لعنہم اللہ تعالے
کی افعال مین سے ایک فعل یہی تہا کہ پائچہ ازار کا ٹخنے سے نیچے پہنتے تہے بد قوم تہی
ٹخنے سے نیچے پہننا اس طور پر کہ ٹخنا چھپ جائے مکروہ و بدعت ہے اسلئے کہ آپکا قول
ہے من صلی وکان ازارہ تحت الکعبین لا ینظر اللہ الیہ یعنے جو شخص نماز پڑہے
اور اُسکی ازار ٹخنوں سے نیچی ہو تو اللہ تعالی طرف اُسکے نظر نہ فرمائیگا اسی درمیان مین
ایک زائر آیا اور سر زمین پر رکھدیا آواز بلند فرمایا کہ ایسا کرنا روا نہین ہے ہاتھ پکڑنا
چاہئے مصافحہ کرنا چاہئے بعد اسکے فرمایا کہ سر جھکانا بھی مکروہ ہے فقہ مین مذکور ہے
یکرہ الانحناء للسلطان وغیرہ یعنے مکروہ ہے سر نیچا کرنا واسطے بادشاہ کے
اور غیر بادشاہ کے اسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ مولانا بہاء الدین
قاضی اوچہ دعاگو کے اوستاد تہے مین اُنکے پاس پڑہتا تہا اور تواضع کرتا تہا ایک دن

مجہسے کہاکہ تو سر کو بلند کرکے سلام کر نیچا کرکے سلام مت کر کیونکہ مکروہ ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسٔلہ کہ گفتم بنویسید پس نوشتم **تاریخ مذکور مین** بعد ادائے نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا **بات مکاشفہ و مشاہدے مین تہی** فرمایا کہ اول سالک کو زمین کا مشاہدہ ہوتا ہے جو کچہہ روے زمین پر ہے سب کو دیکہتا ہے بعد اسکے جو کچہہ زمین کے پیٹ مین ہے وہ منکشف ہوتا ہے جیسے کشف قبور اور احوال مردون کا اور جو کچہہ کہ زمین کے نیچے ہے جیسے سونا چاندی خزانے وغیرہ بعد اسکے جنون پریون کا مشاہدہ ہوتا ہے اُنکو دیکہتا ہے بعد اسکے آسمان کا مشاہدہ ہوتا ہے جیسے فرشتے اور بہشت و عرش و کرسی و لوح و قلم اور جو انکے سوا ہے بعد اسکے ارواح کا مکاشفہ ہوتا ہے بعد اسکے روحانیون کا مکاشفہ ہوتا ہے یعنے مردان غیب کا جیسے اَبدال و اَوتاد و نُقَبا و نُجَبا و قطب اُنکو دیکہتا ہے اور انکے غیر کو بہی بعد اسکے اولیا کا مشاہدہ ہوتا ہے بعد اسکے انبیا علیہم السلام کا مشاہدہ ہوتا ہے اور صحابہؓ و تابعین کا بعد اسکے اپنے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مشاہدہ ہوتا ہے بعد اسکے مشاہدہ حق کا متجلی ہوتا ہے یہ مقام وصال کا ہے واصلون سے ہوجاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ روحہ منبر پر خلق کو تذکیر و وعظ فرمارہے تہے اسی اثنا مین منبر سے اوتر آئے اور نیچے کے زینے پر بیٹہہ گئے اور خلق کی طرف پشت کی اور منبر کی طرف مونہہ کیا

بااَدب تمام سر جہکایا اور بیٹہہ گئے وعظ سے رُک گئے اہل مجلس نے کہا شاید شیخ دیوانے ہوگئے انکا ایک راز دار تہا اُسنے پوچہا کیا تہا کہ آپ اثنائے تذکیر مین منبر سے اُتر آئے اور آخری زینے پر بیٹہہ گئے اور خلق کی طرف پیٹہہ کردی فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے دیکہا کہ منبر پر بیٹہے میری کیا مجال کہ مین حضرت رسالت پناہ کے برابر بیٹہون اور اُنکی طرف پشت کرون یہ ہے مشاہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسکے بعد مشاہدہ حق کا طالع ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ مکاشفہ کہ گفتم بنویسید پس نشستم۔

بیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت تہجد

کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے پہلوے راست مین مائل بٹہایا فرمایا فرزند من مربع بیٹہہ یعنے چار زانو جیسا کہ مین بیٹہا ہون خود ہی مربع بیٹہے جیسا کہ مین ذکر کرونگا تو بہی ویسا ہی کر تین بار کلمہ کہا اول و آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجا لائے نفی مین مد کیا اور بائین طرف سے سیدہی طرف لیگئے وہانتک کہ دم تمام ہوگیا پہر اثبات بائین طرف کیا فرمایا فرزند من مین نے یہ تلقین ذکر تجہکو کی تو بہی اسی ہیئت پر کہہ مین نے ویسا ہی پہلوے مبارک مین بیٹہے ہوئے کہا پہر فرمایا کہ مین اس تلقین ذکر کی تا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسناد رکہتا ہون جسکو مین تلقین کرون تو اُسکے اسناد صحیح ہوگی بعد اسکے دعا کی اللهم ربنا اختم امورنا بهذه الكلمة الطيبة اول و آخر درود شریف پڑہا پہر روے مبارک طرف اس

نفی و اثبات ذکر کی تلقین

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس تلقین ذکر کو لکھو مع اسناد اسامی مشائخ کے کہ جسے
دعاگو کو تلقین ذکر کی اجازت پہونچی ہے قال شیخ الاسلام امین اللہ فی الانام
قطب المحققین امین الملۃ والدین محمد قدس اللہ روحہ رَوَینا عن علی
ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ وکرّم اللہ وجہہٗ انہ قال یا رسول اللہ دُلّنی علی
اقرب الطریق الی اللہ تعالی وافضلہا عند اللہ واسہلہا علی عباد اللہ فقال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا علی بما وصلتُ الی النبوۃ فقال علی ما ذلک
یا رسول اللہ قال بمداومۃ الذکر فی الخلوات قال یا رسول اللہ اھکذا فضیلۃ
الذکر وکل الناس ذاکرون قال علیہ السلام یا علی لا تقوم الساعۃ وعلی
وجہ الارض من یقول اللہ اللہ ثم قال علی وکیف اذکر یا رسول اللہ قال اسمع
منی حتی اقولہا ثلثا وانت تسمع ثم قلہا ثلثا وانا اسمع ثم قال رسول اللہ لا الہ الا اللہ
فسمع علی من رسول اللہ ثم قال کما سمع منہ ثلثاً فاجازلہ ان یلقن غیرہ فلقن
الحسن البصری مجیز الہ فسمع الامام الحسن البصری من علی فقال مثل ما سمع
منہ ثم سمع الامام الحبیب العجمی من الامام الحسن فقال مثل ما سمع منہ ثم
سمع الامام داود الطائی من الامام الحبیب فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع
معروف الکرخی من الامام الطائی فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام السری السقطی
من الامام المعروف فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الجنید من الامام السری
فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام احمد ممشاد الدینوری من الامام الجنید

فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ ابو حفص عمر بن محمد بن عمر بن السہروردی
من الامام احمد فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ ضیاء الدین ابو نجیب
عبد القاہر بن الامام عبد اللہ السہروردی من الامام ابی الحفص فقال
مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ قطب الدین ابو رشید احمد بن محمد
الحنفی الابہری من الامام ابی النجیب فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام
الشیخ رکن الدین ابو الغنائم بن مفضل بن ابی القاسم الحبیب السنجانی من الامام الابہری
فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ اصیل الدین ابو الحسن بن محمد الشیرازی
من الامام ابی الغنائم فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الامام الشیخ اوحد الدین
عبد اللہ بن مسعود البلبانی من الامام الاصیل فقال مثل ما سمع منہ
ثم سمع الامام شیخ شیوخ الاسلام امین الملۃ والدین محمد بن عمر من الامام
اوحد فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع امام المسلمین قدوۃ المحققین امام الدین
محمد بن اخیہ الامام امین الدین قدس اللہ ارواحہم ورحمۃ اللہ علیہم
اجمعین ثم سمع الامام الہمام قطب الانام شیخی واستاذی السید الجلیل الشریف
الشیخ الکامل والمکمل والواصل والموصل الی اللہ الغنی ابو عبد اللہ جلال الدین
حسین بن احمد بن محمد البخاری الحسینی ضاعف اللہ جلالہ فی دارہ ومد اللہ
ظلال عمرہ آمین ثم سمع ہذا الفقیر المؤلف الحریق بشرائر الذنوب الغریق
فی امواج ہرائر العیوب المحتاج الی الصمد المغنی ابو عبد اللہ علاء الدین

علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی تاب اللہ علیہ واعن لا
بالطاعۃ من شیخہ واستاذہ سلالۃ الانبیاء و بقیۃ الاولیاء المذکور للشہود
فقال مثل ما سمع منہ وکان ذلک فی لیلۃ الجمعۃ بوقت التہجد العشرین من
شہر رمضان ۷۸۱ احدی وثمانین وسبعمائۃ یعنے شیخ امین گازرونی رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ ہمنے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی انہون نے فرمایا
کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ آپ مجھے وہ راہ بتائین
کہ جو نزدیک تر ہو طرف پہونچنے خدا کے اور فاضل تر ہو نزدیک اللہ کے اور آسان تر
ہو اللہ تعالے کے بندون پر پس آپنے فرمایا اے علی مین تجھکو وہ راہ بتاؤن کہ جس سے
مین درجۂ نبوت کو پہونچا ہون پس حضرت علی نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا
مداومت ذکر کی خلوتون مین حضرت علی نے کہا فضیلت ذکر کی ایسی ہے ذکر تو
سب لوگ کہتے ہین آپنے فرمایا اے علی تو خاموش رہ قیامت قائم نہوگی اور روے
زمین پر کوئی ذاکر ہو کہ اللہ اللہ کہے حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ مین کیونکر ذکر کہون
آپنے فرمایا تو سن مجھسے یہانتک کہ مین تین بار کہون اور تو سن جب مین فارغ ہو جاؤن
تو تو تین بار کہہ اور مین سنون پس آپنے تین بار لا الہ الا اللہ کہا ساتھ مد کے حضرت
علی نے آپ سے سنا اور آپ کے روبرو تین بار کہا جیسا کہ سنا پھر آپنے اجازت دی
کہ دوسرے کو تلقین کرین حضرت علی نے امام حسن بصری کو تلقین کی پس انہون نے
نے انسے سنا پس کہا جیسا کہ انسے سنا پھر امام حبیب عجمی نے امام حسن بصری سے سنا

لہ عبد حسن اتفاق ... [illegible] ... حسن الوفاق

پس کہا جیسا کہ انہنے سنا پہر امام داود طائی نے امام حبیب عجمی سے سنا پہر امام معروف
کرخی نے امام داود سے سنا پہر سری سقطی نے امام معروف سے سنا پہر امام جنید نے
امام سری سقطی سے سنا پہر امام ممشاد دینوری نے امام جنید سے سنا پہر امام ابو حفص
عمرو نے امام احمد ممشاد سے سنا پہر امام ضیاء الدین ابو النجیب نے امام ابو حفص سے
سنا پہر امام قطب الدین ابو رشید نے امام ابو نجیب سے سنا پہر ابو الغنائم نے
امام قطب الدین سے سنا پہر امام اصیل الدین نے امام ابو الغنائم سے سنا پہر امام
اوحد الدین نے امام اصیل الدین سے سنا پہر امام امین الدین گازرونی نے اپنے چچا
امام اوحد سے سنا پہر امام امام الدین نے اپنے بہائی امام امین الدین سے سنا پہر
امام ہمام قطب انام مشہور شیخ جلال الحق والدین دامت برکاتہ اس فقیر کے شیخ
واستاذ نے امام امام الدین سے سنا پہر اس فقیر حقیر نے اپنے شیخ واستاذ مذکور سے
سنا شب جمعہ وقت تہجد بیسوین ماہ مبارک رمضان ۸۱۰ھ ہجری کو جملہ مشائخ سترہ
ہین اس فقیر نے سترہ واسطون سے تلقین ذکر کو سنا الحمد للہ علی ذلک **ایضا**
ایک عزیز نے پوچھا کہ جسوقت یہ دعا پڑہین اللھم یا دائم الفضل علی البریۃ تو آمین
کہین جواب فرمایا کہ آمین کہین اسلئے کہ امر کے معنے مین ہے ای أدِمْ عَلَینا فضلکَ
یعنے اے اللہ تو اپنا فضل ہمپر دائم رکہہ **ایضا** فرمایا کہ مسبعات عشر مین جسوقت
اس دعا مین پہونچین اللھم اغفر لی ولوالدیّ ولمن توالدا تو جس شخص کے
بہائی بہن اعیانی ہون وہ اسی طرح کہے کیونکہ مصدر تفاعل کا واسطے اشتراک کے ہے

اور جس شخص کے بہائی بہن اعیانی اور علاتی دونون ہون تو وہ دلمن ولی لدا
پڑہے تاکہ علاتی خارج نہو جائین اور دعاگو کے اعیانی بہائی بہی ہین اور علاتی بہی
اسلیئے مین ولمن ولدا پڑہتا ہون تاکہ وہ محروم نہ رہجائین پہر اس فقیر سے اور یارن
اعلی سے فرمایا کہ اس طریق کو لو یہ غریب ہے اسکو کم کوئی جانتا ہے **ایضا** فرمایا
من قرأ هذا الدعاء بعد صلوة الفجر حفظ من الفتن اللهم انت الخالق وانا
المخلوق فمن یدعو المخلوق الا الخالق وهو الله الواحد الباقی فسبحانه توحد
بالملك والعظمة والكبریاء والجبروت والسلطان والحسن والشرف والحول
والقوة یا ودود یا غفور یا معین یا مستعان یا احد یا صمد یا فرد یا وتر
یا حی یا قیوم یا بدیع السموت والارض یا ذا الجلال والاکرام یا لا اله الا انت
اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد الف الف صلوة وحی علی محمد وعلی ال
محمد الف الف تحیة وسلم علی محمد وعلی ال محمد السلام بعدد انفاس
الانام وقطرات الغمام یعنے جو کوئی اس دعا کو بعد نماز فجر کے پڑہے تو وہ بسبب برکت
اس دعا کے زمانے کے فتنون سے محفوظ رہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو
اور ہمیشہ بعد نماز فجر کے پڑہا کرو دعاگو ہمیشہ پڑہتا ہے اور مین نے سب یارون سے
کہدیا ہے اور مولانا سراج الدین امام سے بہی کہدیا ہے کہ با آواز بلند پڑہین **ایضا**
فائدہ بیان فرمایا کہ جب مسبعات مین اس دعا کو بہی پڑہین اللهم یا رب افعل بی
وبهم عاجلا واجلا فی الدین والدنیا والاخرة ما انت له اهل ولا تفعل

سنایا مولنا ما نحن لہ اھل تو اس فارسی کو بھی مکرر پڑہین اسی کے ہم معنی ہے
شیخ عارف صدر الحق والدین قدس سرہ کی کہی ہوئی ہے ؎ یا رب تو چنان
بد من کار مکن تو با من تو ہمان کن کہ بدان معروفی (ان اللہ ھو اھل التقوی
واھل المغفرۃ یعنے مین تو بد کردار ہون اور تو اہل مغفرت ہے پس تو اپنی مغفرت
مجہے ارزانی فرما پس روے مبارک بطرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لو مین نے
سب یارون سے کہدیا ہے انہون نے اسکو لیا ہے یعنے یاد کرلیا ہے اور کبہی کبہی
مخدوم دامت برکاتہ اس منظوم کو بعد دعاے مذکور کے تین بار تکرار کرتے ہین اور
اول و آخر درود شریف پڑہتے ہین اور گاہ گاہ روتے ہین نالہ وزاری کرتے ہین

ذکر نماز روز جمعہ بعد اشراق

ایضا فرمایا خبر مین ہے ان یومًا جاء اعرابی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم فقال یا رسولَ اللہ نحن سکّان البادیۃ وبعدَ منا المصر لا
نقدر ان نصلے الجمعۃ ونحن محرومون من فضیلۃ الجمعۃ فقال علیہ السلام
یا اعرابی صل یومَ الجمعۃ بعدَ الاشراق عشرۃ رکعۃ علی ھذا الترتیب
صل رکعتین تقرأ فی الاولی بعد الفاتحۃ الفلق وفی الثانیۃ الناس فاذا فرغت
اقرأ ایۃ الکرسی سبع مرات وفی روایۃ عشر مرات فبعد ثمان رکعات اخری
بسلامین فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ اذا جاء نصر اللہ وقل ھو اللہ احد خمسا
وعشرین مرۃ وبعد الفراغ سبعین مرۃ سبحان رب العرش الکریم ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلے العظیم وسبعین مرۃ استغفر اللہ وسبعین مرۃ

الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام فکانما صلی فی کل مسجد من الاقالیم وکم من حجۃ مقبولۃ ثبتت فی دیوانہ فکانما یعمل علی اربعۃ کتب منزلۃ التوراۃ والزبور والانجیل والفرقان پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیر یہ دعا گو ہر جمعہ مدام میگزارد یعنے ایک دن ایک بدوی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے آیا پس عرض کیا یارسول اللہ ہم جنگل کے رہنے والے ہین اور شہر ہمسے دور ہے ہم قدرت نہین رکھتے ہین کہ جمعے کی نماز پڑہین اور ہم جمعے کی فضیلت سے محروم ہین پس آپنے فرمایا اے اعرابی تو جمعے کے دن بعد اشراق کے دس رکعتین پڑہ اس ترتیب پر دو دو رکعتین پڑہ پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ فلق پڑہے اور دوسری مین سورۂ ناس پہر جسوقت تو فارغ ہوجاے تو ساٹ بار آیۃ الکرسی پڑہ اور ایک روایت مین دس بار پہر بعد اسکے آٹھ رکعتین اور پڑہ دو سلام سے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد پچیس بار اور بعد فراغ کے ستر بار سبحان رب العرش الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور ستر بار استغفر اللہ اور ستر بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پس گویا اُسنے اقالیم کے ہر مسجد مین نماز پڑہی اور کتنے مقبول حج اسکے نامۂ اعمال مین ثبت ہوگئے پس گویا وہ عمل کرتا ہے چارون کتابون منزل پر توراۃ و زبور و انجیل و فرقان **ایضا** فرمایا خبر مین ہے من صلی الجمعۃ ثم قعد وقرأ الفاتحۃ سبعا وقل ھو اللہ احد سبعا والمعوذتین سبعا سبعا وقرأ بعد ذلک ھذا الدعاء اللھم یا غنی یا حمید یا صمد یا معید

ای صاحب منیر
عین ایک عورت
یکی من قرء
اذا سلم الامام
یوم الجمعۃ
قبل ان یثنی رجلیہ
ای قبل ان یعرف
رجلیہ عن حالہ
النبی صلی اللہ علیہ
والتشہد فاتحۃ
الکتاب وقل ھو اللہ احد
وقل اعوذ برب الفلق وقل
اعوذ برب الناس سبعا
سبعا من المرات
غفر اللہ لہ ما تقدم
من ذنبہ وما تأخر
قال المناوی ای
من الصغائر اذا
اجتنبت الکبائر
رفقیہ کی فنا
کتاب الامام ابو الحسن انس...
فا

یا رحیم یا ودود اکفنی بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصیتك و
بفضلك عمن سواك فقال من داوم علی هذا اغناه الله تعالی عن خلقه ویرزقه
من حیث لا یحتسب پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بعد
فراغ دوگانہ جمعہ مدام برین عمل کنید دعاگو مدام میخواند چنانکہ مے بفید اثر تمام ست و

ایضا فرمایا کہ دعاگو نے چند حدیثین واقعہ یعنے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بے واسطہ سنی ہین اُسکا قصہ یہ ہے کہ مولانا شمس الدین مجاور مکہ
واسطے غرض اپنے شیخ کے غلہ خریدتے اور کہتے تہے لوگ اونکو محتکر کہتے اور احتکار نزدیک
فقہا کے ممنوع ہے اور محتکر ملعون ہے تبین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین
دیکہا کہ آپنے فرمایا لا المحتکر ملعون لو اُضَرَّ یعنے ایسا نہین ہے جو کہ خلق کہتی ہے محتکر
ملعون ہے اگر ضرر پہونچاوے وہ بہ نیت غرض پیر اپنے کے غلہ جمع کرتا ہے لکل امرئٍ
ما نوی یعنے ہر مرد کے لئے وہ ہے جو اُسنے نیت کی دوسرا خواب یہ ہے کہ مین مکہ مبارکہ
مین تہا مین نے واقعہ مین دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ایک جماعت
خلق اُچہ کی آپ سے ساتہہ تیغ و تیر و سپر کے محاربہ کرتی ہے پس آپنے روے مبارک
دعاگو کی طرف کیا اور فرمایا ولدی اُنظُر کیف یفعلون یعنے اے فرزند دیکہہ تو کہ یہ
خلق اُچہ کی کس طرح میرے ساتہہ محاربہ کرتی ہے اور یہ وہ بات تہی کہ اُچہ کے کچہہ لوگ
بدعتین ظاہر کرتے تہے پس دعاگو نے مکے سے یہ حدیث خواب کی مع قصے کے بہیجدی
اور اُس بدعت سے مین نے انکو منع کر دیا انہون نے اُن بدعتون کو چہوڑ دیا الحمد للہ

احوال ... در خواب

تیسرا خواب یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین دیکہا کہ آپ طرف دعاگو کے متوجہ ہوئے اور فرمایا عظ فقد طلعت الشمس من مغربہا یعنے اے فرزند تو وعظ کر مقرر قریب ہے کہ سورج مغرب سے نکلے حرف قد یہان واسطے تقریب کے ہے یہہ بہی فرمایا کہ جسوقت دعاگو مدینہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تہا تو مین روضہ مقدسہ نبوی مین جاتا یا نمنی کی طرف سلام کرتا اور اسی جگہہ مشغول ہوجاتا تہا زیارت کرنیوالے دعاگو کے آگے سے بتکلف گزر کرتے تہے مین نے روضے سے آواز سنی ولدی لا تقم بین یدای ذو ّاری یعنے اے فرزند میرے تو کہڑا مت ہو واسطے نماز کے روبرو میرے زائرون کے پس مین اس جگہہ سے دور ہوگیا اور گوشہ روضہ مین دیوار کے آگے مشغول ہوگیا مین نے تحقیق کرلیا کہ آواز حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور یہ بات دن مین بحالت بیداری تہی پس اس بات کو مدینے کے شریفون نے سنی یہ خبر منتشر ہوگئی لوگون نے یقین کرلیا کہ دعاگو سید ہے بشہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آن امیر کبیر روے منیر برین فقیر آورد نمود و فرمود فرزند من این احادیث نبویہ بسیار خدمت کردم منتشم

ایضا فرمایا کہ تنگی کے وقت پڑہین گشائش کہین

یا خفی الالطاف ادرکنی فی وقتی ھذا اگر جمع ہو تو ادرکنا فی وقتنا ھذا کہین اول وآخر مین درود شریف پڑہین ایضا فرمایا کہ بیمارون کے اچہا ہونے کی نیت سے ایک سو گیارہ بار یا سلام کہین وہ مرض صحت سے بدل جاے شرح

نودونام مین بہی ذکر کیا ہے درود شریف پڑہین اور توسل کرین الہی توسّلت بھٰذا

الاسم ان تعافی جمیع مرضی المسلمین والمسلمات -

ایضا ذکر فتوری کانکلا

فرمایا جبکہ سالک مین بے ادبی آپڑتی ہے تو وہ محجوب ہوجاتا ہے اسفل السافلین مین جاگرتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ سید محمد طفادی دعاگو سے تعلق رکہتا ہے اہل مکاشفہ تہا ایک وقت رکہتا تہا اُس بار کہ مین شہر مین آیا ودحج سے نزدیک میرے آیا کہا کہ مجہپر قرض بہت ہے تو مین نے اُسکے واسطے بادشاہ سے سعی کی کہ حاجی ہے چند حج کئے ہین اور سالک واہل مکاشفہ ہے بادشاہ نے اُسکو کچھہ دیا مین نے سُنا کہ وہ تجارت مین پڑگیا وہانتک نوبت پہونچی کہ وقع نظرہ علی بعض الامارد یعنے اُسکی نظر کسی امرد بے ریش پر پڑگئی تو وہ محجوب ہوگیا درنظر حال برین جملہ ست یعنی دیکہنے مین تو حال اس سب پر ہے کہ محجوب ہوگیا اُس بیچارے آدمی کی کس حدتک بعد ودوری اللہ سے ہوگی کہ جو فعل کرے نزدیک ہے بات دین مین ہے اور اسوقت بہی وہ میرے پاس نہین آتا ہے کہ توبہ کرے اس رات یعنی بیسوین کو مین نے سارے یارون کے واسطے دعا کی ہرچند مین نے چاہا کہ نام محمد طفاری کا لون اصلا زبان پر نہین آیا۔

ایضا ذکر طلب کانکلا

فرمایا کہ طالبین تین قسم ہے ایک تو دنیا کے طالب ہین وہ لاشئی ہین یعنے کچھہ نہین

ہین ایک عزیز نے عرض کیا کہ آپ لاشی فرماتے ہین فرمایا کہ لاشی توشی ہے اور طالب
دنیا کا لاشے ہی نہین ہے دوسرے آخرت کے طالب ہین وہ حق کے طالب ہین
اسلئے کہ رؤیت حق تعالی کی بہشت سے ہے لیکن وہ طلب ہین خم رکھتے ہین طلب
محض اُسکی نہین رکھتے ہین تیسرے طالب محض اُسکی ذات کے ہین وہ لوگ معالی الہمم
یعنے عالی ہمت اور واصل ہین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیۃ الناس علی
ثلث فرق رجل و نصف رجل و لا شیٔ فالرجل الواصل و نصف الرجل
الطالب و لا شیٔ طالب الدنیا لان الشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیہ
کما قال الشاعر ~~ لا شیٔ عندی کل من طلب الدُّنا ؛ و القاھرون
نفوسھم ابطالٗ ؛ للطالبین تشابہ برجالھم ؛ والواصلون الی الحبیب رجالٗ ؛
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اسکو لکھہ لو جو مین نے
کہا یعنے مشائخ نے کہا ہے کہ آدمی تین قسم ہین ایک تو پورا مرد ہے دوسرا نیم مرد ہے
تیسرا کچھہ چیز نہین ہے پس پورا مرد تو وہ ہے کہ واصل ہے اور آدہا مرد طالب ہے کہ
ہنوز طلب مین ہے مقام وصال کو نہین پہونچا ہے تیسرا کچھہ چیز نہین ہے وجود اُسکا
مثل عدم کے ہین دلیل یہ ہے کہ جب کوئی چیز مقصود سے خالی ہو تو دور کرنا اُسکا
روا ہے معنی عربی رباعی کے یہی ہین اور دُنا اصل اسکی دنیا ہے وزن نظم کی جہت سے
یا کو حذف کر دیا اور ابطال جمع ہے بطل کی اسے شجاع یعنے شیر مرد اور اسی بیسوین
رات مین مسعود درویش شروع نماز تراویح سے فراغ تک رکوع مین رہا اور کچھہ

نہ پڑہا اور وہ منجملہ طعام کے جیسے گیہون چانول کچہہ نہین کہاتا تہا کچہہ میوہ کہالیتا تہا اسی پر کفایت کرتا اُسکے حق مین فرمایا لاتکن من جہال الصوفیۃ فانھم لصوص الدین وقُطّاع الطریق علی المسلمین یعنے تو جاہل صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ تو دین کے چور اور مسلمانونکے رہزن ہین۔

اکیسوین تاریخ ماہ رمضان روز شنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب آئین تہا کہ سالک نہ سوئے یہانتک کہ جو سورتین رات مین روایت کی گئی ہین اُنکو نہ پڑہ لے قوت القلوب مین ذکر کیا ہے کہ جیسے سورہ یٰس وحم دخان والم تنزیل وتبارک الذی اور اگر ان سورتون کا خیال نہ رکہے اور یاد نہ ہون تو دو بست پنجاہ بار سورہ اخلاص پڑہے کہ یہ ہزار آیتین ہین حدیث صحاح مین ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے نہ سوئے لاتناموا حتی تختموا القرآن ولاتناموا حتی تعزوا فی سبیل اللہ ولاتناموا حتی تحجوا ولاتناموا حتی ترضوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولاتناموا حتی ترضوا ربہ عزوجل فتعجب الصحابۃ وقالوا یا رسول اللہ کیف نفعل ھذا فی لیلۃ واحدۃ فقال علیہ السلام من قرأ خمسا وعشرین مرۃ سورۃ الاخلاص فکانما ختم القرآن ومن قال سبحان اللہ والحمد للہ الی آخرہ عشر مرات فکانما جاھد فی سبیل اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم مائۃ مرۃ فکانما

رات پانچ کام کرکے سونا

حج واعتمر ومن صلی علی النبی مائۃ مرۃ فکانما ارضی رسولہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومن کثر لا الہ الا اللہ فکانما ارضی ربہ عز وجل ثم یہ نام یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحاح مین نقل ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے نہ سوئے اول ختم قرآن شریف کا دوسرا غزا تیسرا حج چوتہا خوشنودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچوان خوشنودی اللہ عز وجل کی صحابہ متعجب رہگئے عرض کیا یارسول اللہ یہ پانچ کام ایک رات مین کیونکر کرسکتا ہے فرمایا کرسکتا ہے جو کوئی پچیس بار سورۂ اخلاص پڑہے تو ایسا ہو کہ اُسنے قرآن کا ختم کیا اور جو کوئی دس بار سبحان اللہ والحمد للہ تا آخر کہے تو ایسا ہو کہ غزا کی ہو اور جو کوئی سو بار درود پڑہے تو اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کیا ہو اور جو کوئی رات مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سہسہ کہے تو وہ ایسا ہے کہ اُسنے خدائے عز وجل کو راضی کیا ہو پہر سورہے مخدوم سے پوچہا گیا کہ بہت کسقدر کہے فرمایا کہ اقل ستر بار ضروری ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے اور وسط تین سو ساٹہہ بار بعدد رگ اعضا اور اسکے اکثر کی حد نہین ہے باوضو کہے اور ذاکر نہ سوئے یہانتک کہ نیند غلبہ نہ کرے جب سالک یہ کام بجالائیگا تو اُسکو غافلون سے لکہین گے اور حاضرون سے اُسکو شمار کرین گے یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی آغاز سبق سے فراغ تک۔

اسی روز مذکور پہنن کپڑ لباس کا نکلا

فرمایا کہ جامۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہر یعنے موٹا ہوتا تہا آپ باریک

نہین پہنتے تہے آپ کا قول ہے کہ من رَقّ ثوبہ رَقّ دینہ یعنے جسکا کپڑا باریک ہوا
تو اُسکا دین باریک ہوا اور جب آپ نیا کپڑا پہنتے تو جمعے کے دن پہنتے واسطے تعظیم
کے تا کہ خلق کی نظر مین افقر معلوم نہ ہون اور دوستون کا دل مسرور اور دشمنونکا
دل محزون ہوجاے پس دوستون کا دل خوش ہو اور دشمنون کا دل بیٹھا ہوا بہتر
ہے بعد اسکے فرمایا خبر مین ہے کہ کسی رات کو راتون سے مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سرخ کپڑا پہنا تہا راوی کہتا ہے کہ مین نے روے مبارک کو دیکہا کہ چودہوین
رات کے چاند سے بہی زیادہ تر روشن تہا اور آپ پر حلۂ سرخ تہا ایک عزیز نے پوچہا
کہ فقہا نے تو لعل کپڑے کو مکروہ رکہا ہے جواب فرمایا فتاوی کامل مین ہے یکرہ
لبس الثوب الاحمر والاصفر یعنے لال و زرد کپڑا پہننا مکروہ ہے اسی درمیان مین
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین قدس سرہ موٹا کپڑا
پہنتے تہے ایک تنکہ بازار مین بہیجتے اُسکی ایک چادر لاتے تینون کپڑے پگڑی و کرتا او
ازار اُسی چادر سے بناتے اُنسے پوچہا کہ تم موٹا کپڑا کیون پہنتے ہو جواب دیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موٹا کپڑا پہنا ہے مین کون ہون کہ موٹا کپڑا نہ پہنون نسے ہے ف
بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آپکا کمل اور ازار صحابہ کے پاس باہر لائین اور کہا اے یاران پیغمبر
اسی مین پہنے ہوئے آپکی روح پر فتوح قبض ہوئی فرمایا کہ دعاگو نے مدینہ مبارک
مین اُس گلیم و ازار کی زیارت کی ہے اور مین نے بوسہ دیا اور سر و آنکہہ پر رکہا ہے

الزام دادن حضرت مخدوم مر روافض را

یہ دلیل ہے آپ کے موٹا کپڑا پہننے پر اور وہ گلیم وازار سیدون شریفون کے پاس ہے اور
اکثر انمین سے روافض کا مذہب رکھتے ہین بد دین ہین اگر امیر المومنین
حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا نام سنتے ہین تو لعنت کرتے ہین اور دشوار
سمجھتے ہین اسی درمیان مین ایک عزیز نے کہا کہ بندگی مخدوم یعنے حضرت مخدوم نے
بقوت علم انکو الزام دیا ہو تا فرمایا کہ مین نے انکو الزام دیا ہے مین ایک دن مدینہ مبارک
مین انکے مدرسے مین حاضر ہوا مین نے دیکھا کہ قرآن شریف و احادیث متبرک سے
تمسک کرتے ہین اور بدون سماع کے اپنے طرف سے آیتون کی تاویل کرتے ہین
پس مین بزبان معذرت پیش آیا اور مین نے عربی مین کہا انا اخ لکم اسألکم
مسئلۃً اسمعوا منی یعنے مین تمہارا بہائی ہون یعنی تم بہی سید ہو تم مجہپر خفا مت ہو
مین تمسے ایک مسئلہ پوچہتا ہون تم اسکو مجہسے سن لو کہا قل یعنی کہہ اور پوچہا اے
مذہبک یعنے تیرا کون مذہب ہے مین نے کہا مذہب ابی حنیفۃ الی اجدادی
فی بخاری یعنے مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مع جملہ آبا و اجداد کے بخارا
مین پہر مین انپر ساتہہ آیت کے پیش آیا اور مین نے کہا کہ انتم تقولون بجواز
مسح الرجل لقولہ تعالی وامسحوا برؤسکم وارجلکم عطفا علی برؤسکم بالجر
ترکتم النصب وہاتان القراءتان مشہورتان مرویتان اعنی النصب والجر
ترک القراءۃ المشہورۃ کترک الآیۃ ففی ہاتین القراءتین حالتان الحالۃ
الاولی فی غسل الرجل وہو العطف علی قولہ وجوہکم وایدیکم بالنصب

والحالة الثانية فی التخفف وهو العطف علی فامسحوا برؤسکم بالجر فلما ذا ترکتم قراءة النصب فانها مشهورة ومروية فاینش جوابکم یعنے تم کہتے ہو کہ پانون پر مسح کرنا جائز ہے اور پانون کے دہونے کو فرض نہین جانتے ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ تم مسح کرو اپنے سرون کا اور پانون کا ارجلکم کو زیر سے پڑہتے ہو رؤسکم پر عطف کرتے ہو اور زبر کی قرارت کو تمنے چہوڑ دیا ہے ارجلکم مین دو قرارتین ہین اور یہ دونو مشہور ومروی ہین اسکو زیر سے بہی پڑہا ہے اور زبر سے بہی پس تمنے زبر کی قرارت کو کیون چہوڑ دیا حالانکہ قرارت مشہورہ کا چہوڑ دینا مثل آیت کے چہوڑ دینے کے ہے پہر ان دونو قرارتون مین دو حالتین ہین پہلی حالت یعنے ارجلکم کا زبر سے پڑہنا اور عطف کرنا وجوہکم وایدیکم پر یہ پانون کے دہونے مین ہے پس پانون کا دہونا فرض ہے اور دوسری حالت یعنی ارجلکم کو زیر سے پڑہنا اور رؤسکم پر عطف کرنا یہ موزہ پہنے مین ہے کیونکہ موزے پر مسح روا ہے پس تمنے زبر کی قرارت کو جو کہ مشہور ومروی ہے کیون ترک کر دیا اب تم اس سوال کا کیا جواب دیتے ہو وہ ساکت ہو گئے خاموش ہو گئے آنسے کچہ جواب نہ بنا بند ہو گئے مین نے آنکو الزام دیدیا پہر مین اوس جگہہ سے اپنے حجرے مین جو کہ نزدیک کعبے کے تہا آگیا جبکہ مین نے اس قصے کو مشائخ وعلماء وفقہاء اہل سنت وجماعت سے کہا تو وہ بولے کہ تو انسے کہہ سکتا ہے ہم نہین کہہ سکتے ہین مین نے کہا کہ پہلے مین نے معذرت کر دی تہی تاکہ وہ خفا نہون بعد ازان روے مبارک برین فقیر آورد ند وگفتند فرزند من بنویسید پس نوشتم۔

	بائیسوین باد مذکور روز دوشنبه	

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین قدس اللہ ارواحہما کے اوصاف مین باتین ہو رہی تہین** فرمایا کہ دعاگو مدینۂ مبارک روضۂ مقدسۂ نبوی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سینۂ مبارک کے جانب مین سلام کہتا تہا شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو کا ہاتہہ پکڑ آپ کے پائنتی کی طرف لائے اور کہا کہ تو اس جگہہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام پڑہ اسلئے کہ یہ شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین کا مقام ہے انہون نے پائنتی کی طرف سے سلام پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک مین بہی نزدیک خانۂ کعبہ کے شیخ نصیر الدین محمود کا مصلے ہے **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ** نے دعاگو سے کہا کہ بعد اسکے تو اسجگہہ مشغول ہو اور ایک اور جگہہ بتائی دعاگو دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوا مین نے اپنا قدم اُنکے مصلے کے قدم پر نہین رکہا میری کیا مجال ہے کہ مین ایسا کرون شیخ عبد اللہ یافعی اور دیگر مشائخ نے میرے واسطے دعا کی اسلئے کہ مین نے ادب نگاہ رکہا بعد اسکے مین دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوتا تہا **حکایت** شیخ رکن الدین قدس سرہ کی وفات ہو چکی تہی اور شیخ نصیر الدین زندہ تہے ایک رات مین نے شیخ نصیر الدین کو دیکہا کہ آئے مین نے ملاقات کی مجہے منع کیا کہ میری زندگی مین

کسی سے نہ کہنا اور اسی طرح جمعے اور پیر کی راتون مین حاضر ہوتے تھے فرمایا کتاب
مین ہے کل من صحت لہ ولایتہ یکون لیلۃ الجمعۃ ولیلۃ الاثنین فی مکۃ المبارکۃ
والمدینۃ المشرفۃ یعنے جس شخص کی محبوبیت صحیح ہوتی ہے تو وہ جمعے کی اور پیر کی رات
مین مکہ مبارک اور مدینہ مشرف مین ہوتا ہے ذرا دیر مین جاتے ہین اور واپس آتے
ہین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ نقل صحت
ولایت کی لکھو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنی ہے **حکایت** جبکہ دعاگو
مکہ مبارک سے اُچہ مین آیا اور شیخ نصیرالدین شہر سے ٹھٹھے مین جاتے تھے سلطان محمد
نے طلب کیا تھا اُنپر خفا تھا تو وہ خانقاہ مین نزدیک والد مخدوم کے اُترے اور کہا
کہ تم مدد رہو کیونکہ میرے حق مین خنگی ہے مجھے ٹھٹھہ مین لئے جاتے مین مخدوم والد
واسطے شیخ کے مدد ہوئے چنانچہ اثناے راہ مین لوٹ آئے سلطان محمد مر گیا مخدوم
والد کے خانقاہ مین اُترے ہمنے اُنکی ضیافت کی اُنکو مہمان رکھا شیخ نے دعاگو سے
کہا کہ یہ واقعہ یعنے شب جمعہ اور شب دوشنبہ کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہونے کا میری
حیات مین مت کہو بعد موت کے کہو ایسا اخفا کرتے تھے **حکایت** یہ بھی
فرمایا کہ ایک دن مین نے مخدوم بزرگ اپنے دادا کو دامت برکاتہ خواب مین دیکھا
کہ تو شیخ کبیر اور شیخ فرید سے توسل کر اور تعویذ اس طرح لکھ الٰھی بحرمۃ الشیخ الکبیر
دامت برکاتہ ان تفعل کذا وکذا اگر وہ شخص سندی ہے اور اُنسے تعلق رکھتا ہے
تو مراد شیخ بہاءالدین ہونگے اور اگر وہ ہندی ہے اور شیخ فریدالدین سے تعلق

رکھتا ہے تو مراد وہی ہونگے اس سے پہلے دعا گو تعویذ اس طرح لکھتا تھا جو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض
ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور مانند اسکے اب اس طرح لکھتا ہون کہ بحق الشیخ الکبیر
بفرمان مخدوم جد خود بعد اسکے فرمایا کہ یہ جو بحق کہتے ہین بطریق کرم ہے نہ بطریق
وجوب اور عوام کے حق مین بحق کہنا منع ہے کیونکہ جہال جانین گے کہ خدا پر ایسا واجب
اور خواص کے حق مین بحق کہنا منع نہین ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ بطریق کرم
ہے نہ بطریق واجب اور بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی بیت وما ان فعل
اصلح ذو افتراض ؛ علی الھادی المقدس ذی التعال ؛ ان زائدہ ہے اور ما
نفی کا ہے ای لیس فعل اصلح واجبا علی الباری تعالی لان الالوھیۃ
تنافی الوجوب یعنے اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہے مگر بطریق کرم کے اسلئے کہ
خدائی منافی وجوب کے ہے اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقھا ای کرما لا وجوبا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ بنویسید پس نبشتم **ایضا** فرمایا کہ جسوقت شیخ نصیر الدین
وفات پائی تو دعا گو ماہ رمضان مین معتکف اربعین تہا اسی دن شیخ مدینہ عبد اللہ
مطری قدس اللہ روحہ گزر کر رہے تہے مسجد کے حجرے مین میرے پاس آئے
سلام کیا مین نے پہچان لیا کہ شیخ عبد اللہ مطری ہین مین نے انکا اکرام کیا اور سلام
کا جواب دیا شیخ نے عربی زبان مین کہا فارسی نہین جانتے تہے کہ ما بقی الشیخ قطب الھند

مسئلہ بحق فلان گفتن

اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہین مگر بطریق کرم

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

الیوم دانا اجئ فی صلوة جنازته وانت معتکف اغلق الباب وصل صلوة جنازته من هنا ولا تخرج والا اذهب بك یعنے شیخ مدینہ نے کہا کہ آج قطب ہند نرہا یعنے شیخ نصیر الدین اور مین مدینے سے آتا ہون واسطے نماز جنازے کے اور تو معتکف ہے باہر آنا درست نہین ہے ورنہ مین تجھے لیجاتا پس تو دروازہ مسجد کا بند کردے اور نماز جنازے کی پڑھ۔

اٹھارہوین ماہ رمضان وقت اشراق کے

صلوٰۃ علی المیت الغائب

مین نے یارون کو طلب کیا اور مسجد کا دروازہ بند کرادیا تاکہ کوئی نہ دیکھے مذہب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مین درست نہین ہے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ مین روا ہے پس مین نے نماز شروع کی اور تاریخ و وقت و ساعت لکھہ رکھی واقعہ اسی طرح تہا اور میت غائب پر جنازے کی نماز پڑہنا آیا ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ صحابہ کے نجاشی بادشاہ حبش پر نماز جنازہ پڑہی ہے اور اس باب مین حدیث صحاح کی ہے ان اخا لکم قد مات فقوموا وصلوا علیہ یعنے تمہارا ایک بہائی مرگیا ہے پس تم کہڑے ہو اور اسپر نماز پڑہو ہمارے مذہب مین نہین ہے صاحب مذہب فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے حجاب کہولدیا تہا اُنہون نے جنازے کو حاضر دیکہکر نماز پڑہی جس آدمی کا کہ یہ واقعہ ہو اُسکے واسطے ہمارے مذہب مین بہی روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این طریق بنویسید

[illegible]

ایضا اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی جناب مین حاضر تہے جواب فرمایا کہ حاضر نہ تہے وہ معتکف
اربعین تہے جیسا کہ دعا گو معتکف تہا ورنہ حاضر ہوتے ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ بدیع
عبد اللہ مطری معتکف اربعین نہ تہے جواب فرمایا کہ وہ عشر اخیر مین معتکف ہوتے ہین
واسطے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ معتکف اربعین نہین ہوتے
تہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ مشائخ چشت کے اخیر عشرے مین معتکف
نہین ہوتے ہین اسکی کیا حکمت ہے جواب فرمایا کہ اعتکاف عشر اخیر مین تین روایتین
ہین قیل واجب وقیل مستحب والصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے کسی نے کہا کہ واجب
ہے اور کسی نے مستحب بتایا اور صحیح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے خبر مین ہے کہ ایک وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے عشر اخیر کا اعتکاف فوت ہوگیا جب
آپ لوٹ کر تشریف لائے تو اور دنون مین اسکی قضا کی دس دن معتکف ہوگئے
بعد اسکے فرمایا کہ شاید مشائخ چشت مستحب کی روایت پر عمل کرتے ہین یا یہ ہے کہ
انہون نے نفس کا تزکیہ کر لیا ہے اور اعتکاف واسطے تزکیہ نفس کے ہے ہم نیک
گمان کرتے ہین اسلئے کہ آپ کا قول ہے ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم ایمان والون سے
نیک گمان رکہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این سہ روایت
واین حدیث بنویسید پس نبشتم **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا اثنا ے سبق مین زائر لوگ پہونچے
خادمون سے فرمایا کہ زائرون کو وہین رکہو یہانتک کہ فرزند من سبق سے فارغ

فائدہ [illegible]

فائدہ [illegible]

فائدہ اعتکاف عشر اخیر کے حکم مین تین روایتین ہین

فائدہ اعتکاف واسطے تزکیہ نفس کے ہے

ہوجاے خادمون نے انکو اسی طرح رکہا اور فرمایا کہ فتاوے کامل مین ہے ینبغی
للمعلم ان یقعد البواب علی الباب او یغلق الباب حتی الفراغ یعنے معلم کو
چاہیے کہ دروازے پر دربان بٹہائے یا دروازہ بند کرادے فارغ ہونے تک
ترتیب اسمین یہی کہ جسوقت سالک رات مین بیدار ہو تو صبح سے پہلے تہجد کی نماز
پڑہے کام مین تازہ ہو دیر نکرے شاید صبح طلوع ہوجاے کیونکہ خواجہ عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو صریح امر ہے فتہجد بہ نافلۃ لک وہ وقت استغفار کا اور قرارت
کلام اللہ کا ہے قولہ تعالی وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا وروی
انہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلی التہجد قبل الصبح اور نگاہ رکہنا اسوقت کا سب
وقتون سے فاضل تر ہے اور وہ سحر سے صبح کے نکلنے تک ہے مگر نماز درمیان رات
کے کہ وہ وقت رات مین فاضل ترین اوقات ہے اسلئے کہ خبر مین ہے قال داود
علیہ السلام فی مناجاتہ الہی انی احب ان اعبدلک فای وقت ہو افضل فاوحی
اللہ تعالی الیہ یا داود لا تقم اول اللیل ولا اخرہ فانہ من قام اولہ نام آخرہ
ومن قام آخرہ لا یقوم اولہ وقم وسط اللیل حتی تخلو بی واخلو بک وارفع
الی حوائجک یعنے حضرت داود علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا الہی مین
بیشک دوست رکہتا ہون کہ تجہے پوجون اور تیری عبادت وبندگی کرون سو
کونسا وقت بہتر ہے پس اللہ تعالی نے طرف انکے وحی کی کہ اے داود تو اول رات
مین مت کہڑا ہو اور نہ آخر رات مین اسلئے کہ جو شخص اول رات مین کہڑا ہوگا تو وہ آخر

رات مین سو رہیگا اور جو شخص کہ آخر رات مین کہڑا ہوگا وہ اول رات مین کہڑا ہوگا
لیکن اے داود تو وسط لیل یعنے میانۂ شب مین کہڑا ہو وہ ایک خالی وقت ہے
تو پہر سے ساتہہ خلوت مین ہو اور مین تیرے ساتہہ خلوت مین ہون اور تو اپنی حاجتین
طرف میرے پہونچا اور اگر سالک آخر رات مین نماز کے ساتہہ مشغول ہو جاے تو
بہتر ہے اسلئے کہ نماز مین استغفار و تلاوت کے معنی موجود ہین یہ ساری ترتیب
شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور مین سید
صدر الدین محمد بہکری کی ایک اور حالت تہی اور روتے تہے اُنکے نزدیک آئے
اور یہ دعا کی اللھم قوّہ فی سبیلک یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے
بعد اسکے فرمایا کہ بعد ہر فرض کے تین بار پڑہے اُسکو قوت ہوگی **ایضا** ایک
شخص بہ نیت اسلام آیا اُسکو اسلام کی تلقین کی زبان عربی مین کہا عرب مین تلقین
اسلام کی اس طرح کرتے ہین ما امرنی الله تعالی قبلته وما نهانی عنه فانتهیته
یعنے اللہ تعالی نے جس چیز کا مجہے حکم کیا مین نے اُسکو قبول کیا اور جس چیز سے اُسنے مجہکو منع کیا
مین اُس سے باز رہا پہر اُس مولانے اسلام کو کپڑے دئے اور پوچہا کہ تو نے سر دہویا
ہے اُسنے کہا ہان دہویا ہے اگر جنب اسلام لاوے تو غسل اُسپر واجب ہوتا ہے ورنہ
مستحب ہے کتاب مین ہے وجب لمن اسلم جنبًا والا ندب وقال مالک و
احمد بن حنبل رحمهما الله تعالی ان لم یکن جنبا وجب ایضا یعنے نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے اگرچہ جنب نہو تو بہی غسل واجب ہے ایک بار سے فرمایا کہ اُسکو کچہہ

فا تلقین اسلام بعربی

فا جنب اگر اسلام لاوے تو غسل اوس پر واجب

قرآن سکہا دے تاکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر نماز درست و جائز ہو جائے
قولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر من القرآن یہانتک کہ اور سیکہہ لے۔

تئیسوین رات ماہ رمضان شنبے کی رات

کہ بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ سال گذشتہ مین آج کی رات مین نے شب قدر
پائی تہی اور سید شرف الدین نے بہی اور اُس عورت نے بہی جو کہ
اُچہ مبارک مین ہے لیکن جبکہ آج کی رات نہین ہے تو طاق راتون مین اکیسوین
مین یا ستائیسوین مین یا ستئیسوین مین ہوگی **ایضاً** فرمایا کہ مکہ و مدینہ وگازرون
مین بعض لوگ ایک چلہ معتکف ہوتے ہین اور اہل علم محدث بہی عید کے دن کہانے
سے افطار کرتے ہین اور چالیس دن پورے ہونے مین پانی سے افطار کرتے ہین یا
خرمایا اور کسی میوے سے کفایت کرتے ہین اور بعض لوگ طے کرتے ہین اسی درمیان
مین فقاع لائے فرمایا کہ فقاع کے کہانے مین مخالفت روافض کی ہے اگر کہائیگا
تو مشابہ ہوگا وہ فقاع کو حرام جانتے ہین خمر کے ساتہہ تشبیہہ دیتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ روافض قرآن احادیث سے تمسک کرتے ہین تین ایک دن اُنکے درس مین آیا
اور اُنسے کہا کہ انا اخ لکم لا تغضبوا علی اقول لکم دلیلا اسمعوا منی انکم
تمسکون بهذه الآية وامسحوا برؤسكم وارجلكم بالكسرة تركتم الفتح وجوزتم
المسح على الرجل وهاتان القراءتان مشهورتان والمعارضة بين القراءتين كالمعارضة
بين الآيتين فلا يجوز ففي قراءة النصب غسل الرجل وفي قراءة الجر في حالة

لبس الخف المسح ولا یجب المسح علی الخف الا قدر ثلثۃ اصابع من اصابع الید وعلی
روایۃ الحسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالی ما لو یمسح مقدار الربع لا یجوز کمسح الراس
فقلت لھم لماذا ترکتم الفتح فسکتوا وما اجابوا یعنے جب مین مکہ و مدینہ مین روافض کے
پاس آیا تو مین نے کہا کہ مین جہت سیادت سے تمہارا بہائی ہون تم مجہپر خفا مت ہو تا کہ
مین تمسے ایک دلیل کہون تم مجہسے اسکو سُن لو وہ بولے کہ کہو مین نے کہا کہ تم اس آیت
کو وامسحوا برؤسکم وارجلکم کو ساتہہ زیر کے پڑہتے ہو اور زبر سے نہین پڑہتے ہو
اور دونو قراتین مشہور ہین اور معارضہ درمیان دو قراتون کے مثل معارضے کے ہے
درمیان دو آیتونکے اور یہ روا نہین ہے اور تم پانون پر مسح کرتے ہو اور دہوتے
نہین ہو پس جب ارجلکم کو زبر سے پڑہین تو یہ پانون کے دہونے مین ہوگا کیونکہ
وجوھکم پر عطف ہوگا اور معطوف مثل معطوف علیہ کے ہے یعنے حکم مین اور
جسوقت ارجلکم کو زیر سے پڑہین گے تو مسح موزے کا مراد ہوگا اور وہ جائز
ہے اور موزے پر مسح واجب نہین ہے مگر بمقدار تین انگلیونکے ہاتہہ کی انگلیون
سے اور حسن بن زیاد کی روایت پر بقدر چوتہائی کے جب تک مسح نہ کریگا جائز نہوگا
مثل مسح سر کے پس مین نے کہا کہ تم فتح کا جواب دو کہ تمنے کسواسطے قرات کو ترک کردیا
وہ چپ رہے جواب ندیا پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من یہ مباحثہ جو مین نے بیان کیا ملفوظ مین لکہہ لو بعد اسکے فرمایا کہ وہ یعنے روافض
وضو مین پانون نہین دہوتے ہین مسح کرتے ہین الحمد للہ کہ مذہب سنت و جماعت کو

نصرت ہے ورنہ دشواری ہو بعد اسکے فرمایا کہ تین شہر روافض سے بھرے ہوئے ہین سنی نادر ہین مگر یہ کہ کوئی مسافر ہو ایک تو لحسہ دوسرا قطیف تیسرا بحرین لحسہ نزدیک مکہ و مدینہ کے ہے اور قطیف دران بر دریا اور بحرین درمیان دریا کے اور حاکم ان تینون شہرون کا بادشاہ ہرمز ہے وہ لوگ اسکی رعیت ہین اور وہ سنی ہے اور مقطع بھی سنیون سے ہیجتا ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ تو سنی ہے اور رعیت اسکی روافض ہے وہ کیونکر انکو سلامت چھوڑتا ہے جواب فرمایا کہ مفضلہ ہین حضرت علیؓ کو دیگر صحابہ پر تفضیل دیتے ہین انکے منکر نہین ہین اہل بدعت ہین اگر وہ مارے تو کتنون کو مارے حد نہین ہے تینون شہر بہرے ہین اور وہ تائب ہونیوالے نہین ہین بعد اسکے فرمایا کہ بادشاہ مکہ و مدینہ کا بھی رافضی ہے اور انکے سر پر مصر مین خلیفہ ہے وہ سنی ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ اُنسے ولایت کیون نہین کھینچ لیتا ہے سنی کو ولایت دیدے جواب فرمایا کہ اس جہت سے دور نہین کرتا ہے کہ وہ شریف یعنے سادات ہین از جہت روے پیغامبر یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لحاظ سے انکو دور نہین کرتا ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر وعمر وعثمان واصحاب دیگر رضی اللہ عنہم اجمعین پر تفضیل دیتے ہین انکے منکر نہین ہین اور اگر منکر ہون تو لائق قتل کے ہوجائین گو شریف ہی کیون نہون بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف عرب ملک یمن مین سید سنی نادر ہے یا کوئی مسافر ولایت خراسان و ہندستان سے گیا ہو اور اکثر شریف روافض ہین اور سادات خراسان و ہندستان

وجہ تسمیہ روافض

اور دیگر ولایت کے سب سنی ہین انکو روافض اسلئے کہتے ہین کہ رَفض ای ترک یعنے رُفض کے معنی ترک کے ہین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزندون مین سے ایک فرزند تہے انہون نے انکو امام کیا اور کہا کہ تم حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کو ترک کرو اور حضرت علی اپنے دادا کو مقتدا کرو مذہب سنت کو چہوڑ دو اون فرزند امام نے فرمایا کہ مین ہرگز انکو دشمن نہین رکہونگا وہ تو صحابۂ کرام مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہین اور مذہب سنت کو نچہورونگا فرفضوہ پس اُن لوگون نے امام کو چہوڑ دیا اور بہوائے نفس ایک مذہب پیدا کیا اور کہا کہ ہم وہ مسائل نکالین گے جو کہ مسائل مذہب سنت کے برعکس ہونگے اور دین سنت کو اور اُن امام کو چہوڑ دیا ابتک وہ اسی مذہب پر ہین پس روے مبارک برین فقیر آورند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم غریب است بنویسید پس نوشتم۔

لباس سیاہ صوفیہ

تیئسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لباس مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ جمعے کے دن وقت خطبے کے اور عید کے دن عمامۂ سیاہ اور کپڑے سیاہ موٹے پہنتے اسی سبب سے خطیب بہی پہنتے ہین اور طرہ یعنے شملہ عمامے کا کبہی تو آگے ہوتا اور کبہی عقب مین پس پشت بعد اسکے فرمایا کہ صوفیون نے سیاہ لباس اختیار کیا ہے ایک تو متابعت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوسری بات یہ ہے کہ اسمین دہونے کی حاجت نہین ہے مگر ایک مدت مین تاکہ بفراغ خاطر طاعت کرین اور سفید کپڑا

جبکہ میلا ہو جاتا ہے تو اسکے دہونے کی حاجت ہوتی ہے صابون چاہیے پس تشویش
مین پڑین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سفید کپڑا بہی پہنتے تہے
کتاب مین مذکور ہے یستحب الثوب الابیض یعنے سفید کپڑا مستحب ہے ایک دن آپنے
ایسا کپڑا پہنا تہا کہ اسکی قیمت ستائیس اونٹیون کی تہی لیکن اکثر احوال برد یعنے موٹا
کپڑا پہنتے تہے پس اگر ہم کسی وقت اچہا کپڑا پہن لین تو روا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے پہنا ہے اور جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بوڑہے ہو گئے
تو صحابہ مین سے ہر کوئی دست مبارک کو پکڑتا تہا تاکہ تکیہ ہو جاوے جیسے کہ دعا گو کا
ہاتہہ پکڑتے ہین واسطے تکیہ کے اور یہ ہمارے واسطے حجت ہے بعد اسکے فرمایا کہ علم لغت
مین ہے اللبس بفتح اللام کار پوشیدن من ضرب یضرب نظیرہ ملبسون الحق
بالباطل یعنے حق کام کو ناحق سے چہپاتے ہین واللبس بضم اللام جامہ پوشیدن
من حد سمع یسمع نظیرہ فی قولہ تعالی یلبسون ثیابا خضرا پس روئے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویسید پس نبشتم **ایضا** روز مذکور مین خانجہان
نے اپنے بہائی کو بہیجا کہ بادشاہ سے لکہا ہوا آیا ہے کہ برادر خان جہان کو معلوم ہو کہ
اس بار ہمکو مہم پیش آگئی اگر حضرت مخدوم دیر فرمائین یہانتک کہ ہم آئین یا بہیجین
جو عزیز لوگ آپ سے بسبب غرض کے انکے رکاب سعادت کے ہمراہ آئے ہین اونکے
انعام و ادرار کے اغراض کو پورا کر دے اور جو انکا مطلوب ہے وہ انکو دیدے تقصیر
نہ کرے تاکہ وہ سلامتی سے مع حصول غرض کے وطن مبارک مین لوٹ جائین براد

خان جہان نے عرض کیا کہ مخدوم کا کیا اشارہ ہے فرمایا کہ دعاگو بے ملاقات سلطان کے نہ جائیگا شاید بار دگر ملاقات ہو یا نہو فرزند خان جہان سے کہدو کہ میری طرف سے بادشاہ کو لکہہ بہیجے کہ دعاگو بہی لشکر منصور مین آئے یا یہ کہ مین یہین رہون یہانتک کہ بادشاہ مع لشکر منصور بفتح و نصرت لوٹکر آئین کیونکہ ہمارے مخدومون نے سلاطین کی رعایت کی ہے اور مخلص رہے ہین مین بہی اپنے مخدومون کے رعایت کو نگاہ رکہتا ہون پس برادر خان جہان لوٹ گیا بعد اسکے فرمایا کہ یہ تو مین کہتا ہون لیکن سبب رہنے کا اس شہر مین ایک اور چیز بہی ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران دیگر کے لائے پوچہا کہ کوئی بیگانہ تو نہین ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے یار لوگ ہین کوئی بیگانہ نہین ہے فرمایا نزدیک آؤ ہم نزدیکتر گئے ہم چند یار تہے فرمایا کہ دعاگو واسطے چند چیز کے اس شہر مین ٹہیرا ہوا ہے جبتک کہ وہ مرفوع یعنے پوری نہو جائینگی واپس نہ جائیگا ایک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام نے وعدہ کیا ہے وہ میرے واسطے ہدیۂ روحانی لائینگے مین منتظر ہون آور بعض یارونکو بہی پیش کرونگا اور ملاقات کراؤنگا اور چار مقبرون مین چار رات رہونگا ایک تو مقبرہ شیخ قطب الدین دوسرا شیخ نظام الدین تیسرا شیخ محمود یعنے حضرت چراغ دہلی اور مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ تم حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کروگے بعد ظہر کے دس رکعت ظہریہ کو ساتہہ تین سلام کے لازم کرو اور اُسطرف بہی پڑہتے ہین البتہ ساتہہ حضرت خضر علیہ السلام کے ملاقات ہوگی وہ سفر قدر پر مطلع ہین اور اُسکو علم لدنی کہتے ہین جیسا کہ اُنکا قصہ ہمراہ موسیٰ

فا رعایت سلاطین

فا وعدۂ حضرت خضر علیہ السلام

فا سلام حضرت خضر علیہ السلام

فا بشارت ملاقات حضرت خضر

علیہ السلام کے مذکور ہے اور بعض اولیا بہی سر قدر پر مطلع ہوتے ہین جبکہ کمال کو
پہونچتے ہے حق سے ندا سنتے ہین خلق صوت افعل ولا تفعل کے منتظر رہتے ہین یعنے
یہ کروہ مت کر بعد اسکے فرمایا مین نے عہد کیا ہے کہ جب تک چند معتکف یارون کا
فتح باب نہو جایگا مین واپس نہ جاؤنگا یہ فقیر شکر بجالایا کہ مین بہی خدمت مین اربعین
کا معتکف ہون الحمد للہ علی ذلک اور بعض یار جو کہ میرے پاس اربعین کے معتکف
ہوئے ہین وہ میرے ساتھہ شب قدر پائینگے امید ہے دعاگو کے رہنے کا سبب
اس شہر مین یہ ہے ورنہ مین چلا جاتا اسی درمیان مین روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی کہ سلوک مشروع
و محمود و مکتوب مرید کے ظاہر پر ہے تاکہ اس راہ شریعت کے برکت سے راہ باطن کی
کہ اسکو طریقت کہتے ہین آسپر کہل جاے جسوقت کہ راہ طریقت کی کشادہ ہو گئی سالک
پر تو یہ بات واجب ہو گئی کہ اگر راہ موافق شریعت کے نہو گی تو اسکو طریقت کی راہ
کچہہ فائدہ نہ دیگی بعد اسکے فرمایا شریعت کیا ہے دنیا مین رہنا اور عقبی کو لینا اول
اتباع ظاہر کا چاہئے کہ ذرہ بہر اس سے تجاوز نہ کرے کہ جسکو شریعت کہتے ہین تاکہ
اس اتباع کے ثمرے سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے میسر ہو اسکو طریقت
کہتے ہین کیونکہ کوئی فاسق یا اہل بدعت یا عاصی گنہگار کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے پہلے
یہ ہے طریقت کیا ہے عقبے مین رہنا اور مولے کے ساتھہ ہونا اور حقیقت دنیا و
عقبے کا ترک کرنا اور محض مولے کو اختیار کرنا ہے — ف تارک دنیا نباشی طالب

بیان صوت افعل ولا تفعل

بیان شریعت و طریقت و حقیقت

فاسق و بدعتی و عاصی کہیں نہیں پہونچتا

عقبیٰ شوی ؎ اے عجب گوئی کہ عقبیٰ جائے خانہ راستی ؎ یہ ساری ترتیب شروع سبق
سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

چوبیسوین ماہ رمضان شب چہارشنبہ

کو ایک عزیز نے طعام فاخر افطار کا بہیجا سید الحجاب نے بہت سے جلابی اور رقاع
بہی اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے نزدیک جگہہ دی بعادت قدیم اور
خادمون سے فرمایا کہ سب یارونکے حجرون مین پہونچاؤ بعد فارغ ہونے کے کہانے
سے پوچہا کہ سب کو بمراد کہانا پہونچ گیا خادمون نے عرض کیا کہ سب نے بمراد کھایا
الحمد للہ کہا جیسے کہ اسوقت تفحص فرمایا اسی طرح سب وقت یارون کے تفحص و
اندیشے مین رہتے تہے **ایضا** فرمایا کہ جب آدمی نافرمان ہوجاتا ہے تو شیطان
اُس سے ایمن یعنے بیخوف ہوجاتا ہے اسلئے کہ وہ میرے قبضے مین ہوا اور میرے لشکر
و رعیت سے ہوگیا قولہ تعالیٰ استحوذ علیهم الشیطان فانساهم ذکر الله اولئك
حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون یعنے غالب ہوگیا اُنپر شیطان پس بہلادی اُنسے
اسکی یاد وہی لوگ ہین شیطان کا گروہ خبردار بیشک گروہ شیطان کا وہی ہین
ٹوٹا پانیوالے اور شیطان اون لوگونکے وسواس و خیال مین ہے کہ جو طاعت کرتے ہین

ف نافرمان آدمی سے شیطان ایمن رہتاہے

شب مذکور مین تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا وہ دعا کہ بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر مین ہے اوسکو
پڑہتے تہے جب تمام کر چکے تو ایک عزیز نے مولانا مختار کے یارون مین سے پوچہا

کہ ہر دعا مستجاب ہے جواب فرمایا کہ نص کلام مجید کے حکم کے بنا پر مستجاب ہے قولہ تعالیٰ
ادعونی استجب لکم یعنے تم مجھے پکارو مین تمہارے واسطے قبول کرونگا لیکن حدیث
مین شیخ عبد القادر قدس سرہ نے چند شرطین قبولیت دعا کی ذکر کی ہین قولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ فانہ لا یستجاب
الدعاء من قلب لاہ وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام للدعاء جناحان اکل الحلال
وصدق المقال وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الدعاء بتوقف بین السماء
والارض فاذا صلی علی عرج فی السماء وشرط استجابۃ الدعاء حتی یرفع یدیہ
وان یبدی ضبعیہ اول حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور تم
یقین کرنیوالے ہو قبولیت کا پس بیشک قبول نہین کیجاتی ہے دعا دل غافل سے
دوسری حدیث کے یہ معنی ہین کہ واسطے دعا کے دو بازو ہین ایک تو حلال کہانا
دوسرے سچ بات کہنا تیسری حدیث کا یہ ترجمہ ہے کہ دعا ٹہیرتی ہے درمیان آسمان
وزمین کے پس جسوقت مجھپر درود بہیجا تو وہ آسمان مین چڑہ جاتی ہے اور شرط قبولیت
دعا کی یہ ہے یہانتک کہ اپنے دونو ہاتہونکو اٹہائے اور اپنے دونو بغلون کو ظاہر کرے
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر اور
اسکی شرح عزیزی مین حدیث اول بایں لفظ ہے ادعوا اللہ وانتم موقنون
بالاجابۃ قال العلقمی فیہ وجہان احدھما ان یقول کونوا او ان الدعاء علی
حالۃ تستحقون فیہا الاجابۃ وذلک باتیان المعروف واجتناب المنکر

شرائط قبولیت دعا

الثانی ادعوہ معتقدین لوقوع الاجابۃ لان الداعی ان لم یکن متحققا فی الرجاء
لم یکن صادقا واذا لم یکن رجاؤہ صادقا لم یکن الدعاء خالصا والداعی مخلصا
وقال بعضہم لابد من اجتماع الوجہین اذ کل منہما مطلوب لرجاء الاجابۃ)
واعلموا ان اللہ تعالی لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ) المراد ان القلب
استولی علیہ اشتغل بہ عن الدعاء فلم یحضر التذلل والخضوع والمسکنۃ
اللائق ذلک بحال الداعی) ت (فی الدعوات واستغرب بہ) لک (فی الدعاء
عن ابی ہریرۃ (قال الشیخ حدیث صحیح لغیرہ اور تیسری حدیث باین لفظ
ہے الدعاء محجوب عن اللہ حتی یصلی) بالبناء للمفعول ای یصلی الداعی)
علی محمد واہل بیتہ (یعنی لا یرفع الدعاء الی اللہ تعالی رفع قبول حتی تصحبہ
الصلوۃ علیہ وعلیہم فہو الوسیلۃ الی الاجابۃ وفی الرسالۃ القشیریۃ
اختلف الناس فی ان الافضل الدعاء او السکوت والرضاء فمنہم من قال
ان الدعاء عبادۃ لحدیث الدعاء ہو العبادۃ ولان الدعاء اظہار
للافتقار الی اللہ تعالی وقالت طائفۃ السکوت والجمود تحت جریان الحکم
اتم والرضاء بما سبق بہ القدر اولی وقال قوم یکون صاحب دعاء
بلسانہ ورضا بقلبہ فیاتی بالامرین جمیعا وآداب الدعاء کثیرۃ منہا
تجنب الحرام والاخلاص الی اللہ تعالی وتقدیم عمل صالح وذکرہ
عند الشدۃ والتنظف والتطیب والثناء علی اللہ اولا واخرا والوضوء واستقبال

القبلة والصلوة والجثی علی الرکب والصلوة علی النبی صلی الله علیه وآله وسلم اولاً وآخراً ووسطاً وبسط الیدین ورفعهما وان یکون رفعهما حذو المنکبین وکشفهما ومسحهما والتادب والخشوع والتمسکن وان لا یرفع بصره الی السماء وان یسأل الله باسماء الحسنیٰ وصفاته العلیا وان یجتنب السجع وتکلفه وان یتوسل الی الله تعالیٰ بانبیائه والصالحین من عباده وخفض الصوت والاعتراف بالذنب واختیار الادعیة الواردة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم وان یدعو لوالدیه واخوانه المومنین وان یحضر قلبه ویحسن رجاءه وان لا یعتدی فی الدعاء بان یدعو بمستحیل اوما فیه اثم وان لا یحجر وان یؤمن عقب دعائه وان یمسح وجهه بیدیه بعد فراغه وان لا یستعجل بان لا یستبطئ الاجابة او یقول دعوت فلم یستجب لی) ابو الشیخ عن علی رضی الله تعالیٰ عنه (قال الشیخ حدیث حسن لغیره انتهی ما نقلت من شرح الجامع الصغیر للعزیزی۔

چوبیسوین ماه رمضان روز سه شنبه

تعویذ آخر جمعہ ماہ رمضان کا

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تعویذ جو کہ آخر جمعہ ماہ رمضان مین درمیان سنت وفرض کے لکہتے ہین روا ہے جواب فرمایا کہ وقت خطبہ کے کچہ حرکت نہ کرنا چاہیئے جیسے کہ نماز مین مگر جسوقت کہ خطیب ذکر سلاطین کا کرے اُسوقت درست ہے کہ تعویذ لکہین یا نماز پڑہین یا تسبیح کہین یا ذکر وتلاوت کرین تاکہ ظلمہ کا ذکر کان مین

نہ پڑے اسلئے کہ وہ اُس صفت کے ساتھہ موصوف ہوتے ہین جو اُنمین نہین ہے یہہ
بات فتاوی کامل مین مذکور ہے اذا خطب الخطیب خطبۃ ثانیۃ جوز ان یصلی او
یذکر اللہ او یسبح حتی لا یسمع ذکر الظلمۃ لانھم یوصفون بما لیس فیھم اور آخر
جمعہ ماہ رمضان مین تعویذ مروی لکہین وہ یہ ہے ولوان قرآنا سیرت بہ الجبال
او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا پس روے مبارک
برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث درروایت و فائدہ تعویذ کہ گفتم
بنویسید **ایضا** یہ حدیث شریف پڑہی اور فرمایا کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام لا یکمل ایمان المرء حتی یظن الناس انہ مجنون یعنے پورا نہین ہوتا
ہے ایمان مرد کا یہانتک کہ لوگ گمان کرین کہ وہ مجنون ہے لوگونسے مراد یہان
وہ لوگ ہین کہ جنکو حب دنیا کے نشے نے مست کر دیا ہے کہ وہ بسبب اپنی مستی کے
زاہد دنیا کو دیوانہ کہتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ اس دیوانے سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ مومن کامل دنیا اور دنیا کے کام سے یکسوئی کرتا ہے
اور آخرت کے اور اُسکے کام کے طرف متوجہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہین مقرر وہ دیوانہ ہو گیا
کہ کوئی کام اور کوئی کسب نہین کرتا ہے یہ مراد نہین ہے کہ وہ دیوانہ ہوجاتا ہے اُسکا
توخود ایمان کامل ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من بنویسید
پس نوشتم **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیے کہ **ہمیشہ با وضو رہے** اور باوضو
سوئے کیونکہ اگر بے وضو سوئے گا تو وعید ہے من نام بلا طہارۃ شلّت یداہ (۹)

لاینفتح لہ قط یعنے جو شخص کہ بے وضو سوئیگا تو دروازہ سلوک کا اُسپر بند کر دیا جائیگا
اُسکے واسطے کبھی نہ کہولین گے اور اگر کبھی وضو ٹوٹ جائے اور پانی موجود نہو یا یہ کہ
ہوا سرد ہو تو سالک کو چاہیئے کہ تیمم کرے اور سورہے کیونکہ تیمم بہی طہارت ہے مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُسطرف دیکہا ہے کہ مشائخ و علمار
اگر اثناے خواب مین جاگ اُٹہتے ہین تو اُسیوقت تیمم کر لیتے ہین کہ ذرا دیر بہی بے وضو
نہ رہین اور بعض اُنمین سے نزدیک خوابگاہ کے پانی کا برتن موجود رکہتے ہین جسوقت
اثناے خواب مین بیدار ہوتے ہین تو فے الحال وضو کر لیتے ہین اور دوگانہ تحیت الوضو
کا ادا کرتے ہین اور لیٹ جاتے ہین دعاگو بہی ایسا ہی کرتا ہے پس روے مبارک
برین فقیر آوردند و فرمودند کہ فرزند من اینکہ گفتم بگیر ود بنویسید خدمت کردم **ایضا**
فرمایا کہ سالک کے دل مین جب تک **مدح و قدح خلق** کی مساوی نہو جائیگی
ہرگز کامل نہوگا اور ساتہہ دنیا و آخرت کے مداہنت نہ کرے فرمایا المداہنۃ
فی اللغۃ المیل یعنے مداہنت لغت مین میل ہے مناسب اس ترتیب کے اشعار
عربی فرمائے **؎** وما احد عن الشن الناس سالماً ؛ ولو انہ ذالک
النبی المطہر ؛ وان کان صوّاما وباللیل قائماً ؛ یقولون زندیقٌ مرائی ومکرٌ ؛
وان کان سکیتاً یقولون ابکمٌ ؛ وان کان منطیقاً یقولون مُہذرٌ ؛ وان
کان مقداماً یقولون اہوج ؛ وان کان مفضالاً یقال مُبذّرٌ ؛ فلا
تختلف بالناس بالمدح والہجا ؛ ولا تخش غیر اللہ واللہ اکبر ؛ ترجمہ ان اشعار کا

جوکہ صفت سالک مین مخدوم نے تربیت فرمائی ہے یہ ہے کہ مانفی کا ہے یعنے لوگونکی زبانونسے کوئی شخص سالم نہین ہے اگرچہ پیغمبر پاک ہے کیون نہو چنانچہ شاعر ساحر کاہن مجنون مسحور لوگون نے انکو کہا ہے دوسرا بیچارہ کہان کا ہے اگر وہ صائم الدہر قائم اللیل ہو تو کہین گے کہ مکار ہے ریا و مکر کرتا ہے سکیت مبالغہ ساکت کا ہے جیسے صدیق مبالغہ ہے صادق کا یعنے اگر سالک خاموش رہے تو کہین گے کہ گونگا ہے بات نہین کرتا ہے اور منطیق بھی مبالغہ ناطق کا ہے یعنے اگر وہ بہت سی باتین کرے تو کہین گے کہ بدگو و شور انگیز ہے اور اگر وہ پیش قدمی کرنے والا ہے تو کہین گے کہ اہرج ہے یعنے بڑا قتال ہے کیونکہ ہرج کے معنے قتل کے ہین اور اگر وہ بہت سا دینے والا ہے تو کہین گے کہ مبذر مسرف ہے پس تو اے سالک لوگون کی مدح و ہجو کرنے کے سبب سے مختلف مت ہو یعنے اپنے رنگ کو مت بدل اور سوا اللہ کے کسی سے مت ڈر اور اللہ تعالی سب سے بڑا ہے اٹھہ اور تکبیر کہہ اور طاعت مین مشغول ہوجا بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و گفتند فرزند من این اشعار عربی بنویسید کہ سالک را لابدست پس نبشتم۔

ایضا ٹوپی پہنے کا ذکر نکلا

فرمایا کہ قلنسوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و الہ و سلم قلنسوۃ بیضاء یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تھے پس سفید ٹوپی پہنا سنت ہے بعد اسکے فرمایا کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ و الہ وسلم ثلاث قلنسوۃ

احدها بیضاء والثانیہ بردۃ حمراء سوداء والثالثۃ قلنسوۃ الاذنین یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین ٹوپیان تہین ایک توسفید تہی دوسری
سیاہ وسبز یعنے موٹی تہی تیسری گرم گوش اور اپنے کان کی طرف اشارہ کیا کہ ایسی
تہی اور حال یہ تہا کہ خود گرم گوش پہنے ہوئے تہے سردی کا موسم تہا اور سفر مین
اور سرد ہوا مین ہی پہنتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مع جبّے کے نماز پڑہتے تہے اور کبہی کبہی ازار سے اور با فوطہ نہ ہوتے تہے اور
ایک دن آپنے قیمتی جبّہ پہنا تہا ایک سائل نے سوال کیا اُسی وقت کہینچکر دیدیا اور
فرمایا کہ مثل اوسکی واسطے میرے دوسرا بنائین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
کہ وہ جبہ ہنوز تمام نہین ہوا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی
بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ کلاہ
کا لکہہ لو اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ طریقت واسطے سالک
کے ایک سیدہی راہ ہے شریعت سے نکالی گئی ہے جیسے کہ کسی چیز کا مغز و خلاصہ
کہینچتے ہین جیسے گیہون سے میدہ پس اصل میدے کی وہی گیہون تہی شریعت
بیان ہے توحید و معاملات کا اور طریقت طلب کرنا اُس معاملات کی تحقیق کا
ہے اور اعمال ظاہر کا آراستہ کرتا ہے ساتہہ اوصاف باطن کے جیسے صفائی ضمیر و
تہذیب اخلاق طبعی کدورتون سے جیسے میل کرنا طرف دنیا کے اور ہوا و ریا و جفا
و شرک خفی و حقد و حسد و غل و غش و غضب و بغض و کینہ و خصومت و تکبر و عجب

وحرص و رغبت و طمع و منزلت و ریاست و سروری و جاہ و قبول و ثنائے مردم اور مانند اسکے یہ جو مین نے شمار کیا جملہ چوبیس باتین ہین سالک کو چاہیئے کہ ان سب کو یاد کر لے یا صفحۂ کاغذ پر لکھہ رکھے اور ہر روز بے ناغہ دیکھے اور نفس سے محاسبہ لے اسلئے کہ ان چوبیس مین سے اگر ایک اُسکے نفس مین موجود ہو تو توبہ و استغفار کرے اور اگر موجود نہو تو حق کا شکر بجا لائے بہتر یہ ہے کہ دو رکعت نماز شکر اللہ تعالے ادا کرے یہ جو مین نے کہا جو سالک کہ ان باتون سے صاف تر ہوگا وہ صوفی تر ہوگا اسلئے کہ اس جملے کے ہر چیز مین تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہے وہی طریقت ہے کہ طارق رونده را گویند در آداب در سر حقیقت و شارع رونده است در آداب احکام یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی اور فرمایا فرزند من لکھو کہ تمکو اور دوسرونکو یہ ترتیب کام آئیگی تو مجھسے روایت کرنا۔

شب چہارشنبہ چھبیسوین ماہ رمضان کو تہجد کے وقت

بنده خدمت مین حاضر تہا بعد خرج مائدہ سحور کے یعنے بعد کہا چکنے سحری کے **ذکر عقل و سر کا** نکلا فرمایا کہ سر بالاتر قلب سے ہے اور عقل اس سے فروتر ہے اور مرتبے بہی دو ہین ایک علوی دوسرا سفلی اور آدمی بہی دو چیز سے مرکب ہے ایک تو علوی دوسرے سفلی علوی عبارت اوپر سے ہے اور سفلی نیچے کو کہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ سر چونکہ علوی ہے عالی مرتبہ چاہتا ہے اور سفلی کی طرف نظر نہین کرتا ہے یہ کہ کسی بندہ کو بندگان خدا سے علو ہمت ہوتا ہے اُسی کی قوت باعثہ کے سبب سے ہے اور عقل دو نو چیز

مین مائل ہے علوی کی طرف بھی میل رکھتی ہے اور سفلی کی طرف بھی دنیا اور دنیا کے کامون کی بھی عقل دیتی ہے اور آخرت اور اُسکے کامون کے بھی عقل دیتی ہے درمیان دونو کے مشترک ہے لیکن جبکہ یہ عقل اللہ تعالی کی توفیق سے سر کے موافق ہوجاتی ہے تو اُسی علوی کو چاہتی ہے مقام عقل کا قلب ہے جیسا کہ خبر مین ہے کہ سأل سلیمان بن داؤد علیہما السلام یا ربِّ ما موضع العقل قال فی جوف ابن آدم یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچہا کہ اے میرے پروردگار عقل کی کون جگہ ہے فرمایا کہ بنی آدم کے جوف مین اور قلب جوف مین ہے بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند بنویسید این را پس نبشتم۔

مقام عقل کا قلب ہے

پچیسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

بندہ خدمت مین حاضر تہا **ارادت و توبہ کا ذکر** نکلا فرمایا عوارف مین ہے لا یکون المرید مریداً حتی لا یکتب علیہ صاحب الشمال عشرین سنۃً شیئاً یعنے حق کا طالب نہین ہوتا ہے یہانتک کہ بائین طرف کا فرشتہ بیس برس اُسپر کچہہ نہ لکہے یہ صفت ہنوز مریدی کی ہے بعد اسکے فرمایا مین نے اُس طرف مشائخ سے پوچہا اور جواب پایا کہ طالب کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ ایسا نہو بعد اسکے فرمایا کہ اگر مرید یعنے طالب کو کوئی لغزش پہونچے تو اُسی وقت اُسپے پانی پہر جاوے اور انابت کرے اسلئے کہ سیدہی طرف کے فرشتے بائین طرف کے فرشتونکو منع کرتے ہین کہ مت لکہو ذرا دیر تک ٹہیر جاؤ شاید وہ انابت کرے اگر اُسنے جلد تر انابت کرلی

تو نہایت خوب ہے ورنہ لکھہ لیتے ہین پس چاہئے کہ جس وقت کوئی زلت ہو جائے
تو اُسی وقت رجوع کرے اور چاہئے کہ یہ زلت و لغزش عمداً و قصداً نہو اور اگر
بتقدیر الٰہی کچھہ وجود مین آجائے تو اُسی وقت توبہ کر ڈالے پہر فرمایا کہ فرزند مین یہ
فائدہ لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا ایضاً و نیز مذکور ہین قاضی علاء الدین
صدر جہان نے ایک عزیز کے ہاتہہ کہلا بہیجا کہ مین مشغول ہوا ہون مکاشفہ و کرامت
کچھہ ظاہر نہین ہوتی ہے جواب فرمایا من اشتغل لاجل المکاشفۃ لا یفتح له
قط و ینبغی ان یشتغل فی طلب الله تعالی فیکاشف له بطفیله یعنے جو شخص کہ
واسطے مکاشفہ و کرامت کے مشغول ہوتا ہے تو اُسکو کبہی کچھہ مکاشفہ نہین ہوتا ہے
تو تو حق تعالی کا طالب ہو تو اُسکے طفیل مین سب کچھہ ہو جائیگا مناسب اسکے حکایت
بیان فرمائی کہ ایک دن شیخی سیدی احمد کبیر قدس الله سره کنارهٔ دریا پر کشتی طلب
کر رہے تہے تاکہ سوار ہون اور دوسرے کنارے پر جائین بعض لوگون نے عرض
کیا یا شیخ آپ کے مرید تو دریا کے پانی پر قدم رکہتے ہین اور گزر جاتے ہین جیسے کہ
زمین پر آپ کیون کشتی طلب کرتے ہین شیخ نے اُنکو جواب دیا کہ جس چیز مین کہ استدراج
کا احتمال ہو اُسکی کیا حاجت ہے کہ چند درم کے واسطے ہم اُسکے محتاج ہون اور
نظر کرین مناسب تو حق کے ساتھہ مشغول ہونا ہے یہ بہی حکایت بیان
فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مین مخدوم والد دامت برکاتہ کے پاس ایک درویش
غریب مسافر اُترا اور کہا کہ تمہارے شہر یعنے اُچہ مین مین نے ایک ایسے شیخ کو پایا کہ

فائدہ مشغول ہونا واسطے مکاشفہ و کرامت

من الاستدراج ... الواصلین

فائدہ ... شیخ جمال الدین ...

دل کے ساتہہ تو حق سے نوحہ گری رکہتا ہے اور تن سے بشاشت ساتہہ خلق کے
رکہتا ہے کیا معظم آدمی ہے وہ شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ مین بعد ازان
روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند سن بنویسید بس نشستم

ایضا ذکر اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نکلا

فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جامۂ ستبر یعنے موٹا کپڑا پہنتے جب
پہٹ جاتا تو پیوند لگاتے اور اگر نعلین مبارک پہٹ جاتین تو خود سیتے اور نزدیک
اپنے حائک یعنے جامہ باف کے جاتے اور جہد یعنے مشقت کپڑا بننے کی فرماتے پس
مومن کو چاہیئے کہ اپنے رسولؐ کی متابعت کو نگاہ رکہے۔

شب پنجشنبہ چہبیسوین [26] ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ درم مہر کو نیچے نہ رکہنا چاہیئے ممنوع ہے اسلیے
کہ اُسمین حروف کے نقش ہین واسطے تعظیم کے بعضے نادان جیسے بازار والے
نہین جانتے ہین تو اُسکو پاؤن کے نیچے رکہتے ہین گنہگار ہوتے ہین پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا اسی درمیان مین

حکایت سید صدر الدین محمد بہکری کا ذکر نکلا اونکو
جنون سا ہوگیا تہا پریشان باتین بکتے تہے فرمایا کہ وہ ایک وقت کسی مقام مین
پہونچا اور وہان دعوے کیا کہ مین سید جلال الدین کا رشتہ دار ہون میرے نام
سے کسی اصحاب دول کے لڑکے کا پیغام ہوا انہون نے مجہسے پوچہا تو مین نے کہدیا

کہ ہماری قرابت ہے اور مین کچھ رنجیدہ نہین ہوا جبکہ اُسنے تکذیب کی تو وہ دیوانہ
ہوگیا بسبب کذب کے پس اُنکو معلوم ہوگیا کہ میرا قرابتی نہ تہا بعد اسکے فرمایا کہ تم
گمان مت کرو کہ مین سید صدرالدین سے رنجیدہ ہوا ہون مین تو ہرگز کسی سے رنجیدہ
نہین ہوتا ہون وہ تو خود ہمارا فرزند ہے جبکہ بادشاہ کے یہان سے کپڑے آئے
تو دعاگو کے پوتون نے اُسکے کپڑے دینے مین تاخیر کی تو اُسنے بُرا کہا مین اُس سے
بہی کچھ رنجیدہ نہین ہوا لیکن اُس فرزند کو مالی خولیا ہوگیا ہے مین بہت سی دعائین
کرتا ہون اور کچھ دوا دارو بہی کرونگا ان شاء اللہ تعالیٰ صحت دیگا۔

ستائیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت افطار کے

بندے کو حجرے سے طلب کیا بعادت قدیم جیسے کہ ہر بار طلب کرتے تہے نزدیک اپنے
جگہ دی فرمایا یقین ہے کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے اسلئے کہ کُتا نہین بہونکتا ہے
اور پانی کے قطرے بہی ہین ومن علامات لیلۃ القدر ان یمطر المطر بالتقاطر ولا
یکون کثیرا ولا یصوت الکلب یعنے لیلۃ القدر کے نشانیون سے ہے کہ تقاطر
بارش کا ہوا اور بہت نہ برسے اور کُتا آواز نہ کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے لائے اور یاران دیگر سے باین عبارت فرمایا خذ وہا یا سیدی ہذہ اللیلۃ
لیلۃ القدر فاحیوہا ولا تناموا فیہا یوفقنا ویرزقنا ان شاء اللہ تعالے
اس فقیر سے فرمایا فرزند من آج کی رات کو لو مین نزدیک تہا مین نے سُنا شاید کسی
دوسرے یار نے بہی سُنا ہو مجہسے جسقدر بنا مین بیدار رہا اکثر رات بیداری مین

گذری قرآن شریف کا ختم ہوا امام حافظ سورۂ تبت پڑہتا تہا جب فارغ ہوا تو پوچہا
کہ ذات لھب کو تونے سکون لام سے پڑہا یا لام کے زبر سے اُسنے عرض کیا کہ زبر سے
فرمایا کہ اگر کوئی ذات لھب کو سکون لام سے پڑہیگا تو نماز فاسد ہوجائیگی اسلئے
کہ ذات مضاف ہے اور لھب مضاف الیہ ہے جسوقت ختم تمام ہوگیا تو حافظ کو
بلایا اور کپڑے دئے دعا کی تقبل اللہ منك وجزاك اللہ خیرا اُس رات مین
سو رکعت نماز جیسے کہ اوراد مین مسطور ہے ہمراہ جماعت کے ادا کی بعد نماز تسبیح و
تراویح کے اور حضرت مخدوم بعد ادا کرنے ہر دو رکعت کے چند خرقے پہنتے اور
اُتارتے تہے مین نے دریافت کر لیا کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے مین نے سُنا تہا
کہ ہر سال ماہ رمضان شب قدر مین خرقون کو ملبوس کرتے ہین اور صبح کے وقت
یارون کو دیتے ہین اسی رات مین تہجد کے وقت سحر کے وقت اس فقیر کو حجرے
سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی عربی زبان مین فرمایا چنانچہ
اہل علم نے سمجہہ لیا باین عبارت یا اصحابی ورفقائی ھذہ اللیلۃ لیلۃ القدر
ادرکتہا واثنان من اصحابی ایضًا رایت العجائب فی ھذہ اللیلۃ منہا
نظرتُ الی المکونات کلہا فی السجدۃ وکان ذلك فی النصف من ھذہ اللیلۃ
وکنتُ فی اٰخر الصلوۃ تلك اللیلۃ اردتُ ان اتم الصلوۃ واقع فی العجلۃ
ما خالفتُ الامام حتی فرغ الامام ثم وقعتُ فی السجدۃ ودعوتُ فی سجدتی
دعاء اصحابی الذین اعتکفوا معی ورفقائی الذین جاؤا الیّ من اوطانھم

ثم دعوتُ جمیعَ من تعلق بی ثم دعوتُ جمیعَ اہلِ الاسلام فقمتُ من السجدۃ کلما قمتُ قامتِ الاشیاءُ المکوناتُ کلُّھا من السجدۃ وھذا لیس کرامتے بل ادراکُ ھذہ اللیلۃ فی کل سنۃٍ لنا میراث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

یعنے اے میرے یارو اور اے میرے رفیقو یہ رات شب قدر ہے مین نے اُسکو پایا اور دو شخص نے میرے یارون مین سے بہی مین نے اسی رات مین عجائب دیکھے منجملہ اُنکے یہ ہے کہ مین نے ساری کائنات کو سجدے مین دیکہا اور یہ اس رات کے نصف مین تہا اور مین اس رات آخر نماز مین تہا مین نے ارادہ کیا کہ نماز کو توڑ ڈالون اور سجدے مین گر پڑون مین نے امام کی مخالفت نہ کی یہانتک کہ امام فارغ ہو گیا پہر مین سجدے مین گرا اور مین نے اپنے سجدہ مین اُن یارون کی دعا کی کہ جنہون نے میرے ساتہہ اعتکاف کیا اور اُن رفیقون کی کہ جو اپنے وطنون سے طرف میرے آئے پہر مین نے دعا کی اُن سب کی کہ جنہون نے مجھے تعلق کیا پہر سارے اہل اسلام کی دعا کی پہر مین سجدے سے اُٹہا جسوقت مین اُٹہا تو سارے اشیاے کائنات سجدے سے اُٹہے اور یہ میری کرامت نہین ہے بلکہ اس رات کا پانا ہر برس مین ہمارے واسطے میراث ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جبکہ اس فقیر نے بندگی مخدوم سے یہ سُنا تو مین پانون پر گر پڑا فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے بہی نام لیکر دعا کی ہے اور فرمایا کہ بایں عبارت مین نے دعا کی ہے الٰھی اجعل ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین لدیک والواصلین الیک

واختم امره بالایمان واجعل عاقبته بالخیر مع الاهل واجعله شیخا کبیرا واقض حوائجه المشروعة وان تعافی بدنه وان تحسن عمله وحاله وان تقویه فی سبیلك وان ترزقه العفاف والکفاف وان تجعله محبوبا فی قلوب المؤمنین وللمتقین اماما وطول عمره بفضلك وکرمك یا مولانا

وسیدنا یعنے اے میرے اللہ تو کر میرے فرزند معنوی سید علاء الدین کو اُن لوگون مین سے کہ جو تیرے نزدیک مقرب ہین اور تجہہ تک پہونچ گئے ہین اور خاتمہ کر اُسکے کام کا ساتہہ ایمان کے اور کر عاقبت اُسکی ساتہہ خیر کے مع گہر والونکے اور کر تو اُسکو بڈا شیخ اور پوری کر اُسکی مشروع حاجتونکو اور عافیت دے اُسکے بدن کو اور اچہا کر اُسکے عمل وحال کو اور قوی کر دے اُسکو اپنی راہ مین اور عطا کر اوسکو پرہیزگاری اور روزی اور مومنون کے دلون مین اُسکو محبوب کر اور پرہیزگارونکا اُسکو پیشوا بنا اور دراز کر اُسکی عمر کو اپنے فضل وکرم سے اے ہمارے مولے اور اے ہمارے سید بعد اسکے فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے اس عبارت سے دعا کی مین شرمندہ ہو گیا مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین کون ہون کہ میرے واسطے اس قدر دعا فرمائین لیکن یہ اُنکے مکارم اخلاق سے ہے پہر مین نے قدمبوسی کی مجہے بغل مین لیا اور مین نے بہائی کو بہی قدمبوسی کرائی فرمایا کہ مین نے تمہارے بہائی کے واسطے بہی دعا کی ہے پس اس فقیر نے اپنے جی مین کہا کہ اونکی دعا مستجاب ہے خصوصا شب قدر اور حالت سجدے مین پس مین نے دو رکعت

شکر کی ادا کی اس نیت سے کہ انہون نے مجھکو بھی یاد فرمایا جبکہ یاران بزرگ نے میرے
حق مین ایسا کرم مخدوم سے سنا تو اس فقیر کو مبارکبادی دی اور مجھسے مصافحہ بھی
کیا مین نے یہ رباعی پڑہی اور لکھی ع رسے ہے نے روم و چارہ نمی دانم ؛ مگر
کہ صحبت مردان مستقیم احوال ؛ سزد کہ صدر نشینان بارگاہ قبول ؛ نظر کنند بہ
بیچارگان صف نعال ؛ ع ہیزمے بودم بچنگل ناگہان ؛ در کرہ آتش فتادم
جملگی آتش شدم ؛ صحبت ایسی اثر رکھتی ہے خصوصًا صحبت آن بزرگوار قطب عالم
مخدوم جہانیان کی بعد اسکے دو خرقے ایک تو اس فقیر کو دوسرا اس فقیر کے
بھائی کو عطا کیا اور پہنایا اور فرمایا الٰہی توجہ بتاج الکرامۃ والسعادۃ و وفقہ
بانواع العبادۃ یعنے اے میرے اللہ تو اسکو کرامت و سعادت کا تاج پہنا اور انواع
عبادت کی اسکو توفیق دے بعد اسکے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شھر
کیا ہے ای ثوابہ خیر من عبادۃ احیائہ وادراکہ الف شھر یعنے ثواب اسکا
ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے بعد اسکے فرمایا قدر کے کیا معنے ہین یعنے تقدیر
الامور والقضایا درمیان شب قدر اور شب برات کے فرق ہے برات کو جو
برات کہتے ہین اسلیئے کہ نامے لکھے جاتے ہین اس رات مین ہر چیز کی برات
لکھی جاتی ہے وذلك قولہ تعالیٰ حم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ
مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم ای مقصنے تفسیر مدارک مین
دو قول ذکر کیے ہین بقول اول شب قدر ہے اور یہ صحیح ہے اور دوسرے قول مین

نعائم [illegible]

شب برات ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ شب قدر مین کافر بہی سجدہ کرتے ہین فرمایا حق مین جمادات کے ہے کہ انمین حیات پیدا کی جاتی ہے وہ سجدہ مین ہو جاتے ہین اور آدمیون مین سے سجدہ نہین کرتا ہے مگر اس آدمی کو کہ معلوم ہو وہ انکو سجدے مین دیکہے تو وہ بہی سجدے مین ہو جاتا ہے بعد اسکے یہ بیت منظومہ کی پڑہی

بیت ولیلۃ القدر بکل الشہر دائرۃ وعیناھا فادر ای لیلۃ القدر بکل الشہر من رمضان دائرۃ عند ابیحنیفۃ رضی اللہ عنہ وعندھما معینۃ لکن السماع لی فی مکۃ یعنے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے شب قدر تمام ماہ رمضان مین گردش کرتی رہتی ہے اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالی کے معین ہے مین نے اس طرف مکہ مبارک مین سنا ہے اس کل شہر سے مراد تمام ماہ رمضان ہے نہ تمام سال اگر بات یون ہوتی تو یہ کہتا ولیلۃ القدر بکل سنۃ دائرۃ دلیل یہ ہے اور مکہ مبارک مین فتوی بہی اسی پر دیتے ہین بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لیں مین نے لکہہ لیا۔

جماد در شب قدر

لیلۃ القدر در تمام ماہ رمضان

ایضا آخر جمعہ ستائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ اذان کے وقت بات نہ کرنا چاہیے اور اسکو سننا چاہیے اسلیے کہ فتاوے کامل مین ہے استماع اذان مسجد الحی واجب لمن کان فی البیت وان کان حاضرا فی المسجد لا یجب لان اجابۃ الفعل اولی من القول

اذان کے وقت بات نہ کرے

یعنے مسجد محلے کی اذان کا سُننا واجب ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو گھر مین ہے اور اگر وہ مسجد مین حاضر ہے تو واجب نہین ہے اسلئے کہ اجابت فعل کی اولی ہے قول سے اُسنے تو فعل مین اجابت کی اور مسجد مین حاضر ہو گیا یہہ فتاوے کامل مین مذکور ہے کہ التکلم عند الاذان والاقامة مکروہ لقولہ علیہ الصلوة والسلام من تکلم فی الاذان خیف لہ زوال الایمان ومن تکلم فی الاقامة منع عن السجدة یوم القیامة اذا امروا بالسجدة فیسجد المؤمنون تحت العرش یعنے بات کرنا وقت اذان واقامت کے مکروہ ہے اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص اذان مین بات کرے تو اُسکے زوال ایمان کا خوف ہے اور جو شخص اقامت مین بات کرے تو وہ منع کیا جائیگا سجدے سے روز قیامت مین جسوقت کہ وہ سجدہ کا حکم کئے جائین گے تو سارے مومن سجدہ کرینگے عرش کے نیچے وہ نہ کر سکے گا ہر چند چاہیگا اصلا اُسکی پیٹھہ نہ جہکے گی گویا مینخ ٹہونکدی ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد ندو فرمودند فرزند من بنویسید این کہ گفتم پس نشستم ایضا نبات یعنے مصری کے برتن لائے ایک تو واسطے بندے کے اور دوسرا واسطے برادر بندے کے ارزانی فرمایا اور یارون کو بانٹ دیا اور خود نے بہی کہایا اور فرمایا کہ کہانسی مجھے زحمت دیتی ہے اور بعض یارون کو بہی نبات کہانسی کو پہاڑ دیتی ہے خادمون سے فرمایا کہ صحنکین خرید کرو تاکہ عید کے دن کام آئین اُس رات مین دو مسواکین ایک تو اس فقیر کو اور دوسری برادر اس فقیر کو ارزانی فرمائی بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک مین

نماز عید سے پہلے حاضر ہوتے ہین اور نماز عید فطر سے پہلے افطار کرنا سنت ہے
اور عید الضحی مین قربانی کے گوشت سے افطار کرنا سنت ہے دعا گو خطبۂ عید الضحی
سے پہلے آدمیون کو بہیجدیتا ہے تاکہ قربانی ذبح کردین اور کہانا تیار کرلین جب
مین مع یارون کے پہر کر آتا ہون تو اُسی سے افطار کرتا ہون کیونکہ سنت ہے ایک
عزیز نے پوچہا کہ مکہ و مدینۂ مبارک مین شیر خرما بناتے ہین اور کہاتے ہین جواب
فرمایا کہ اگر شیر خرما مسنون ہوتا تو اُس طرف تو خرما کا جنگل بہت ہے ہر گہر مین باندازۂ
ہمت شیر خرما بناتے لیکن سنت نہین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ دست مالیدہ اُنہی سنکر
بناتے ہین جواب فرمایا کہ مکہ و مدینے مین یہ رسم نہین ہے یہ رسم دیار ہندستان کی ہے

افطار قبل از نماز عید فطر سنت

شیر خرما

دست مالیدہ

اٹھائیسوین ماہ رمضان روز شنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من سبق پڑہ پس مین نے شروع کیا ترتیب آمین تہی کہ شارع تو چلنے والا ہے
آداب احکام مین اور طارق چلنے والا ہے آداب سیر حقیقت مین مثلاً کپڑے کا
نگاہ رکہنا لوث نجاست سے اور بدن کا معصیت سے شریعت ہے اور دل کا
نگاہ رکہنا کدورات بشریت سے طریقت ہے اور خاطر کا نگاہ رکہنا غیر خداے
عز و جل سے حقیقت ہے اور مونہہ طرف قبلے کے لانا شریعت ہے اور دل کے مونہہ کو
طرف حضرت حق کے رکہنا طریقت ہے اور اسمین ملازم رہنا حقیقت ہے انبیا
علیہم السلام امت کو شریعت کا حکم دیتے ہین اور خود طریقت کی راہ چلتے ہین و

بیان شریعت و طریقت و حقیقت

تحقیق انکے اور اپنے کے اگر کسی شخص کو امت مین سے ہمت عالی اسکی یار و مددگار
ہو جائے اور چاہتا ہے کہ حقائق کو پہونچے تو وہ سلوک طریقت کو اختیار کرتا ہے تاکہ
درجۂ عوام سے نکلے اور درجۂ خواص مین داخل ہو بعد اسکے فرمایا کہ زکوۃ شریعت
کی دو سو درم شرعی سے پانچ درم شرعی واجب ہین اور زکوۃ طریقت کی دو سو
کے دو سو واجب ہین اور زکوۃ حقیقت کی یہ ہے کہ دل مین جو کچھ غیر اللہ ہے اسکو
باہر پھینکدے ع یا خانہ جای رخت بود یا محال دوست ؛ قلب المؤمن
حرم اللہ تعالی وحرام علی حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے مومن کا دل حرم
محترم اللہ سبحانہ ہے اور اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اسمین غیر اللہ داخل ہو
بعد اسکے فرمایا کہ حقیقت شریعت ہے جب تک شریعت کو مضبوط نہ پکڑے گا ہرگز
حقیقت کو نہ پہونچیگا اور حقیقت بجالانا مندوبات کا ہے یعنے مستحبات کا نہ بجالانا
روایات رخصت کا اور حیلے کا اسلئے کہ شریعت مین رخصت وحیلہ جو کہ روا ہے
سو اسکو واسطے ضعیف حالونکے رکھا ہے اور طریقت مین رخصت روا نہین ہے
اکثر چلنے والے اس سے غافل ہین کیونکہ رخصت وحیلہ ارباب طریقت کا ذنب حال
ہوتا ہے حسنات الابرار سیات المقربین ای حسنات ارباب الشریعۃ
بالرخصۃ والحیلۃ عند المقربین سیئا تھم اسلئے کہ شریعت والے ساتھہ نیت
کے چلتے ہین اور نیت مین رخصت روا ہے ورنہ گران بار ہون ہلاک ہو جائین
اور طریقت والے ساتھہ ہمت کے سلوک کرتے ہین اور ہمت مین رخصت روا

نہین ہے شارع نے شرع مین دو چیزین رکھی ہین رخصت مین ایک اجر اور عزیمت
مین دو اجر اور وہ بہت ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند
من بنویسید کہ این ترتیب ترا کار خواہد آمد کہ دیگران را خواہی کرد اور مشیخت کی شرط
بہی تین علم ہین جسکی مین نے تجھکو تربیت کی اور تو نے مجہسے حاصل کئے جب تک
کہ یہ تین علم یعنے شریعت و طریقت و حقیقت نہون ہرگز وہ مقام مشائخ مین نہ پہونچیگا
اسلئے کہ یہ مقام ارشاد کا ہے جب تک خود نہ جانینگے دوسرے کو کب بتا سکینگے
اور اگر کوئی صالح نیک آدمی ہو اور اسمین یہ تین علم موجود نہون تو اسکو ولی نہ کہینگے
جیسا کہ مین نے سُنا ہے کہ ایک جاہل کو شیخ کہتے ہین جو آدمی کو علم شریعت سے
عاجز ہو وہ طریقت و حقیقت کو کیا جانیگا شریعت بمنزلہ میوے کے ہے اور طریقت
و حقیقت بمشابہ مغز کے ہے یہ بات مین نے سلطان سے بہی کہی تہی مین کیا جانون
ہنوز اسکو شیخ کہتے ہین یا نہین حاضرین مجلس نے کہا کہ اسوقت اسکو کم کوئی علماء
و فقہاء و اشراف سے شیخ کہتا ہے مگر جہال کہ وہ اسکو شیخ کہتے ہین بعد اسکے فرمایا
سالک کو چاہیے کہ جن مقامات مین وہ نہ پہونچا ہو انکی بات نہ کرے کیونکہ وہ انکو
نہین جانتا ہے اور اس کہنے مین شہرت طلب کرتا ہے تا کہ خلق جانے کہ یہ سالک
ہے حالانکہ وہ نہین ہے خدا تعالے سے ڈرے مین نے مکہ مبارک مین سُنا ہے
کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ اس بیت کو بہت پڑہا کرتے تہے اور زار زار روتے
اس محل مین وہ بہی روئے اور بار بار پڑہتے تہے ؎ از ہیبت آن دو راہ خون

شد دل من تا خود بکدام رہ بود منزل من ؛ قولہ تعالیٰ فریق فی الجنۃ و فریق
فی السعیر یعنے ایک گروہ بہشت مین ہے اور ایک گروہ دوزخ مین بعد اسکے
فرمایا مرید کو چاہیئے کہ پیر کی صحبت کرے اور اُسکے افعال کو لیوے اور اگر یہ دولت
میسر نہ آئے تو جو اوراد کہ پیر سے مروی ہین اُسی پر کام کرے اگرچہ تہوڑا ہو اور
اگر خود سے کوئی چیز اختیار کریگا تو وہ ہوائے نفس سے ہوگی اگرچہ رات دن مین
ہزار رکعت ہی کیون نہ پڑہے اور تمام سال ہی کیون نہ روزہ رکہے قولہ تعالیٰ
افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی
یعنے کیا پس نہین دیکہا تونے اُس شخص کو کہ ٹہیرایا اُسنے اپنے ہوا کو معبود اپنا اور روکا
نفس کو ہوا سے پس بیشک جنت ہی ہے اُسکا ٹہکانا بعد اسکے فرمایا کہ امام شبلی قدس اللہ
روحہ سے پوچہا کہ زکوۃ کیا ہے اُنہون نے فرمایا کہ تم زکوۃ فقہا کا پوچہتے ہو یا زکوۃ
اولیا کا پس زکوۃ فقہا کی تو دو سو درم سے پانچ درم ہین اور زکوۃ درویشون
کی وہ چیز ہے جو کہ موجود ہے بعد اسکے فرمایا کہ قوت القلوب مین مذکور ہے لا تجوز
الذخیرۃ للسالک الا لاجل قضاء الدین لو کان السالک مدیونا و لاجل
نفاق خرج اہلہ ان کان متاہلا یعنے جائز نہین ہے ذخیرہ کرنا واسطے سالک
کے مگر واسطے ادائے دین کے اگر سالک قرضدار ہو اور واسطے خرچ گہر والون کے
اگر عیالدار ہو بعد اسکے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من لکہ لو غریب ہے تیرے اور
تیرے یارون کے کام آئیگا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین

اس فقیر کے تہی مین سبق سے فارغ ہوگیا **ایضاً** فرمایا کہ فرزند قاضی علاءالدین صدر جہان نیک مخلص دعاگو کا ہے مین اُسکے واسطے بھی دعا کرتا ہون تاکید مین رات شب یکشنبہ ماہ رمضان کو وقت مائدہ یعنے خوان طعام بندے کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی فرمایا کہ شب قدر مین سارے اشیاء مکونات سجدہ کرتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ کیونکر سجدہ کرتے ہین جواب فرمایا کہ اُس رات مین واسطے جملہ جمادات کے حیات پیدا ہوجاتی ہے پہر وہ سجدہ کرتے ہین اور یہ بات علم کلام مین درست یعنے ثابت ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ نزدیک مخدوم بزرگ جد دعاگو دامت برکاتہ کے لکڑی کا پیالہ تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین مشغول ہوتے تو وہ لکڑی کا پیالہ بھی اُنکے ساتہہ ذکر مین ہوتا یہ ہے خلق حیات جمادات کی ایک عزیز نے شیخ عارف صدرالدین سے پوچہا کہ حجرے مین دوسرا سید نہین ہے اور آواز ذکر کی ایسی نکلتی ہے جیسے دو آدمی ذکر کرتے ہین شیخ نے فرمایا کہ اُنکے پاس لکڑی کا پیالہ ہے وہ موافقت کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ پیالہ لکڑی کا اس دعاگو کی میراث مین پہونچا ہے مین نے اُسکو تبرک رکہا ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شب قدر مین آسمان سجدہ کرتے ہین پس فرمایا کہ آسمان تو جمادات سے ہین سب سمت بیت المعمور مین سجدہ کرتے ہین جسدن کہ حضرت نوح علیہ السلام کا طوفان ہوا تو اُسکو چوتھے آسمان پر رکھدیا اُس سے پہلے زمین کعبہ مین تہا

ذکر کردن پیالہ چوبین

اب بہی محاذی و برابر خانہ کعبہ کے ہے ایسا کہ اگر کوئی پتہر اس جگہہ سے ڈالین تو
بام کعبہ پر گرے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو نزدیک
ایک عزیز کے اترا ہوا تہا مین نے دیکہا کہ وہ سامنے سے غائب ہوگیا ذرا دیر کے
بعد آگیا مین نے پوچہا تو کہان تہا کہا کہ مین واسطے کسی مصلحت کے بیت المعمور
مین گیا تہا ایک وقت مین چوتہے آسمان پر گیا اور آگیا ایک عزیز نے پوچہا کہ
اتنی ہزار برس کی راہ کیونکر گیا اور پہر آیا جواب فرمایا کہ انپر طے ہو جاتی ہے قدم
قدم جاتے ہین آسمان کے طبقے مثل نردبان وزینے کے ہوجاتے ہین اور
طے مثل طے زمین کے ہے یعنے جس طرح زمین کی رگ کہینچ دیتے ہین اسی طرح
آسمان کی رگ بہی کہینچ دیتے ہین یہ بات عقیدہ نسفی علم کلام کرامت ولی کے
بیان مین مذکور ہے الکرامة حق فیظهر الکرامة علی نقض العادة
فالولی یطیر فی الهواء ویمشی علی الماء ویصعد علی السماء وغیر ذلک
من الاشیاء فکل ذلک معجزة بنی من الانبیاء فیظهر لواحد من ولی منه
لکن بشرط اتباع نبیه قولا وفعلا وحالا ومن خالف هذا ابلیس لولی
یعنے کرامت حق ہے پس کرامت ظاہر ہوتی ہے خلاف عادت پر سو ولی
ہوا پر اوڑتا ہے اور پانی پر چلتا ہے اور آسمان پر چڑہتا ہے اور جو اسکے مانند ہے
اس سے یہ سب معجزہ ہے پیغمبر کا پس ظاہر ہوتا ہے واسطے ایک کے اوسکی
امت کے ولی سے لیکن بشرط پیروی اپنے پیغمبر کے گفتار و کردار و رفتار میں

قال ابلیس

اور اگر ان تین مین سے ایک کی مخالفت کریگا تو وہ ہرگز ولی نہوگا اور درجہ مشیخت کا
ولی سے بالاتر ہے اور درجہ ولایت کا بالاتر مشیخت سے ہے اور کوئی درجہ
بالاتر درجۂ صدیق سے نہین ہے کیونکہ درجہ صدیق کا درجۂ نبی کے نزدیک ہے
کل من یخطا بدرجة الصداقة حصل له درجة النبوة وذلک فی
قوله تعالی اولئک الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهدا
والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور ان شہدا سے مراد حاضرین حق ہین
یقال فلان شهد ای حضر بعد اسکے فرمایا کہ صدیق صیغۂ مبالغہ ہے کیونکہ فعیل
واسطے مبالغے کے ہے وجہ اشتقاق صدیق کی مین نے دو طرح سنی ہین ایک
وجہ یہ ہے کہ صداقت سے مشتق ہے وهو ذکر المحبة پس معنی یہ ہونگے کہ
صدیق لوگ خدا کی یاد کثرت محبت وصدق سے کرتے ہین دوسری وجہ یہ ہے
کہ مشتق صدق سے ہے وهو کثرة التصدیق پس معنی یون ہونگے کہ بسیار
راست گو داشتن یعنے بہت سچ کہنے والے لیکن وجہ اول متفق علیہ ہے یعنی بہت سے
اسی پر ہین بعد اسکے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین
یہ دونو وجہین موجود تہین کثرت محبت بہی تہی اور کثرت تصدیق بہی یہانتک
کہ ایسا ذکر کیا ہے کہ جو کچہہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتے انکار
نکرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا وابوبکر کفرسان ساعیان
لو تقدمنی فامنت به ولکن تقدمت فامن بی یعنے مین اور ابوبکر دو گہوڑ دوڑ کے

مشابہ ہین کہ وہ دوڑ ہین اگر وہ آگے بڑھ جاتے تو ہین اُنپر ایمان لاتا یعنے وہ پیغمبر
ہوجاتے ولیکن مین آگے بڑھ گیا پس وہ مجھپر ایمان لائے یعنے پیغمبری مجھکو ہوئی
قولہ علیہ السلام لو کان من بعدی نبی لکان ابوبکر و قولہ الآخر لو وُزن
ایمان ابی بکر مع ایمان جمیع امتی لرجح و مثل ھذا کثیر فی ذات ابی بکر و ھو
افضل الصحابة رضوان اللہ علیہم اجمعین پس روے مبارک مین فقیر آدرد
و فرمودند فرزند من این فوائد و ہر دو درجہ صدیق بنو یسید پس نشستم بعد اسکے فرمایا
فرزند من سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ فرزند من جبکہ تو نے
سلوک طریقت کو جان لیا تو تو جان کہ پہلے باطن کو صاف کرنا چاہیئے تاکہ
بتدریج مشکلات طریقت کا حل اُسکے دل مین پیدا ہو اور جانے کہ اولیاء عالم
ہین اور وہ علم باوجود ولایت کے بہی ہوتا ہے علم یہی طریقت ہے اُسکی طلب
مین دوڑے رات دن ظاہر و باطن درگاہ خداوند عالم پر حاضر رہے ایک وقت
بہی اُس سے غائب نہو اور زائد علاقون سے اور خلق کے دل دینے سے اعراض
کرے اور باطن کے صاف کرنے مین اور مراقبہ مین مشغول رہے کیونکہ طریقت
کی شرط دل کی جمعیت ہے اسلیئے کہ خاطر متصرف حق سے دور ہوتا ہے اگرچہ
نماز مین ہو جسوقت دل جمع ہو گیا تو متقی ہو جائیگا اور نسبت بندے کی درگاہ
خداوند تعالی پر یہی تقوی ہے قولہ تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
ای ابعدکم عن التعلقات و افضل الاعمال ثلثة قطع العلائق و حفظ الدقائق

وادراك الحقائق وقطع العلائق مثل درس المدارس دخلوم المقابس وامامة المساجد وكسب المكاسب وامثالها كل ذلك من العلائق یعنی بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تر تمہارا ہے یعنے دور تر تمہارا تعلقات سے اور بہترین اعمال تین ہین علائق کا قطع کرنا دقائق کا نگاہ رکہنا حقائق کا دریافت کرنا علائق جیسے مدرسون کا درس دینا مقبرون پر ختم پڑہنا مسجدون کی امامت کرنا پیشہ دری کرنا اور انکی مثل اور یہ سب امور منجملہ علائق ہین انکو قطع کرے حفظ دقائق یہ ہے کہ سالک کے دل مین معانی ہوتے ہین ہر لحظہ اونکو نہ نکالے ادراک حقائق یہ ہے کہ دقائق کی جو کچھہ ماہیت ہے اسکو دریافت کرے جس آدمی مین یہ تین خصلتین موجود ہین وہ صوفی ہے اور صوفی سے مراد مقرب ہے لانہ مشتق من الصفۃ وھی القربۃ ارباب صفہ کو جو اصحاب صفہ کہتے ہین سو اسی لئے کہ وہ بنیان طریقت مین کوئی قربت نہین ہے مگر انا جلیس من ذکرنی کفایت ہے یعنے اس سے بڑہکر اور کیا قربت ہوگی کہ اللہ جلشانہٗ فرماوے کہ جو شخص مجہکو یاد کرے مین اسکا ہمنشین ہون پس بنا اس راہ کی ذکر کو رکہنا چاہیئے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو کچھہ تعلق رکہتا ہے مین نے عرض کیا کہ اگر تعلق ہوتا تو دس مہینے کی مدت مین صحبت مخدوم کی میسر نہ آتی فرمایا الحمد للہ کچھہ تعلق نہین ہے تمنے بمراد صحبت کی ہے بعض یارون سے فرمایا جو کہ دعوی سلوک کا رکہتے ہین تم کیون صحبت کی

فضیلت قطع علائق

فضیلت ذکر اللہ تعالی

غنیمت نہین لیتے ہو اُنہون نے جواب دیا کہ ہم تعلق رکہتے ہین بعض نے کہا امامت
مسجد کی بعض نے کہا تعلیم صبیان کی بعض نے کہا ختم مقابر کا بعض نے کہا درس
مدارس کا بعض بولے کہ ہم کسب مین مشغول ہین مین نے حق کا شکر ادا کیا اگر مجہکو
تعلق ہوتا تو مین کیا کرتا کہ مثل اُنکے نہین ہوتا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے
فراغ تا اب حق مین اس فقیر کے تہی۔

اونتیسوین ماہ رمضان روز یکشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک زائر پہول لایا خادمون سے فرمایا کہ سب کو دو
تا کہ سونگہین واسطے مخالفت روافض کے اسلئے کہ وہ پہول کا سونگہنا واسطے
روزہ دار کے ناقض صوم جانتے ہین پس جو کوئی اونکی مخالفت کریگا مثاب
ہوگا **ایضا** فرمایا نماز پڑہنے والے کو چاہیئے کہ نماز کے اندر قرآن شریف کے
معانی کو دل مین گزرانے ایسے کہ کوئی چیز معانی سے متروک نہ ہوجائے اور کلام
متکلم کی ہیبت اُسکے دل مین جمی ہوئی رہے اور اگر معانی نہین جانتا ہے
یعنے عامی ہو تو متکلم کی ہیبت تو ضرور دل مین رہے کہ کلام اُس خداوند کا
ہے کہ جسکی صفت متکبر و جبار ہے تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر بادشاہ مجازی طرف
نائب غیبت کے یا طرف مقطع کے کوئی فرمان لکہکر بہیجے تو اُسکی اور اُسکے رعایا کے
دل مین کسقدر خوف پڑیگا اور سب حاضر ہونگے اور دل کا کان اُسپر رکہینگے
کہ دیکہئے کیا حکم ہوگا اور یہ قرآن شریف تو فرمان ہے بادشاہ حقیقی سے طرف

پہول کا سونگہنا صوم مین درست ہے

بندون کے ایک حقیقی کتاب ہے اصل اسمین یہ ہے کہ اسکی یاد مین رہین اور
اسکو لحظہ بہر غائب نہ جانین بلکہ حاضر جانین قولہ تعالیٰ ولا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون وھو اقرب الیہ من حبل الورید یعنے تو اللہ کو غافل مت
سمجھہ اُس چیز کے جو ظالم کر رہے ہین اور وہ قریب تر ہے طرف بندیکے جان کی
رگ سے پس جو ذات کہ اتنی نزدیک ہو کیونکر اُس سے غافل و غائب ہون اور
اُسکا کفران و عصیان اختیار کرین اور حیلہ و رخصت ڈہونڈین مناسب اِسکے
حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ کبار سے شیخ جمال الدین
کی صفت سنی ہے کہ وہ ظاہر مین تو خلق کے ساتہہ بشاش تازہ رو رہتے اور
باطن مین حق کے ساتہہ انیس رہتے اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حکم ہوا وقل رب زدنی علما تو آپنے فرمایا اللھم اجعل ناشحۃ فی قلبی
تعلیما للامۃ یعنے اے اللہ تو میرے دل مین اندوہ عشق اور درد شوق ڈال
سر اس معنی کا ہے جو کسی شاعر نے کہا ہے ~~ از دوست بیادگار دردے
دارم ؛ آن درد بصد ہزار درمان ندہم ؛ بعد اسکے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو
مین نے کہے لکھہ لو اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی
جان کہ مبتدی کو بعد تحقق الارادۃ ای الطلب وصحۃ التجرید ای التجرید
من العلائق یعنے بعد تحقیق طلب اور صحت تجرید علائق کے مبتدی کو چاہیئے
کہ ایسا پیر طلب کرے جو کہ پختہ و مشفق و کارودیدہ اور آفات راہ کو پہچانتا ہوا ہو

اور اُسکی صحبت کا ملازم ہوجائے جیسا کہ تو دعا گو کا ملازم رہتا ہے اور اقل صحبت
ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے اسلئے کہ جو درخت کہ خود رو ہوتا ہے
اُسکا میوہ حلاوت و شیرینی نہین دیتا ہے کیونکہ مرید ابتدا مین غلبہ طلب کرتا ہے
اور شوق کی حرارت سے متحیر ہوجاتا ہے اور اپنی صلاح و فساد بھلائی بُرائی کو
نہین جانتا ہے یہانتک کہ کوئی کامل پیر مرید کے احوال مین تصرف کرے اور
اُسکے احوال باطن کو اپنی صفائی انوار سے پہچانے اور نیک و بد سے اُسکو آگاہ
کرے اور فوائد کو روزگار مرید کے طرف عائد فرمائے کیونکہ راہ مین خطر بہت ہے
پس پیر مانند بدرقہ کے ہے جو کہ رہبری کرتا ہے تاکہ راہ کے امن و خوف کو پاجائے
اور مقام مین پہونچے مشائخ کبار نے فرمایا ہے کہ جو کوئی طریقت مین اپنی راے
و فکر پر کفایت کرتا ہے تو وہ ایک بت پرست مغرور ہوتا ہے پس واسطے طلب
کرنے ان معانی کے شیخ کی صحبت چاہیئے اور کم سے کم صحبت ایک چلہ تو ہو جسنے
یہ بھی نکیا وہ اور کیا دعوی کرے اور ارادت سچی چاہیئے کیونکہ ارادت طریقت
مین ایسی ہے جیسے عبادت مین نیت ہوتی ہے پس جسطرح عبادت بے نیت کے
کچھہ قدر نہین رکھتی ہے اسی طرح طریقت مین جو مرید کہ ارادت سے خالی ہے
وہ کوئی مرتبہ حاصل نکریگا بعد اسکے فرمایا کہ سلوک مین جس جگہہ ارادت کا ذکر ہو
معنی اُسکے طلب حق کے ہوتے ہین اصل سلوک مین فرزند من اگر تو چاہتا ہے کہ
راہ چلی جائے تو پہلے پیش نہاد خاطر یہ بات رکھہ کہ خود سے دست بردار ہوجا

اُسوقت راہ مین قدم رکہہ کیونکہ یہ کام ساتہہ ہمت کے ہے نہ ساتہہ نیت یعنی آرزو
کے قولہ تعالی ام للانسان ما تمنی یعنے کیا واسطے انسان کے ہے جو وہ تمنا
کرے اور درون کو برون سے پہچان اور برون کو درون سے معلوم کر کیونکہ
جب تک یہ معلوم نہوگا سلوک میسر نہوگا اور یہ علم ذوقی ہے من لم یذق لم یدر قال
لن یلج فی ملکوت السموات من لم یولد مرتین اعنی مرۃ بولادۃ الطبیعیۃ
ومرۃ بولادۃ المعنویۃ وھو ملازمۃ صحبۃ الشیخ الذی ھو نائب النبی
کیونکہ مشائخ صوفیہ پیغمبر کے نائب ہین تصوف کے تین مرتبے رکہے ہین جب تک [مراتب تصوف سہ مرتبہ اند]
کہ تینون جمع نہون تب تک تصوف نہوئی اور کمال کو نہ پہونچے قال المشائخ الصوفیۃ
التصوف اولہ علم ای بالعلوم الثلثۃ المذکورۃ وھی علم الشریعۃ وعلم
الطریقۃ وعلم الحقیقۃ واوسطہ عمل وآخرہ موھبۃ یعنے اول مرتبہ
تصوف کا علم ہے نہ یہ کہ مجرد علم شریعت مراد ہے بلکہ تینون علم مذکور کہ جنکی مین نے
تربیت کی اور تو نے مجہسے حاصل کئے اور مرتبہ وسطی یعنے درمیان تصوف کا عمل
ہے اور تیسرا مرتبہ موہبت من اللہ ہے لا من الکسب یعنے وہ مرتبہ نرے اللہ کے
دین ہے کسبی نہین ہے اسلئے کہ علم بے عمل کے ناقص ہے اور عمل بے علم کے
ناتمام اور عمل وعلم بے موہبت یعنے بخشش حق کی رسم ہے اور آفات مذکورہ جملہ
چوبیس جو کہ مین نے تجہسے بیان کی ہین علم وعمل ان آفتون سے صاف پاک چاہئے
تاکہ خاصیت اُسکی ظاہر ہو نفس خسیس ہے ایک اخشت مین ایک جہان بیچ ڈالتا ہے

بعد اسکے فرمایا اگر مرید یعنے طالب ایک چلہ اپنے پیر کی صحبت مین مشغول ہو جائے
جیسا کہ تم ذکر کہتے ہو تو حق تعالی اُسکو مکاشفہ و مشاہدات روزنی کرے اول کشف
مشاہدہ روے زمین کا ہوتا ہے تمام دنیا کو شرق سے غرب تک معاینہ کرتا ہے
بعد اسکے برکت النظر الیہا باطن زمین کا کشف ہوتا ہے جیسے اہل قبور اور زمین کے
خزانے اور زمرد و مروارید اور مانند انکے بعد اسکے برکت النظر الیہا مکاشفہ آسمانونکا
مشاہدہ ہوتا ہے اور اوپر بہی عرش و کرسی تک جاتا ہے اور بیت المعمور کا طواف
کرتا ہے اور بہشت و دوزخ مین پہونچتا ہے قوله تعالی وما یلقاها الا ذو حظ
عظیم اوپر سے نیچے آتے ہین گرفتاران دنیا کی طرف نظر کرتے ہین کہ عاجز
رہے ہوئے ہین کہتے ہین کاش اگر دنیا کو ترک کرین تو وہ بہی مرتبے پر صاعد ہون
یعنے اوپر چلے جائین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک درویش
کو یہ واقعہ تہا کہا جبکہ مین اوپر سے نیچے آیا تو مین نے گرفتاران دنیا کو دیکہا اونکے
حال کی گرفتاری سے شفقت آئی کاشکے وہ بہی بالا برجائین بعد اسکے لوح کا
کشف ہوتا ہے جملہ تقدیرات نظر مین آتی ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ دعاگو ایک دن مجلس مین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کے حاضر تہا
اونکی خدمت مین ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور پائبوسی کی بیٹھہ گیا التماس بیعت
کا کیا شیخ توبہ کی تلقین اُسکو نہین کرتے تہے وہ الحاح و زاری بہت کرتا تہا ایک
عزیز شمس الدین نام خدا بادری شیخ الاسلام کے تہے وہ گستاخ تہے اُنہون نے شیخ سے

کہا کہ یہ مزید الحاح کرتا ہے کس واسطے تم تلقین توبہ نہین کرتے ہو شیخ نے ایسی بلند آواز سے کہا کہ سب اہل مجلس نے سن لیا ابو الفتح بیچارہ کیا کرے کہ مین لوح محفوظ مین دیکھ رہا ہون کہ ہنوز چند گناہ کریگا بعد اسکے مشاہدہ انبیا علیہم السلام کا پھر مشاہدہ اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کا ہوتا ہے آخری مشاہدہ اسی کو کہاہے بعد اسکے حق تعالی کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اکثر احوال نماز مین دیکھتا ہے اور یہ بات اہل سنت وجماعت مین ظاہر ہے قوله تعالی وان الی ربك المنتهی اور یہ مرتبہ نہایت کا ہے کہ منتہی اسوقت کہتے ہین کہ جب اس جگہہ پہونچتا ہے اور اس بات کو پہونچتا ہے جو کہ مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمائی ہے الطهارة فصل والصلوة وصل فمن لم ينفصل فی الطهارة عن الكونين لم يصل فی الصلوة الی صاحب الكونين اگرچہ کام اس جگہہ تک پہونچ جاتا ہے توبھی خوف مین رہنا چاہئے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے مکہ مبارک مین مشائخ سے سنا ہے کہ جسوقت شیخ رکن الحق والدین قطب عالم قدس اللہ روحہ جمعہ و پیر کی راتون کو خانہ کعبہ مین حاضر ہوتے تو اسوقت کے مشائخ کے روبرو یہ بیت پڑھتے اور گریہ وزاری فرماتے **بیت** از ہیبت آن دو راہ خون شد دل من تا خود بکدام رہ بود منزل من فریق فی الجنة وفریق فی السعیر اور خود بھی روئے اور یار لوگ بھی روئے حزن وخوف ظاہر ہوا بعد اس کے روئے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من لکھہ لو بس مین نے

لکھہ لیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

شب سیُ ام ماہ رمضان

کو وقت خوان طعام کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم اپنے
نزدیک جگہہ دی نمک منگایا اور فرمایا کہ شیخ نے عوارف مین ایک حدیث جو کہ صحاح
سے ہے منجملہ وصایا کے ذکر فرمائی ہے یا علی ابدأ بالملح واختم به فان الملح
دواء من سبعین داء یعنے اے علی تو کہانے مین نمک سے شروع کر اور ختم بہی
اسی سے کر کیونکہ نمک ستر بیماریونکی دوا ہے۔

تیسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ کو

بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ ہلال طالع نہین ہوا ہے رات کو کوئی آیا اور کہا
کہ طالع ہو گیا اور چاند ہوا یارون نے کہا کہ طالع نہین ہوا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ایک
درویش نے رات کو جبکہ سنا کہ ہلال عید فطر کا طالع ہو گیا تو مین نے سنا کہ وہ روتا
تہا اور یہ حدیث یاد آئی من فرح بدخول رمضان واغتم بخروجه خرج من
ذنوبه کیوم ولدته امه یعنے جو شخص کہ خوش ہو رمضان کے آنے سے اور
غمگین ہو اسکے جانے سے تو وہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے مثل اسدن کے کہ جنا
تہا اسکو اسکی مان نے **ایضاً** فرمایا عالم کو چاہیئے کہ عامل ہو اسلیئے کہ حدیث صحاح
مین ہے کل عالم لم یعمل بعلمه فهو مسخرة الشیطان یعنے جو عالم کہ اپنے علم
پر عمل نکرے تو وہ مسخرہ ہے شیطان کا پس عالم کو عمل سے کوئی چارہ نہین ہے

تاکہ اس تہدید و وعید سے خارج ہو جاوے **ایضا** فرمایا فرزند من پڑھو پس اونہوں نے
شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نظر تحکم صفا
قرآن شریف اور حدیث شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کے اسرار
پر پڑی ان لکل آیۃ ظہرا و بطنا یعنے ہر آیت کے واسطے ایک ظاہر ہے اور ایک
باطن ہے تو وہ طریقہ دل در راہ کا چلے و مرید از راہ رغبت و اعزاز کردند انکے اس
درمیان مین تجربہ حاصل ہوا اُنہون نے اپنے احوال اور مریدون کے احوال سے
مقدمات بنائے اور اُن مقدمات سے نتائج نکالے اور اون نتائج پر احکام رکہے
حکم اول یہ ہے کہ حق تعالے ایک شخص کی آنکہہ کو افعال پر کہولدے
تو وہ نیک کو نیک جانے اور بد کو بد پہچانے اور اُسکے ارادے کو جانے ناگاہ ایک
شخص مقبلان درگاہ سے اور اللہ کا مقبول اقبال کرے یعنے متوجہ ہو اور تبدیل
احوال کا قصد فرمائے پس وہ مقبول اللہ کا اس گرے ہوئے کو اٹہائے اور اس
گم شدہ کو بغل مین لے اور اُسکو نفس امارہ کے ہاتہہ سے چہوڑائے اور اون مکارہ
وتکالیف کے جنگل سے خلاصی دے **دوسرا حکم** یہ ہے کہ اگر اُسکو کوئی
فتور یعنے کسل و کاہلی پیش آئے اور کوئی قصور معلوم ہو تو براہ لطف اُسکو ترغیب
کرے کیونکہ نفس نے بحکم مجاورت دنیا کے اسپر غلبہ پایا ہے اور بقضیہ مصاحبت
اہلے دنیا کی استعداد ڈہونڈہا ہے **تیسرا حکم** یہ ہے کہ املاک و اموال
سے خلوت کرنیکا حکم دے اور بر مثال احوال ترغیب کرے **چوتہا حکم** یہ ہے

که بدرشته دامدن اور ہمنشینون سے اُسکو منع کرے اور اُنکی باتین سننے سے باز
رکھے کیونکہ جس چیز کو مرید سال بھر مین خود سے دور کرتا ہے وہ لوگ گھڑی بھر مین
اُسکے دل مین بٹھا دیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمراہ نفس کے رہے قولہ تعالے
الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین و قوله الاخر و یوم
یعض الظالم علی یدیه یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یا ویلتا
لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی و کان
الشیطان للانسان خذولا یعنے دوست قیامت کے دن دشمن ہو جاوینگے
مگر متقی پرہیزگار لوگ اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہیگا اے کاش مین پکڑتا
ہمراہ رسول کے راہ اے میری خرابی کاش مین نہ بناتا فلان کو اپنا دوست البتہ
مقرر اُسنے بے راہ کر دیا مجھکو ذکر سے بعد اسکے کہ وہ میرے پاس آیا اور ہے شیطان
واسطے انسان کے زیان کاری کرنیوالا یعنے وہ دوست میرا بمنزلہ شیطان کے
تھا کہ اُسنے خذلان و زیان کاری کی پس جبکہ مرید کو یہ بات محقق ہو گئی تو نفس کو
قید مین رکھے اور اُسکو کسی حال مین باہر نہ چھوڑے اور کہے اے نفس اگر اس بار
تو باہر ہو گیا تو پھر لانا تیرا دشوار ہے کیونکہ اول وہ نہین جانتا تھا کہ مجھکو اس طلب سے
کیا پیش آئیگا اور کیا رنج پہونچیگا اب کہ یہ بلا دیکھ لی اور آفتون کو جان چکا باگ
کھینچ لے اگر تو بعد رنج کے چاہے تو پھر مجھکو نہ لا سکینگے ؎ زنہار دلا چو
آمدی باز مرو ؛ دشوار بود که رفته را باز آرند ؛ جب شیخ کو مریدون کی ملازمت سے

معلوم ہو گیا تو اب وہ کسی طرح روا نہ رکھیگا کہ بجز اللہ کے نام کے اور کچھ زبان سے
نکالے اور بجز اس نام کے کچھ سُنے اور بجز اللہ کی مراد کے اُسکی آنکھہ مین آئے
اور بجز اللہ کے اُسکے نفس سے نکلے یہانتک کہ وہ استغراق مین ایسا ہو جائیگا کہ اگر
اُس مرید صادق سے پوچھین کہ تو کیا کہتا ہے تو وہ کہے اللہ اور تو کہان سے آتا ہے
کہے اللہ اور تو کہان جاتا ہے کہے اللہ اور تو کیا کریگا کہے اللہ اُس سے جو کچھہ
پوچھین تو وہ کہے اللہ اس نام کا استغراق اُسپر ایسا غالب ہوا کہ وہ خود سے فانی
ہو گیا ؎ خصم بے طعنہ زد دست لبے پند داد ؛ عقل و دلم بر ربود گوش
پریشان نرفت ؛ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
تمام سبق بنویس بافوائد **ایضا** فرمایا کہ واسطے تزکیہ نفس کے اور تزکیہ باطن کے
یہی **کلمہ طیب** ہے طیب پاک کو کہتے ہین جس چیز مین اسکا استعمال کرتے ہین
اُسکو بھی پاک کر دیتا ہے **ایضا** فرمایا کہ بعض سالکون کو جو فتح باب نہین ہوتا
ہے شاید بے وضو سوتے ہین پس سالک کو چاہیئے کہ باوضو سوئے قولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام الطہارۃ نصف الایمان یعنے وضو آدھا ایمان ہے
فرمایا کہ مین نے بیان اس حدیث شریف کا اُس طرف کے محدثون سے عجب
سُنا ہے کہ ہندوستان مین نہین سُنتا تہا یعنے جس وقت کہ کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو
وہ دو چیزون کا ماحی ہوتا ہے ایک تو کفر کو مٹا دیتا ہے دوسرے گناہون کو محو
کر دیتا ہے پس مؤمن جبکہ باوضو رہتا ہے اور کفر نہین رکھتا ہے تو وہ سیئات کا

ماحی ہوگا کیونکہ اگر وہ وضو رکہتا ہے تو اس معنی کے بنا پر آدہا ایمان ہوگا جبتک
کہ سالک سے گناہ نہ مٹ جائین گے تب تک اُسکا فتح باب نہو گا کیونکہ مُسّی یعنی گنہگار
کسی چیز کو نہین پہونچتا ہے بعد اسکے فرمایا من نام بغیر الوضوء لا یفتح علیہ
ابواب السماء ولا یؤمر بالسجود تحت العرش یعنے جو شخص کہ بے وضو سوتا ہے
تو اُسکے واسطے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاتے اور نہ اُسکے واسطے
عرش کے نیچے سجدہ کرنیکا حکم دیا جاتا ہے پس روسے نیز برین فقیر آورد ند فرمودند
فرزند من معنی این حدیث بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ مین نے بیان
اس آیت شریف کا **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالے**
سے عجب سُنا ہے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم
ای لدیغ یعنے جسدن کہ نفع نہ دے مال اور نہ بیٹے مگر وہ شخص کہ آوے اللہ
کے پاس دل دردناک مار گزیدہ لیکر بعد اسکے فرمایا کہ اُسوقت دعا گو کو روبرو
شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی کے یہ بیت جامع صغیر کی پیش آگئی تو مین نے پڑہ دی

بیت تروّح فانی قد تعبت بنظمہ ۔ وبتّ کمابات السلیم مسھدا ۔

یعنے صاحب جامع صغیر دیباجے مین کہتے ہین کہ تو راحت کے ساتہہ پڑہنے
اس کتاب کے پس بیشک مین نے رنج دیکہا ہے بسبب نظم کرنے اس کتاب کے
اور مین نے اس طرح شب بسر کی ہے کہ جسطرح دردناک مار گزیدہ رات بسر
کرتا ہے پس روسے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فوائد

بدویں بیس ستم **ایضاً** فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ **اول** اس کام سلوک کا کہ روز بہار عاشقان دنو روز
اسرار صادقان ہے **تجرید و تفرید** ہے تجرید یہ ہے کہ جو کچہہ تو آج رکہتا ہے
اُس سے آزاد آئے اور تفرید یہ ہے کہ کل کے خیال مین نہ رہے ؎ امروز
و پریروزی و فردا پرجا یکے بود تو فرد آ لیعنے تو اس سے فرد یعنے تنہا آ
دوسرا کام خلوت ظاہر و باطن ہے ظاہر خلوت یہ ہے کہ موہنہ
طرف دیوار کے لائے اُسوقت تک کہ جان دے اور دنیا کو مع اُسکے اہل کے
چہوڑ دے اور باطن خلوت یہ ہے کہ غیر خدا کے اندیشہ و خیال کو دل سے
دہو ڈالے اور اظہار و اسرار کے غبار کو جہاڑ دے **تیسرا کام** یہ ہے کہ
ایک ذکر اور ایک فکر ہو جائے اور یہ بات قطع علائق سے حاصل
ہوتی ہے کیونکہ دل صاحب علائق کا متفرق ہوتا ہے پس متفرق حق سے
متفرق ہوتا ہے یہ اشارہ ہے طرف اُس چیز کے جو کہ آئی ہے جائے کہ از کار مولے
بر و صنعت وضیعت دیگر نگنجد و در منزلے کہ جز فکر افکار دیگر نسنجد از کار اغیار
واز کار اسرار حرام بود **چوتہا کام** کم کہنا کم کہانا کم سونا اختیار کرے اسلئے کہ
یہ تینوں کام مدد ہین واسطے نفس کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین پاس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من اس سب کو کہ جو مین نے تجہے ترتیت
کی علوم ثلثہ یعنے علم شریعت و طریقت و حقیقت سے لکہے کہ تیرے واسطے اور

یارون کے واسطے دستور ہوگا پس مین نے لکھہ لیا۔

اونتیسوین ماہ رمضان وقت چاشت

کے اس فقیر نے سارا رسالہ خدمت مین پڑہا جب مین نے تمام کر لیا تو یہ دعا
کی اللھم اھدنا وسددنا والھمنا رشدنا بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا
مین نے قدمبوسی کی فرمایا فرزند من اس رسالے مین علوم ثلثہ وطرق ثلثہ سب کو
تو نے دریافت کر لیا کہہ کہ اب کیا رہگیا اورانمین عامل خود تو ہے لیکن تجھے چاہیے
کہ تو طالبونکو ارشاد کرے اور پہونچائے اور اگر کوئی مزاحم ہوئے تو تو میری طرف سے
وکیل ومجاز ہے انکو خرقہ پہنائے مین نے قدمبوسی کی اور یہ مصرع از خود پڑہا
ع چہ کند بندہ کہ گردن نہد فرمانرا ؛ اور حق مین اس فقیر کے دعا کی اول و
آخر مین درود شریف پڑہا الھی اجعل ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین
لدیک والواصلین الیک وان تختم امرہ بالایمان وان تجعل عاقبتہ بالخیر
وان تجعلہ للمتقین اماما وشیخا کبیرا وان تقضی حوائجہ وتحصل
مقصودہ وان تکفی مھماتہ وان تعافی بدنہ وان تحسن علمہ وحالہ
وان ترزقہ العفاف والکفاف بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا
ہاتہون کو مونہہ پر لائے مین نے قدمبوسی کی۔

تم المجلد الاول من الدر المنظوم ترجمہ ملفوظ المخدوم